قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی عقائد کا صحیح تصور

التوضیح

الامام الحجۃ عبد اللہ بن الشیخ محمد آل الشیخ

الطبعۃ الثانیۃ

دار العاصمۃ للنشر والتوزیع

Marfat.com

الإمام ابو بکر محمد بن الحسین الآجری کی شہرہ آفاق کتاب الشریعۃ کی احادیث

کا پہلی مرتبہ آسان سلیس اردو ترجمہ مع تخریج

الشریعۃ

(الآجری)

تصنیف

الإمام ابو بکر محمد بن الحسین الآجری

المتوفی سنۃ ۳۶۰ھ

جلد دوم

مترجم

ابو العلا محمد محی الدین جہانگیر

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ

اردو بازار ○ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

پرگریسو بکس

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
جملہ حقوق الطبع محفوظ للناشر

الشریعۃ (الآجری)

جلد دوم

تصنیف

الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری

المتوفی سنۃ ۳۶۰ھ

مترجم

ابوالعلا محمد محی الدین جہانگیر

بار اول ..... مارچ 2018
پرنٹرز ..... آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق ..... النافع گرافکس
تعداد 600/-
ناشر ..... چوہدری غلام رسول۔میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول
قیمت ..... /= روپے

297.4
1153
141058 جلد ۲

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بکڈپو
۱۲۔گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

Marfat.com

فہرست

عنوانات	صفحہ
❖ امام مالک کی وضاحت	25
باب: اُن روایات کا تذکرہ جو عقلمندوں کی راہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سات آسمان کے اوپر موجود اپنے عرش پر ہے اور اُس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے' زمین اور آسمان میں کوئی بھی چیز اُس سے مخفی نہیں ہے	28
❖ انوارِ الٰہیہ کی عظمت	29
❖ وحی کے نزول کی عظمت	35
❖ حلولیہ کا ایک استدلال اور اُس کا جواب	41
❖ حلولیہ کا ایک اور استدلال' اور اُس کا جواب	42
❖ اس بحث سے متعلق اختتامی کلمات	44
کتاب: اس بات پر ایمان رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا	
❖ کس نبی کو کس حوالے سے منتخب کیا گیا؟	54
❖ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت کا بیان	54
❖ ہزاروں زبانوں کی قوت	55
❖ ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات	57
باب: اس بات پر ایمان رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے	59
❖ سنت کو تھام لینا' نجات کا باعث ہے	75

Marfat.com

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے اور اس کی کیفیت بیان نہیں کی جاسکتی 76

❖ ابوعبداللہ زبیری کی وضاحت 79

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ مخلوق کے دل' پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں اور اس کی کیفیت بیان نہیں ہوسکتی 80

❖ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا 81

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر' تمام زمینوں کو ایک انگلی پر' تمام پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر' پانی اور تحت الثریٰ کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر تھام لے گا 85

❖ ایک یہودی عالم کا قول 86

❖ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ 89

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے دستِ مبارک کے قبضہ میں لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا 89

❖ صدقہ کے اجر وثواب میں اضافہ ہونا 90

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے اور پھر بندۂ مؤمن کیلئے اُسے بڑھاتا ہے 90

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں اور اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں 92

❖ پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں 94

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے تورات کو اپنے ہاتھ سے تحریر کیا اور جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور ایک قول کے مطابق عرش اور قلم کو بھی اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور باقی ساری مخلوق سے یہ فرمایا: تم ہوجاؤ! تو وہ ہوگئی' تو اُس کی ذات ہر عیب سے پاک ہے 95

❖ حضرت ابن عباس کی بیان کردہ تفسیر 101

❖ سونا' اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے 104

Marfat.com

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے 104

❖ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ 106

❖ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی 108

باب: ایسے فرقوں کے نظریات سے بچاؤ کی تلقین جو اُن شرعی اُمور کو جھٹلاتے ہیں جن کی تصدیق کرنا مسلمانوں پر لازم ہے 108

❖ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطاب 109

❖ رجم کے بارے میں روایات 111

باب: شفاعت پر ایمان رکھنے کا واجب ہونا 112

❖ معتزلہ کا اختلاف 113

❖ بدمذہبوں کی تردید سنت کے ذریعہ ہوگی 116

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ 116

❖ امام آجری کا وضاحتی نوٹ 121

❖ اہلِ جہنم کا عار دلانا 123

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ شفاعت اہلِ کبائر کیلئے ہوگی 127

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ شفاعت اُس شخص کو نصیب ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا 131

❖ شفاعت کسے نصیب ہوگی؟ 132

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو ہر نبی نے کر لی اور میں نے اپنی دعا اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لی'' 133

باب: نبی ﷺ کے اس فرمان کا تذکرہ: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ یا تو وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے یا شفاعت (مجھے عطا کر دے) تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا'' 135

❖ نبی ﷺ کو اختیار دیا جانا 136

❖ شفاعت کے بارے میں دعا 137

❖ ''ذرّہ'' کی وضاحت 139

Marfat.com

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور اہلِ ایمان کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے 139

❖ اہلِ ایمان کا اپنے بھائیوں کیلئے بحث کرنا 144

❖ آخرت میں مشرکین کی صورتِ حال 145

❖ بنی نوع انسان کا ''شفیع'' کو تلاش کرنا 146

باب: علماء اور شہداء کا قیامت کے دن 151

❖ شفاعت کرنے کا تذکرہ 151

❖ شہید کا ستّر رشتہ داروں کی شفاعت کرنا 152

❖ انبیاء، علماء اور شہداء کا شفاعت کرنا 153

❖ قرآن کے حافظ کا شفاعت کرنا 153

❖ حضرت عثمان کا بکثرت لوگوں کی شفاعت کرنا 155

❖ اہلِ بیت کا شفاعت کرنا 155

❖ حضرت عباس سے شفاعت کی درخواست 156

❖ امام آجری کے اختتامی کلمات 157

کتاب: اُس حوضِ کوثر پر ایمان رکھنا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا جائے گا

❖ غریب مہاجرین کی فضیلت 159

❖ کچھ لوگ حوضِ کوثر پر وارد نہیں ہوں گے 162

❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ' حوضِ کوثر پر میزبان ہوں گے 164

❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو پہچان لیں گے 165

❖ حضرت انس کا حیرانگی کا اظہار 168

❖ امام آجری کے اختتامی کلمات 169

❖ سورۂ طٰہٰ کی آیت کی تفسیر 170

باب: قبر کے عذاب کی تصدیق کرنے اور اُس پر ایمان رکھنے کا بیان 170

Marfat.com

❖ عذابِ قبر کے سانپ 171
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا 172
❖ قبر کی آزمائش، دجال کی آزمائش جیسی ہے 173
❖ دنیا میں قبر کا عذاب سننا، ممکن ہے 175
❖ ترشاخ کی وجہ سے قبر کے عذاب میں تخفیف 175
❖ جانور، قبر کا عذاب سنتے ہیں 179
❖ قبر میں سوال و جواب کیا ہوں گے؟ 179
باب: منکر اور نکیر کے سوال کرنے پر ایمان رکھنے اور اُس کی تصدیق کرنے کا تذکرہ 182
❖ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان 184
❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان 187
❖ حضرت براء کی نقل کردہ طویل روایت 187

کتاب: دجال (کے وجود) اور اُس کے اِس اُمت میں خروج کرنے کی تصدیق کا بیان

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنا اور اپنی اُمت کو اس بات کی تعلیم دینا کہ وہ بھی دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگیں 195
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختلف چیزوں سے پناہ مانگنا 195
❖ چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی ہدایت 197
❖ امام آجری کی وضاحت 199
❖ دجال، کانا ہوگا 201
❖ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا 202
❖ حضرت تمیم داری کا بیان کردہ واقعہ 204
❖ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ اور نزول 209
باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ایک عادل حکمران کے طور پر نزول کریں گے، وہ حق کو قائم کریں گے اور دجال کو قتل کر دیں گے 209

Marfat.com

❖ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ کون دے گا؟ 211
❖ قرآن کی ایک آیت کی تفسیر 212
❖ میزان کی وسعت 214

کتاب: میزان پر ایمان رکھنا' یہ کہ وہ حق ہے اور اس کے ذریعہ نیکیوں اور گناہوں کا وزن کیا جائے گا

❖ اچھے اخلاق کا وزن سب سے زیادہ ہوگا 215
❖ میزان میں کلمۂ شہادت کا وزن 217
❖ میزان میں کافر کا بے وزن ہونا 218
❖ اعمال کے حساب سے لوگوں کا دور ہونا 220
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خاندان والوں کو انذار 221
❖ اللہ تعالیٰ بلندی یا پستی عطا کرتا ہے 223
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک فضیلت 224

کتاب: اس بات پر ایمان رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ جنت اور جہنم مخلوق ہیں' جنت کی نعمتیں کبھی اہلِ جنت سے ختم نہیں ہوں گی اور جہنم کا عذاب کبھی اہلِ جہنم سے منقطع نہیں ہوگا

❖ توبہ کی فضیلت 227
❖ حضرت جبریل علیہ السلام کا واقعہ 229
❖ جنت اور جہنم میں کن کی اکثریت ہوگی؟ 231
❖ جنت اور جہنم کی بحث 233
❖ مُردے کے سامنے آخری ٹھکانہ پیش کیا جانا 234
❖ شہداء کی فضیلت 236
❖ جنت کی دعا مانگنے کی فضیلت 236

Marfat.com

❖ سفید رنگ کی فضیلت 237
❖ رمضان کی فضیلت 238
❖ جہنم کی گہرائی 238
❖ حضرت میکائیل علیہ السلام کی خشیت 240
باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت میں داخل ہونا 241
❖ جنت کی نہر 242
❖ جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل 243
❖ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جنت وجہنم کا پیش ہونا 246
باب: اس بات پر ایمان کا تذکرہ کہ اہلِ جنت' جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور کفار اور منافقین سے تعلق رکھنے والے اہلِ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے 247
❖ موت کو ذبح کیا جانا 252
باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کا بیان 253
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کی تمہید 254
باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عظیم شرف کے حوالے سے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی صفات بیان کی ہیں جس کے ذریعہ اہلِ ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں 255
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرسل ہونا 256
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق انبیاء کرام کی دعا 256
❖ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت 257
❖ اہلِ کتاب سے خطاب 259
❖ رسول پر ایمان کے بغیر' ایمان کامل نہیں ہوتا 261
❖ اللہ تعالیٰ سے محبت' صحیح ہونے کی علامت 262
❖ امام آجری کے وضاحتی کلمات 265
❖ اطاعتِ رسول کا حکم 267

Marfat.com

❖ نبی کے فیصلہ کو تسلیم کرنا' لازم ہے 269
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کا حکم 270
❖ فتح مبین کی خوشخبری 274
❖ اُسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم 275
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کا انجام 277
❖ نبی' اہلِ ایمان کی جان سے زیادہ قریب ہیں 277
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا 279
باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نبوت کب واجب ہوئی تھی؟ 280
❖ اُن کی نبوت' اُن کی ابوت' ہے سب کو عام 281
❖ حضرت آدم کا' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا 283
باب: اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرمان: ''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا'' 284
❖ رفعتِ ذکر سے مراد کیا ہے؟ 285
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' افضل الخلق ہیں 288
باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ: ''اور ہم تمہیں سجدہ کرنے والوں میں منتقل کرتے رہے ہیں'' 288
❖ نسبی فضیلت کا تذکرہ 289
❖ قرآن کی ایک آیت کی تفسیر 290
❖ ایک نور اور اُس کے سفر کا تذکرہ 291
❖ حضرت عبدالمطلب کا واقعہ 291
باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش' آپ کی رضاعت اور جب آپ پر وحی نازل ہوئی' اُس وقت تک آپ کی نشوونما کا تذکرہ 292
❖ شقِ صدر کا واقعہ 294
❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا واقعہ 299
❖ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان 300

Marfat.com

❖ شقِ صدر کے بارے میں روایت 305

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا تذکرہ 306

❖ چالیس برس کی عمر میں بعثت 307

❖ پہلی وحی کے نزول کا واقعہ 308

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا نزول کیسے ہوا؟ 308

❖ سورۂ مدثر کا شانِ نزول 310

❖ وحی کے نزول کے ابتدائی دور کا واقعہ 311

❖ ورقہ بن نوفل کا واقعہ 312

❖ ورقہ بن نوفل کو جنت میں دیکھنا 314

❖ ورقہ بن نوفل کی شاعری 316

باب: سابقہ کتابوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اور حلیہ کا تذکرہ 318

❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات 319

❖ حضرت عمرو بن عبسہ کا قبولِ اسلام 319

باب: تورات اور انجیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کا تذکرہ، نیز اُن لوگوں کو اُن کی کتابوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا گیا تھا 322

❖ امام آجری کے وضاحتی کلمات 323

❖ یہود کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگنا 324

❖ ایک یہودی کا اعتراف اور حسد 324

❖ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان 326

❖ نجاشی کے سامنے اسلام کی تبلیغ 328

❖ مسلمان ہونے والے اہلِ کتاب کی تعریف 330

باب: اس بات کا تذکرہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح وحی نازل ہوتی تھی؟ 334

❖ وحی کی مختلف صورتیں 337

Marfat.com

❖ فرشتہ کا انسانی شکل میں آنا 338

❖ واقعۂ افک میں وحی کا نزول 339

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ انبیاء کے سلسلہ کو ختم کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا ہے 341

❖ ایک مثال کے ذریعہ ختمِ نبوت کی وضاحت 343

❖ انبیاء کی بعثت ختم ہوگئی 343

❖ مہرِ نبوت کا بیان 344

باب: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے (جہنم میں جانے سے) بچایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے' اس بات کا تذکرہ 345

❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگوں پر شفقت 347

❖ طائف کا واقعہ 347

❖ صلح حدیبیہ کا واقعہ 349

❖ غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا 351

باب: یہ جو منقول ہے کہ قیامت کے دن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار دیگر تمام انبیاء کے مقابلہ میں زیادہ ہوں گے 351

❖ سب سے زیادہ پیروکار' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوں گے 352

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن اسماء کی تعداد کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا کیے ہیں 353

❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء مبارکہ 354

❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا 355

❖ نافع کی وضاحت 355

❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طٰہٰ و یٰسین ہیں 356

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیۂ مبارک کا بیان اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن قابلِ تعریف خوبصورت اخلاق کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا کیے 357

Marfat.com

❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان کردہ حلیہ 358

❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ 358

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان 359

❖ سیدہ اُم معبد رضی اللہ عنہا کی روایت 360

❖ قریش کی اُم معبد سے تفتیش 365

❖ مشکل الفاظ کی وضاحت 367

❖ حضرت ہند بن ابو ہالہ کا بیان کردہ حلیہ مبارک 372

❖ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق' قرآن تھا 382

❖ وہب بن منبہ کا بیان 383

❖ حدیث کے مشکل الفاظ کی وضاحت 383

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس خصوصیت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف سیر کروائی 391

❖ واقعۂ معراج کا بیان 393

❖ ابن شہاب کی ایک روایت 395

❖ حضرت ابوسعید خدری کی نقل کردہ روایت 396

❖ حضرت ابوسعید کی نقل کردہ ایک اور روایت 399

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت 405

❖ حضرت ابن عباس کی نقل کردہ روایت 405

❖ حضرت ابوبکر کی تصدیق اور صدیق کا خطاب 407

❖ امام آجری کی بحث 408

❖ سورۂ نجم کی آیت کی وضاحت 410

باب: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو یہ خصوصیت عطا کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا' اس کا تذکرہ 410

Marfat.com

- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان 411
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان 411
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جواب 412
- اُمیہ بن ابوصلت کے شعر کی تصدیق 413
- عکرمہ کا جواب 414
- پروردگار سے مکالمہ 414
- پروردگار کا فرمان 415
- تفصیلی روایت 416

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں جو فضیلت عطا کی جس کا تعلق مختلف بزرگیوں سے ہے اور یہ فضیلت تمام انبیاء پر عطا ہوئی ہے 418

- زمین کی کنجیاں عطا ہونا 419
- سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت 419
- اُمتِ مسلمہ کی خصوصیت 420
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچ خصوصیات 421
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھ خصوصیات 421

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اُن دلائل (یعنی معجزات) کا تذکرہ جن کا مشاہدہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا' یہ وہ معجزات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیے 424

- حضرت ابوطلحہ کے گھر کا واقعہ 425
- حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کا واقعہ 426
- حضرت سمرہ بن جندب کا مشاہدہ 428
- ایک غزوہ کا واقعہ 428
- حضرت ابوہریرہ کی روایت 430
- حضرت ابن عباس کی روایت 430

Marfat.com

❖ حضرت جابر کے گھر کا واقعہ 431
❖ نور کے چشمے لہرائیں 433
❖ حضرت زیاد بن حارث کی روایت 434
❖ حضرت ابوہریرہ کی کھجوروں کی تھیلی 435
❖ ایک پیالہ دودھ اصحابِ صفہ کے لیے کافی ہونا 436
❖ حضرت ثوبان کی روایت 439
❖ حضرت ابورافع کی روایت 441
❖ حضرت نعمان بن مقرن کی روایت 442
❖ حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت 443
❖ حنانہ (یعنی رونے والے تنے) کا واقعہ 443
❖ حضرت جابر کی روایت 444
❖ حضرت انس کی روایت 445
❖ حسن بصری کا بیان 445
❖ اونٹ کا سجدہ کرنا 448
باب: اس بات کا تذکرہ کہ جانوروں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور آپ کے اکرام کیلئے آپ کو سجدہ کرنا 448
❖ اس بارے میں ایک اور روایت 449
باب: آخرت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر تمام انبیاء پر فضیلت کا تذکرہ 450
باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے 452
❖ جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹانا 453
باب: اس بات کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی طور پر مخلوق کی شفاعت کا منصب عطا کیا جائے گا 455
❖ کوثر' جنت کی نہر ہے 456
باب: اُس کوثر کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں عطا کیا جائے گا 456
باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو یہ خصوصیت عطا کی ہے کہ قیامت کے دن

Marfat.com

	وہ آپ کو مقامِ محمود پر فائز کرے گا	460
❖	حضرت حذیفہ کی روایت	461
❖	مقامِ محمود کی وضاحت	464
❖	حضرت عبداللہ بن سلام کا بیان	466
❖	مقامِ محمود سے مراد شفاعت کا مقام ہے	467
❖	مقامِ محمود کی مراد سے متعلق مجاہد کی روایت	468
❖	ایک دعا اور اُس کی فضیلت	471
❖	امام آجری کی بحث	472
❖	مجاہد کی وضاحت	474
باب:	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا تذکرہ	477
❖	حضرت جبریل کی بارگاہِ رسالت میں حاضری	478
❖	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اشعار	481
❖	فضائل صحابہ کا بیان	483
❖	تمہیدی کلمات	483
❖	مہاجرین کا تعارف	484
❖	انصار کا تعارف	485
باب:	اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مہاجرین اور انصار کا کس طرح ذکر کیا ہے کہ جس کے حوالے سے اُن کی عزت افزائی کی ہے	488
❖	امام آجری کے توصیفی کلمات	492
❖	ایک زبردست قول	493
باب:	اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عظیم فضیلت اور زبردست حصہ کے حوالے سے ان حضرات کی کیا صفات بیان کی ہیں	494
❖	قیامت کے دن مہاجرین کی فضیلت	495

Marfat.com

❖ مہاجرین، حوضِ کوثر پر سب سے پہلے آئیں گے	496
❖ مہاجرین جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے	496
❖ انصار کی فضیلت کا بیان	498
❖ انصار کے ساتھ اظہارِ یکجہتی	498
❖ حضرت ابوبکر کا انصار کو خراجِ تحسین	499
❖ انصار سے محبت کی تلقین	501
❖ انصار سے بغض کا انجام	501
❖ انصار سے بھلائی کی تلقین	502
❖ انصار اور اُن کے بچوں کیلئے دعا	503
❖ مہاجرین اور انصار کیلئے دعائے مغفرت	504
❖ انصار سے محبت کی اہمیت	504
❖ ہمیشہ انصار کے ساتھ بھلائی کی جائے گی	505
❖ انصار کے نقباء کا بیان	507
باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن ستّر انصاریوں کیلئے غمگین ہونا جو بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہو گئے تھے	507
❖ 70 کے عدد سے انصار کی نسبت	508
❖ بیعتِ عقبہ کا بیان	509
باب: انصار کا مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسلام پر بیعت کرنا اور اُن کا آپ کی تصدیق کرنا	509
❖ حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول	533
باب: تمام صحابہ کرام کی فضیلت کا تذکرہ	533
❖ اہلِ ایمان جس چیز کو اچھا سمجھیں؟	534
❖ کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟	535
❖ اُمت کا بہترین زمانہ کون سا ہے؟	535
❖ صحابہ کرام کا انتخاب	537

Marfat.com

❖ صحابہ کرام کی فضیلت 539
❖ کھانے میں نمک کی مثال 540
❖ صحابہ کرام کی اہمیت 541
❖ صحابہ کرام کا وسیلہ 542
❖ صحابہ کرام کی خصوصیات 543
❖ ''خیر اُمت'' کون ہیں؟ 543
❖ اللہ تعالیٰ کے محب اور محبوب کون ہیں؟ 544
❖ فضیل بن عیاض اور عبداللہ بن مبارک کا قول 544
❖ چند صحابہ کرام کی انفرادی خصوصیات 545
❖ انفرادی خصوصیات سے متعلق ایک اور روایت 546
❖ صحابہ کرام' نجومِ ہدایت ہیں 547
❖ امام آجری کے اختتامی کلمات 548
باب: دس افراد کیلئے جنت کی گواہی کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو 549
❖ عشرہ مبشرہ کے اسماء 550
باب: حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور ان کی محبت کے ذریعہ ہمیں نفع عطا کرے 555
❖ امام آجری کے تمہیدی کلمات 556
❖ خلافت تیس سال رہے گی 557
❖ خلفاء راشدین کے بارے میں پیشگوئی 560
❖ دیگر حکمرانوں پر تبصرہ 562
❖ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خصوصیات 563
باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان 563
❖ بعد از وصال کے بارے میں تلقین 565

Marfat.com

❖	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ	566
❖	عبد خیر کی روایت	569
باب:	اُن روایات کا تذکرہ جو ہماری بیان کی ہوئی بات پر دلالت کرتی ہیں	570
❖	حضرت ابوبکر کے پاس آنے کی ہدایت	571
❖	خلیفۂ رسول کا خطاب	572
❖	امام جعفر صادق کی نقل کردہ روایت	572
❖	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان	572
❖	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تائید	574
❖	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خراجِ تحسین	575
❖	حقیقتِ حال کی وضاحت	576
❖	حضرت علی کے بارے میں تفصیلی روایت	576
❖	حضرت علی کا شیخین کو خراجِ تحسین	580
❖	حضرت جعفر طیار کے صاحبزادے کا بیان	588
❖	امام آجری کی اختتامی بحث	589
❖	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال	590
❖	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اور اُس کا سچ ثابت ہونا	591
باب:	امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اُن سے اور تمام صحابہ سے راضی ہو!	592
❖	حضرت عمر کی چند خصوصیات کی طرف اشارہ	593
❖	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نامزدگی	598
❖	حضرت ابوبکر کی نامزد خلیفہ کو نصیحت	598
❖	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	600
❖	حق کا حضرت عمر کے دل اور زبان پر جاری ہونا	600
❖	سکینت کا حضرت عمر کی زبانی کلام کرنا	600

Marfat.com

❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خراجِ تحسین 601

❖ حضرت عبداللہ بن مسعود کا خراجِ تحسین 602

باب: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اُن سے اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو 603

❖ حضرت عثمان غنی کے بعض مناقب 604

❖ ذوالنورین ہونا' صرف حضرت عثمان کی خصوصیت 605

❖ غزوۂ تبوک میں ساز وسامان فراہم کرنا 606

❖ بئر رومہ خرید کر وقف کرنا 606

❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رفیق ہونا 607

❖ فرشتوں کا حیاء کرنا 607

❖ بے شمار لوگوں کی شفاعت کرنا 607

❖ شہادت کے بارے میں پیشگوئی 607

❖ ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھنا 608

❖ حضرت عثمان کی دو خصوصیات 608

❖ حضرت عثمان کے قاتلین کا انجام 609

❖ صحابہ کا حضرت عثمان کی شہادت پر غم وغصہ 609

❖ حضرت عثمان کی بیعت کا واقعہ 610

❖ حضرت عثمان کے انتخاب پر ابن مسعود کا تبصرہ 613

❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل 615

باب: امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کی پاکیزہ ذریت سے راضی ہو! 615

❖ آیتِ مباہلہ کی نسبت سے فضیلت 616

❖ غزوۂ خیبر کا واقعہ 616

Marfat.com

- چار افراد سے محبت کا حکم 617
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان 617
- امام جعفر صادق کی روایت 617
- حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت 618
- حضرت علی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت 618
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان: ''من کنت مولاہ'' 619
- اہلِ ایمان کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت 619
- حضرت علی کو ایذاء پہنچانے کی مذمت 619
- حضرت جابر کا بیان 619
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے کی مذمت 619
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی کو بھائی بنانا 620
- حضرت علی دنیا و آخرت میں سردار ہیں 620
- حضرت ابوسعید خدری کی روایت 620
- امام آجری کی وضاحت 621
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا واقعہ 622
- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت 623
- امام آجری کی وضاحت 624
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے رغبتی 625
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی احتیاط 626
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد 627
- حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی روایت 627
- محمد بن حنفیہ کا بیان 629
- امام شافعی و امام احمد کا فتویٰ 629

Marfat.com

❖ چار حضرات سے محبت 631

باب: اہلِ ایمان کے دلوں میں حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی محبت کا پختہ ہونا 631

❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان 632

❖ ابوشہاب کا قول 633

❖ میمون بن مہران کا قول 633

❖ ایوب سختیانی کا قول 634

❖ قرآن مجید کی آیت کی تفسیر 634

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا اپنے عہد خلافت کے دوران حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے طریقوں کی پیروی کرنے کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور ہمیں ان سب کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے! 635

❖ ایک سوال کا جواب 636

❖ اہلِ نجران کا واقعہ 637

❖ روافض کا ردّ 639

❖ نمازِ تراویح کے بارے میں مشورہ 641

❖ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا 641

❖ نمازِ تراویح کا حکم دینا 642

❖ قرآن کو مصحف کی شکل میں جمع کرنا 643

❖ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جمع قرآن 644

❖ امام آجری کا تبصرہ 646

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا تذکرہ 647

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنا اور آپ رضی اللہ عنہ کا سب سے پہلے اسلام قبول کرنا 648

۱۹۱۷۵۸

Marfat.com

❖ سبقتِ اسلام 649

❖ حضرت ابوبکر کا لوگوں سے سوال 650

❖ حضرت زید کا بیان اور ابراہیم نخعی کا تبصرہ 651

❖ اکابر اہلِ علم کا مؤقف 652

❖ ابتداء میں اسلام قبول کرنے والے افراد 653

❖ حضرت ابوبکر کا حضرت علی وزبیر سے مکالمہ 654

❖ ''صدیق'' کے لقب کی وجہ تسمیہ 654

❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک انصاری کو تنبیہ 655

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اپنی جان' مال اور اہلِ خانہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دینا 656

❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحسین 657

❖ حضرت ابوبکر کے مخصوص دروازے کو کھلا رکھنا 659

❖ قرآن کی آیت کی وضاحت 661

باب: اس بات کا تذکرہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرض ادا کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدے پورے کیے تھے 662

❖ حضرت جابر کا واقعہ 663

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں موجود ہونے کا واقعہ 665

❖ غارِ ثور کا واقعہ 667

❖ غارِ ثور میں حضرت ابوبکر کی احتیاط 667

❖ سفرِ ہجرت سے متعلق تفصیلی روایت 668

❖ دو افراد کے ساتھ' تیسرا اللہ تعالیٰ ہے 671

باب: جب یہ دونوں حضرات غار میں تھے اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو 671

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان ''تو اللہ تعالیٰ نے اُس پر اپنی سکینت نازل کی'' 673

Marfat.com

❖ قرآن کی آیت کی وضاحت 673

❖ حضرت ابوبکر پر عتاب نہ ہونا 674

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تمام لوگوں پر عتاب کیا تھا صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نہیں کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُس عتاب سے نکال دیا تھا 674

باب: اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبر سے رہنا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی وجہ سے تھا اور وہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے تھے 675

❖ حضرت ابوبکر کے بارے میں قرآن کی آیت 678

❖ یادداشت 679

❖❖❖❖❖

PANJAB UNIVERSITY LIBRARY

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام
علی حبیبہ الکریم و علیٰ الہٖ و اصحابہٖ اجمعین

695- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: نا اَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: نا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ، وَعِلْمُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، لَا يَخْلُو مِنْ عِلْمِهِ مَكَانٌ

امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے اور اُس کا علم ہر جگہ کے بارے میں ہے' کوئی جگہ بھی اُس کے علم سے خالی نہیں ہے''۔

امام مالک کی وضاحت.

696- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ، سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ:

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ وَعِلْمُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ لَا يَخْلُو مِنْهُ مَكَانٌ

فَقُلْتُ: مَنْ اَخْبَرَكَ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ سُرَيْجِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

فضل بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: امام مالک فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے اور اُس کا علم ہر جگہ کے بارے میں ہے' کوئی بھی جگہ اُس سے خالی نہیں ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: امام مالک کے حوالے سے یہ روایت آپ کو کس نے بیان کی ہے؟ اُنہوں نے بتایا: میں نے یہ روایت سریج بن نعمان کی زبانی عبداللہ بن نافع سے منقول ہونے کے طور پر سنی ہے۔

697- وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا النَّضْرُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خالد بن معدان بیان کرتے ہیں:

Marfat.com

الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: سَاَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ}؟

میں نے سفیان ثوری سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''تم لوگ جہاں کہیں بھی ہوتے ہو' وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے''۔

قَالَ: عِلْمُهُ

سفیان ثوری نے فرمایا: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔

698- وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: نَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: نَا نُوحُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: نَا بُكَيْرُ بْنُ مَعْرُوفٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ:

امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ ضحاک کا یہ بیان نقل کیا ہے:

{مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ اِلَا هُوَ رَابِعُهُمْ} [المجادلة: 7]

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جب بھی تین آدمی سرگوشی میں بات کریں تو اُن کے ساتھ چوتھا وہ ہوتا ہے''۔

قَالَ: هُوَ عَلَى الْعَرْشِ، وَعِلْمُهُ مَعَهُمْ

ضحاک فرماتے ہیں: وہ عرش پر ہے لیکن اُس کا علم اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَفِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَاتٌ تَدُلُّ عَلَى اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي السَّمَاءِ عَلَى عَرْشِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایسی آیات موجود ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں اپنے عرش پر ہے اور اُس کا علم اُس کی پوری مخلوق کو گھیرے ہوئے ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{اَاَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ اَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُورُ اَمْ اَمِنْتُمْ مَنْ

''کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو جو (پروردگار) آسمان میں ہے کہ وہ تم لوگوں کو زمین میں دھنسا دے یوں کہ وہ

Marfat.com

فِي السَّمَاءِ اَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ} [الملك: 17]

(زمین) لرزنے لگے یا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ جو ذات آسمان میں ہے وہ تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے تو عنقریب تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟''

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ} [فاطر: 10]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پاکیزہ کلمات اُسی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور نیک عمل اُس کی طرف اُٹھتا ہے''۔

وَقَالَ تَعَالَى:

{سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى}

[الاعلى: 1]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے بلند و برتر پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ:

{اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ}

[آل عمران: 55]

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا تھا:

''میں تمہیں وفات دوں گا اور تمہیں اپنی طرف اُٹھالوں گا''۔

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا} [النساء: 157]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُن لوگوں نے یقینی طور پر اُسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی طرف اُٹھالیا اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لِتَعْلَمُوا اَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاَنَّ اللَّهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا}

[الطلاق: 12]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تا کہ تم لوگ یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے علم کے اعتبار سے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے''۔

Marfat.com

بَابُ ذِكْرِ السُّنَنِ الَّتِي دَلَّتِ الْعُقَلَاءَ.
عَلَى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَرْشِهِ
فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ
بِكُلِّ شَيْءٍ، لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

باب: اُن روایات کا تذکرہ جو عقلمندوں کی راہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سات آسمان کے اوپر موجود اپنے عرش پر ہے اور اُس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے' زمین اور آسمان میں کوئی بھی چیز اُس سے مخفی نہیں ہے

699- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام مالک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَمَّا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ؛ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے بارے میں فیصلہ کر لیا تو اُس نے اپنے پاس موجود کتاب میں یہ لکھا جو عرش کے اوپر ہے' (اس میں یہ لکھا) میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی ہے''۔

700- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: اَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَمَّا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا تو اُس نے عرش کے اوپر اپنے پاس موجود ایک تحریر میں یہ طے کیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی ہے''۔

699- رواه البخاری: 7453، ومسلم: 2107، وأحمد 2/466، وابن حبان: 6143، والبيهقی فی الأسماء والصفات: 395.
700- انظر السابق.

Marfat.com

701- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: نا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ قَالَ: نا شَبَابَةُ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَمَّا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: اِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا تو اُس نے عرش کے اوپر اپنے پاس موجود ایک تحریر میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی ہے''۔

انوارِ الٰہیہ کی عظمت

702- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: نا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَقَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ، يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُ بِهِ، يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النَّارُ لَوْ كَشَفَهَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ مَنْ اَدْرَكَ بَصَرُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبیدہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے چار باتیں بیان کیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے' وہ ترازو کے پلڑے کو بلند کرتا ہے اور جھکاتا ہے' رات کا عمل دن ہونے سے پہلے ہی اُس کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے ہی اُس کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے' اُس کا حجاب نور ہے' اگر اُس حجاب کو ہٹا دیا جائے تو اُس کی ذات کے انوار ہر اُس چیز کو جلا دیں جو بصارت کے ذریعہ اُس کو دیکھے''۔

701- انظر السابق۔

702- رواہ مسلم: 179، وأحمد 395/4، وابن ماجه: 195، وابن حبان: 266۔

Marfat.com

703- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ: نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: اَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَقَالَ:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ. يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، لَوْ كَشَفَهَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ شَيْءٍ اَدْرَكَهُ بَصَرُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے چار باتیں بیان کیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے' وہ ترازو کو پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے' رات کا عمل دن ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے پیش ہو جاتا ہے' اُس کا حجاب نور ہے' اگر وہ اُس کو ہٹا دے تو اُس کی ذات کے انوار ہر اُس چیز کو جلا دیں جس کی بصارت اُن انوار کو دیکھے''۔

704- اَخْبَرَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتِ،

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی سماعت تمام آوازوں کو گھیرے ہوئے ہے''۔

اِنَّ خَوْلَةَ لَتَشْتَكِي زَوْجَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْفَى عَلَيَّ اَحْيَانًا

خولہ نام کی عورت نے اپنے شوہر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے شکایت کی' اُس کی کچھ باتیں ہم تک بھی نہیں

703- انظر السابق.

704- رواه أحمد 46/6، والنسائي: 3460، والحاكم 481/2.

Marfat.com

بَعْضُ مَا تَقُولُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ} [المجادلة: 1] الْآيَةَ

پہنچ رہی تھیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی:

''اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کی بات سن لی جو تمہارے ساتھ اپنے شوہر کے بارے میں بحث کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کر رہی ہے''۔

705- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ: أَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَبَارَكَ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتِ كُلَّهَا، إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتُنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعُ بَعْضَ كَلَامِهَا وَيَخْفَى عَلَيَّ بَعْضُهُ، إِذْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا} [المجادلة: 1]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جس کی سماعت تمام آوازوں کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے' ایک عورت سرگوشی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بات کر رہی تھی' اُس کے کلام کا کچھ حصہ مجھے سنائی دے رہا تھا اور کچھ حصہ سمجھ نہیں آ رہا تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی:

''اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کی بات سن لی جو تمہارے ساتھ اپنے شوہر کے بارے میں بات کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کر رہی ہے''۔

قَالَ يَحْيَى: كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ

یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: اعمش نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

706- وَحَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ

احنف بن قیس نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھلے میدان میں بیٹھا ہوا تھا' اُن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف فرما تھے' وہاں

705- انظر السابق.

706- رواه أبو داؤد: 4723، والترمذي: 2317، وابن ماجه: 193، وخرجه الألباني في الضعيفة: 1247.

Marfat.com

بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا بِالْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ اِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ لَهُمْ: هَلْ تَدْرُونَ مَا اسْمُ هَذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، اسْمُ هَذِهِ: السَّحَابُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالْمُزْنُ، قَالُوا: وَالْمُزْنُ قَالَ: وَالْغَيَايَةُ ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا اِحْدَى، وَاِمَّا اثْنَتَانِ، وَاِمَّا ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً اِلَى السَّمَاءِ، وَالسَّمَاءُ فَوْقُهَا كَذَلِكَ، حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ: فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ، مَا بَيْنَ اَسْفَلِهِ وَاَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ ذَلِكَ

سے ایک بادل گزرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھ کر لوگوں سے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اس کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس کا نام ''سحاب'' (یعنی بادل) ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: اور ایک نام ''مزن'' ہے! لوگوں نے عرض کیا: ایک نام مزن بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور ایک نام غیایہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان اکہتر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتّر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تہتّر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے جو آسمان تک ہے' پھر اُس کے اوپر ایک اور آسمان ہے (اور دونوں آسمانوں کے درمیان بھی اتنا فاصلہ ہے) یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات آسمان شمار کروائے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس کے اوپر اور نیچے والے حصہ کے درمیان اُتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان ہے' پھر اُس کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے (کی شکل کے فرشتے) ہیں جن کے پاؤں اور گھٹنوں کے درمیان اُتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے' پھر ان سب سے اوپر اللہ تعالیٰ ہے''۔

707- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّوَاجِنِيُّ قَالَ: اَنَا الْوَلِيدُ بْنُ اَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
احنف بن قیس نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

707- انظر السابق۔

Marfat.com

حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا بِالْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ اِلَيْهَا.

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

708- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَنَا اَبِي قَالَ: نا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّتْ سَحَابَةٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذَا؟ قُلْنَا: السَّحَابُ قَالَ: اَوِ الْمُزْنُ؟ قُلْنَا: اَوِ الْمُزْنُ قَالَ: اَوِ الْعَنَانُ؟ قُلْنَا: اَوِ الْعَنَانُ قَالَ: فَهَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ؟ قُلْنَا: لَا قَالَ: اِحْدَى وَسَبْعُونَ، اَوِ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ، اَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ، وَالَّتِي فَوْقَهَا مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ الْبَحْرُ، اَسْفَلُهُ مِنْ اَعْلَاهُ، مِثْلَ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم کچھ لوگ بطحاء (میدان) میں بیٹھے ہوئے تھے' اُن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف فرما تھا' ایک بادل گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھا.... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

احنف بن قیس نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے بادل گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ سحاب ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا مزن ہے! ہم نے عرض کی: یا مزن ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا عنان ہے! ہم نے عرض کی: یا عنان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اکہتّر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بہتّر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تہتّر سال کا فاصلہ ہے' پھر جو اُس کے اوپر آسمان ہے اُن (دونوں آسمانوں) کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے یہاں تک کہ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات آسمان گنوائے' پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس کے اوپر اور نیچے والے حصہ کا فاصلہ اتنا ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے' پھر اُن کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے (کی شکل کے فرشتے) ہیں جن کے پاؤں اور گھٹنوں کے درمیان اُتنا فاصلہ ہے جتنا

708- انظر السابق۔

Marfat.com

فَوْقَهُ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ، وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ بَيْنَ سَمَاءٍ اِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ الْعَرْشُ فَوْقَ ذَلِكَ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ الْعَرْشِ

ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے' پھر اُس کے اوپر عرش ہے اور اللہ تعالیٰ اُس عرش کے بھی اوپر ہے۔

709- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَوَى عَلَى عَرْشِهِ، قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا، فَكَانَ اَوَّلَ مَا خَلَقَ الْقَلَمُ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَكْتُبَ مَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَاِنَّمَا يَجْرِي النَّاسُ فِي اَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش پر استویٰ کیا' یہ اُس کے کسی بھی چیز کو پیدا کرنے سے پہلے کی بات ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اُسے یہ حکم دیا کہ قیامت تک جو کچھ بھی ہوگا وہ اُسے نوٹ کر لے' تو لوگوں کا معاملہ ایک ایسی چیز کے حوالے سے جاری ہوا جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے (یعنی جو کچھ تقدیر میں طے ہو چکا ہے)۔

710- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: نا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: اِنِّي لَعِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ جُهِدَتِ الْاَنْعَامُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! جانور پریشانی کا شکار ہو چکے ہیں' بال بچے بھوکے ہیں' زمینیں ہلاک ہو رہی ہیں' جانور ہلاک ہو رہے ہیں' آپ ہمارے لیے بارش کے نزول کی دعا کیجیے کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ سے سفارش

709- سبق تخریجه برقم:193۔

710- رواه أبو داؤد:4726، وابن أبي عاصم في السنة:575، وضعفه الألباني في تخريج أحاديث السنة۔

Marfat.com

وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ. فَاسْتَسْقِ لَنَا. فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَدْرِي مَا تَقُولُ ؟ وَسَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ فِي وُجُوهِ اَصْحَابِهِ. وَقَالَ: وَيْحَكَ اِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلَى اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ اِنَّهُ لَفَوْقَ سَمَاوَاتِهِ. وَهُوَ عَلَى عَرْشِهِ. وَاَنَّهُ لَهٰكَذَا مِثْلُ الْقُبَّةِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ وَاَنَّهُ لَيَئِطُّ اَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ

کروانا چاہتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ کے نام کی سفارش پیش کرتے ہیں۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا شروع کیا' آپ مسلسل سبحان اللہ کہتے رہے یہاں تک کہ اس کے آثار آپ کے ساتھیوں کے چہرے پر محسوس ہونے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کسی کے سامنے اللہ تعالیٰ کو شفاعت کیلئے پیش نہیں کیا جا سکتا' اللہ کی شان اس سے بلند و برتر ہے' تمہارا ستیاناس ہو! اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں کے اوپر ہے اور وہ عرش سے بھی اوپر ہے اور وہ عرش ایک قبہ کی مانند ہے جو یوں چرچراتا ہے جس طرح سوار کی وجہ سے پالان چرچراتا ہے۔

وحی کے نزول کی عظمت

711- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ قَالَ: نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي زَكَرِيَّا، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْوَحْيِ: اَخَذَتِ السَّمَاءَ مِنْهُ رِعْدَةٌ اَوْ قَالَ رَجْفَةٌ

''جب اللہ تعالیٰ وحی کا کلام کرتا ہے تو آسمان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے (راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) شدید کپکپی

711- رواه ابن أبي عاصم في السنة 5/5، والبيهقي في الصفات 326/1، وضعفه الألباني في تخريج أحاديث السنة.

Marfat.com

شَدِيدَةٌ، خَوْفًا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ صُعِقُوا وَخَرُّوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سُجَّدًا، فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيُكَلِّمُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَا أَرَادَ مِنْ وَحْيِهِ، فَيَمْضِي بِهِ جِبْرِيلُ عَلَى مَلَائِكَتِهِ سَمَاءً سَمَاءً، كُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ سَأَلَهُ مَلَائِكَتُهَا: مَاذَا قَالَ رَبُّنَا يَا جِبْرِيلُ؟ فَيَقُولُ: قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيُمْضِي جِبْرِيلُ الْوَحْيَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

طاری ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ہوتی ہے' جب آسمان والے اُس وحی کو سنتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کی حالت میں گر جاتے ہیں' پھر سب سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام سر اُٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ وہ کلام کرتا ہے جس کو وحی کرنے کا اُس نے ارادہ کیا ہوتا ہے' پھر حضرت جبریل اُسے لے کر ایک ایک آسمان کے فرشتوں کے پاس آتے ہیں' وہ جب بھی کسی آسمان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہاں کے فرشتے اُن سے سوال کرتے ہیں کہ اے جبریل! تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں: اُس نے حق ارشاد فرمایا ہے اور وہ بلند و برتر ہے اور کبریائی والا ہے۔ پھر حضرت جبریل اُس وحی کو لے کر وہاں جاتے ہیں جہاں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حکم دیا ہوتا ہے خواہ وہ (وحی) آسمان کے بارے میں ہو یا زمین کے بارے میں ہے۔

712- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: نا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِذَا تَكَلَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا قَالَ: فَيُصْعَقُونَ، فَلَا يَزَالُونَ

''جب اللہ تعالیٰ وحی کے بارے میں کلام کرتا ہے تو اہلِ آسمان کو یوں آواز محسوس ہوتی ہے جیسے گھنٹی ہے' جس طرح کسی زنجیر کو کسی پتھر پر مارا جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ فرشتے اس سے

712- رواه أبو داؤد: 4738، وخرجه الألباني في صحيح أبي داؤد.

Marfat.com

كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا جَاءَهُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالَ: فَيَقُولُونَ: يَا جِبْرِيلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالَ: الْحَقَّ، فَيُنَادُونَ: الْحَقَّ، الْحَقَّ

بیہوش ہو جاتے ہیں اور مسلسل اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام اُن کے پاس آتے ہیں' جب حضرت جبریل اُن کے پاس آتے ہیں تو اُن کے دلوں سے خوف کم کیا جاتا ہے' وہ کہتے ہیں: اے جبریل! تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں: حق (فرمایا ہے)' تو فرشتے بھی کہتے ہیں: حق! حق۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَهَذِهِ السُّنَنُ قَدِ اتَّفَقَتْ مَعَانِيهَا وَيُصَدِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَكُلُّهَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَرْشِهِ، فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ، وَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، وَإِنَّهُ سَمِيعٌ، بَصِيرٌ، عَلِيمٌ، خَبِيرٌ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ وہ روایات ہیں جن کا مفہوم متفق ہے' یہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اور یہ سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے جو تمام آسمانوں کے اوپر ہے اور اُس نے اپنے علم کے اعتبار سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے' وہ دیکھنے والا ہے' سننے والا ہے' علم رکھنے والا ہے' خبر رکھنے والا ہے۔

وَقَدْ قَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى} [الاعلى: 1]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے بلند و برتر پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو''۔

وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ دُعَاءَهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دعا کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

''میں بلند و برتر اور بہت زیادہ عطا کرنے والے اپنے پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں''۔

وَكَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ إِذَا قَرَءُوا {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى} [الاعلى: 1] قَالُوا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، مِنْهُمْ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ،

صحابہ کرام کی ایک جماعت کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب وہ لوگ سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: ''ہمارا بلند و برتر پروردگار ہر عیب سے پاک ہے''۔ ان صحابہ کرام میں حضرت علی بن ابو طالب' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

Marfat.com

وَقَدْ عَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ اَنْ يَقُولُوا فِي السُّجُودِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى ثَلَاثًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ وہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھا کریں (یعنی پاک ہے میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے)۔

وَهٰذَا كُلُّهُ مِمَّا يُقَوِّي مَا قُلْنَا: اَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الْعَلِيَّ الْاَعْلَى: عَلَى عَرْشِهِ، فَوْقَ السَّمَاوَاتِ الْعُلَا، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، خِلَافَ مَا قَالَتْهُ الْحُلُولِيَّةُ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ مَذْهَبِهِمْ

تو یہ تمام روایات اُس بات کی تقویت دیتی ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے وہ اپنے عرش پر ہے جو تمام آسمانوں کے اوپر ہے اور اُس کا علم ہر چیز کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے' یہ اُس چیز کے خلاف ہے جو حلولیہ فرقہ کے لوگوں نے بیان کی ہے' ہم اُن کے بُرے مسلک سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

713- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ: نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: نا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ اَبُو حَفْصٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ دُعَاءَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعا کے آغاز میں یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا:

اِلَّا بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ

''میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو بلند و برتر ہے اور بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے''۔

وَلَهُ طُرُقٌ

اس روایت کے کئی طرق ہیں۔

714- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدخیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو میں نے سنا کہ اُنہوں نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تو یہ کہا:

713- رواہ أحمد 54/4، والحاکم 498/1.

Marfat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَاَ {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى} [الاعلى: 1]

فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى

''ہر عیب سے پاک ہے میرا پروردگار' جو اعلیٰ (بلندوبرتر) ہے''۔

715- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: نا هُشَيْمٌ قَالَ: اَنَا اَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ: {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى} [الاعلى: 1] فَيَقُولُ:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تو یہ کہتے تھے:

''میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو اعلیٰ (بلندوبرتر) ہے''۔

716- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا عَمِّي قَالَ: نا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: نا زُهَيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَجَدَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

طلحہ بن یزید نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ سجدہ میں گئے تو یہ پڑھا: سبحان ربی الاعلیٰ (میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو بلندوبرتر ہے)۔

717- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: اَنَّهُ قَرَاَ {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى} [الاعلى: 1] فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تو یہ کہا:

716- رواه أحمد 400/5. وصححه الألباني في الارواء 335/1.

Marfat.com

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى

718 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَيُّوبَ الْغَافِقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي اِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ: اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ:

{فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ}

[الواقعة: 74]

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ:

{سَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلَى}

[الاعلى: 1]

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ

719- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا دَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''میرا پروردگار ہر عیب سے پاک ہے جو بلند و برتر ہے''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ایاس بن عامر بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تو تم اپنے پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو جو عظمت والا ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات اپنے رکوع میں شامل کر لو۔ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے بلند و برتر پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنے سجود میں شامل کر لو''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

718- رواه أحمد 55/4، وأبو داؤد: 869، وابن ماجه: 887، وأبو يعلى: 1738، والحاكم 225/1، والطيالسي: 1000، وابن حبان: 1898.

719- رواه أبو داؤد: 886، والترمذي: 261، وابن ماجه: 890، وخرجه الألباني في ضعيف ابن ماجه: 187، والبيهقي 86/2.

Marfat.com

اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا. فَاِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ اَدْنَاهُ. وَاِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى. ثَلَاثًا. فَاِذَا فَعَلَ ذَلِكَ. فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ. وَذَلِكَ اَدْنَاهُ

''جب کوئی شخص رکوع کرے تو وہ رکوع میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم پڑھے' جب وہ ایسا کر لے گا تو اُس کا رکوع مکمل ہو جائے گا اور یہ اُس کی کم از کم مقدار ہے اور جب وہ سجدہ میں جائے تو سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے' جب وہ اسے پڑھ لے گا تو اُس کا سجدہ مکمل ہو جائے گا اور یہ اُس کی کم از کم مقدار ہے''۔

حلولیہ کا ایک استدلال اور اُس کا جواب

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَمِمَّا يَحْتَجُّ بِهِ الْحُلُولِيَّةُ مِمَّا يُلْبِسُونَ بِهِ عَلَى مَنْ لَا عِلْمَ مَعَهُ. يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ} [الحديد: 3]

وَقَدْ فَسَّرَ اَهْلُ الْعِلْمِ هَذِهِ الْآيَةَ: هُوَ الْاَوَّلُ: قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ حَيَاةٍ وَمَوْتٍ، وَالْآخِرُ: بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ. بَعْدَ الْخَلْقِ. وَهُوَ الظَّاهِرُ: فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ يَعْنِي مَا فِي السَّمَاوَاتِ. وَهُوَ الْبَاطِنُ: دُونَ كُلِّ شَيْءٍ يَعْلَمُ مَا تَحْتَ الْاَرَضِينَ. وَدَلَّ عَلَى هَذَا آخِرُ الْآيَةِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حلولیہ فرقہ کے لوگ اس چیز سے استدلال کرتے ہیں اور ناواقف مسلمانوں کو اس غلط فہمی کا شکار کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''وہ سب سے پہلے ہے اور سب سے بعد میں ہے اور وہ ظاہر ہے اور باطن ہے''۔

اہلِ علم نے اس آیت کی یہ تفسیر بیان کی ہے کہ اُس کا سب سے پہلے ہونا یہ ہے کہ حیات اور موت کے حوالے سے وہ ہر چیز سے پہلے ہے اور سب سے بعد میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ساری مخلوق کے بعد ہے وہ ہر چیز کے بعد ہے' اُس کے ظاہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر چیز کے اوپر ہے' یعنی جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے' اور باطن ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر چیز کے نیچے ہے' اُس کے بارے میں جانتا ہے' یعنی وہ تمام زمینوں کے نیچے جو کچھ بھی ہے اُس کے بارے میں بھی جانتا ہے۔ اور اس مفہوم پر آیت کا آخری حصہ دلالت کرتا ہے:

{وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ} [الحديد: 3]

''اور وہ ہر چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے''۔

كَذَا فَسَّرَهُ مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ وَمُقَاتِلُ

مقاتل بن حیان اور مقاتل بن سلیمان نے اس کی یہی تفسیر

Marfat.com

بُنُ سُلَيْمَانَ وَيُثْبِتُ ذَلِكَ السُّنَّةُ

720- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: نا جَرِيرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ

بیان کی ہے اور سنت بھی یہی مفہوم واضح کرتی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں تھا' تُو سب سے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں ہوگا' تُو ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں ہے' تُو باطن ہے تیرے سے نیچے کچھ نہیں ہے''۔

حلولیہ کا ایک اور استدلال' اور اُس کا جواب

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَمِمَّا يُلْبِسُونَ بِهِ عَلَى مَنْ لَا عِلْمَ مَعَهُ احْتَجُّوا بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوَاتِ وَفِي الْاَرْضِ}

وَبِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ اِلٰهٌ وَفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ} [الزخرف: 84]

وَهٰذَا كُلُّهُ اِنَّمَا يَطْلُبُونَ بِهِ الْفِتْنَةَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى:

{فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس فرقہ کے لوگ لاعلم لوگوں کو جس حوالے سے غلط فہمی کا شکار کرتے ہیں اُن میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کرتے ہیں:

''وہی اللہ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے''۔

اور وہ اس آیت سے بھی استدلال کرتے ہیں:

''وہی وہ ذات ہے جو آسمان میں معبود ہے اور جو زمین میں معبود ہے''۔

ان سب کے ذریعہ وہ لوگ آزمائش کا ارادہ کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ اس میں سے متشابہ کی پیروی کرتے ہیں تاکہ وہ فتنہ

720- رواہ النسائی 106/5 ورواہ مسلم: 2713 وأبو داؤد: 5051 والترمذی: 3397 وابن ماجه: 2873۔

Marfat.com

الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ} [آل عمران: 7]

وَعِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْحَقِّ

{وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ}

فَهُوَ كَمَا قَالَ اَهْلُ الْعِلْمِ: مِمَّا جَاءَتْ بِهِ السُّنَنُ: اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عَرْشِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ خَلْقِهِ، {يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ} [البقرة: 77]. {يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ} [الانبياء: 110]

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ اِلَهٌ وَفِي الْاَرْضِ اِلَهٌ} [الزخرف: 84]

فَمَعْنَاهُ: اَنَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ اِلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ، وَاِلَهُ مَنْ فِي الْاَرْضِ، اِلَهٌ يُعْبَدُ فِي السَّمَاوَاتِ، وَاِلَهٌ يُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ، هَكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ

721- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: نا

تلاش کریں اور اس کی تاویل تلاش کریں' حالانکہ اس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

اہلِ حق سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہ ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''وہی اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور پوشیدہ اور ظاہری چیزوں کے بارے میں علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم کماتے ہو اُس کے بارے میں جانتا ہے''۔

تو اس کا وہی مفہوم ہے جو اہلِ علم نے بیان کیا ہے جس بارے میں احادیث بھی منقول ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور اُس کا علم اُس کی پوری مخلوق کو محیط ہے' لوگ جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں وہ اُن کے بارے میں علم رکھتا ہے' وہ بلند آواز میں کہی ہوئی بات کو بھی جانتا ہے اور جو چیز وہ چھپاتے ہیں اُس کو بھی جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''وہی وہ ذات ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں معبود ہے''۔

تو اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کا بھی معبود ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور اُن کا بھی معبود ہے جو زمین میں ہے اور وہ ایک ایسا معبود ہے جس کی آسمانوں میں عبادت کی جاتی ہے اور ایسا معبود ہے جس کی زمین میں عبادت کی جاتی ہے' علماء نے اس کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

Marfat.com

عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بنِ شَقِيقٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ اِلٰهٌ وَفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ} [الزخرف: 84]

قَالَ: هُوَ اِلٰهٌ يُعْبَدُ فِي السَّمَاءِ، وَاِلٰهٌ يُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ

خارجہ بن مصعب نے سعید کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''وہی وہ ذات ہے جو آسمان میں معبود ہے اور جو زمین میں معبود ہے''۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک ایسا معبود ہے جس کی آسمان میں عبادت کی جاتی ہے اور ایک ایسا معبود ہے جس کی زمین میں عبادت کی جاتی ہے۔

اس بحث سے متعلق اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فِيمَا ذَكَرْتُهُ وَبَيَّنْتُهُ مُقْنِعٌ لِاَهْلِ الْحَقِّ اِشْفَاقًا عَلَيْهِمْ. لِئَلَّا يُدَاخِلَ قُلُوبَهُمْ مِنْ تَلْبِيسِ اَهْلِ الْبَاطِلِ مِمَّنْ يَمِيلُ بِقَبِيحِ مَذْهَبِهِ السُّوءِ اِلَى اسْتِمَاعِ الْغِنَاءِ مِنَ الْغِلْمَانِ الْمُرْدِ يَتَلَذَّذُ بِالنَّظَرِ اِلَيْهِمْ. وَلَا يُحِبُّ الِاسْتِمَاعَ مِنَ الرَّجُلِ الْكَبِيرِ، وَيَرْقُصُ وَيَزْفِنُ، قَدْ ظَفَرَ بِهِ الشَّيْطَانُ فَهُوَ يَلْعَبُ بِهِ مُخَالِفًا لِلْحَقِّ، لَا يَرْجِعُ فِي فِعْلِهِ اِلَى كِتَابٍ وَلَا اِلَى سُنَّةٍ، وَلَا اِلَى قَوْلِ الصَّحَابَةِ، وَلَا مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ، وَلَا قَوْلِ اِمَامٍ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَمَا يُخْفُونَ مِنَ الْبَلَاءِ مِمَّا لَا يَحْسُنُ ذِكْرُهُ اَقْبَحُ، وَيَدَّعُونَ اَنَّ هَذَا دِينٌ يَدِينُونَ بِهِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اور جو کچھ بیان کیا ہے اُس میں اہلِ حق کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے اور وہ اُن لوگوں کے حوالے سے اندیشہ کی وجہ سے نقل کیا ہے تاکہ اہلِ باطل اُن کے دلوں میں غلط فہمی داخل نہ کر دیں جس کے نتیجہ میں وہ لوگ اُن کے بُرے مسلک کی طرف مائل ہو جائیں اور پھر اُس کے نتیجہ میں وہ کمسن بچوں کے گانے سنیں' اُن بچوں کو دیکھ کر لذت حاصل کریں حالانکہ وہ لوگ بڑے شخص سے گانا سننے کو پسند نہیں کرتے' وہ رقص کرتے ہیں تو شیطان اس طرح اُن پر فتح حاصل کر لیتا ہے اور وہ اُن کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے جو حق کے برخلاف ہوتا ہے' وہ اپنے فعل میں نہ کتاب کی طرف رجوع کرتے ہیں نہ سنت کی طرف' نہ صحابہ کرام کے قول کی طرف' نہ اُن کی پیروی کرنے والے افراد کی طرف' نہ مسلمانوں کے آئمہ میں سے کسی امام کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ وہ ایسی آزمائشوں کو پوشیدہ رکھتے ہیں جن کا ذکر اچھا نہیں ہے اور وہ اُس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں کہ یہ ایک ایسا دین

Marfat.com

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَبِيحِ مَا هُمْ عَلَيْهِ، وَنَسْأَلُهُ التَّوْفِيقَ اِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ، اِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ

ہے جس کو اُنہوں نے اختیار کیا ہے' تو وہ لوگ جن بُرے طریقوں پر کاربند ہیں ہم اُن کی قباحت سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کی اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہیں' بے شک وہ سننے والا ہے اور قریب ہے۔

722- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ قَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: وَذَكَرَ الْجَهْمِيَّةَ فَقَالَ: هُمْ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ زَنَادِقَةٌ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن صباح بزار بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون نے جہمیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' یہ لوگ زندیق ہیں' ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

❖❖❖❖❖

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالتَّصْدِيقِ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

کتاب: اس بات پر ایمان رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَحْمُودُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں لائقِ حمد ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر' جو نبی ہیں اور اُن کی آل پر درود وسلام نازل کرے!

اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ مَنِ ادَّعَى أَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى فَقَدْ كَفَرَ، يُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ

امابعد! جو شخص اس بات کا دعویٰ کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے اور پھر وہ یہ گمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام نہیں کیا تو ایسا شخص کافر ہوتا ہے' اُس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے گا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: لِمَ؟ قِيلَ: لِأَنَّهُ رَدَّ الْقُرْآنَ وَجَحَدَهُ، وَرَدَّ السُّنَّةَ، وَخَالَفَ جَمِيعَ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَزَاغَ عَنِ الْحَقِّ، وَكَانَ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اگر کوئی قائل یہ کہے کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: کیونکہ اُس شخص نے قرآن کو مسترد کیا ہے اور اُس کا انکار کیا ہے اور سنت کو مسترد کیا ہے اور وہ مسلمانوں کے تمام علماء کے برخلاف گیا ہے اور حق کے راستہ سے بھٹک گیا ہے اور یہ اُن افراد میں سے ایک ہو گیا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

{وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 115]

''اور جس شخص کے سامنے ہدایت واضح ہو چکی ہے' اس کے بعد جو رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے علاوہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جدھر اس نے خود رُخ کیا ہے اور ہم اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے''۔

وَأَمَّا الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْقُرْآنِ: فَإِنَّ

جہاں تک ان لوگوں کے خلاف قرآن کی حجت کا تعلق ہے تو وہ

Marfat.com

اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ قَالَ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ:
{وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَى تَكْلِيمًا}
[النساء: 164]

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا ہے:
''اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ (کسی واسطے کے بغیر) کلام کیا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَعْرَافِ:
{وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ}
[الاعراف: 143]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں ارشاد فرمایا ہے:
''اور جب موسیٰ ہمارے (مقرر کردہ) وقت پر آیا اور اس کے پروردگار نے اس کے ساتھ کلام کیا' تو اس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو مجھے (اپنا جلوہ) دکھا تا کہ میں تجھے دیکھ لوں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:
{إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي} [الاعراف: 144]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک میں نے تمام لوگوں میں سے تمہیں اپنی رسالت اور کلام کے حوالے سے منتخب کیا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ طه:
{فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى. وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي} إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ میں ارشاد فرمایا ہے:
''جب وہ اس (آگ) کے پاس آیا تو پکار کر کہا گیا: اے موسیٰ! بے شک میں تمہارا پروردگار ہوں' تو تم اپنے جوتے اتار دو! تم طویٰ کی مقدس وادی میں ہو' میں نے تمہیں منتخب کیا ہے' تو جو وحی کی جا رہی ہے اسے پوری توجہ سے سنو! بے شک میں ہی اللہ ہوں' میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو تم میری عبادت کرو اور میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النَّمْلِ:
{فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَا مُوسَى إِنَّهُ أَنَا اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [النمل: 9]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النمل میں ارشاد فرمایا ہے:
''پھر جب وہ اس (آگ) کے پاس آیا تو پکار کر کہا گیا جو آگ میں ہے اور جو اس کے اردگرد ہے' اس میں برکت رکھی گئی ہے اور اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْقَصَصِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القصص میں ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

{فَلَمَّا اَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يَا مُوسَى اِنِّي اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ}

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ وَالنَّازِعَاتِ:

{هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى اِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى}

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَمَنْ زَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى فَقَدْ رَدَّ نَصَّ الْقُرْآنِ وَكَفَرَ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ

فَاِنْ قَالَ مِنْهُمْ قَائِلٌ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ كَلَامًا فِي الشَّجَرَةِ، فَكَلَّمَ بِهِ مُوسَى قِيلَ لَهُ: هَذَا هُوَ الْكُفْرُ، لِاَنَّهُ يَزْعُمُ اَنَّ الْكَلَامَ مَخْلُوقٌ، تَعَالَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذَلِكَ وَيَزْعُمُ اَنَّ مَخْلُوقًا يَدَّعِي الرُّبُوبِيَّةَ، وَهَذَا مِنْ اَقْبَحِ الْقَوْلِ وَاَسْمَجِهِ

وَقِيلَ لَهُ: يَا مُلْحِدُ، هَلْ يَجُوزُ لِغَيْرِ اللّٰهِ اَنْ يَقُولَ: اِنَّنِي اَنَا اللّٰهُ؟ نَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ يَكُونَ قَائِلُ هَذَا مُسْلِمًا، هَكَذَا كَافِرٌ يُسْتَتَابُ، فَاِنْ تَابَ وَرَجَعَ عَنْ مُذْهَبِهِ السُّوءِ وَاِلَّا قَتَلَهُ الْاِمَامُ، فَاِنْ لَمْ يَقْتُلْهُ الْاِمَامُ وَلَمْ يَسْتَتِبْهُ وَعُلِمَ مِنْهُ اَنَّ هَذَا

''جب وہ وہاں آیا تو وادی کے دائیں کنارے میں، بابرکت مقام میں موجود ایک درخت سے پکار کر کہا گیا: اے موسیٰ! بے شک میں ہی اللہ ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النازعات میں ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تمہارے پاس موسیٰ کی خبر پہنچی ہے' جب طویٰ کی مقدس وادی میں اس کے پروردگار نے اس کو پکار کر (اس کو ساتھ کلام کیا)''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا تو وہ قرآن کی نص کو مسترد کرتا ہے اور عظیم اللہ کا انکار کرتا ہے۔

اگر اُن لوگوں میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے درخت میں کلام کو پیدا کیا تھا اور پھر اُس کے ذریعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا' تو اُس سے کہا جائے گا: یہ بھی کفر ہے' کیونکہ ایسا شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام مخلوق ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کے طور پر سامنے آیا ہے اور ایسا شخص یہ گمان کرتا ہے کہ کوئی مخلوق' رب ہونے کا دعویٰ کر سکتی ہے اور یہ زیادہ قبیح اور نامناسب قول ہے۔

اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اے ملحد! کیا غیر اللہ کیلئے یہ کہنا جائز ہے کہ میں اللہ ہوں؟ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ کوئی مسلمان اس بات کا قائل ہو' ایسا شخص تو کافر ہوگا جس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لے اور اپنے بُرے مسلک سے توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ حاکمِ وقت اُسے قتل کروا دے گا' اور اگر حاکمِ وقت اُسے قتل نہیں کرواتا ہے اور اُس سے توبہ بھی نہیں کرواتا' اور اُس

Marfat.com

مَذْهَبُهُ هُجِرَ وَلَمْ يُكَلَّمْ، وَلَمْ يُسَلَّمْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُصَلَّ خَلْفَهُ، وَلَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُ، وَلَمْ يُزَوِّجْهُ الْمُسْلِمُ كَرِيمَتَهُ

کے بارے میں یہ پتا ہوتا ہے کہ یہ شخص یہ مسلک رکھتا ہے تو اُس سے لاتعلقی اختیار کی جائے گی' اُس سے کلام نہیں کیا جائے گا' اُسے سلام نہیں کیا جائے گا' اُس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جائے گی' اُس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی' کوئی مسلمان اپنی کسی عزیزہ کے ساتھ اُس کی شادی نہیں کرے گا۔

723- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: نا أَبُو طَالِبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَمَّنْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى؟ فَقَالَ: يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ،

فضل بن زیاد نے ابوطالب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اس بات کا قائل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا۔ تو امام احمد نے فرمایا: ایسے شخص سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اُس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ بِعَيْنِهَا يَقُولُ: مَنْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى، فَهُوَ كَافِرٌ يُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ

امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو اس مسئلہ کے بارے میں بعینہٖ یہی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا' تو وہ شخص کافر ہوگا' اُس سے توبہ کروائی جائے گی (اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے) ورنہ اُس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

724- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: مَنْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى فَيُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ

اسحاق بن منصور کوسج بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے یہ بات کی ہے: عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا' اُس سے توبہ کروائی جائے گی' اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اُسے قتل کروا دیا جائے گا۔

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ:
وَاَمَّا السُّنَنُ الَّتِي جَاءَتْ بِبَيَانِ مَا نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ اَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا رَسُولٌ مِنْ خَلْقِهِ، تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يَقُولُ الْمُلْحِدُ الَّذِي قَدْ لَعِبَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک اُن احادیث کا تعلق ہے جو اُس چیز کو بیان کرنے کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا اور اُس وقت اُن دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی پیغام رساں نہیں تھا' تو اللہ تعالیٰ اس چیز سے بلند و برتر ہے' جو ملحد شخص اُس کے بارے میں بیان کرتا ہے جس کے ساتھ شیطان کھلواڑ کرتا ہے۔

725- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَقْرٍ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ح

ابوعباس عبداللہ بن صقر سکری نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن وہب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (وہ روایت آگے آ رہی ہے)۔

726- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَاَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ اَرِنَا آدَمَ الَّذِي اَخْرَجَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، فَاَرَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: اَنْتَ اَبُونَا آدَمُ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ، قَالَ: اَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ مِنْ

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو ہمیں حضرت آدم دکھا جنہوں نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حضرت آدم دکھا دیئے' حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی ہمارے جدامجد حضرت آدم ہیں؟ حضرت آدم نے کہا: جی ہاں! حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا، وَاَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى اَنْ اَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا مُوسَى قَالَ: اَنْتَ نَبِيُّ بَنِي اِسْرَائِيلَ؟ اَنْتَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا وَجَدْتَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلِمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ قَدْ سَبَقَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

نے اپنی روح کو پھونکا تھا اور آپ کو تمام اسماء کا علم عطا کیا تھا اور اُس نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا تھا۔ حضرت آدم نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت موسیٰ نے کہا: پھر آپ کو کس چیز نے اس بات کی ترغیب دی کہ آپ ہمیں اور خود کو جنت سے نکلوا دیں؟ حضرت آدم نے اُن سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں موسیٰ ہوں۔ حضرت آدم نے دریافت کیا: آپ وہ نبی ہیں جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے' آپ ہی وہ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حجاب کے پیچھے سے کلام کیا تھا اور آپ کے رب نے اپنے اور آپ کے درمیان مخلوق میں سے کسی کو قاصد نہیں بنایا تھا؟ حضرت موسیٰ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت آدم نے دریافت کیا: پھر آپ نے اللہ کی کتاب میں یہ بات نہیں پائی کہ یہ سب کچھ میری تخلیق سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں طے ہو چکا تھا۔ حضرت موسیٰ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت آدم نے کہا: پھر آپ کسی ایسی چیز کے حوالے سے مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ہی تقدیر میں طے کر دیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

727- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو مَسْعُودٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ قَالَ: اَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

727- سبق تخریجہ برقم:392.

Marfat.com

حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَفَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ، فَأَخْرَجْتَ وَلَدَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي بَعَثَكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَّمَكَ، وَآتَاكَ التَّوْرَاةَ، وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا؟ أَنَا أَقْدَمُ أَمِ الذِّكْرُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح کو پھونکا اور آپ کو اپنے فرشتوں سے سجدہ کروایا' آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا' آپ کے ساتھ یہ کیا اور وہ کیا' اور آپ نے اپنی اولاد کو جنت سے باہر نکلوا دیا۔ تو حضرت آدم نے فرمایا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت عطا کی' آپ کے ساتھ کلام کیا' آپ کو تورات دی' آپ کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کی' میں پہلے (پیدا ہوا) ہوں یا ذکر (لوحِ محفوظ) پہلے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

728- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ أَبُونَا أَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ وَأَشْقَيْتَنَا قَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ يَعْنِي التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ،

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہمارے جدامجد ہیں' آپ نے ہمیں رسوائی کا شکار کیا اور ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم نے اُن سے کہا: آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ

728- سبق تخریجہ برقم:394۔

Marfat.com

اَتَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

نے اپنے کلام کیلئے منتخب کیا تھا اور اپنے دستِ قدرت سے آپ کیلئے تورات تحریر کی تھی اور آپ نے تورات پڑھی ہے تو کیا آپ نے اُس میں یہ بات نہیں پائی کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا فیصلہ مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے کر لیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: یوں حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے' حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

729- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ، اَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: اَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، ثُمَّ اَخْرَجَكَ مِنْهَا؟ قَالَ آدَمُ لِمُوسَى: اَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا وَكَلَّمَكَ تَكْلِيمًا وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت کے ذریعہ پیدا کیا' آپ میں اپنی روح کو پھونکا' آپ کو جنت میں ٹھہرایا' اُس نے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا اور پھر اُس نے آپ کو وہاں سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ سے کہا: آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کیلئے منتخب کیا اور آپ کے ساتھ سرگوشی میں کلام کیا' اللہ تعالیٰ نے آپ پر تورات نازل کی۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

Marfat.com

کس نبی کو کس حوالے سے منتخب کیا گیا؟

730- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْخُلَّةِ، وَاصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكَلَامِ، وَاصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّؤْيَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل ہونے کے طور پر' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم ہونے کے طور پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دیدار کے حوالے سے منتخب کیا۔

731- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى اِبْرَاهِيمَ بِالْخُلَّةِ، وَاصْطَفَى مُوسَى بِالْكَلَامِ، وَاصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّؤْيَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوستی کیلئے' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کیلئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیدار کیلئے منتخب کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت کا بیان

732- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ، وَاَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

730- رواہ ابن خزیمة:272، وأحمد وابن أبی عاصم فی السنة وصححه الألبانی.

731- انظر السابق.

732- رواہ الترمذی:1734، والحاکم 379/2، وابن الجوزی فی الموضوعات 192/1.

Marfat.com

مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَوْمَ كَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ وَكُمَّةُ صُوفٍ، وَكِسَاءُ صُوفٍ، وَعَصَى رَاعٍ، وَنَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ غَيْرِ ذَكِيٍّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا' اُس دن حضرت موسیٰ نے اُون کا بنا ہوا جبّہ پہنا ہوا تھا' اُون کی پوستین پہنی ہوئی تھی' اُون کی چادر لی ہوئی تھی اور چرواہے کا عصا تھا' اُن کے جوتے ایسے گدھے کے چمڑے کے تھے جسے ذبح نہیں کیا گیا تھا (یا جس کی دباغت نہیں کی گئی تھی)''۔

ہزاروں زبانوں کی قوت

733- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عِيسَى الرَّقَاشِيِّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَمَّا كَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الطُّورِ كَلَّمَهُ بِغَيْرِ الْكَلَامِ الَّذِي كَلَّمَهُ بِهِ يَوْمَ نَادَاهُ؟ فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا رَبِّ هَذَا كَلَامُكَ الَّذِي كَلَّمْتَنِي بِهِ قَالَ يَا مُوسَى اِنَّمَا كَلَّمْتُكَ بِقُوَّةِ عَشْرَةِ آلَافِ لِسَانٍ، وَلِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا' یعنی کوہِ طور سے اُن کے ساتھ کلام کیا' یعنی وہ کلام کہ جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ اُس دن کیا تھا جب اُنہیں پکارا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! کیا یہ تیرا کلام ہے جس کے ذریعہ تُو نے میرے ساتھ کلام کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے

733- رواہ ابن الجوزی فی الموضوعات 113/1۔

Marfat.com

قُوَّةُ الْاَلْسِنَةِ كُلِّهَا. وَاَنَا اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ

موسیٰ! میں نے تمہارے ساتھ دس ہزار زبانوں کی قوت کے ساتھ کلام کیا ہے اور میرے پاس تمام زبانوں کی قوت موجود ہے' میں اس سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہوں''۔

734- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا اَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: اِنَّمَا كَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِقَدْرِ مَا يُطِيقُ مُوسَى مِنْ كَلَامِهِ، وَلَوْ تَكَلَّمَ بِكَلَامِهِ كُلِّهِ لَمْ يُطِقْهُ شَيْءٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن معاویہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اُتنا کلام کیا تھا جس کلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام طاقت رکھتے تھے' اگر اللہ تعالیٰ اپنے پورے کلام کے ساتھ کلام کرے تو اس کی طاقت کوئی بھی چیز نہیں رکھتی۔

735- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: ثنا اَبُو النَّضْرِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: قَالَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا شَبَّهْتَ صَوْتَ رَبِّكَ تَعَالَى حِينَ كَلَّمَكَ قَالَ: شِبْهُ صَوْتِ الرَّعْدِ حِينَ لَا يَتَرَجَّعُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں:

بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: آپ کے پروردگار نے جب آپ کے ساتھ کلام کیا تو اُس کی آواز کس کے ساتھ ملتی جلتی تھی؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: بجلی کی آواز کے ساتھ مشابہت رکھتی تھی جب وہ واپس نہ آئے۔

736- حَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ: نا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْمَرْوَزِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: نا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: نا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پریشانی زیادہ ہوگئی تو اُن کے پروردگار نے اُن سے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ! پروردگار اُنہیں مسلسل قریب کرتا رہا یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنی پشت درخت کے

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ: ... تنے کے ساتھ لگا لی اور ٹھہر گئے' اور اُن کی پریشانی ختم ہو گئی' اُنہوں
سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَقُولُ: لَمَّا اشْتَدَّ ... نے دونوں ہاتھ عصا میں جمع کیے' اپنے سر اور گردن کو جھکا لیا کیونکہ
عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرْبُهُ قَالَ لَهُ رَبُّهُ ... پروردگار نے اُن سے فرمایا: آج میں نے تمہیں ایک ایسے مقام پر
عَزَّ وَجَلَّ: ادْنُ مِنِّي فَلَمْ يَزَلْ يُدْنِيهِ حَتَّى ... کھڑا کیا ہے کہ تمہارے بعد کوئی بندہ اس مقام پر کھڑا نہیں ہو سکے گا'
شَدَّ ظَهْرَهُ بِجِذْعِ الشَّجَرَةِ فَاسْتَقَرَّ ... میں نے تمہیں اپنے اتنا قریب کیا کہ تم میرا کلام سن سکتے ہو اور تم اس
وَذَهَبَتْ عَنْهُ الرِّعْدَةُ وَجَمَعَ يَدَيْهِ فِي ... وقت مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہو۔ راوی کہتے ہیں: اس کے
الْعِصِيِّ وَخَضَعَ بِرَأْسِهِ وَعُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ ... بعد اُنہوں نے پوری حدیث روایت کی ہے۔
رَبُّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِنِّي قَدْ أَقَمْتُكَ الْيَوْمَ
مَقَامًا لَا يَنْبَغِي لِبَشَرٍ مِنْ بَعْدِكَ أَنْ يَقُومَ
مَقَامَكَ، أَدْنَيْتُكَ مِنِّي حَتَّى سَمِعْتَ كَلَامِي
وَكُنْتَ بِأَقْرَبِ الْأَمْكِنَةِ مِنِّي قَالَ: وَذَكَرَ
الْحَدِيثَ

ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات

737- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ ... (امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند
الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: نَا ... کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ ... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
إِنَّ اللَّهَ جَلَّ سُبْحَانَهُ نَاجَى مُوسَى ... ''اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِائَةِ أَلْفٍ وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ ... چالیس ہزار کلمات کے ذریعہ کلام کیا تھا جو سب احکام پر مشتمل تھا' اللہ
كَلِمَةٍ، وَصَايَا كُلُّهَا، فَكَانَ فِيمَا نَاجَاهُ أَنْ قَالَ ... تعالیٰ نے اُن کے ساتھ جو کلام کیا تھا اُس میں یہ بات بھی تھی کہ اللہ

737- رواہ البیہقی فی شعب الایمان 345/7 وعزاہ الھیثمی فی مجمع الزوائد 203/8.

Marfat.com

لَهُ: يَا مُوسَى اِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعِ الْمُتَصَنِّعُونَ اِلَيَّ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا، وَلَمْ يَتَقَرَّبِ الْمُتَقَرِّبُونَ اِلَيَّ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَعَبَّدْ لِيَ الْمُتَعَبِّدُونَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خِيفَتِي قَالَ مُوسَى: يَا اِلَهَ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا، وَيَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ، وَيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ: وَمَا اَعْدَدْتَ لَهُمْ وَمَاذَا جَزَيْتَهُمْ؟ قَالَ: قَالَ: اَمَّا الزَّاهِدُونَ فِي الدُّنْيَا فَاِنِّي اُبِيحُهُمْ جَنَّتِي يَتَبَوَّءُونَ فِيهَا حَيْثُ شَاءُوا، وَاَمَّا الْوَرِعُونَ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَاِنَّهُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ عَبْدٌ اِلَّا نَاقَشْتُهُ الْحِسَابَ، وَفَتَّشْتُهُ عَمَّا فِي يَدَيْهِ اِلَّا الْوَرِعِينَ، وَاِنِّي اَسْتَحْيِهِمْ وَاِنِّي اُجِلُّهُمْ وَاُكْرِمُهُمْ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَاَمَّا الْبَكَّاءُونَ مِنْ خِيفَتِي فَاُولَئِكَ لَهُمُ الرَّفِيقُ الرَّفِيعُ الْاَعْلَى لَا يُشَارَكُونَ فِيهِ

تعالیٰ نے اُن سے فرمایا: اے موسیٰ! کام کرنے والوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی مانند ہو اور قرب حاصل کرنے والوں نے کسی ایسی چیز کے ذریعہ قرب حاصل نہیں کیا جو اُن چیزوں سے بچاؤ کی مانند ہو جنہیں میں نے اُن پر حرام قرار دیا ہے' اور میری عبادت کرنے والوں نے میری عبادت اُس طرح نہیں کی جو میرے خوف کی وجہ سے ڈرنے کی مانند ہو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے تمام مخلوق کے پروردگار! اے قیامت کے دن کے مالک! اے جلال اور اکرام والے! تُو نے اُن لوگوں کیلئے کیا تیار کیا ہے اور تُو اُن کو کیا جزاء دے گا؟ تو پروردگار نے فرمایا: جہاں تک دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والوں کا تعلق ہے تو میں نے اُن کیلئے اپنی جنت کو مباح قرار دے دیا ہے' وہ اُس میں جہاں چاہیں گے ٹھہریں گے' جہاں تک میری حرام کردہ چیزوں سے بچنے والوں کا تعلق ہے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو میں ہر بندہ سے حساب لوں گا اور اُس نے جو کچھ کیا ہے اُس کے حوالے سے اُس سے تفتیش کروں گا لیکن بچنے والے لوگوں کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ مجھے اُن سے حیاء آئے گی' میں اُن کی عزت اور احترام کروں گا اور کسی حساب کے بغیر اُنہیں جنت میں داخل کر دوں گا' جہاں تک میرے خوف سے رونے والے لوگوں کا تعلق ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جو رفیقِ اعلیٰ میں ہوں گے وہاں ان کے ساتھ اور کوئی شراکت دار نہیں ہوگا۔

738- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي قَاسِمٌ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن محمد بن حبیب بن ابوحبیب نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

Marfat.com

مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: شَهِدْتُ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَسْرِيَّ وَهُوَ يَخْطُبُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَذٰلِكَ يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ: ارْجِعُوا فَضَحُّوا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْكُمْ، فَاِنِّي مُضَحٍّ بِالْجَعْدِ بْنِ دِرْهَمٍ اِنَّهُ زَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكَلِّمْ مُوسَى تَكْلِيمًا، وَلَمْ يَتَّخِذْ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُولُ الْجَعْدُ بْنُ دِرْهَمَ عُلُوًّا كَثِيرًا ثُمَّ نَزَلَ فَذَبَحَهُ

میں خالد بن عبداللہ قسری کے پاس موجود تھا' وہ خطبہ دے رہے تھے' جب وہ خطبہ دے کر فارغ ہوئے' یہ قربانی کے دن کی بات ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور قربانی کرو' اللہ تعالیٰ تمہاری قربانی قبول کرے! میں نے جعد بن درہم کو ذبح کرنا ہے کیونکہ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا اور اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بھی نہیں بنایا تھا' تو اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند و برتر ہے جو جعد بن درہم کہتا ہے۔ پھر وہ منبر سے نیچے اُترے اور اُنہوں نے اُس شخص کو ذبح کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فِيمَا ذَكَرْتُهُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ مَقْنَعٌ لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ اسْمُهُ وَعَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآثَارِ الْمَذْكُورَةِ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهُ كَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ تَكْلِيمًا، وَالْكَلَامُ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ اِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِلَا رَسُولٍ بَيْنَهُمَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے یہ اُس شخص کیلئے کافی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی بات سمجھ آ جائے اور اللہ کے رسول کی بات سمجھ آ جائے اور جو آیات ذکر ہوئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا' تو یہ کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا جو ان دونوں کے درمیان میں کسی قاصد کے بغیر تھا۔

بَابُ الْاِيمَانِ وَالتَّصْدِيقِ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: الْاِيمَانُ بِهٰذَا وَاجِبٌ، وَلَا يَسَعُ الْمُسْلِمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس بات پر ایمان رکھنا واجب ہے اور کسی بھی عقلمند مسلمان کیلئے اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ یہ کہے

Marfat.com

الْعَاقِلُ اَنْ يَقُولَ: كَيْفَ يَنْزِلُ؟ وَلَا يَرُدُّ هَذَا اِلَّا الْمُعْتَزِلَةُ وَاَمَّا اَهْلُ الْحَقِّ فَيَقُولُونَ: الْاِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ بِلَا كَيْفٍ لِاَنَّ الْاَخْبَارَ قَدْ صَحَّتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ وَالَّذِينَ نَقَلُوا اِلَيْنَا هَذِهِ الْاَخْبَارَ هُمُ الَّذِينَ نَقَلُوا اِلَيْنَا الْاَحْكَامَ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، وَعِلْمَ الصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالصِّيَامِ، وَالْحَجِّ، وَالْجِهَادِ، فَكَمَا قَبِلَ الْعُلَمَاءُ عَنْهُمْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ قَبِلُوا مِنْهُمْ هَذِهِ السُّنَنَ، وَقَالُوا: مَنْ رَدَّهَا فَهُوَ ضَالٌّ خَبِيثٌ يَحْذَرُونَهُ وَيُحَذِّرُونَ مِنْهُ

کہ وہ کیسے نازل ہوتا ہے؟ اس کے بارے میں صرف معتزلہ تردد کا شکار ہوتے ہیں جہاں تک اہلِ حق کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ کسی بھی کیفیت کے بیان کے بغیر اس پر ایمان رکھنا واجب ہے کیونکہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستند طور پر یہ روایات منقول ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور یہ روایات ہم تک اُن حضرات نے نقل کی ہیں جنہوں نے ہم تک حلال اور حرام سے تعلق رکھنے والے احکام نقل کیے ہیں، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور جہاد کے بارے میں علم نقل کیا ہے اور علماء نے جس طرح ان باتوں کو قبول کیا ہے اُسی طرح اُن روایات کو بھی قبول کیا ہے (جن میں اللہ تعالیٰ کے نزول کا ذکر ہے)۔ علماء فرماتے ہیں: جو شخص ان روایات کو مسترد کرتا ہے وہ گمراہ اور خبیث ہے۔ علماء نے اس اعتقاد سے بچنے کی بھی تلقین کی ہے اور ایسے شخص سے بچنے کی بھی تلقین کی ہے۔

739- حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: نَا اَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ قَالَ عَبَّادٌ يَعْنِي ابْنَ الْعَوَّامِ: قَدِمَ عَلَيْنَا شَرِيكٌ وَاسِطَ فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّ عِنْدَنَا قَوْمًا يُنْكِرُونَ هَذِهِ الْاَحَادِيثَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَقَالَ شَرِيكٌ: اِنَّمَا جَاءَنَا بِهَذِهِ الْاَحَادِيثِ مَنْ جَاءَ بِالسُّنَنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةِ، وَالصِّيَامِ، وَالزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَاِنَّمَا عَرَفْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذِهِ الْاَحَادِيثِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) عباد بن عوام بیان کرتے ہیں: شریک ہمارے پاس واسط میں تشریف لائے، ہم نے اُن سے کہا: ہمارے ہاں کچھ لوگ ہیں جو ان احادیث کا انکار کرتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرنے کا ذکر ہے۔ تو شریک نے کہا: یہ روایات ہم تک اُن لوگوں کے حوالے سے نقل ہوئی ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج کے بارے میں روایات نقل کی ہیں اور ہم نے ان روایات کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی ہے۔

Marfat.com

740- وَحَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَصَّائِصُ قَالَ: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: وَلَيْسَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اِتِّبَاعُهَا بِفَرْضِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْمَسْاَلَةُ بِكَيْفَ فِي شَيْءٍ قَدْ ثَبَتَتْ فِيهِ السُّنَّةُ مَا لَا يَسَعُ عَالِمًا. وَاللهُ اَعْلَمُ

ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں: امام شافعی فرماتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ بات ہے اور کسی بھی چیز کے بارے میں اُس کی کیفیت کے حوالے سے سوال کرنا' ایک ایسی چیز جس کے بارے میں سنت منقول ہو' کسی عالم کیلئے اس کی گنجائش نہیں ہے (کہ وہ اُس کی کیفیت کے بارے میں سوال کرے) باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

741- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: قُلْتُ لِاَحْمَدَ يَعْنِي ابْنَ حَنْبَلٍ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَخِيرِ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا، اَلَيْسَ تَقُولُ بِهَذِهِ الْاَحَادِيثِ؟ وَيَرَاهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْنِي رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ؟ وَلَا تُقَبِّحُوا الْوَجْهَ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلَى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى وَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ، وَاَنَّ مُوسَى لَطَمَ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ اَحْمَدُ: كُلُّ هَذَا صَحِيحٌ ، قَالَ اِسْحَاقُ: هَذَا صَحِيحٌ وَلَا يَدْفَعُهُ اِلَّا مُبْتَدِعٌ اَوْ ضَعِيفُ الرَّاْيِ

اسحاق بن منصور کوسج بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا: کیا ہمارا پروردگار ہر رات میں جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' اُس وقت آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے؟ ان احادیث کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ اور اہلِ جنت اُس کا دیدار کریں گے' یعنی اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے اور یہ کہ تم چہرے کو قبیح نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے اور یہ کہ جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی تو پروردگار نے اپنا قدم اُس پر رکھ دیا اور یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کو طمانچہ رسید کیا تھا (ان تمام روایات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟) تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ تمام روایات درست ہیں۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں: یہ درست ہیں اور ان روایات کو صرف کوئی بدعتی شخص یا کمزور رائے رکھنے والا شخص ہی قبول نہیں کرے گا۔

742- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

Marfat.com

الْحُلْوَانِيُّ بِطَرَسُوسَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الزَّائِغُونَ فِي الدِّينِ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ: سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلَاةُ الْأَمْرِ بَعْدَهُ سُنَنًا الْأَخْذُ بِهَا اتِّبَاعٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاسْتِكْمَالٌ لِطَاعَةِ اللَّهِ، وَقُوَّةٌ عَلَى دِينِ اللَّهِ تَعَالَى، لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ تَغْيِيرُهَا وَلَا تَبْدِيلُهَا، وَلَا النَّظَرُ فِي شَيْءٍ خَالَفَهَا، مَنِ اهْتَدَى بِهَا فَهُوَ مُهْتَدٍ، وَمَنِ اسْتَنْصَرَ بِهَا فَهُوَ مَنْصُورٌ، وَمَنْ تَرَكَهَا اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، وَوَلَّاهُ اللَّهُ مَا تَوَلَّى، وَأَصْلَاهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:
میں نے امام مالک کو سنا جب اُن کے سامنے دین میں بھٹکے ہوئے لوگوں کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طریقہ مقرر کیا' آپ کے بعد مسلمانوں کے آئمہ نے طریقہ مقرر کیا تو اُس کو اختیار کرنا اللہ کی کتاب کی پیروی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تکمیل کرنے کے مترادف ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں قوت حاصل کرنے کے مترادف ہے' مخلوق میں سے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اُسے متغیر یا تبدیل کر دے' یا جو چیز اُس کے برخلاف ہو اُس کے بارے میں غور وفکر کرے' جو شخص ان کے ذریعہ ہدایت حاصل کرے گا وہ ہدایت پانے والا ہوگا' جو ان کے ذریعہ مدد حاصل کرے گا وہ مدد پانے والا ہوگا' جو شخص انہیں ترک کر دے گا وہ اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ کی پیروی کرے گا اور وہ جس طرف رُخ کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُسی طرف پھیر دے گا اور اُسے جہنم میں پہنچا دے گا اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ بِسُنَنٍ ثَابِتَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بڑی جماعت نے نقل کی ہے اور یہ (مسئلہ) ایسی احادیث سے ثابت ہے جو اہلِ علم کے نزدیک مستند ہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَنْ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قِيلَ: رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ كَذَلِكَ، وَرَوَاهُ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کو کس نے روایت کیا ہے؟ تو اُسے جواب دیا جائے گا: اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' اسے حضرت عبداللہ بن

Marfat.com

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ كَذَلِكَ وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ كَذَلِكَ، وَرَوَاهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَلِكَ، وَرَوَاهُ رِفَاعَةُ الْجُهَنِيُّ كَذَلِكَ، وَرَوَاهُ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ كَذَلِكَ كُلُّ هَؤُلَاءِ رَوَوْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهُمْ بِمَعْنًى وَاحِدٍ، وَسَنَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْهُمْ بِالْاَسَانِيدِ الصِّحَاحِ الَّتِي لَا يَدْفَعُهَا الْعُلَمَاءُ

مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی طرح نقل کیا ہے' حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اسی طرح نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' اسی طرح حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے' ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی روایت کیا ہے اور ان سب کا مفہوم ایک ہی ہے۔ ان حضرات کے حوالے سے ہم مستند اسناد کے ساتھ یہ روایات ذکر کریں گے' ایسی اسناد جنہیں علماء نے پرے نہیں کیا ہے۔

743- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ قَالَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ، وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهُ؟ وَمَنْ يَسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهُ.

''ہر رات میں ہمارا پروردگار آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اُس وقت جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے عطا کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں''۔

744- وَاَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

743- رواه البخاري:7494·ومسلم:758·وأبو داؤد:1315·والترمذي:446·ومالك 214/1·وابن حبان:920.

Marfat.com

حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَخُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالْاَغَرُّ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ يَسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر رات میں جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا پروردگار آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں' کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے عطا کروں''

745- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

يَنْزِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهُ، حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

''ہر رات میں جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں' ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے''

745- انظر: 743.

Marfat.com

فَبِذَلِكَ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ آخِرَ اللَّيْلِ (راوی بیان کرتے ہیں:) اسی لیے (پرانے بزرگ) رات کے آخری حصہ (میں عبادت کرنے کو) مستحب سمجھتے تھے۔

746- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَيَقُولُ: مَنْ يَسْأَلْنِي أُعْطِهِ وَمَنْ يَدْعُنِي أَسْتَجِبْ لَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرْنِي أَغْفِرْ لَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''رات کا جب آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا پروردگار ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُسے عطا کروں' کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں''۔

فَلِذَلِكَ يُفَضِّلُونَ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ عَلَى أَوَّلِهِ (راوی بیان کرتے ہیں:) یہی وجہ ہے کہ پہلے لوگ رات کے آخری حصہ کی نماز کو اُس کے ابتدائی حصہ کی نماز پر فضیلت دیتے تھے۔

747- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَصْرٍ قَاضِي حَلَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت منقول ہے' یہ مختلف اسناد سے منقول ہے' یہ

746- انظر: 743.

747- رواہ مسلم: 758، وابن حبان: 921، وأحمد 383/2.

Marfat.com

صَالِحٍ. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ. وَاَبِي سَعِيدٍ. عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ. عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ. وَاَبِي سَعِيدٍ. عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ. عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ. وَاَبِي سَعِيدٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْهِلُ. حَتَّى اِذَا كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ نَزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَاَتُوبَ عَلَيْهِ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ

دونوں حضرات بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب نصف رات ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اُس کی مغفرت کردی جائے' کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اُس کی دعا مستجاب ہو' کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

748- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: ثنا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ. عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ. عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ. عَنِ الْاَغَرِّ اَبِي مُسْلِمٍ. عَنْ اَبِي سَعِيدٍ. وَاَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدَا بِهِ عَلَى نَبِيِّهِمَا اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُولُ اَوْ قَالَ: سَمِعْتُهُمَا يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں کہ اُن دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ هَبَطَ اللّٰهُ

''جب ایک تہائی رات رخصت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ

748- انظر السابق.

Marfat.com

عَزَّ وَجَلَّ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟

دنیا کی طرف اُترتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے' کیا کوئی مانگنے والا ہے' کیا کوئی دعا کرنے والا ہے''۔

749- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ قَالَ: اَشْهَدُ عَلَى اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا: شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابواسحاق نے اغر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ ان دونوں حضرات نے گواہی دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْهِلُ حَتَّى اِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ مِنْ ذَنْبٍ؟

''بے شک اللہ تعالیٰ ٹھہرا رہتا ہے یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے' کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے' کیا کوئی گناہ کی مغفرت طلب کرنے والا ہے''۔

قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ؟ قَالَ: نَعَمْ

راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک صاحب نے اُن سے کہا (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

750- وَاَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ: نا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ قَالَ: اَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اغر ابومسلم نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر

749- انظر:747۔
750- انظر:747۔

Marfat.com

هُرَيْرَةَ: اَنَّهُمَا شَهِدَا بِهِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى یہ بات بیان کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِمَا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ''اللہ تعالیٰ ٹھہرا رہتا ہے یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات
ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ نَزَلَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، رخصت ہو جاتی ہے تو وہ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا
فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهُ؟ هَلْ ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اُس کی مغفرت ہو
مِنْ تَائِبٍ يُتَابُ عَلَيْهِ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ جائے، کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اُس کی توبہ قبول ہو، کیا کوئی
يُعْطَى؟ مانگنے والا ہے کہ اُسے دیا جائے''۔

751 - اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔
حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي
اِسْحَاقَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ اِلَى آخِرِهِ نَحْوَهُ

752 - وَاَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ: نَا
عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ
عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ اِلَى آخِرِهِ
نَحْوَهُ

753 - وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي (امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند
حَسَّانَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
اَبِي الْعِشْرِينَ قَالَ: نَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ: ہم لوگ مکہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ واپس آ رہے تھے،
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
هِلَالُ بْنُ اَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ

753- رواه أحمد 16/4، وابن ماجه: 1367، وابن خزيمة 312/1، والبزار: 3543، والدارمي 347/1، وصححه الألباني في الارواء 98/2

Marfat.com

بْنُ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رِفَاعَةُ بْنُ عَرَابَةَ الْجُهَنِيُّ قَالَ: صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ قَالَ: ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي أُعْطِيهِ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي أَسْتَجِيبُ لَهُ؟ مَنْ ذَا يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

''جب نصف رات گزر جاتی ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنی (عبادت) کے علاوہ اور کچھ طلب نہیں کرتا ہوں' کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے تاکہ میں اُسے عطا کروں' کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہے تاکہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں تاکہ میں اُس کی مغفرت کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) یہ صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

754- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ أَوْ قَالَ: ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا يَقُولُ: لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي أَحَدًا غَيْرِي.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب نصف رات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنی (عبادت) کے علاوہ

754- انظر السابق۔

Marfat.com

مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ وَقَالَ مَرَّةً: حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

اور کچھ طلب نہیں کرتا ہوں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تا کہ میں اُس کی مغفرت کروں' کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہوں تا کہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے تا کہ میں اُس کو عطا کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)''۔

755- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

756- قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: هَكَذَا قَالَ لَنَا: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَيَقْصُرُ مِنَ الْإِسْنَادِ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ فَحَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَقْبَلْنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے یہاں تک کہ جب ہم کدید کے مقام پر پہنچے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) قدید کے مقام پر پہنچے تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے اجازت لی کہ وہ اپنے اہلِ خانہ کے پاس چلے جائیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اجازت دے دی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور ارشاد فرمایا: یہ اچھا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

755- انظر: 753.

Marfat.com

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ اَوْ قَالَ: بِقُدَيْدٍ جَعَلَ رِجَالٌ مِنَّا يَسْتَاْذِنُونَ عَلَى اَهْلِيهِمْ فَيَاْذَنُ لَهُمْ. فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ خَيْرًا. وَقَالَ:

اِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ اَوْ قَالَ: ثُلُثُهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. فَيَقُولُ: لَا اَسْاَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي. مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهُ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

''جب نصف رات گزر جاتی ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنی (عبادت) کے علاوہ کچھ اور طلب نہیں کرتا ہوں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تاکہ میں اُس کی مغفرت کر دوں' کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہے تاکہ میں اُس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے تاکہ میں اُس کو عطا کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) یہ صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

757- وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ رَوَّادٌ: ابْنُ عَرَابَةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

758- وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرِيقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

758- رواه أحمد 1/446، وابن خزيمة: 134.

Marfat.com

فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَفْتَحُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ ثُلُثَ اللَّيْلِ الْبَاقِي، ثُمَّ يَهْبِطُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ يَدَهُ: اَلَا عَبْدٌ يَسْاَلُنِي اُعْطِيَهُ؟ قَالَ: فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

''جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے کھولتا ہے پھر آسمانِ دنیا کی طرف اُترتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیتا ہے'' علی بن منذر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اپنا ایک ہاتھ پھیلا دیتا ہے (اور فرماتا ہے:) ''کیا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اُسے عطا کروں'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ایسا اُس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔

759 - وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَفْتَحُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ ثُلُثَ اللَّيْلِ الْبَاقِي، ثُمَّ يَهْبِطُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَبْسُطُ يَدَهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: اَلَا

''جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے کھولتا ہے اور پھر آسمانِ دنیا کی طرف نیچے اُترتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی ایسا بندہ ہے جو مجھ

759- انظر السابق.

Marfat.com

عَبْدٌ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

سے مانگے تاکہ میں اُسے عطا کروں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

760- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهُ ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن جبیر نے اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف اُترتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے تاکہ میں اُسے اُس کے مانگنے کے مطابق عطا کروں؟ کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے تاکہ میں اُس کی مغفرت کروں''۔

761- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ اِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔ (اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق روایت نقل کی ہے)

762- وَاَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ اَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

760- رواه النسائي في الكبرى 125/6، وأحمد 81/4، والدارمي 347/1، وابن خزيمة في التوحيد: 133.

762- وعزاه الهيثمي في المجمع 153/10.

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَيْثُ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: أَلَا عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ أَلَا ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ يَدْعُونِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُقَتِّرٌ عَلَيْهِ رِزْقُهُ يَدْعُونِي فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مَظْلُومٌ يَدْعُونِي فَأَنْصُرَهُ؟ أَلَا عَانٍ يَدْعُونِي فَأَفُكَّ عَنْهُ ؟ قَالَ: فَيَكُونُ كَذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

763 - أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر رات میں جب آخری ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو ہمارا پروردگار آسمانِ دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے: کیا میرے بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ سے دعا مانگے تاکہ میں اُسے قبول کروں' کیا اپنے اوپر ظلم کرنے والا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اُس کی مغفرت کردوں' کیا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جس کا رزق تنگ ہو اور وہ مجھ سے دعا کرے تو میں اُسے رزق عطا کردوں' کیا کوئی مظلوم نہیں ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اُس کی مدد کروں' کیا کوئی پریشان حال (یا قیدی) نہیں ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اُسے چھٹکارا دلا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ایسا اُس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن بیلمانی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ہر رات میں تمہارا پروردگار آسمان کی طرف نزول کرتا ہے' اور ہر آسمان میں اُس کیلئے کرسی مخصوص ہے' جب اللہ تعالیٰ کسی آسمان کی طرف نزول کرتا ہے تو وہاں کے رہنے والے اُس

Marfat.com

الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ: مَا مِنْ لَيْلَةٍ إِلَّا يَنْزِلُ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ، فَمَا مِنْ سَمَاءٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهَا كُرْسِيٌّ، فَإِذَا نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ خَرَّ أَهْلُهَا سُجَّدًا حَتَّى يَرْجِعَ، فَإِذَا أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا: أَطَّتْ وَتَرَعَّدَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ بَاسِطٌ يَدَيْهِ يَدْعُو عِبَادَهُ: يَا عِبَادِي مَنْ يَدْعُنِي أُجِبْهُ؟ وَمَنْ يَتُبْ إِلَيَّ أَتُبْ عَلَيْهِ؟ وَمَنْ يَسْتَغْفِرْنِي أَغْفِرْ لَهُ؟ وَمَنْ يَسْأَلْنِي أُعْطِهِ؟ مَنْ يُقْرِضْ غَيْرَ مُعْدَمٍ وَلَا ظَلُومٍ، أَوْ كَمَا قَالَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: فِيمَا ذَكَرْتُهُ كِفَايَةٌ لِمَنْ أَخَذَ بِالسُّنَنِ، وَتَلَقَّاهَا بِأَحْسَنِ قَبُولٍ، فَلَمْ يُعَارِضْهَا بِكَيْفَ وَلِمَ؟ وَاتَّبَعَ وَلَمْ يَبْتَدِعْ

کے واپس جانے تک سجدہ میں گرے رہتے ہیں' جب اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے وہ چرچراتا ہے اور کپکپاتا ہے' اللہ تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے بندوں کو پکارتا ہے: اے میرے بندو! کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اُس کو قبول کروں' کون میری بارگاہ میں توبہ کرتا ہے کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں' کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کروں' کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اُس کو عطا کروں' کون ایسی ذات کو قرض دے گا کہ فقیر نہیں ہے اور ظلم بھی نہیں کرے گی یا جس طرح بھی اُنہوں نے بیان کیا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس میں اُس شخص کیلئے کفایت ہے جو سنت کو اختیار کرتا ہے اور اُسے اچھے طریقہ سے قبول کرتا ہے' اور ''یہ کیسے ہوگا؟'' کہہ کر اُس کا مقابلہ نہیں کرتا' اور ''کیوں!'' کہہ کر اُس کا مقابلہ نہیں کرتا' وہ پیروی کرتا ہے بدعت اختیار نہیں کرتا۔

سنت کو تھام لینا' نجات کا باعث ہے

764- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ: أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنَا عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: الِاعْتِصَامُ بِالسُّنَنِ نَجَاةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یونس بن یزید نے ابن شہاب کا یہ قول نقل کیا ہے:

اہلِ علم میں سے چند حضرات کے حوالے سے ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے تھے: سنت کو مضبوطی سے تھامنا ہی نجات ہے۔

765- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

Marfat.com

مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: نا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُدْرِكٍ الْقَاصُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْاَوْزَاعِيَّ، وَالثَّوْرِيَّ، وَمَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، وَاللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ: عَنِ الْاَحَادِيثِ الَّتِي فِيهَا الصِّفَاتُ؟ فَكُلُّهُمْ قَالَ: اَمِرُّوهَا كَمَا جَاءَتْ بِلَا تَفْسِيرٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں:

میں نے امام اوزاعی' سفیان ثوری' امام مالک اور لیث بن سعد سے ایسی احادیث کے بارے میں دریافت کیا جن میں صفات کا ذکر ہے تو اُن سب حضرات نے یہی جواب دیا کہ یہ جیسے منقول ہیں انہیں من وعن قبول کرلیا جائے گا' اس کی کوئی وضاحت نہیں کی جائے گی۔

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ بِلَا كَيْفٍ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے اور اس کی کیفیت بیان نہیں کی جاسکتی

766- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: نا ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی کو مارنے لگے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

767- وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ النَّاقِدُ قَالَ: نا اَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

766- رواہ البخاری:2559، ومسلم:2612، وأحمد 244/2، وابن حبان:5605، والحمیدی:1121۔

767- انظر السابق۔

Marfat.com

عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تُقَبِّحُوا الْوَجْهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

768- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَيَّاطُ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ اَبُو الزِّنَادِ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا ضَرَبْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الْوَجْهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

وَقَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا تَقُلْ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ، وَلَا وَجْهَ مَنْ اَشْبَهَ وَجْهَكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

769- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ اَيْضًا قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى اَبُو مُوسَى

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چہرے کو قبیح نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب تم مارو تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

ابن عجلان نے سعید نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تم یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے! کیونکہ تمہارے چہرے سے زیادہ اچھا چہرہ کوئی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

769- رواہ أحمد 449/2، وابن أبی عاصم فی السنة: 519، وابن خزیمة: 36، والبیهقی فی الصفات 17/2.

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

''جب کوئی شخص مارنے لگے تو چہرے سے اجتناب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

770- وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا تُقَبِّحُوا الْوَجْهَ، فَإِنَّ ابْنَ آدَمَ خُلِقَ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ

''تم لوگ چہرے کو قبیح نہ کہو کیونکہ ابنِ آدم کو رحمٰن کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذِهِ مِنَ السُّنَنِ الَّتِي يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِيمَانُ بِهَا، وَلَا يُقَالُ فِيهَا: كَيْفَ؟ وَلِمَ؟ بَلْ تُسْتَقْبَلُ بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصْدِيقِ، وَتَرْكِ النَّظَرِ، كَمَا قَالَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ وہ روایات ہیں مسلمانوں کیلئے جن پر ایمان رکھنا واجب ہے' ان کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ کیسے ہوگا؟ یا کیوں ہوگا؟ بلکہ آپ تسلیم کر کے اور تصدیق کر کے ان کا سامنا کریں گے اور غور وفکر کو ترک کر دیں گے جیسا کہ پہلے زمانہ کے مسلمانوں کے ائمہ کا طریقہ کار رہا ہے۔

771- حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ كُرْدِيٍّ قَالَ: نا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ الْأَحَادِيثِ الَّتِي يَرُدُّهَا الْجَهْمِيَّةُ فِي

ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے اُن روایات کے بارے میں دریافت کیا جو صفات واقعۂ معراج' دیدارِ باری تعالیٰ اور عرش کے واقعہ کے بارے میں ہیں جنہیں جہمیہ فرقہ کے لوگ مسترد کر دیتے ہیں' تو امام احمد بن حنبل نے

Marfat.com

الصِّفَاتِ وَالْاِسْرَاءِ وَالرُّؤْيَةِ وَقِصَّةِ الْعَرْشِ؟ فَصَحَّحَهَا وَقَالَ: قَدْ تَلَقَّتْهَا الْعُلَمَاءُ بِالْقَبُولِ، تُسَلَّمُ الْاَخْبَارُ كَمَا جَاءَتْ

اُن روایات کو درست قرار دیا اور فرمایا: علماء نے ان کو قبول کیا ہے اور یہ جس طرح منقول ہوئی ہیں اسی طرح انہیں تسلیم کیا جائے گا۔

قَالَ اَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ: وَاَرْسَلَ اَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا اَبِي شَيْبَةَ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ يَسْتَاْذِنَانِهِ اَنْ يُحَدِّثَا بِهٰذِهِ الْاَحَادِيثِ الَّتِي تَرُدُّهَا الْجَهْمِيَّةُ فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: حَدِّثُوا بِهَا، قَدْ تَلَقَّتْهَا الْعُلَمَاءُ بِالْقَبُولِ، وَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: تُسَلَّمُ الْاَخْبَارُ كَمَا جَاءَتْ

امام ابوبکر مروزی بیان کرتے ہیں: امام ابوبکر بن ابوشیبہ اور عثمان بن ابوشیبہ نے امام احمد بن حنبل کی طرف پیغام بھیج کر اُن سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اُن احادیث کو روایت کریں جنہیں جہمیہ فرقہ کے لوگ مسترد کرتے ہیں' تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تم ان احادیث کو بیان کرو! کیونکہ علماء نے ان روایات کو قبول کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: روایات کو اُسی طرح تسلیم کیا جائے گا جس طرح یہ منقول ہوئی ہیں۔

ابوعبداللہ زبیری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَا قِيلَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: نُؤْمِنُ بِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ الَّتِي جَاءَتْ، كَمَا جَاءَتْ، وَنُؤْمِنُ بِهَا اِيمَانًا، وَلَا نَقُولُ: كَيْفَ؟ وَلٰكِنْ نَنْتَهِي فِي ذٰلِكَ اِلَى حَيْثُ انْتُهِيَ لَنَا، فَنَقُولُ مِنْ ذٰلِكَ مَا جَاءَتْ بِهِ الْاَخْبَارُ كَمَا جَاءَتْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے ابوعبداللہ زبیری کو سنا' اُن سے اس حدیث کا مفہوم دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے وہی کہا جو اس بارے میں کہا گیا ہے' پھر ابوعبداللہ زبیری نے فرمایا: ہم ان روایات پر ایمان رکھتے ہیں جو منقول ہوئی ہیں اور اُسی طرح رکھتے ہیں جس طرح یہ منقول ہیں' ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں' ہم ان کے بارے میں یہ نہیں کہتے کہ یہ کیسے ہوگا؟ بلکہ ہم وہاں جا کر رُک جائیں گے جہاں یہ رُک جاتی ہیں اور ہم ان کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ جس طرح بھی منقول ہوئی ہیں' ویسی ہی ہیں۔

Marfat.com

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ قُلُوبَ الْخَلَائِقِ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ بِلَا كَيْفٍ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ مخلوق کے دل' پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں اور اس کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی

772- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: اِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمَنِ جَلَّ وَعَزَّ، كَقَلْبٍ وَاحِدٍ، يَصْرِفُ كَيْفَ شَاءَ،

''تمام اولادِ آدم کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں اور وہ سب ایک دل کی مانند ہیں' وہ (یعنی رحمٰن) جیسے چاہتا ہے اُنہیں پھیر دیتا ہے''۔

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ اصْرِفْ قَلْبِي لِطَاعَتِكَ

''اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے''۔

773- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ اِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ اِلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

772- رواہ مسلم: 2654، وأحمد 168/2، وابن حبان: 902، والبیهقی فی الصفات: 147۔

Marfat.com

آخِرِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

774- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَدْهَمَ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ: مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُولُ:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

قُلْتُ: اَتَخْشَى عَلَيْنَا؟ فَقَالَ:

اِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ، مَا شَاءَ اَزَاغَ، وَمَا شَاءَ اَقَامَ

مقاتل بن حیان نے شہر بن حوشب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کیا دعا مانگتے تھے؟ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہا کرتے تھے:

''اے دلوں کو تبدیل کرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا''۔

میں نے عرض کی: کیا آپ کو ہمارے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمام دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں' وہ جس کو چاہتا ہے اُسے ٹیڑھا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے درست رکھتا ہے''۔

775- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا الْخَيَّاطَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم خیاط بیان کرتے ہیں:

میں نے حسن بصری کو بے شمار مرتبہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا' وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ

774- رواہ أحمد 315/6، والترمذی: 3768، وابن أبی عاصم فی السنة: 223.

Marfat.com

الْحَسَنَ مَا لَا اُحْصِيهِ يَذْكُرُ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا وَهُوَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اِذَا شَاءَ اَنْ يُقِيمَهُ اَقَامَهُ، وَاِذَا شَاءَ اَنْ يُزِيغَهُ اَزَاغَهُ

''ہر دل' تمام جہانوں کے پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے' جب وہ اُسے ٹھیک رکھنا چاہتا ہے تو ٹھیک رکھتا ہے اور جب وہ اُسے ٹیڑھا کرنا چاہتا ہے تو اُسے ٹیڑھا کر دیتا ہے''۔

776- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُولَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.

''اے دلوں کو پھیرنے والی ذات! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا''۔

فَيُقَالُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ اَتَخْشَى عَلَيْنَا وَقَدْ آمَنَّا بِكَ، وَآمَنَّا بِمَا جِئْتَ بِهِ؟ فَقَالَ:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے بارے میں اندیشہ ہے؟ جبکہ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں اُس پر بھی ایمان لائے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ قُلُوبَ الْخَلَائِقِ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ، اِنْ شَاءَ هٰكَذَا، وَاِنْ شَاءَ هٰكَذَا

''تمام مخلوق کے دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں' اگر وہ چاہے تو اس طرح کر دے اور اگر وہ چاہے تو اس طرح کر دے''۔

776- رواه أحمد 182/4، والترمذی: 2141، وابن أبی عاصم فی السنة: 225.

Marfat.com

777- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَنَّادٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُولَ:

اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ،

فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهِ: تَخَافُ عَلَيْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ اَجَبْنَاكَ، وَصَدَّقْنَاكَ فِيمَا جِئْتَ بِهِ؟ فَقَالَ:

نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ يُقَلِّبُهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے حوالے سے اندیشہ ہے حالانکہ ہم نے آپ کی دعوت کو قبول کیا اور جو کچھ آپ لے کر آئے اُس کی تصدیق کی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمام دل رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جنہیں وہ پلٹ بھی دیتا ہے''۔

778- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اُمِّ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

777- رواه ابن ماجه: 3834، وصححه الألباني في صحيح ابن ماجه: 3092.

778- رواه أحمد 91/6، ورواه ابن أبي عاصم في السنة: 224، والنسائي في الكبرى 414/4.

Marfat.com

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.

''اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا''۔

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ اَوَتَخَافُ؟ قَالَ:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو اندیشہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَا يُؤَمِّنُنِي، وَاِنَّمَا قُلُوبُ الْعِبَادِ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ. اِذَا شَاءَ اَنْ يُقَلِّبَ قَلْبَ عَبْدٍ قَلَّبَهُ

''میں کیسے بے خوف رہ سکتا ہوں جبکہ تمام بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں' وہ جب کسی بندے کے دل کو پھیرنا چاہے تو اسے پھیر دیتا ہے''۔

779- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا وَهُوَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اِذَا شَاءَ اَنْ يُقِيمَهُ اَقَامَهُ، وَاِذَا شَاءَ اَنْ يُزِيغَهُ اَزَاغَهُ

''ہر دل' تمام جہانوں کے پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے' اگر وہ اُسے ٹھیک رکھنا چاہے تو ٹھیک رکھتا ہے اور اگر اُسے ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے''۔

قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے

779- رواه أحمد 182/4، وابن ماجه: 199، والحاكم 525/1.

Marfat.com

وَسَلَّمَ يَقُولُ:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

780- وَحَدَّثَنَا الصَّنْدَلِيُّ جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: أَمَا سَمِعْتَ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ؟

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَلْبُ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ثُمَّ قَالَ بِشْرٌ: هَؤُلَاءِ الْجَهْمِيَّةُ يَتَعَاظَمُونَ هَذَا

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ كُلَّهَا عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ

781- أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

تھے:

''اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا''۔

محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے بشر بن حارث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے وہ نہیں سنا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے؟

''اے دلوں کو پھیرنے والے! تُو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے''۔

پھر بشر بن حارث نے یہ بات بیان کی کہ جہمیہ فرقہ کے لوگ ہیں جو ان باتوں کو بڑا سمجھتے ہیں (یعنی انہیں ناممکن سمجھتے ہیں)۔

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر، تمام زمینوں کو ایک انگلی پر، تمام پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور تحت الثریٰ کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر تھام لے گا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

780- انظر السابق.

781- رواه البخاری:4811·ومسلم:2786·والترمذی:3238·وأحمد1/429·وابن حبان:7325.

Marfat.com

عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى السَّمَاوَاتِ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْاَرَضِينَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ كُلَّهَا عَلَى اِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ، ثُمَّ يَقُولُ: اَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، تَصْدِيقًا لَهُ، ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ}

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک یہودی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر' تمام زمینوں کو ایک انگلی پر' تمام پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا' پھر اُنہیں ہلائے گا اور فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' آپ اس کی تصدیق کے طور پر (ہنسے تھے)۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اُن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اُس کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے''۔

ایک یہودی عالم کا قول

782- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: اَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَنْصُورٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

یہودیوں کا ایک عالم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت محمد! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:)

782- انظر السابق.

Marfat.com

عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَوْ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَجْعَلُ السَّمَاوَاتِ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْاَرَضِينَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى اِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ: اَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ

یارسول اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام زمینوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' پانی اور تحت الثریٰ کو ایک انگلی پر رکھے گا اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا' پھر اُنہوں ہلائے گا اور فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ تو اُس یہودی عالم کی بات کی تصدیق کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔

783- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ قَالَ: نا مَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ يَعْنِي الْاَعْمَشَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: اَنْ يَهُودِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْاَرَضِينَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلَى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ: اَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک یہودی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام زمینوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

783- انظر: 781.

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ:

{وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ}

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: زَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصْدِيقًا

''اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر نہیں کی اور تمام روئے زمین قیامت کے دن اُس کے قبضہ میں ہوگی (یا اُس کی مٹھی میں ہوگی) اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے''۔

یحییٰ بن سعید القطان بیان کرتے ہیں: فضیل بن عیاض نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: (اُس یہودی کی بات کی) تصدیق کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے۔

784- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ: اَرَاهُ قَالَ: يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ يَضَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى اِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى اِصْبَعٍ، فَيَقُولُ: اَنَا الْمَلِكُ اَرَاهُ قَالَ مَرَّتَيْنِ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' (راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات ذکر کی تھی کہ وہ یہودی تھا یا عیسائی تھا) اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام آسمانوں اور زمین کو ایک انگلی پر رکھے گا' تمام پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا' پانی اور تحت الثریٰ کو ایک انگلی پر رکھے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ الفاظ بھی نقل کیے تھے کہ وہ دو مرتبہ ایسا کرے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

784- انظر:781.

Marfat.com

قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ:

{وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ}

[الانعام: 91]

''اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی قدر نہیں کی''۔

بَابُ مَا رُوِيَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبِضُ الْاَرْضَ بِيَدِهٖ، وَيَطْوِي السَّمَاوَاتِ بِيَمِينِهٖ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے دستِ مبارک کے قبضہ میں لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا

785- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَنَا اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

يَقْبِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاَرْضَ، وَيَطْوِي السَّمَاوَاتِ بِيَمِينِهٖ، ثُمَّ يَقُولُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ مُلُوكُ الْاَرْضِ؟

''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں' زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''۔

زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

786- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى بْنِ مَاسَرْجِسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل

785- رواہ البخاری:4812·ومسلم:2148·وأحمد2/374·وأبو یعلیٰ:5850.

Marfat.com

حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَقْبِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ مُلُوكُ الْاَرْضِ ؟

''اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں' زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''۔

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ بِيَمِينِهِ، فَيُرَبِّيهَا لِلْمُؤْمِنِ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے اور پھر بندۂ مؤمن کیلئے اُسے بڑھاتا ہے

787- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ، وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً، فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَكُونَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، اَوْ فَصِيلَهُ

''جب بھی کوئی شخص حلال کمائی میں سے صدقہ کرتا ہے' ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز کو ہی قبول کرتا ہے تو رحمٰن اُسے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے خواہ وہ کوئی کھجور ہی کیوں نہ ہو' پھر وہ (کھجور یا صدقہ کی ہوئی چیز) رحمٰن کی ہتھیلی میں بڑھنا شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ سے زیادہ بڑی ہو جاتی ہے' بالکل اُسی طرح جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے (یہاں متن کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)''۔

787- رواه البخاری: 1410، ومسلم: 1014، والترمذی: 661، وابن ماجه: 1842، ومالك 995/2، وأحمد 418/2، وابن حبان: 270، والدارمی 395/1.

Marfat.com

صدقہ کے اجروثواب میں اضافہ ہونا

788- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً، فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى تَكُونَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی شخص حلال کمائی میں سے صدقہ کرتا ہے' ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز کو ہی قبول کرتا ہے' تو رحمٰن اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے خواہ وہ کوئی کھجور ہی کیوں نہ ہو تو وہ رحمٰن کی ہتھیلی میں بڑھنا شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے زیادہ بڑی ہو جاتی ہے' رحمٰن اُسے یوں بڑھاتا ہے جیسے کوئی شخص جانور کے بچہ کو پالتا پوستا ہے'' (متن کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

789- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی شخص پاکیزہ کمائی میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے'

788- انظر السابق۔

789- رواہ ابن المبارك فی الزهد:648 وابن خزیمة:2425 وابن حبان:3316۔

Marfat.com

مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ اِلَّا طَيِّبًا اِلَّا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ، فَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى تَبْلُغَ التَّمْرَةُ مِثْلَ اُحُدٍ

ویسے اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے اور اُس آدمی کیلئے اُسے بڑھانا شروع کر دیتا ہے جس طرح کوئی آدمی جانور کے بچہ کو پالتا پوستا ہے' (متن کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یہاں تک کہ ایک کھجور بھی اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے''۔

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدَيْنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں اور اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں

790- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: نا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجریؒ بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ الْقَلَمُ، فَاَخَذَهُ بِيَمِينِهِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ قَالَ: فَكَتَبَ الدُّنْيَا وَمَا يَكُونُ فِيهَا مِنْ عَمَلٍ مَعْمُولٍ، بِرٍّ اَوْ فُجُورٍ، رَطْبٍ اَوْ يَابِسٍ، فَاَحْصَاهُ فِي الذِّكْرِ، ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو سب سے پہلے پیدا کیا وہ قلم ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے دائیں میں لیا' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں' تو قلم نے وہ لکھ دیا دنیا میں جو بھی عمل ہونا ہے خواہ اُس کا تعلق نیکی سے ہو یا گناہ سے ہو' تری سے ہو یا خشکی سے ہو' اللہ تعالیٰ نے اُن سب چیزوں کو اپنے پاس ذکر (یعنی لوحِ محفوظ) میں نوٹ کر لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو:

{هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ، اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ}

[الجاثية: 29]

''یہ تمہاری تحریر ہے جو تمہارے سامنے حق کے مطابق بیان کرتی ہے اور تم لوگ جو عمل کرتے تھے ہم نے اُس کا نسخہ نقل کیا تھا''۔

Marfat.com

فَهَلْ تَكُونُ النُّسْخَةُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟

تو نسخہ نقل صرف اُس صورت میں ہوسکتا ہے جب اُس تحریر کے حوالے سے فارغ ہوا جا چکا ہو (یعنی وہ پوری ہو چکی ہو)۔

791- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَنَسٍ مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ اَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ ,: اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد بن جبر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمُ، فَاَخَذَهُ بِيَمِينِهِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ اِلَى آخِرِهِ

''اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا کی وہ قلم ہے' اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیا' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں''..... اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث آخر تک نقل کی ہے۔

792- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ الثَّقَفِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَلَغَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا پتا چلا ہے:

اَلْمُقْسِطُونَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ

''انصاف کرنے والے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے منبروں پر' رحمٰن کے دائیں طرف ہوں گے' ویسے اُس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو حکم دیتے ہوئے (یعنی

792- رواہ مسلم: 1827، وأحمد 160/2، والنسائی 221/8، وابن حبان: 4484، والبیهقی 87/10، والحاکم 88/4، والبغوی: 2470.

Marfat.com

يَعْدِلُونَ بِحُكْمِهِمْ وَاَهْلِيهِمْ وَمَا وُلُّوا

فیصلہ دیتے ہوئے) اور اپنے اہلِ خانہ کے بارے میں اور جس چیز کے وہ نگران ہوتے تھے' ان (سب) کے بارے میں عدل سے کام لیتے تھے''۔

پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں

793- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: نا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ:

ثُمَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَدَيْهِ فَاَخْرَجَ فِيهِمَا مَنْ هُوَ خَالِقٌ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، ثُمَّ قَبَضَ يَدَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ: اخْتَرْ يَا آدَمُ قَالَ: اخْتَرْتُ يَمِينَكَ يَا رَبِّ، وَكِلْتَا يَدَيْكَ يَمِينٌ فَبَسَطَهَا فَاِذَا فِيهَا ذُرِّيَّتُهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَبِّ؟ قَالَ: هُمْ مَنْ قَضَيْتُ اَنْ اَخْلُقَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید مقبری نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ منقول ہے:

''پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور پھر اُن کی پشت پر دونوں ہاتھ پھیرے تو اُن ہاتھوں میں وہ تمام مخلوق نکال لی جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک اُن کی اولاد میں پیدا کرنا تھا' پھر رحمٰن نے اُنہیں اپنی مٹھی میں لیا اور فرمایا: اے آدم! تم اختیار کرو! اُنہوں نے عرض کی: میں تیرے دائیں ہاتھ کو اختیار کرتا ہوں' اے میرے پروردگار! ویسے تیرے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں۔ رحمٰن نے اُسے پھیلایا تو اُس میں اُن کی وہ اولاد موجود تھی جو اہلِ جنت میں سے ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ ہیں جن کے بارے میں' میں نے فیصلہ دیا ہے کہ میں نے تمہاری ذریت میں سے قیامت تک جن لوگوں کو اہلِ جنت میں سے پیدا کرنا ہے''۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

793- رواہ الترمذی: 3368.

Marfat.com

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ وَخَطَّ التَّوْرَاةَ لِمُوسَى بِيَدِهِ، وَخَلَقَ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ، وَقَدْ قِيلَ: الْعَرْشُ، وَالْقَلَمُ، وَقَالَ لِسَائِرِ الْخَلْقِ: كُنْ فَكَانَ، فَسُبْحَانَهُ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے تورات کو اپنے ہاتھ سے تحریر کیا اور جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور ایک قول کے مطابق عرش اور قلم کو بھی اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور باقی ساری مخلوق سے یہ فرمایا: تم ہو جاؤ! تو وہ ہوگئی' تو اُس کی ذات ہر عیب سے پاک ہے

794- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اللحْجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ اَنْ يَسْجُدُوا لَهُ، فَسَجَدُوا لَهُ {اِلَّا اِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهِ} [الكهف: 50]

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا اور اُس نے ان میں اپنی روح کو پھونکا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ اُن کو سجدہ کریں تو اُن سب نے ان کو سجدہ کیا صرف شیطان نے نہیں کیا کیونکہ وہ جن تھا' اُس نے اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کی''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: يُقَالُ لِلْجَهْمِيِّ الَّذِي يُنْكِرُ اَنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہمی شخص سے کہا جائے گا جو اس بات کا انکار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے

794- رواہ مسلم: 854، رواہ مالك 108/1، وأبو داؤد: 1046، والترمذی: 491، وابن حبان: 2772.

Marfat.com

بِيَدِهِ كَفَرْتَ بِالْقُرْآنِ، وَرَدَدْتَ السُّنَّةَ، وَخَالَفْتَ الْأُمَّةَ.

ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا تھا: تم قرآن کا انکار کرتے ہو اور سنت کو مسترد کرتے ہو اور اُمت کی مخالفت کرتے ہو؟

فَأَمَّا الْقُرْآنُ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدِيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ}

[ص: 75]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي صُورَةِ الْحِجْرِ:

{وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ، فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ، فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ، إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ} [الحجر: 29]

فَحَسَدَ إِبْلِيسُ آدَمَ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُ بِيَدِهِ، وَلَمْ يَخْلُقْ إِبْلِيسَ بِيَدِهِ،

وَلَمَّا الْتَقَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاحْتَجَّا، فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُوسَى لِآدَمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ خَلَقَكَ اللهُ تَعَالَى بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ؟

جہاں تک قرآن کا تعلق ہے تو جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو اُن سب نے سجدہ کیا صرف شیطان نے نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تمہیں کس چیز نے اس بات سے روکا کہ تم اُس کو سجدہ کرو جسے میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے' کیا تم نے تکبر کیا ہے' یا تم (اپنے زعم میں) بلند مرتبہ افراد میں سے ایک ہو''۔

اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجر میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا: میں بودار سیاہ گارے کی بجتی ہوئی مٹی سے بشر پیدا کرنے لگا ہوں جب میں اس کی تکمیل کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے لیے سجدے میں چلے جانا تو سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے، اُس نے اس بات سے انکار کر دیا کہ وہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو''۔

تو حضرت آدم علیہ السلام سے ابلیس کو حسد ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا تھا اور ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا تھا۔

(اسی طرح حدیث میں مذکور ہے کہ) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور ان دونوں حضرات کے درمیان بحث ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے یہ دلیل پیش کی کہ آپ ہمارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں' آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ

Marfat.com

فَاحْتَجَّ مُوسَى عَلَى آدَمَ بِالْكَرَامَةِ الَّتِي خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا آدَمَ مِمَّا لَمْ يَخُصَّ غَيْرَهُ بِهَا مِنْ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُ بِيَدِهِ وَاَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَهُ. فَمَنْ اَنْكَرَ هَذَا فَقَدْ كَفَرَ

کے ذریعہ پیدا کیا تھا اور آپ میں اپنی روح کو پھونکا تھا اور فرشتوں کو حکم دیا تھا تو اُنہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے خلاف عزت افزائی کے حوالے سے استدلال کیا جس کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خاص کیا تھا اور یہ خصوصیت اُن کے علاوہ دوسروں کو عطا نہیں کی تھی اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا تھا اور اپنے فرشتوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اُنہیں سجدہ کریں' تو جو شخص اس کا انکار کرتا ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

ثُمَّ احْتَجَّ آدَمُ عَلَى مُوسَى: فَقَالَ آدَمُ: اَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

پھر حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف دلیل دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ آپ وہ موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کیلئے منتخب کیا تھا اور اپنے ہاتھ کے ذریعہ آپ کو تورات تحریر کر کے دی تھی..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

795- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ,: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، وَاَمَرَكَ اَنْ تَسْكُنَ الْجَنَّةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوگئی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا: اے حضرت آدم! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے

795- رواه البخاری:6614·والحمیدی:1116·وابن أبی عاصم فی السنة:153.

Marfat.com

بِطُولِهِ

آپ کو سجدہ کیا' اُس نے آپ کو حکم دیا تو آپ جنت میں ٹھہرے رہے''..... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

796- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى: اَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ؟ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی بحث ہوگئی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ آدم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا' اُس نے آپ میں اپنی روح کو پھونکا اور اُس نے آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا' اُس نے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا''..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

797- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسٌ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ مُوسَى: اَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہ حضرت آدم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح کو پھونکا' آپ کو جنت میں ٹھہرایا' اُس نے فرشتوں کو حکم دیا تو

796- رواہ مسلم: 2652.

Marfat.com

لَكَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اُنہوں نے آپ کے سامنے سجدہ کیا''..... اُس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔

فَهَذَا حُجَّةُ مُوسَى عَلَى آدَمَ: اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهِ بِيَدِهِ.

تو یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت آدم علیہ السلام کے خلاف دلیل تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا ہے۔

وَاَمَّا حُجَّةُ آدَمَ عَلَى مُوسَى بِاَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَطَّ لَهُ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ

جہاں تک حضرت آدم علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف دلیل کا تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے اپنے ہاتھ کے ذریعہ تورات تحریر کی تھی (تو اُس کے بارے میں روایات کی سند درج ذیل ہے:)

798- فَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُونَا اَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ: يَا مُوسَى، اصْطَفَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، تَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہمارے جدامجد ہیں' آپ نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کلام کیلئے منتخب کیا اور تمہارے لیے اپنے ہاتھ سے تورات تحریر کی' تم ایک ایسے معاملہ کے حوالے سے مجھے ملامت کر رہے ہو؟ جسے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے تقدیر میں طے کر دیا تھا؟ نبی

798- رواہ البخاری:6614، ومسلم:2652، وأبو داؤد:4701، وابن ماجه:80، وأحمد 248/2، وابن حبان:6179۔

Marfat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تو حضرت آدمؑ حضرت موسیٰ پر غالب آ گئے' حضرت آدمؑ حضرت موسیٰ پر غالب آ گئے۔

799- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ: اَنْتَ اَبُونَا خَيَّبْتَنَا، وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: اَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، وَقَرَاْتَ التَّوْرَاةَ فَهَلْ تَجِدُ فِيهَا اَنَّهُ قَضَى عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى

قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً:

وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ؟ اَتَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان بحث ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے حضرت آدم! آپ ہمارے جدامجد ہیں' آپ نے ہمیں رسوائی کا شکار کیا اور ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہ موسیٰ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے کلام کیلئے منتخب کیا' تمہارے لیے اپنے ہاتھ کے ذریعہ تورات تحریر کی' کیا تم نے تورات پڑھی ہے اور کیا اُس میں یہ بات پائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میرے بارے میں یہ فیصلہ دے دیا تھا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تو حضرت آدم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے''۔

ابن عبدہ بیان کرتے ہیں: سفیان نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اُس نے تمہارے لیے اپنے ہاتھ سے تورات تحریر کی' کیا تم ایسے معاملہ کے حوالے سے مجھے ملامت کر رہے ہو؟ جسے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے تقدیر میں طے کر دیا تھا''۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس کی بیان کردہ تفسیر

800- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ} [البقرة: 37]

قَالَ: اَيْ رَبِّ، اَلَمْ تَخْلُقْنِي بِيَدِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: اَيْ رَبِّ، اَلَمْ تَنْفُخْ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: اَيْ رَبِّ اَلَمْ تَسْبِقْ رَحْمَتُكَ اِلَيَّ قَبْلَ غَضَبِكَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ اَيْ رَبِّ، اَلَمْ تُسْكِنِّي جَنَّتَكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: اَيْ رَبِّ اَرَاَيْتَ اِنْ تُبْتُ وَاَصْلَحْتُ، اَرَاجِعِي اَنْتَ اِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھ لیے تو اُس (کے پروردگار نے اُس کی توبہ قبول کی' بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا' رحم کرنے والا ہے''۔

(اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے میرے اندر اپنی روح کو نہیں پھونکا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تیری رحمت تیرے غضب پر سبقت نہیں لے گئی ہے؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنی جنت میں نہیں ٹھہرایا؟ پروردگار جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس بارے میں تیرا کیا حکم ہے کہ اگر میں توبہ کرلوں اور ٹھیک ہو جاؤں تو کیا تُو مجھے دوبارہ جنت میں بھیج

Marfat.com

دے گا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں۔

801- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُو صَالِحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَرْبَعَةَ اَشْيَاءَ بِيَدِهِ: آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْعَرْشَ، وَالْقَلَمَ، وَجَنَّاتِ عَدْنٍ، ثُمَّ قَالَ لِسَائِرِ الْخَلْقِ: كُنْ فَكَانَ

''اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا کی ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کو' عرش کو' قلم کو اور جنات عدن کو' پھر باقی ساری مخلوق کے بارے میں اُس نے فرمایا: تم ہو جاؤ! تو وہ ہو گئی''۔

802- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَمَسَّ اِلَّا ثَلَاثَةَ اَشْيَاءَ: غَرَسَ الْجَنَّةَ بِيَدِهِ، وَجَعَلَ تُرَابَهَا الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ، وَجِبَالَهَا الْمِسْكَ، وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَكَتَبَ التَّوْرَاةَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حکیم بن جابر بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے:

تمہارے پروردگار نے کبھی کسی چیز کو نہیں چھوا' صرف تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے' اُس نے جنت میں اپنے ہاتھ سے پودے لگائے اور اُس کی مٹی کو ورس اور زعفران بنایا اور اُس کے پہاڑوں کو مشک کا بنایا (یعنی اُس نے جنت کو اپنے ہاتھ سے بنایا) اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے تورات (اپنے ہاتھ سے) تحریر کی۔

803- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأُسْوَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ، يُحَدِّثُ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَمَسَّ بِيَدِهِ شَيْئًا إِلَّا ثَلَاثَةً: آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالتَّوْرَاةُ فَإِنَّهُ كَتَبَهَا لِمُوسَى بِيَدِهِ، وَطُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ غَرَسَهَا اللهُ بِيَدِهِ، لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةٌ إِلَّا فِيهَا مِنْهَا فَنَنٌ، وَهِيَ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ} [الرعد: 29]

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ صرف تین چیزوں کو چھوا ہے: حضرت آدم علیہ السلام کو' تورات کو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے لکھا تھا اور جنت میں موجود طوبیٰ نامی درخت کو' جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ بویا تھا' جنت میں موجود ہر بالاخانہ میں اُس درخت کا کوئی گچھا ہوگا' یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن کیلئے ''طوبیٰ'' ہوگا اور بہترین ٹھکانہ ہوگا''۔

804- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ ,: أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَمَسَّ بِيَدِهِ إِلَّا ثَلَاثَةً: خَلَقَ آدَمَ بِيَدِهِ، وَكَتَبَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ، وَغَرَسَ الْجَنَّةَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: تَكَلَّمِي: فَقَالَتْ: {قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ} [المؤمنون: 1]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب احبار نے یہ بات بیان کی ہے:

اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ صرف تین چیزوں کو چھوا ہے' اُس نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا' اُس نے تورات اپنے ہاتھ سے لکھی اور اُس نے جنت میں درخت اپنے ہاتھ سے لگائے' پھر اُس نے فرمایا: تم کلام کرو! تو اُس جنت نے کہا: ''ایمان والے کامیاب ہو گئے''۔

Marfat.com

بَابُ الْاِيمَانِ بِاَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{اللَّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ} [البقرة: 255] الْاٰيَةُ

وَاَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ

سونا' اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے

805- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ، وَلَكِنَّهُ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَيُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ زندہ ہے' بذاتِ خود قائم ہے' اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند آتی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ہمیں یہ بات بتائی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے''۔ (اس حدیث کی اسناد درج ذیل ہیں:)

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے پانچ کلمات ارشاد فرمائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے' وہ ترازو کو اوپر نیچے کرتا رہتا ہے' رات کا عمل دن ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے' اُس کا حجاب آگ ہے (راوی کو شک

805- رواہ مسلم: 179، وابن ماجه: 195، وأحمد 395/4، والطیالسی: 491، وابن حبان: 266، وابن خزیمة فی التوحید: 19۔

Marfat.com

اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النَّارُ اَوْ قَالَ النُّورُ لَوْ كَشَفَهَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى اِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نور ہے' اگر وہ اُس حجاب کو ہٹا دے تو اُس کی ذات کے انوار' وہاں تک مخلوق کو جلا دیں جہاں تک اُس کی مخلوق میں اُس کی نظر جاتی ہے''۔

806- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے چار باتیں ارشاد فرمائیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ، يَرْفَعُ الْقِسْطَ، وَيَخْفِضُ بِهِ، يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، اَوِ النَّارُ، لَوْ كَشَفَهَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ مَنْ اَدْرَكَهُ بَصَرُهُ

''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے' وہ ترازو کو اوپر نیچے کرتا رہتا ہے' رات کا عمل دن ہونے سے پہلے اُس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے اور دن کا عمل رات ہونے سے پہلے پہنچ جاتا ہے' اُس کا حجاب نور ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نار ہے' اگر وہ اُس حجاب کو ہٹا دے تو اُس کی ذات کے انوار ہر اُس چیز کو جلا دیں جہاں تک اُس کی بصارت پہنچتی ہے''۔

807- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے چار باتیں ذکر کیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

806- انظر السابق.

Marfat.com

الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَقَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے''..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

808- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَقَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے چار باتیں ارشاد فرمائیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اُس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے''..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

809- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: نا زُهَيْرٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ فَانْقَبَضَ مِنِّي، حَتَّى انْتَسَبْتُ لَهُ فَعَرَفَنِي فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اُحَدِّثُ بِشَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ

ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُنہیں مجھ سے اجنبیت محسوس ہوئی' میں نے اُن کے سامنے اپنا نسب بیان کیا تو وہ مجھے پہچان گئے اور بولے: اللہ کی قسم! میں صرف وہ چیز بیان کروں گا جو اللہ کی کتاب میں موجود ہوگی' حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار کے قریب ہوئے یہاں تک کہ اُنہوں نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی تو بولے: اے جبریل! کیا تمہارا پروردگار سوتا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام

Marfat.com

وَجَلَّ: اِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ دَنَا مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى سَمِعَ صَرِيفَ الْاَقْلَامِ، فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ، هَلْ يَنَامُ رَبُّكَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ: يَا رَبِّ يَسْاَلُكَ هَلْ تَنَامُ؟، فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ اَعْطِهِ قَارُورَتَيْنِ فَلْيُمْسِكْهُمَا اللَّيْلَةَ وَلَايَنَامُ، فَاَعْطَاهُ فَنَامَ، فَاصْطَفَقَتِ الْقَارُورَتَانِ فَانْكَسَرَتَا فَقَالَ يَا رَبِّ قَدِ انْكَسَرَتِ الْقَارُورَتَانِ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي اَنْ اَنَامَ، وَلَوْ نِمْتُ لَزَالَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ.

نے کہا: اے میرے پروردگار! یہ تجھ سے سوال کر رہے ہیں کہ کیا تُو سوتا ہے؟ تو پروردگار نے فرمایا: جبریل! تم اسے دو شیشیاں دو' یہ رات بھر اُن دونوں کو پکڑ کر کھڑا رہے اور نہ سوئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ اُنہیں دیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے تو دونوں شیشیاں اُن کے ہاتھ سے نیچے گریں اور ٹوٹ گئیں' اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! دونوں شیشیاں ٹوٹ گئی ہیں' تو پروردگار نے فرمایا: اے جبریل! میری شان کے لائق نہیں ہے کہ میں سو جاؤں کیونکہ اگر میں سو گیا تو آسمان اور زمین اپنی جگہ سے زائل ہو جائیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِجَمِيعِ مَا ذَكَرْنَا، وَاِنَّمَا لَا يُؤْمِنُ بِمَا ذَكَرْنَاهُ الْجَهْمِيَّةُ الَّذِينَ خَالَفُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَسُنَّةَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَخَالَفُوا اَئِمَّةَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَنْبَغِي لِكُلِّ مُسْلِمٍ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَحْذَرَهُمْ عَلَى دِينِهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں! جو شخص ان تمام باتوں پر ایمان نہیں رکھتا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس پر جہمیہ فرقہ کے لوگ ایمان نہیں رکھتے جو کتاب وسنت اور صحابہ کرام کے طریقہ کے برخلاف نظریات رکھتے ہیں' مسلمانوں کے ائمہ کے برخلاف نظریات رکھتے ہیں' تو جس بھی مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو تو اُس کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنے دین کو ان لوگوں سے بچا کے رکھے۔

810- قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: اِنَّا لَنَسْتَطِيعُ اَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَا نَسْتَطِيعُ اَنْ نَحْكِيَ كَلَامَ الْجَهْمِيَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: ہم یہ تو کر سکتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا کلام نقل کر دیں لیکن یہ نہیں کر سکتے کہ جہمیہ فرقہ کے لوگوں کا کلام نقل کریں۔

Marfat.com

بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ مَذَاهِبِ أَقْوَامٍ يُكَذِّبُونَ بِشَرَائِعَ مِمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ التَّصْدِيقُ بِهَا

باب: ایسے فرقوں کے نظریات سے بچاؤ کی تلقین جو اُن شرعی اُمور کو جھٹلاتے ہیں جن کی تصدیق کرنا مسلمانوں پر لازم ہے

811- حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالدَّجَّالِ وَيُكَذِّبُونَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا امْتُحِشُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن مہران بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان خطاب کرنے کیلئے کھڑے ہوئے' اُنہوں نے فرمایا:

''اے لوگو! عنقریب اس اُمت میں ایسی اقوام پیدا ہوں گی جو سنگسار کرنے کو جھٹلائیں گی' جو دجال کو جھٹلائیں گی' جو حوضِ کوثر کو جھٹلائیں گی' جو شفاعت کو جھٹلائیں گی' جو قبر کے عذاب کو جھٹلائیں گی اور اس بات کو جھٹلائیں گی کہ کچھ لوگوں کو آگ میں جل کر سیاہ ہوجانے کے بعد جہنم سے نکال دیا جائے گا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی

812- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

Marfat.com

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

سَيَكُونُ بَعْدَنَا قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ: وَيُكَذِّبُونَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ، وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

''ہمارے بعد ایسی قوم آئے گی جو سنگسار کرنے کو جھٹلائے گی' جو حوضِ کوثر کو جھٹلائے گی' جو شفاعت کو جھٹلائے گی' جو قبر کے عذاب کو جھٹلائے گی اور اس بات کو جھٹلائے گی کہ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال دیا جائے گا''۔

813- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: أنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: نا جَرِيرٌ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ، وَرَجَمْتُ أَنَا، وَسَيَجِيءُ قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ وَبِالْحَوْضِ وَبِالشَّفَاعَةِ، وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَبِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

''اللہ کے رسول نے سنگسار کروایا تھا' حضرت ابوبکر نے سنگسار کروایا تھا' میں نے بھی سنگسار کروایا ہے' عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو سنگسار کرنے کو' حوضِ کوثر کو' شفاعت کو' قبر کے عذاب کو اور کچھ لوگوں کے جہنم سے نکالے جانے کو جھٹلائیں گے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطاب

814- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن مہران بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

813- رواہ البخاری:6829·والترمذی:1431.

Marfat.com

مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ:

اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ فَلَا تُخْدَعُنَّ عَنْهُ، وَاِنَّ آيَةَ ذٰلِكَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَجَمَ، وَاَنَّا قَدْ رَجَمْنَا، وَاِنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالدَّجَّالِ، وَيُكَذِّبُونَ بِطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَيُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا امْتُحِشُوا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک سنگسار کرنا حق ہے' تم اُس کے حوالے سے کسی دھوکہ کا شکار نہ ہونا' اس کی نشانی یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنگسار کروایا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا' ہم نے بھی سنگسار کروایا' عنقریب اس اُمت میں ایسی قوم آئے گی جو سنگسار کرنے کو جھٹلائے گی' دجال کو جھٹلائے گی' سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے کو جھٹلائے گی' قبر کے عذاب کو جھٹلائے گی' شفاعت کو جھٹلائے گی اور اس بات کو جھٹلائے گی کہ کچھ لوگوں کے آگ میں جل کر سیاہ ہو جانے کے بعد' اُنہیں جہنم سے نکال دیا جائے گا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ ظَهَرَ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ جَمِيعُ مَا قَالَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَنْبَغِي لِلْعُقَلَاءِ مِنَ النَّاسِ اَنْ يَحْذَرُوا مِمَّنْ مَذْهَبُهُ التَّكْذِيبُ بِمَا قَالَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس اُمت میں وہ قوم ظاہر ہوئی جس نے اُن تمام باتوں کو جھٹلایا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھیں' تو لوگوں میں سے عقلمند لوگوں کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اُن لوگوں سے بچنے کی کوشش کریں جن کا مسلک یہ ہے کہ اُن باتوں کو جھٹلایا جائے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہیں۔

وَسَنَذْكُرُ فِي كُلِّ خَصْلَةٍ مِمَّا ذَكَرَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُنَنًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيِّنُ اَنَّ الْاِيمَانَ بِهَا وَاجِبٌ، فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا، وَيُصَدِّقْ بِهَا ضَلَّ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَقَدْ صَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ الْعُقَلَاءَ الْعُلَمَاءَ. عَنِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے' ہم اُن میں سے ہر ایک خصلت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے منقول احادیث ذکر کریں گے تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ ان پر ایمان رکھنا واجب ہے اور جو شخص ان پر ایمان نہیں رکھتا اور ان کی تصدیق نہیں کرتا وہ حق کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے عقل رکھنے والے' علم رکھنے والے اہلِ ایمان کو ان باتوں کی تکذیب

Marfat.com

التَّكْذِيبِ بِمَا ذَكَرْنَاهُ.

سے بچا کے رکھا ہے' جو ہم نے ذکر کی ہیں۔

رجم کے بارے میں روایات

فَأَمَّا الرَّجْمُ: فَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَخْتَلِفُ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ

جہاں تک سنگسار کرنے کا تعلق ہے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنگسار کروایا' اس بارے میں اہلِ علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

815- أَنَّهُ رَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ اعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کروایا تھا جب اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے زنا کا اعتراف کیا تھا۔

816- وَقَدْ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً غَامِدِيَّةً اعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَرَجَمَهَا.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غامدیہ خاتون کو سنگسار کروایا تھا جب اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے زنا کا اعتراف کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے سنگسار کروادیا تھا۔

817- وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَيْسٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَقَدْ ذَكَرَ لَهُ رَجُلٌ: أَنَّ امْرَأَتَهُ زَنَتْ فِي قِصَّةٍ لَهُ طَوِيلَةٍ، فَقَالَ: يَا أُنَيْسُ، اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی حضرت انیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک صاحب نے یہ بات ذکر کی کہ اُس کی بیوی نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' یہ ایک طویل واقعہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انیس! تم اُس عورت کے پاس جاؤ' اگر وہ اعتراف کر لے تو اُسے سنگسار کر دینا۔ اُس عورت نے اعتراف کر لیا تو حضرت انیس رضی اللہ عنہ نے اُسے سنگسار کروا دیا تھا۔

818- وَقَدْ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيَّيْنِ زَنَيَا.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو بھی سنگسار کروایا تھا جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔

815- رواہ البخاری: 6815، ومسلم: 1692، وأحمد 453/2، وأبو داؤد: 4450، وابن حبان: 4438، والحاکم 362/4۔

816- رواہ مسلم: 1695، وأبو داؤد: 4441، والترمذی: 1435، وأحمد 429/4۔

817- رواہ البخاری: 6827، ومسلم: 1697۔

818- رواہ البخاری: 6841، ومسلم: 1699۔

Marfat.com

819- وَقَدْ رَجَمَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَقَدْ رَجَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا تھا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنگسار کروایا تھا۔

820- وَقَدْ رَجَمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَرَاحَةَ، وَكَانَتْ قَدْ زَنَتْ وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَجَلَدَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ السَّبْتِ وَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے شراحہ نامی خاتون کو سنگسار کروایا تھا جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن اُس خاتون کو کوڑے لگوائے تھے اور ہفتہ کے دن اُسے سنگسار کروا دیا تھا اور یہ فرمایا تھا: میں نے اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق اسے کوڑے لگائے ہیں اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق اسے سنگسار کیا ہے۔

وَهَذَا حُكْمٌ ثَابِتٌ عِنْدَ فُقَهَاءِ الْمُسْلِمِينَ لَا يَخْتَلِفُونَ اَنَّ عَلَى الثَّيِّبِ الزَّانِي، اِذَا شَهِدَ عَلَيْهِ، اَوِ اعْتَرَفَ بِالزِّنَا: الرَّجْمَ رَجُلًا كَانَ اَوِ امْرَاَةً وَعَلَى الْبِكْرِ الْجَلْدُ، لَا يَخْتَلِفُ فِي هَذَا الْعُلَمَاءُ فَاعْلَمُوا ذَلِكَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) مسلمانوں کے فقہاء کے نزدیک یہ حکم ثابت شدہ ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب کوئی شادی شدہ شخص زنا کا ارتکاب کرے اور پھر چار افراد اُس کے خلاف گواہی دے دیں' یا پھر وہ خود زنا کرنے کا اعتراف کر لے تو اُسے سنگسار کر دیا جائے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو' اور کنوارے کو کوڑے لگانے کی سزا دی جائے گی' اس بارے میں بھی ان علماء کے درمیان اختلاف نہیں ہے' تو آپ یہ بات جان لیں۔

بَابُ وُجُوبِ الْاِيمَانِ بِالشَّفَاعَةِ

باب: شفاعت پر ایمان رکھنے کا واجب ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: اعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللهُ، اَنَّ الْمُنْكِرَ لِلشَّفَاعَةِ يَزْعُمُ اَنَّ مَنْ دَخَلَ النَّارَ فَلَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا، وَهَذَا مَذْهَبُ الْمُعْتَزِلَةِ يُكَذِّبُونَ بِهَا، وَبِاَشْيَاءَ سَنَذْكُرُهَا اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، مِمَّا لَهَا اَصْلٌ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَسُنَنِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! کہ شفاعت کا منکر شخص یہ گمان کرتا ہے کہ جو شخص جہنم میں داخل ہو گا وہ اُس میں سے نکلے گا نہیں' یہ معتزلہ کا مسلک ہے وہ شفاعت کا انکار کرتے ہیں اور کچھ دیگر چیزوں کا بھی انکار کرتے ہیں جن کا ذکر ہم آگے کریں گے' اگر اللہ نے چاہا' اور یہ ایسی چیزیں ہیں جن کی اصل اللہ کی کتاب' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ، وَقَوْلِ فُقَهَاءِ الْمُسْلِمِينَ

سنت' صحابہ کرام کی سنت اور احسان کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے حضرات کے طریقہ اور مسلمانوں کے فقہاء کے اقوال میں موجود ہے۔

معتزلہ کا اختلاف

فَالْمُعْتَزِلَةُ يُخَالِفُونَ هَذَا كُلَّهُ، لَا يَلْتَفِتُونَ اِلَى سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا اِلَى سُنَنِ اَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَاِنَّمَا يُعَارِضُونَ بِمُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، وَبِمَا اَرَاهُمُ الْعَقْلُ عِنْدَهُمْ، وَلَيْسَ هَذَا طَرِيقُ الْمُسْلِمِينَ وَاِنَّمَا هَذَا طَرِيقُ مَنْ قَدْ زَاغَ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ وَقَدْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ،

معتزلہ ان تمام کے برخلاف رائے رکھتے ہیں وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی طرف توجہ نہیں دیتے' صحابہ کرام کے طریقے کی طرف توجہ نہیں دیتے' وہ ان کے مقابلہ میں قرآن کی متشابہ آیات پیش کرتے ہیں اور وہ چیز پیش کرتے ہیں جو اُن کی عقل اُنہیں دکھاتی ہے حالانکہ مسلمانوں کا یہ طریقہ نہیں ہے' یہ اُس شخص کا طریقہ ہے جو حق کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے اور شیطان جس کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے۔

وَقَدْ حَذَّرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّنْ هَذِهِ صِفَتِهِ، وَحَذَّرَنَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَذَّرَنَاهُمْ اَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا،

جس شخص کی یہ صفت ہو' اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُس سے بچنے کی تلقین کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی ہے' پرانے اور بعد کے زمانے کے ائمہ مسلمین نے بھی ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

فَاَمَّا مَا حَذَّرَنَاهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْزَلَهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَذَّرَنَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی ہے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ہمیں اُن سے بچنے کی تلقین کی' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

{هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ، هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم ہیں جو کتاب کی اصل ہیں اور دیگر (آیات)

Marfat.com

مُتَشَابِهَاتٍ} [آل عمران: 7]

اِلَى قَوْلِهِ: {وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ}

متشابہات ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور اس کے ذریعہ صرف عقلمند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں''۔

821- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: اَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ} [آل عمران: 7] الْاٰيَةَ

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں اور یہی کتاب کی اصل ہیں''۔

فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاحْذَرُوهُمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو ان (متشابہ) آیات کے بارے میں بحث کر رہے ہوں تو یہی وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے مراد لیے ہیں' تو تم اُن سے بچ کے رہنا۔

822- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: نَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ: نَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى قَالَتْ: تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

821- رواه البخاری: 4547، ومسلم: 2695، وأبو داؤد: 4598، والترمذی: 2993، وأحمد 6/256، وابن حبان: 73.

822- انظر تخریج السابق.

Marfat.com

هَذِهِ الْآيَةَ

{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ} [آل عمران: 7]

إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ} [آل عمران: 7]

مِنْهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَمَّاهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالَهَا ثَلَاثًا

823- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْآيَةِ

{فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ}

[آل عمران: 7]

مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حَذَّرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاحْذَرُوهُمْ

''وہی وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں اور یہی کتاب کی اصل ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے تو وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو اس میں سے متشابہ ہے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُن کا ذکر تمہارے سامنے کر دیا ہے' تو جب تم اُن لوگوں کو دیکھو تو اُن سے بچ کے رہنا۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو الگ سے تلاوت کیا:

{فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ}

[آل عمران: 7]

''تو وہ اُس چیز کی پیروی کرتے ہیں جو اُس میں سے متشابہ ہوتا ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچنے کا حکم دیا ہے تو جب تم اُن لوگوں کو دیکھو تو اُن سے بچ کے رہنا۔

Marfat.com

بدمذہبوں کی تردید سنت کے ذریعہ ہوگی

824- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ ابْنُ عَلَوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: نا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ نَاسًا يُجَادِلُونَكُمْ بِشُبَهِ الْقُرْآنِ، فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

بکیر بن عبداللہ بن اشج بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ تمہارے ساتھ قرآن کی متشابہ آیات کے حوالے سے بحث کریں گے تو تم اُن کے مقابلہ میں سنن (یعنی احادیث) پیش کرنا کیونکہ سنن کا علم رکھنے والے لوگ ہی اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتے ہوں گے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

825- وَاَخْبَرَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: نا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ: كُنَّا بِمَكَّةَ مِنْ قُطَّانِهَا، وَكَانَ مَعِي اَخٌ لِي يُقَالُ لَهُ: طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ، وَكُنَّا نَرَى رَاْيَ الْحَرُورِيَّةِ، فَبَلَغَنَا اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيَّ قَدِمَ، وَكَانَ يَلْزَمُ فِي كُلِّ مَوْسِمٍ، فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ: بَلَغَنَا عَنْكَ قَوْلٌ فِي الشَّفَاعَةِ، وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخَالِفُكَ، فَنَظَرَ فِي وُجُوهِنَا، وَقَالَ: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ اَنْتُمْ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید فقیر بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ مکہ میں موجود تھے' میرے ساتھ میرا ایک بھائی تھا جس کا نام طلق بن حبیب تھا' ہم خارجیوں کے سے نظریات رکھتے تھے' ہمیں یہ بات پتا چلی کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہوئے ہیں' وہ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ حج پر آتے تھے' ہم اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے کہا: آپ کے حوالے سے ہم تک شفاعت کے بارے میں ایک موقف پہنچا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان آپ کی رائے کے برخلاف ہے۔ تو اُنہوں نے ہمارا جائزہ لیا اور پھر فرمایا: تم اہلِ عراق سے تعلق رکھتے ہو؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ مسکرا دیئے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تو وہ ہنس پڑے اور بولے: تم نے اللہ کی کتاب میں

Marfat.com

فَتَبَسَّمَ اَوْ ضَحِكَ، وَقَالَ: اَيْنَ تَجِدُونَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قُلْنَا: حَيْثُ يَقُولُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ:

{رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهُ} [آل عمران: 192]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يُرِيدُونَ اَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا} [المائدة: 37]

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ

{كُلَّمَا اَرَادُوا اَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيدُوا فِيهَا} [الحج: 22].

وَاَشْبَاهُ هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ. فَقَالَ: اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اَمْ اَنَا؟ فَقُلْنَا: بَلْ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنَّا. قَالَ: فَوَاللهِ لَقَدْ شَهِدْتُ تَنْزِيلَ هَذَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ تَأْوِيلَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّ الشَّفَاعَةَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ عَقَلَ قَالَ: قُلْنَا: وَاَيْنَ الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: فِي سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ قَالَ: فَقَرَاَ عَلَيْنَا

{مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ

کہاں یہ بات پائی ہے؟ ہم نے کہا: ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

''اے ہمارے پروردگار! بے شک تُو جسے جہنم میں داخل کرے گا' تُو اُسے رسوا کر دے گا''۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ چاہیں گے کہ جہنم سے نکل جائیں لیکن وہ اس سے نکل نہیں سکیں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جب کبھی بھی وہ تکلیف کی شدت کی وجہ سے اُس میں سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو وہ دوبارہ اُس میں ڈال دیئے جائیں گے''۔

یہ ہیں اور اس جیسی قرآن کی اور بھی دیگر آیات ہیں۔ تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں زیادہ علم ہے یا مجھے؟ ہم نے کہا: جی نہیں! بلکہ آپ کو اس کے بارے میں ہم سے زیادہ علم ہے۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اُس وقت موجود تھا جب یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اور میں اُس وقت بھی موجود تھا جب اس کی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کی تھی۔ شفاعت کا ذکر کتاب اللہ میں موجود ہے' اُس شخص کیلئے جو اس کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: شفاعت کا حکم کہاں ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: سورۃ المدثر میں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے ہمارے سامنے یہ آیات تلاوت کیں:

{مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ

''(وہ دریافت کریں گے:) کیا چیز تمہیں جہنم میں لے گئی؟ وہ

Marfat.com

الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتَّى اَتَانَا الْيَقِيْنُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ} [المدثر: 43]

جواب دیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور ہم محتاجوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم (غیر مناسب) غور وفکر کرنے والوں کے ساتھ غور وفکر کرتے رہتے تھے اور ہم روزِ جزا کی تکذیب کرتے تھے یہاں تک کہ یقین (یعنی موت) ہمارے پاس آ گیا (تو اب) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں فائدہ نہیں دے گی''۔

ثُمَّ قَالَ: اَلَا تَرَوْنَهَا حَلَّتْ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

پھر اُنہوں نے فرمایا: کیا تم اُس کے بارے میں یہ رائے نہیں رکھتے کہ یہ اُس شخص کیلئے حلال ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَى ذٰلِكَ اَحَدًا. وَلَمْ يُشَاوِرْ فِيْهِ اَحَدًا ثُمَّ اَمَاتَهُمْ. وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَى ذٰلِكَ اَحَدًا. وَلَمْ يُشَاوِرْ فِيْهِ اَحَدًا. ثُمَّ اَحْيَاهُمْ. وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَى ذٰلِكَ اَحَدًا. وَلَمْ يُشَاوِرْ فِيْهِ اَحَدًا. فَاَدْخَلَ مَنْ شَاءَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ. وَاَدْخَلَ مَنْ شَاءَ النَّارَ بِذَنْبِهِ. ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَحَنَّنَ عَلَى الْمُوَحِّدِيْنَ فَبَعَثَ بِمَلَكٍ مِنْ قِبَلِهِ بِمَاءٍ وَنُوْرٍ: فَدَخَلَ النَّارَ فَلَمْ يُصِبْ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ وَلَمْ يُصِبْ اِلَّا مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا. فَاَخْرَجَهُمْ حَتَّى جَعَلَهُمْ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ. ثُمَّ رَجَعَ اِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَاَمَدَّهُ بِمَاءٍ وَنُوْرٍ فَنَضَحَ وَلَمْ يُصِبْ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ وَلَمْ يُصِبْ اِلَّا مَنْ خَرَجَ مِنَ

''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس حوالے سے کسی سے مدد نہیں لی' اس بارے میں کسی سے مشورہ نہیں لیا' پھر اُس نے اُنہیں موت دی اور اس بارے میں کسی سے مدد نہیں لی اور اس بارے میں کسی سے مشورہ نہیں لیا' پھر وہ اُنہیں دوبارہ زندہ کرے گا اور اس حوالے سے مدد نہیں لے گا اور اس حوالے سے کسی سے مشورہ نہیں لے گا' پھر جس کو وہ چاہے گا اپنی رحمت کے ذریعہ جنت میں داخل کرے گا اور جس کو چاہے گا اُس کے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل کرے گا' پھر اللہ تعالیٰ توحید پر ایمان رکھنے والے لوگوں پر مہربانی فرمائے گا اور ایک فرشتہ کو بھیجے گا جس کے پاس پانی اور نور ہو گا' وہ جہنم میں جائے گا اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ چاہے گا اُس پر وہ پانی ڈالے گا اور جس پر بھی وہ پانی ڈالا جائے گا وہ ایسا شخص ہوگا جو دنیا سے ایسے عالم میں رخصت ہوا تھا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا' پھر فرشتہ اُن سب لوگوں کو وہاں سے نکال کر اُنہیں جنت کے پاس لے آئے گا' پھر وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس جائے گا تو پروردگار اُسے مزید پانی اور نور دے گا' وہ اُن پر چھڑکے گا اور یہ

Marfat.com

الدُّنْيَا وَلَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا اَصَابَهُ ذٰلِكَ النَّضْحُ، فَاَخْرَجَهُمْ حَتّٰى جَعَلَهُمْ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اَذِنَ لِلشُّفَعَاءِ فَشَفَعُوا لَهُمْ فَاَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ

پانی صرف اُس پر چھڑکا جائے گا جس کے بارے میں اللہ چاہے گا اور جو ایسا شخص ہوگا جو دنیا سے ایسے حال میں رخصت ہوا تھا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا اُس پر وہ پانی چھڑکا جائے گا پھر وہ اُنہیں نکال کر جنت کے میدان میں داخل کرے گا' پھر شفاعت کرنے والوں کو اجازت دی جائے گی' وہ اُن لوگوں کے بارے میں شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی وجہ سے اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کی وجہ سے اُن لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا''۔

826- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: نا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ قَالَ: نا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ فِي حَلْقَةٍ يُحَدِّثُ اُنَاسًا، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ، فَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ اُنَاسًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ: وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ اُنْكِرُ ذٰلِكَ قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اَعْجَبُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ اَعْجَبُ مِنْكُمْ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{يُرِيدُونَ اَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا، وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ} [المائدة: 37]

فَانْتَهَرَنِي اَصْحَابُهُ وَكَانَ اَحْلَمَهُمْ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن صہیب بیان کرتے ہیں:

میرا گزر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' وہ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' میں اُن کے پاس بیٹھ گیا' میں نے اُنہیں یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگ جہنم سے نکلیں گے۔ راوی کہتے ہیں: میں اُن دنوں اس بات کا انکار کرتا تھا' میں نے کہا: اللہ کی قسم! دوسرے لوگوں پر اتنی حیرت نہیں ہوتی لیکن آپ لوگوں پر جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ہیں اُن پر حیرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''وہ لوگ یہ ارادہ کریں گے کہ وہ اُس آگ سے نکلیں' لیکن وہ اُس سے نکل نہیں پائیں گے اور اُن کیلئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہو گا''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے مجھے ڈانٹا لیکن وہ

Marfat.com

فَقَالَ: دَعُوا الرَّجُلَ. ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ يُرِيدُونَ اَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ} [المائدة: 37]

اُن سب سے زیادہ بردبار تھے' اُنہوں نے فرمایا: اس شخص کو رہنے دو! پھر اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا' زمین میں جو کچھ بھی ہے اگر وہ ان کے پاس ہو اور اس کے ہمراہ' اس کی مانند مزید ہو' تا کہ وہ (اس سب کو) قیامت کے دن کے عذاب (سے نجات کیلئے) فدیہ کے طور پر ادا کریں تو وہ بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اُن کیلئے دردناک عذاب ہوگا' وہ لوگ جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن اس میں سے نکل نہیں سکیں گے اور اُن کیلئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا''۔

قَالَ: وَمَا تَقْرَاُ الْقُرْآنَ:

اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

''اور رات کے کسی حصہ میں تم تہجد کی نماز ادا کرو' یہ تمہارے لیے اضافی چیز ہوگی' عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ قَوْمًا بِخَطَايَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ اَنْ يُخْرِجَهُمْ اَخْرَجَهُمْ قَالَ: فَلَمْ اُكَذِّبْ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو اُن کے گناہوں کے حوالے سے عذاب دے گا اور پھر اگر وہ اُنہیں (جہنم سے) نکالنا چاہے گا تو اُنہیں نکال دے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے کہا کہ آج کے بعد میں کبھی اس بات کو نہیں جھٹلاؤں گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: اِنَّ الْمُكَذِّبَ بِالشَّفَاعَةِ اَخْطَاَ فِي تَاْوِيلِهِ خَطَاً فَاحِشًا خَرَجَ بِهِ عَنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) شفاعت کو جھٹلانے والا شخص قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے فحش غلطی کرتا ہے اور اس غلطی کی وجہ سے کتاب وسنت (کی دیگر نصوص سے) باہر نکل جاتا ہے۔

وَذٰلِكَ اَنَّهُ عَمَدَ اِلَى آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ فِي اَهْلِ الْكُفْرِ. اَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ قرآن کی اُن آیات کی طرف توجہ دیتا ہے جو اہلِ کفر کے بارے میں نازل ہوئی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ

Marfat.com

اَنَّهُمْ اِذَا دَخَلُوا النَّارَ اَنَّهُمْ غَيْرُ خَارِجِيْنَ مِنْهَا. فَجَعَلَهَا الْمُكَذِّبُ بِالشَّفَاعَةِ فِي الْمُوَحِّدِينَ. وَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَى اَخْبَارِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ اَنَّهَا اِنَّمَا هِيَ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ. وَالْقُرْآنُ يَدُلُّ عَلَى هَذَا. فَخَرَجَ بِقَوْلِهِ السُّوءِ عَنْ جُمْلَةِ مَا عَلَيْهِ اَهْلُ الْاَيْمَانِ. وَاتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

بات بیان کی ہے کہ وہ لوگ (یعنی اہلِ کفر) جب جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو وہ جہنم سے نکل نہیں سکیں گے' لیکن (شفاعت کا انکار کرنے والا شخص) اسے توحید کے قائل لوگوں کے بارے میں بنا دیتا ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول اُن احادیث کی طرف توجہ نہیں دیتا جو شفاعت کے اثبات کے بارے میں ہیں' جن میں یہ مذکور ہے کہ شفاعت کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کیلئے ہوگی اور قرآن بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے تو ایسا شخص اپنے اس بُرے موقف کی وجہ سے اُن چیزوں سے نکل جاتا ہے جو اہلِ ایمان کا تسلیم شدہ عقیدہ ہے اور وہ اہلِ ایمان کے راستہ کی پیروی نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 115]

''اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے' اس کے بعد کہ ہدایت اُس کے سامنے واضح ہو چکی ہو اور وہ اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ (دوسرے راستہ) کی پیروی کرے تو ہم اُس کو اُسی طرف پھیر دیں گے جس طرف اُس نے رُخ کیا ہے اور اُسے جہنم میں پہنچا دیں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے''۔

امام آجری کا وضاحتی نوٹ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَكُلُّ مَنْ رَدَّ سُنَنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَنَ اَصْحَابِهِ فَهُوَ مِمَّنْ شَاقَّ الرَّسُولَ وَعَصَاهُ، وَعَصَى اللهَ تَعَالَى بِتَرْكِهِ قَبُولَ السُّنَنِ. وَلَوْ عَقَلَ هَذَا الْمُلْحِدُ وَاَنْصَفَ مِنْ نَفْسِهِ. عَلِمَ اَنَّ اَحْكَامَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَمِيعَ مَا تَعَبَّدَ بِهِ

(امام آجرّی فرماتے ہیں:) ہر وہ شخص جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے طریقہ کو مسترد کر دیتا ہے تو وہ اُن افراد میں سے ہوگا جو اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاتا ہے اور آپ کی نافرمانی کرتا ہے اور ایسا شخص سنت قبول کرنے کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب بھی ہوتا ہے' اگر یہ ملحد شخص عقل رکھتا ہو اور انصاف سے کام لے تو یہ بات جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور وہ تمام چیزیں جن کے ذریعہ مخلوق اُس کی عبادت

Marfat.com

خَلْقَهُ اِنَّمَا تُؤْخَذُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ. وَقَدْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَنْ يُبَيِّنَ لِخَلْقِهِ مَا اَنْزَلَهُ عَلَيْهِ مِمَّا تَعَبَّدَهُمْ بِهِ. فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ}

[النحل: 44]

وَقَدْ بَيَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهِ جَمِيعَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ مِنْ جَمِيعِ الْاَحْكَامِ وَبَيَّنَ لَهُمْ اَمْرَ الدُّنْيَا وَاَمْرَ الْاٰخِرَةِ وَجَمِيعَ مَا يَنْبَغِي اَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ وَلَمْ يَدَعْهُمْ جَهَلَةً لَا يَعْلَمُونَ حَتَّى اَعْلَمَهُمْ اَمْرَ الْمَوْتِ وَالْقَبْرِ وَمَا يَلْقَى الْمُؤْمِنُ. وَمَا يَلْقَى الْكَافِرُ. وَاَمْرَ الْمَحْشَرِ وَالْوُقُوفَ وَاَمْرَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَالًا بَعْدَ حَالٍ يَعْرِفُهُ اَهْلُ الْحَقِّ. وَسَنَذْكُرُ كُلَّ بَابٍ فِي مَوْضِعِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

کرتی ہے' یہ تمام احکام کتاب وسنت سے ہی حاصل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اُس کی مخلوق کے سامنے اُس چیز کو بیان کرے جو اللہ تعالیٰ نے اُس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا ہے جس کا تعلق اُن اُمور سے ہیں جنہیں بندگی کے طور پر وہ لوگ اختیار کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر کو نازل کیا تا کہ تم لوگوں کے سامنے اُس چیز کو بیان کرو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے تا کہ وہ لوگ غور وفکر کریں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کے سامنے وہ تمام چیزیں بیان کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمام احکام کے حوالے سے اُن پر فرض قرار دی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دنیا سے متعلق اُمور بھی بیان کیے ہیں اور آخرت سے متعلق اُمور بھی بیان کیے ہیں' وہ تمام اُمور بیان کیے ہیں جن پر ایمان رکھنا چاہیے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن اُمور کو ایسے عالم میں نہیں چھوڑا کہ اُن کا علم نہ ہو یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو ایسے عالم میں نہیں چھوڑا کہ وہ ناواقف ہوں اور اُنہیں علم ہی نہ ہو یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں کو موت اور قبر سے متعلق' مؤمن کو جس صورتِ حال کا سامنا کرنا ہوگا اور کافر کو جس صورتِ حال کا سامنا کرنا ہوگا اُس کے بارے میں' محشر اور وقوف کے بارے میں' جنت اور جہنم کے بارے میں' ایک حالت کے بعد دوسری حالت کے بارے میں بتایا ہے' اہلِ حق اس بات کی معرفت رکھتے ہیں' ہم ان میں سے ہر ایک کو اُس سے متعلق مخصوص باب میں ذکر کریں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

Marfat.com

اہلِ جہنم کا عار دلانا

اعْلَمُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ: اَنَّ اَهْلَ الْكُفْرِ اِذَا دَخَلُوا النَّارَ وَرَاَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيمَ وَاَصَابَهُمُ الْهَوَانُ الشَّدِيدُ نَظَرُوا اِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ مَعَهُمْ فِي النَّارِ فَعَيَّرُوهُمْ بِذَلِكَ وَقَالُوا: مَا اَغْنَى عَنْكُمْ اِسْلَامُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاَنْتُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ؟ فَزَادَ اَهْلَ التَّوْحِيدِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُزْنًا وَغَمًّا. فَاَطَّلَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا نَالَهُمْ مِنَ الْغَمِّ بِتَعْيِيرِ اَهْلِ الْكُفْرِ لَهُمْ فَاَذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ فَيَشْفَعُ الْاَنْبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالشُّهَدَاءُ وَالْعُلَمَاءُ وَالْمُؤْمِنُونَ فِيمَنْ دَخَلَ النَّارَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاُخْرِجُوا مِنْهَا عَلَى حَسَبِ مَا اَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَدَخَلُوا الْجَنَّةَ. فَلَمَّا فَقَدَهُمْ اَهْلُ الْكُفْرِ وَدُّوا حِينَئِذٍ لَوْ كَانَ مُسْلِمِينَ وَاَيْقَنُوا اَنَّهُ لَيْسَ شَافِعٌ يَشْفَعُ لَهُمْ. وَلَا صَدِيقٌ حَمِيمٌ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهِمْ شَيْئًا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي اَهْلِ الْكُفْرِ لَمَّا نَضَجُوا بِالْعَذَابِ وَعَلِمُوا اَنَّ الشَّفَاعَةَ لِغَيْرِهِمْ قَالُوا:

اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ یہ بات جان لو کہ جب اہلِ کفر جہنم میں داخل ہو جائیں گے اور وہ لوگ دردناک عذاب دیکھیں گے تو اُنہیں شدید بیچارگی کا سامنا کرنا ہوگا۔ پھر وہ اہلِ جہنم کچھ اُن افراد کی طرف دیکھیں گے جو توحید کے قائل تھے لیکن اُن کے ساتھ آگ میں ہوں گے تو وہ اہلِ کفر اس حوالے سے اہلِ توحید کو عار دلائیں گے اور یہ کہیں گے: دنیا میں تمہارے اسلام کا تمہیں کیا فائدہ ہوا جبکہ آج تم لوگ بھی ہمارے ساتھ جہنم میں ہو؟ اس کے نتیجہ میں اہلِ توحید جو مسلمان ہوں گے اُن کے غم اور پریشانی میں اضافہ ہو جائے گا' اللہ تعالیٰ اس بات کی طرف توجہ کرے گا کہ جو اُن لوگوں کو غم لاحق ہوا ہوگا جو اہلِ کفر کے عار دلانے کی وجہ سے ہوگا' تو اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دے گا۔ تو انبیاء' فرشتے' شہداء' علماء اور اہلِ ایمان اُن لوگوں کے بارے میں شفاعت کریں گے جو مسلمان ہوں گے اور جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے اور پھر اُن لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا جیسا کہ اس بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ مختلف طبقات کی شکل میں وہاں سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو جب اہلِ کفر دیکھیں گے کہ یہ لوگ اب جہنم میں نہیں رہے ہیں تو وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ بھی مسلمان ہوتے اور اُنہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ اُن کیلئے کوئی ایسا شفاعت کرنے والا نہیں ہے جو اُن کے حق میں شفاعت کرے اور کوئی سچا دوست ایسا نہیں ہے جو اُن کے عذاب میں کوئی کمی کروا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کفر کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب وہ عذاب کا ذائقہ چکھیں گے اور یہ بات جان لیں گے کہ شفاعت

Marfat.com

{فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلُ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ} [الاعراف: 53] الْآيَةَ.

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ} {وَجُنُودُ اِبْلِيسَ اَجْمَعُونَ ○ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ○ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○ اِذْ نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وَمَا اَضَلَّنَا اِلَّا الْمُجْرِمُونَ ○ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ○ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ}

[الشعراء: 94 تا 101]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ وَقَدْ اَخْبَرَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ قَالَتْ لِاَهْلِ الْكُفْرِ:

{مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ○ قَالُوا: لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ○ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ○ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ○ حَتَّى اَتَانَا الْيَقِينُ ○ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ}

[المدثر: 42 تا 48]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: هَذِهِ كُلُّهَا اَخْلَاقُ الْكُفَّارِ فَقَالَ عَزَّ

اُن کو نصیب نہیں ہوگی اور دوسروں کو نصیب ہوگی تو اُس وقت وہ کہیں گے:

''کیا ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنے والے ہیں جو ہمارے حق میں شفاعت کریں' یا پھر یہ ہے کہ ہمیں (دنیا کی طرف) واپس کر دیا جائے تو ہم اُس سے مختلف عمل کریں گے جو پہلے کیا کرتے تھے''۔

اللہ تعالیٰ نے اُرشاد فرمایا ہے:

''پس اُنہیں (یعنی اُن بتوں کو) اُس (یعنی جہنم) میں ڈال دیا جائے گا اور ابلیس کے سبھی لشکر بھی (جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے) وہ لوگ اُس (جہنم) میں آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے یہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہم کھلی گمراہی میں تھے جب ہم تمہیں (یعنی باطل معبودوں) کو تمام جہانوں کے پروردگار کے برابر قرار دیتے تھے' ہمیں صرف مجرموں نے ہی گمراہ کیا تو (اب) ہمارے حق میں کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المدثر میں ارشاد فرمایا ہے اور یہ بات بتائی ہے کہ اہلِ کفر سے فرشتے یہ کہیں گے:

''(وہ دریافت کریں گے:) کیا چیز تمہیں جہنم میں لے گئی؟ وہ جواب دیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور ہم محتاجوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم (غیر مناسب) غور وفکر کرنے والوں کے ساتھ غور وفکر کرتے رہتے تھے اور ہم روزِ جزا کی تکذیب کرتے تھے یہاں تک کہ یقین (یعنی موت) ہمارے پاس آ گیا (تو اب) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں فائدہ نہیں دے گی''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام چیزیں کفار کے اخلاق ہیں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

وَجَلَّ:

{فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ} [المدثر: 48]

فَدَلَّ عَلَى اَنَّ لَابُدَّ مِنْ شَفَاعَةٍ وَاَنَّ الشَّفَاعَةَ لِغَيْرِهِمْ لِاَهْلِ التَّوْحِيدِ خَاصَّةً. وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ} [الحجر: 1]، {رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ} [الحجر: 2]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَإِنَّمَا يَوَدُّ الْكُفَّارُ اَنْ لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ عِنْدَمَا رَاَوْا مَعَهُمْ فِي النَّارِ قَوْمًا مِنَ الْمُوَحِّدِينَ فَعَيَّرُوهُمْ وَقَالُوا: مَا اَغْنَى عَنْكُمْ اِسْلَامُكُمْ وَاَنْتُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ فَحَزِنُوا مِنْ ذَلِكَ فَاَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ وَالْاَنْبِيَاءَ وَمِنْ سَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ اَنْ يَشْفَعُوا فِيهِمْ فَشَفَعُوا فَاُخْرِجَ مَنْ فِي النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيدِ فَفَقَدَهُمْ اَهْلُ الْكُفْرِ فَسَاَلُوا عَنْهُمْ فَقِيلَ: شَفَعَ فِيهِمُ الشَّافِعُونَ لِاَنَّهُمْ كَانُوا مُسْلِمِينَ، فَعِنْدَهَا وَدُّوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ حَتَّى تَلْحَقَهُمُ الشَّفَاعَةُ

827- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ

''شفاعت کرنے والوں کی شفاعت اُنہیں فائدہ نہیں دے گی''۔

تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شفاعت ضرور موجود ہو گی اور یہ شفاعت اُن کے علاوہ لوگوں کیلئے ہوگی یعنی اہلِ توحید کیلئے ہوگی' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''الرٰ' یہ کتاب کی آیات ہیں اور واضح قرآن ہے' عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) کفار یہ خواہش اُس وقت کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے' جب وہ یہ دیکھیں گے کہ جو لوگ اُن کے ساتھ جہنم میں رہتے تھے لیکن وہ توحید کے قائل تھے اور جنہیں اُنہوں نے عار دلائی تھی اور یہ کہا تھا کہ تمہارے اسلام کا تمہیں کیا فائدہ ہوا جبکہ تم ہمارے ساتھ جہنم میں ہو؟ تو وہ لوگ اس بات پر غمگین ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں' انبیاء اور تمام مؤمنین کو حکم دے گا کہ وہ شفاعت کریں۔ وہ لوگ شفاعت کریں گے تو اُن اہلِ توحید کو جہنم سے نکال دیا جائے گا' جب اہلِ کفر اُنہیں غیر موجود پائیں گے اور اُن کے بارے میں دریافت کریں گے تو اُنہیں بتایا جائے گا کہ اُن کے بارے میں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت قبول ہوئی ہے کیونکہ وہ لوگ مسلمان تھے۔ تو اُس وقت وہ اہلِ کفر یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ لوگ بھی مسلمان ہوتے تا کہ اُنہیں بھی شفاعت نصیب ہو جاتی۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

Marfat.com

مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: سَأَلْتُ اِبْرَاهِيمَ: عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ:

{رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ} [الحجر: 2]

قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِمَنْ دَخَلَ النَّارَ: مَا اَغْنَى عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَغْضَبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ، فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ: اشْفَعُوا، فَيَشْفَعُونَ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، حَتَّى اِنَّ اِبْلِيسَ لَيَتَطَاوَلُ رَجَاءَ اَنْ يَخْرُجَ مَعَهُمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

828- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ} [الحجر: 2]

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حماد بیان کرتے ہیں:

میں نے ابراہیم نخعی سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ مسلمان ہوتے''۔

ابراہیم نخعی نے فرمایا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ مشرکین اُن لوگوں سے یہ کہیں گے جو (مسلمان) جہنم میں داخل ہوں گے کہ تم جس کی عبادت کیا کرتے تھے اُس کا تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ تو اللہ تعالیٰ غصہ میں آ جائے گا اور انبیاء اور فرشتوں سے فرمائے گا کہ تم لوگ شفاعت کرو! وہ لوگ شفاعت کریں گے تو اُن (اہلِ ایمان) کو جہنم سے نکال دیا جائے گا یہاں تک کہ ابلیس بھی اپنی گردن اوپر کرے گا اس اُمید پر کہ کاش وہ بھی اُن کے ساتھ نکل جائے۔ تو یہ وہ وقت ہوگا جب کافر لوگ یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جن لوگوں نے کفر کیا وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ مسلمان ہوتے''۔

Marfat.com

قَالَ: لَا تَزَالُ الرَّحْمَةُ وَالشَّفَاعَةُ حَتَّى يُقَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ كُلُّ مُسْلِمٍ قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رحمت اور شفاعت مسلسل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ ہر مسلمان جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اُس وقت کافر لوگ یہ خواہش کریں گے کہ کاش! وہ مسلمان ہوتے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: بَطَلَتْ حُجَّةُ مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ. الْوَيْلُ لَهُ إِنْ لَمْ يَتُبْ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اُس شخص کی حجت باطل ہو جاتی ہے جو شفاعت کو جھٹلاتا ہے اور ایسے شخص کیلئے بربادی ہے جو توبہ نہیں کرتا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے' وہ فرماتے ہیں:

مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ

''جو شخص شفاعت کو جھٹلاتا ہے اُس کو شفاعت میں سے کوئی حصہ نصیب نہیں ہوگا''۔

829- أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ

''جو شخص شفاعت کو جھٹلاتا ہے اُس کو شفاعت میں سے کوئی حصہ نصیب نہیں ہوگا''۔

بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ الشَّفَاعَةَ إِنَّمَا هِيَ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ شفاعت اہلِ کبائر کیلئے ہوگی

830- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: نا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: نا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ

830- رواہ الترمذی: 2436 والحاکم 69/1 وابن حبان: 6467 وأبو نعیم 200/3 وصححه الألبانی فی صحیح الجامع: 3335

Marfat.com

مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي

علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

831- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُنْدَارُ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ قَالَ: نا اَبُو دَاوُدَ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

قَالَ لِي جَابِرٌ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ؟

(امام باقر بیان کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! جو شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب نہیں ہوگا اُس کا شفاعت سے کیا کام۔[1]

832- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ اُمِّي، عَنْ اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! شفاعت (کس کیلئے ہوگی)؟

---

[1] اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں:

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے' گناہ' پرہیز گاری واہ واہ

831- انظر السابق۔

Marfat.com

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّفَاعَةُ؟ فَقَالَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الشَّفَاعَةُ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي

''شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

833- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسُوحِيُّ، قَالَ: نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ اَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

834- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّمَا الشَّفَاعَةُ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ

''شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

835- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

833- أخرجه أحمد 213/3، وأبو داؤد: 4739، وحسن الألباني اسناده في ظلال الجنة: 386۔

834- رواه أبو داؤد: 4739، والترمذي: 2435، وابن خزيمة في التوحيد: 271۔

835- انظر السابق۔

Marfat.com

مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: نا اَبُو الْمُغِيرَةِ النَّضْرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: نا الْاَعْمَشُ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّمَا جُعِلَتِ الشَّفَاعَةُ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شفاعت کو میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے بنایا گیا ہے''۔

836- اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: نا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ الْحَبَطِيُّ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کیلئے ہوگی''۔

837- اَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: نا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ اَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ تُصِيبُهُ شَفَاعَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو سنا جنہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تُو مجھے اُن افراد میں شامل کر دے جنہیں حضرت

836- رواہ أبو یعلی: 4605 وذکرہ الھیثمی فی المجمع 1/377.

Marfat.com

مُحَمَّدٍ

فَقَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُغْنِي الْمُؤْمِنِينَ عَنْ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ، وَلَكِنَّ الشَّفَاعَةَ لِلْمُذْنِبِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی''۔

تو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بے نیاز کیا ہے لیکن یہ شفاعت اہلِ ایمان اور مسلمانوں میں سے گناہگار افراد کیلئے ہوگی۔

بَابُ مَا رُوِيَ اَنَّ الشَّفَاعَةَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ تَعَالَى

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ شفاعت اُس شخص کو نصیب ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا

838- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ الْمُطَرِّزُ:

ابوبکر قاسم بن زکریا نے اپنی سند کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے:)

839- وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ جَمِيعًا عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَاِنِّي اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہے جو مستجاب ہوتی ہے' ہر نبی نے اپنی مخصوص دعا کر لی اور میں نے اپنی مخصوص دعا' قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لی ہے' تو اگر اللہ نے چاہا تو یہ دعا ہر اُس شخص کو نصیب ہوگی' میری اُمت کا جو بھی شخص اس حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔

لَفْظُ اَبِي مُعَاوِيَةَ

ابومعاویہ نامی راوی کی روایت کے الفاظ درجِ ذیل ہے:

838- رواه البخاری:6304·ومسلم:198·والترمذی:3602·وابن ماجه:4307·ومالك 212/2·وعبد الرزاق فی المصنف:20864.

Marfat.com

شفاعت کسے نصیب ہوگی؟

840- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَاَخَّرْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نبی کی ایک مخصوص مستجاب دعا ہوتی ہے' ہر نبی نے اپنی مخصوص دعا کر لی اور میں نے اپنی مخصوص دعا اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے مؤخر کر دی تو اگر اللہ نے چاہا تو یہ دعا ہر اُس شخص کو نصیب ہوگی جو ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔

841- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَا يَسْاَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْكَ، لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ، اَسْعَدُ النَّاسِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کے حوالے سے سب سے زیادہ سعادت مند شخص کون ہوگا؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوہریرہ! میرا یہی خیال تھا کہ اس بارے میں تم سے پہلے کوئی اور مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ تم (علم کے حصول کے) شدید خواہش مند ہو' قیامت کے دن میری

841- رواہ البخاری:99، وأحمد 373/2، وابن خزیمة:258۔

Marfat.com

بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ نَفْسِهِ

شفاعت کے حوالے سے سب سے زیادہ سعادت حاصل کرنے والا شخص وہ ہوگا جو پورے اخلاص کے ساتھ یہ اعتراف کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا، وَاخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو ہر نبی نے کر لی اور میں نے اپنی دعا اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لی''

842- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُفْيَانَ الثَّقَفِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِكَعْبِ الْاَحْبَارِ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے کہا: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا فَاَنَا اُرِيدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ نبی کرتا ہے اور میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لیتا ہوں''۔

843- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

842- رواہ مسلم: 337 وابن خزیمة: 258۔

Marfat.com

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے اور میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لیتا ہوں''۔

844- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا، وَاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ کرتا ہے اور میں نے اپنی مخصوص دعا قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لی ہے''۔

845- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فِي اُمَّتِهِ وَاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي

''ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے جو وہ اپنی اُمت کے بارے میں کرتا ہے اور میں نے اپنی دعا کو اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھ لیا ہے''۔

845- رواہ البخاری: 6305 ومسلم: 200 وابن حبان: 6196 وابن أبی عاصم فی السنة: 797 وابن خزیمة فی التوحید: 261.

Marfat.com

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ خَيَّرَنِي بَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ اَوِ الشَّفَاعَةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا تذکرہ: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ یا تو وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے یا شفاعت (مجھے عطا کر دے) تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا''

846- اَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ فِيهِ: وَاِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے' اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَخَيَّرَنِي بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور اُس نے مجھے بتایا کہ پروردگار نے مجھے شفاعت اور اس بات کے درمیان اختیار دیا ہے کہ وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا''۔

فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، اجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِكَ فَقَالَ: اِنَّكُمْ اَهْلُ شَفَاعَتِي، ثُمَّ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ:

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی اپنی شفاعت میں شامل کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میری شفاعت کے مستحقین میں سے ہو۔ پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگوں کی طرف گئے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے پیغام رساں

846- رواہ الترمذی:2441·وابن ماجه:4377·وأحمد23/6·والحاکم 67/1·ورواہ الطیالسی:998·وعبدالرزاق:20865.

Marfat.com

فَخَيَّرَنِي بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

میرے پاس آیا' (اور اُس نے بتایا:) پروردگار نے مجھے شفاعت اور اس بات کے درمیان اختیار دیا ہے کہ وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا''۔

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُشْهِدُ مَنْ حَضَرَنِي اَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی اپنی شفاعت کے مستحقین میں شامل کیجیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی میرے پاس موجود ہے وہ اس بات پر گواہ ہو جائے کہ میری شفاعت ہر اُس شخص کو نصیب ہوگی' میری اُمت کا جو بھی شخص اس حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو بھی اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

847- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار دیا جانا

848- قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ بَشِيرٍ وَاللَّفْظُ لِبِشْرِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَتَدْرُونَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ؟

''کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ میرے پروردگار نے مجھے کس

847- انظر السابق۔

Marfat.com

قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ: خَيَّرَنِي اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِهَا قَالَ: هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حوالے سے اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس نے مجھے اس بارے میں اختیار دیا ہے کہ یا تو وہ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل کر دے یا (مجھے) شفاعت (کا منصب نصیب کرے) تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بھی شفاعت کے مستحقین میں شامل کرے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (شفاعت) ہر مسلمان کو نصیب ہوگی"۔

شفاعت کے بارے میں دعا

849- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سَاَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّفَاعَةَ لِاُمَّتِي، فَقَالَ: لَكَ سَبْعُونَ اَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ

قَالَ: قُلْتُ: رَبِّ زِدْنِي قَالَ: فَاِنَّ لَكَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعِينَ اَلْفًا قَالَ: قُلْتُ: رَبِّ زِدْنِي قَالَ: فَحَثَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ: فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی اُمت کی شفاعت کیلئے دعا مانگی تو اُس نے ارشاد فرمایا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ ستّر ہزار افراد کسی حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرما! تو پروردگار نے فرمایا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ (اُن ستّر ہزار افراد میں سے) ہر ایک ہزار کے ساتھ ستّر ہزار مزید (کسی حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے)۔

849- رواہ الدیلمی:340۔

Marfat.com

عَنْهُ: حَسْبُنَا يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا اَبَا بَكْرٍ دَعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ لَنَا كَمَا اَكْثَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِنْ حَفَنَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اَبُو بَكْرٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو مجھے مزید عطا فرما! تو پروردگار نے اپنے دونوں ہاتھ ملائے' دایاں ہاتھ اور بایاں ہاتھ ملایا اور (اُس میں جتنے لوگ آتے تھے اُن کے بارے میں مجھے اختیار دیا) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لیے اتنا کافی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول کو ہمارے لیے مزید مانگنے دیں' اس طرح اللہ تعالیٰ بکثرت عطا کر رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم تو اللہ تعالیٰ کے ایک ہی لپ میں پورے آ جائیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر نے ٹھیک کہا ہے۔

850- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُوتِيتُ الشَّفَاعَةَ، فَاَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ، ثُمَّ اَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ ذَرَّةٌ، حَتَّى لَا يَبْقَى اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْاِيمَانِ هَذَا

''جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے شفاعت عطا کی جائے گی تو میں ہر ایسے شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا' پھر میں ہر اُس شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں ذرّہ کے وزن جتنا بھی ایمان ہوگا یہاں تک کہ کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں اتنا بھی ایمان ہوگا''۔

850- رواہ البخاری: 7509.

Marfat.com

وَحَرَّكَ الْإِبْهَامَ وَالْمُسَبِّحَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو حرکت دے کر یہ ارشاد فرمایا۔

''ذرّہ'' کی وضاحت

851- اَنْبَاَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: اَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِي فَزَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {مِثْقَالَ ذَرَّةٍ} [النساء: 40]

فَقَالَ: اَدْخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدَهُ فِي التُّرَابِ ثُمَّ رَفَعَهَا ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا ثُمَّ قَالَ: كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْ هَؤُلَاءِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''ذرّہ کے وزن جتنا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ مٹی میں داخل کیا پھر اُسے اُٹھایا' پھر اُس میں پھونک ماری اور پھر فرمایا: ان میں سے ہر ایک ذرّہ کے وزن جتنا ہے۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِاَنَّ اَقْوَامًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَفَاعَةِ الْمُؤْمِنِينَ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور اہلِ ایمان کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے

852- اَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حماد بن زید بیان کرتے ہیں:

میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: اے ابومحمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو شفاعت کی وجہ سے جہنم سے

852- رواہ البخاری: 6558، ومسلم: 191، وأحمد 381/3، وأبو یعلیٰ: 1833، والحمیدی: 1245، والطیالسی: 2805۔

Marfat.com

قَوْمًا بِالشَّفَاعَةِ؟

قَالَ: نَعَمْ

853- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُشِيرُ اِلَى اُذُنَيْهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخْرِجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

854- وَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يُخْرِجُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ قَوْمًا بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمِّيهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ

855- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ

نکالے گا"۔

تو عمرو بن دینار نے جواب دیا: جی ہاں!

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ اُنہوں نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے نکال کر اُنہیں جنت میں داخل کرے گا"۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا اور اُنہیں جنت میں داخل کردے گا تو اہلِ جنت اُنہیں جہنمی کہیں گے"۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

853- رواہ البخاری: 6558، ومسلم: 191، وأحمد 3/381، وابن أبي عاصم في السنة: 839، وابن حبان: 7483، والحمیدی: 1245۔

854- رواہ البخاری: 6566، وأبو داؤد: 4740، والترمذی: 2603۔

855- رواہ مسلم: 185، وابن ماجه: 4309، وأحمد 3/11، وابن حبان: 184، والدارمی 2/331، وأبو عوانة: 1/186، وابن خزیمة فی التوحید: 282۔

Marfat.com

يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ اَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ اَهْلُ النَّارِ فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا، وَاَمَّا نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَاِنَّ النَّارَ تَاْخُذُهُمْ عَلَى قَدْرِ ذُنُوبِهِمْ فَيَحْتَرِقُونَ فِيهَا فَيَصِيرُونَ فَحْمًا، ثُمَّ يَاْذَنُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ فَيُبَثُّونَ اَوْ يُنْثَرُونَ عَلَى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيُؤْمَرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَيُفِيضُونَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ، فَتَنْبُتُ لُحُومُهُمْ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہاں تک اہلِ جہنم کا تعلق ہے تو جو لوگ اہلِ جہنم ہیں وہ جہنم میں مریں گے نہیں' البتہ کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں آگ اُن کے گناہوں کے حساب سے پکڑے گی اور وہ اُس میں جل جائیں گے اور اُس میں کوئلہ ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے بارے میں شفاعت کی اجازت دے گا تو وہ لوگ جہنم سے مختلف جماعتوں کی شکل میں نکلیں گے اور پھر اُنہیں جنت کی نہروں میں ڈال دیا جائے گا' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اہلِ جنت کو حکم ہوگا تو وہ اُن پر پانی بہائیں گے تو اُن کے گوشت یوں اُگ آئیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں کوئی دانہ (خودرُو پودے کی صورت میں) اُگ آتا ہے''۔

856- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہلِ جنت' جنت میں اور اہلِ جہنم' جہنم میں داخل ہو

856- رواه البخاری:6550، ومسلم:184، والترمذی:2598، وأحمد 56/3، وابن حبان:182.

Marfat.com

النَّارِ النَّارَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِرَحْمَتِهِ: انْظُرُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيمَانٍ فَاَخْرِجُوهُ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَاُخْرِجُوا، وَقَدْ عَادُوا حِمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ يُسَمَّى نَهَرَ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، اَوْ اِلَى جَانِبِ السَّيْلِ، اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَاْتِي صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی وجہ سے فرمائے گا: تم لوگ اُس بات کا جائزہ لو کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ جتنا ایمان موجود ہے اُسے جہنم سے نکال دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اُنہیں جہنم سے نکالا جائے گا تو وہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے' اُنہیں ایک نہر میں ڈالا جائے گا جس کا نام نہر حیات ہے تو وہ اُس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں کوئی دانہ پھوٹ پڑتا ہے (یعنی خودرو پودا اُگ آتا ہے) کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ وہ زرد ہوتا ہے اور اِدھر اُدھر جھول رہا ہوتا ہے"۔

857- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اُوتِيتُ الشَّفَاعَةَ فَاَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ، ثُمَّ اَشْفَعُ لِمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ حَتَّى لَا يَبْقَى اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْاِيمَانِ مِثْلُ هَذَا

"جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے شفاعت (کا منصب) عطا کیا جائے گا' تو میں ہر اُس شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں دانہ کے وزن جتنا ایمان ہوگا' پھر میں ہر اُس شخص کے حق میں شفاعت کروں گا جس کے دل میں ذرّہ کے وزن جتنا ایمان ہوگا یہاں تک کہ کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں اتنا ایمان موجود ہو"۔

وَحَرَّكَ الْاِبْهَامَ وَالْمُسَبِّحَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو حرکت دے کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

857- انظر:850.

Marfat.com

858- اَنْبَانَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بَعْدَ مَا يُصِيبُهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، يُسَمِّيهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم سے کچھ لوگ نکلیں گے جو اُس میں جل چکے ہوں گے اور پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہلِ جنت اُنہیں جہنمی کہیں گے''۔

859- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَيُخْرَجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ قَدْ مَحَشَتْهُمُ النَّارُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم سے کچھ لوگ ضرور نکلیں گے جنہیں آگ جلا چکی ہوگی اور پھر وہ شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے اور اُنہیں جہنمی کہا جائے گا''۔

860- اَنْبَانَا ابْنُ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قیامت کے دن شفاعت کا یہ عالم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں

858- رواه البخاری:6559، وأحمد 134/3، وأبو يعلى:2886.

859- رواه أحمد 402/5، وأبو داؤد الطيالسی:419، وابن المبارك فی الزهد:1266.

Marfat.com

لَقَدْ بَلَغَتِ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ اَخْرِجُوا بِرَحْمَتِي مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيمَانٍ قَالَ: ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ حَفَنَاتٍ بِيَدِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ

سے فرمائے گا: میری رحمت کی وجہ سے ایسے شخص کو بھی (جہنم سے) نکال دو جس کے دل میں رائی کے دانہ کے وزن جتنا ایمان موجود ہو۔ وہ فرماتے ہیں: اُس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے دستِ رحمت کے ذریعہ کچھ لپ (یعنی دونوں مٹھیوں میں بھر کر) لوگوں کو (جہنم سے) نکالے گا۔

اہلِ ایمان کا اپنے بھائیوں کیلئے بحث کرنا

861- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ يَكُونُ لَهُ الْحَقُّ عَلَى صَاحِبِهِ اَشَدَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي اِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ دَخَلُوا النَّارَ يَقُولُونَ: رَبَّنَا، اِخْوَانُنَا الَّذِينَ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيُصُومُونَ مَعَنَا وَيَحُجُّونَ؟ اَدَخَلُوا النَّارَ؟ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اذْهَبُوا فَاَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ دِينَارٍ مِنْ اِيمَانٍ، حَتَّى يَقُولُ: نِصْفُ

''کوئی بھی شخص اپنے مقابل فریق کے ساتھ اتنی زیادہ شدت کے ساتھ بحث نہیں کرتا جتنی شدت کے ساتھ اہلِ ایمان اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنے اُن بھائیوں کے بارے میں بات کریں گے جو جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے' وہ اہلِ ایمان کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ ہمارے وہ بھائی ہیں جو ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے' ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور حج کرتے تھے' کیا یہ جہنم میں داخل ہو گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ جاؤ اور جسے تم پہچانتے ہو' اُسے (جہنم سے) نکال دو۔ تو وہ لوگ نکالیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اُن لوگوں کو بھی نکال دو جن کے

861- رواه أحمد 94/3، وابن ماجه: 60.

Marfat.com

مِثْقَالٍ حَتَّى يَقُولَ: خَرْدَلَةٌ حَتَّى يَقُولَ: ذَرَّةٌ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: شَفَعَتِ الْاَخْيَارُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَبَقِيَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، ثُمَّ يَقْبِضُ قَبْضَةً اَوْ قَبْضَتَيْنِ مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُونَ الْجَنَّةَ

دل میں دینار کے وزن جتنا ایمان ہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: نصف مثقال جتنا ایمان ہو۔ یہاں تک کہ فرمائے گا: رائی کے دانہ جتنا ہو۔ یہاں تک کہ فرمائے گا: ذرّہ (کے وزن جتنا) ایمان ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اہلِ ایمان میں سے نیک لوگوں کی شفاعت کو قبول کر لیا اور اب سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات) باقی رہ گئی ہے' پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی یا دو مٹھی افراد کو جہنم میں سے لے گا اور اُنہیں جنت میں داخل کر دے گا''۔

آخرت میں مشرکین کی صورتِ حال

862- اَنْبَاَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْعُصْفُرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{قَالُوا: وَاللهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ}

[الْاَنعام: 23]

قَالَ: لَمَّا اَمَرَ بِاِخْرَاجِ مَنْ دَخَلَ النَّارَ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيدِ فَقَالَ مَنْ بِهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ: تَعَالَوْا: فَلْنَقُلْ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ لَعَلَّنَا اَنْ نَخْرُجَ مَعَ هَؤُلَاءِ، فَقَالُوا فَلَمْ يَصَّدَّقُوا قَالَ: فَحَلَفُوا. {وَاللهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ} [الانعام: 23] قَالَ: فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''وہ لوگ کہیں گے: اللہ کی قسم! جو ہمارا پروردگار ہے' ہم لوگ مشرک نہیں تھے''۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: اہلِ ایمان میں سے جو لوگ جہنم میں داخل ہوئے ہوں گے جب اُنہیں نکالے جانے کا حکم ہوگا تو جہنم میں جو مشرکین ہوں گے وہ یہ کہیں گے: آؤ تاکہ ہم لا الٰہ الا اللہ پڑھیں' تاکہ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ نکل جائیں۔ وہ لوگ یہ کلمہ پڑھیں گے لیکن اُن کی بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی' تو اُس وقت وہ حلف اُٹھا کر یہ کہیں گے: اللہ کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے! ہم لوگ مشرک نہیں تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

Marfat.com

{اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ}

[الانعام: 24]

''تم اس بات کا جائزہ لو کہ یہ کیسے اپنے آپ کو جھٹلا رہے ہیں اور اُس راستہ سے ہٹ گئے ہیں جو یہ پہلے (دنیا میں) افتراء کیا کرتے تھے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِجَمِيعِ ذُرِّيَّةِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ بِاَنْ يُخْرَجَ مِنَ النَّارِ كُلُّ مُوَحِّدٍ ثُمَّ يَشْفَعُ آدَمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، ثُمَّ الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْمَلَائِكَةُ، ثُمَّ الْمُؤْمِنُونَ فَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِهَذَا، لَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا، وَخَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) کئی حوالوں سے یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے موحدین کی شفاعت کریں گے' یہ کہ ہر موحد کو جہنم سے نکال دیا جائے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام شفاعت کریں گے' پھر دیگر انبیاء کریں گے' پھر فرشتے کریں گے' پھر اہلِ ایمان کریں گے' تو ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' جو شخص اس بات کو (یعنی شفاعت کے حق ہونے کو) جھٹلائے گا وہ دور کی گمراہی اور خسارہ کا شکار ہو جائے گا۔

بنی نوع انسان کا ''شفیع'' کو تلاش کرنا

863- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ذُكِرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنِّي لَسَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَاِنَّ بِيَدِي لِوَاءَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انبیاء کرام علیہم السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن' میں تمام لوگوں کا سردار ہوؤں گا اور یہ بات فخر کے

863- رواہ البخاری:4476، ومسلم:193، وأحمد 116/3، والطیالسی:2010۔

Marfat.com

الْحَمْدِ، وَاِنَّ تَحْتَهُ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ قَالَ: يُنَادِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ، فَيَقُولُ آدَمُ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: اَخْرِجْ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ فَيَقُولُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَيُخْرِجُ مَالًا يَعْلَمُ عَدَدَهُ اِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ: اَنْتَ آدَمُ اَكْرَمَكَ اللهُ، وَخَلَقَكَ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ، فَيَقُولُ: لَيْسَ ذَلِكَ اِلَيَّ الْيَوْمَ، وَلَكِنْ سَاُرْشِدُكُمْ، عَلَيْكُمْ بِعَبْدٍ اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا وَاَنَا مَعَكُمْ، فَيَأْتُونَ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُونَ: يَا اِبْرَاهِيمُ، اَنْتَ عَبْدٌ اتَّخَذَكَ اللهُ خَلِيلًا، فَاشْفَعْ لِذُرِّيَةِ آدَمَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ، فَيَقُولُ: لَيْسَ ذَلِكَ اِلَيَّ، وَلَكِنْ سَاُرْشِدُكُمْ، عَلَيْكُمْ بِعَبْدٍ اصْطَفَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَلَامِهِ وَرِسَالَاتِهِ، وَاَلْقَى عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْهُ: مُوسَى، وَاَنَا مَعَكُمْ، فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى اَنْتَ عَبْدٌ اصْطَفَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

طور پر نہیں کہہ رہا' میرے ہاتھ میں لواء حمد ہو گا' حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ سب (اولادِ آدم) اُس کے نیچے ہوں گے اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پکارے گا تو وہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی اولاد میں سے اُن لوگوں کو نکالو جو جہنم میں بھیجے گئے ہیں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: جہنم میں بھیجے گئے سے مراد کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے افراد۔ تو وہ اُن لوگوں کو نکالیں گے جن کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہو گا۔ پھر وہ (لوگ) حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: آپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کی' اُس نے آپ کو اپنے ہاتھ کے ذریعہ پیدا کیا' آپ میں اپنی روح کو پھونکا' آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا' اپنے فرشتوں کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا' آپ اپنی اولاد کیلئے شفاعت کیجئے کہ کہیں آج کے دن اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: آج کے دن میں یہ نہیں کر سکتا' البتہ میں تمہاری راہنمائی کر دیتا ہوں' تم ایک ایسے بندہ کے پاس جاؤ جسے اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا تھا اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت ابراہیم! آپ ایک ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلیل بنایا تھا تو آپ اولادِ آدم کیلئے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کیجئے کہ آج کے دن اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: میں یہ نہیں کر سکتا' میں تمہاری

Marfat.com

بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ، وَأَلْقَى عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنْهُ، اشْفَعْ لِذُرِّيَّةِ آدَمَ، لَا تُحْرِقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَيَّ، وَلَكِنْ سَأُرْشِدُكُمْ، عَلَيْكُمْ بِرُوحِ اللهِ وَكَلِمَتِهِ: عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَيَأْتُونَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى، أَنْتَ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ، اشْفَعْ لِذُرِّيَّةِ آدَمَ، لَا تُحْرِقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَيَّ، عَلَيْكُمْ بِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ: أَحْمَدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا مَعَكُمْ، فَيَأْتُونَ فَيَقُولُونَ: يَا أَحْمَدُ، جَعَلَكَ اللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، فَاشْفَعْ لِذُرِّيَّةِ آدَمَ، لَا تُحْرِقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ، فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَنَا صَاحِبُهَا فَآتِي حَتَّى آخُذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَأَقُولُ: أَنَا أَحْمَدُ فَيُفْتَحُ لِي، فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى الْجَبَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَرَرْتُ سَاجِدًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لِي مِنَ التَّحْمِيدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ شَيْءٌ لَا يُحْسِنُ الْخَلْقُ ثُمَّ يُقَالُ: سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، ذُرِّيَّةُ آدَمَ لَا تُحْرِقِ الْيَوْمَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي

راہنمائی کر دیتا ہوں' تم ایک ایسے بندہ کی طرف جاؤ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور رسالت کے حوالے سے منتخب کیا اور اپنی طرف سے محبت اُس کی طرف القاء کی' وہ حضرت موسیٰ ہیں' میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ ایک ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے حوالے سے آپ کو منتخب کیا اور آپ پر اپنی محبت ڈال دی تو آپ حضرت آدم کی اولاد کیلئے شفاعت کیجئے کہ کہیں آج اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے: آج میں ایسا نہیں کرسکتا' البتہ میں تمہاری راہنمائی کر دیتا ہوں' تم لوگ اللہ کے کلمہ اور روح حضرت عیسیٰ بن مریم کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کی روح اور کلمہ ہیں' آپ حضرت آدم کی ذریت کے بارے میں شفاعت کیجئے' ایسا نہ ہو کہ آج اُنہیں آگ میں جلا دیا جائے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: آج میں یہ نہیں کرسکتا' تم لوگ ایک ایسے بندہ کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے اور وہ حضرت احمد ہیں' میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت احمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے' آپ حضرت آدم کی ذریت کیلئے شفاعت کیجئے کہ آج اُنہیں آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو میں کہوں گا: ٹھیک ہے! میں ہی یہ کام کروں گا۔[1] پھر میں آؤں گا اور جنت کے دروازہ کی کنڈی پکڑلوں گا تو کہا

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

رُسل و ملک پہ درود ہو وہی جانے اُن کے شمار کو
مگر ایک ایسا دِکھا تو دو جو شفیع روزِ شمار ہے

Marfat.com

قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، ثُمَّ يَعُودُونَ إِلَيَّ فَيَقُولُونَ: ذُرِّيَّةُ آدَمَ لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ قَالَ: فَآتِي حَتَّى آخُذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَأَقُولُ: أَحْمَدُ فَيُفْتَحُ لِي، فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى الْجَبَّارِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَرَرْتُ سَاجِدًا فَأَسْجُدُ مِثْلَ سُجُودِي أَوَّلَ مَرَّةٍ وَمِثْلَهُ مَعِي، فَيُفْتَحُ لِي مِنَ الثَّنَاءِ عَلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ التَّحْمِيدِ مِثْلُ مَا فُتِحَ لِي أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيُقَالُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، ذُرِّيَّةُ آدَمَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ فَيَقُولُ: أَخْرِجُوا لَهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ قِيرَاطٍ مِنْ إِيمَانٍ ثُمَّ يَعُودُونَ إِلَيَّ، فَآتِي حَتَّى أَصْنَعَ كَمَا صَنَعْتُ، فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى الْجَبَّارِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَرْتُ سَاجِدًا، فَأَسْجُدُ كَسُجُودِي أَوَّلَ مَرَّةٍ وَمِثْلَهُ مَعِي، وَيُفْتَحُ لِي مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيدِ مِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ يُقَالُ: سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، ذُرِّيَّةُ آدَمَ، لَا تُحْرَقِ الْيَوْمَ بِالنَّارِ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَا لَا يَعْلَمُ عِدَّتَهُمْ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَبْقَى

جائے گا: کون ہے؟ تو میں کہوں گا: میں احمد ہوں! تو میرے لیے وہ دروازہ کھولا جائے گا' پھر جب میں پروردگار کا دیدار کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا' اُس وقت اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد وثناء کے ایسے کلمات القاء فرمائے گا کہ کسی مخلوق نے اتنی عمدہ حمد وثناء نہیں کی ہوگی۔ پھر کہا جائے گا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! آج کے دن حضرت آدم کی اولاد کو آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو پروردگار فرمائے گا: تم لوگ جاؤ اور جس ایسے بندہ کو پاتے ہو جس کے دل میں ایک دینار کے وزن جتنا ایمان موجود ہو تو اُسے (آگ سے) نکال دو۔ پھر وہ لوگ واپس میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: حضرت آدم کی ذریت کو آج آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو میں آؤں گا اور جنت کے دروازہ کے حلقہ کو پکڑوں گا تو دریافت کیا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا: میں احمد ہوں۔ تو میرے لیے دروازہ کھولا جائے گا' جب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا اور اُسی طرح سجدہ کروں گا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا اور اُس کے ساتھ مزید کروں گا' تو اللہ تعالیٰ اُس وقت حمد وثناء کے مزید کلمات مجھے القاء فرمائے گا جو اُس سے مختلف ہوں گے جو اُس نے پہلی مرتبہ میرے لیے القاء کیے تھے۔ پھر کہا جائے گا: تم اپنا سر اُٹھاؤ! تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! حضرت آدم کی ذریت کو آج آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو پروردگار فرمائے گا: تم ایسے شخص کو بھی (جہنم سے) نکال دو جس کے دل میں ایک قیراط کے وزن جتنا ایمان موجود ہے۔ پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں پھر آؤں گا اور اُسی طرح کروں

Marfat.com

اَکْثَرُھُمْ. ثُمَّ یُؤْذَنُ لِاٰدَمَ بِالشَّفَاعَةِ. فَیَشْفَعُ لِعَشَرَةِ آلَافِ اَلْفٍ. ثُمَّ یُؤْذَنُ لِلْمَلَائِکَةِ وَالنَّبِیِّیْنَ. فَیَشْفَعُوْنَ. حَتّٰی اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیَشْفَعُ لِاَکْثَرِ مِنْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ

گا جس طرح پہلے کیا تھا' جب میں پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا اور اُسی طرح سجدہ کروں گا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا اور اُس کے ساتھ مزید کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ اُسی کی مانند حمد وثناء کے کلمات مجھے القاء کرے گا' پھر فرمایا جائے گا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! حضرت آدم کی ذریت کو آج آگ میں نہ جلایا جائے۔ تو پروردگار فرمائے گا: تم جاؤ اور جس بندہ کے دل میں ایمان کا ایک ذرّہ جتنا وزن بھی پاؤ تو اُسے بھی نکال لو۔ تو پھر اتنے لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا کہ جن کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہوگا' پھر بھی زیادہ تر لوگ باقی رہ جائیں گے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کو شفاعت کا حکم ہوگا تو وہ دس لاکھ لوگوں کی شفاعت کریں گے' پھر فرشتوں کو' انبیاء کو حکم ہوگا تو وہ بھی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ ایک عام مؤمن بھی ربیعہ اور مضر قبیلہ کے افراد سے زیادہ لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

864- وَاَنْبَاَنَا اَبُو عُبَیْدٍ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِی قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

یَاْتِی الْمُؤْمِنُوْنَ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ نَحْوًا مِنْ حَدِیْثِ الْفِرْیَابِیِّ وَلِهٰذَا الْحَدِیْثِ طُرُقٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''قیامت کے دن اہلِ ایمان' حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے''..... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے جو فریابی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے اور اس روایت کے اور بھی دیگر طرق ہیں۔

Marfat.com

بَابُ ذِكْرِ شَفَاعَةِ الْعُلَمَاءِ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: علماء اور شہداء کا قیامت کے دن شفاعت کرنے کا تذکرہ

865- اَنْبَانَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ. وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تِسْعُ خِصَالٍ، يُغْفَرُ لَهُ فِي اَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْاِيمَانِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَاْمَنُ الْفَزَعَ الْاَكْبَرَ، وَيُوضَعُ عَلَى رَاْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ اِنْسَانًا مِنْ اَقَارِبِهِ

''شہید کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نو خصوصیات حاصل ہوتی ہیں' ایک یہ کہ اُس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اُس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور وہ جنت میں اپنے ٹھکانہ کو دیکھ لیتا ہے' اُسے جنت کا حلّہ پہنایا جاتا ہے' حورِ عین کے ساتھ اُس کی شادی کر دی جاتی ہے' قبر کے عذاب سے اُسے محفوظ کر دیا جاتا ہے' قیامت کی سختی سے وہ مامون ہوتا ہے' اُس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا اور اُس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگا اور حورِ عین سے تعلق رکھنے والی بہتر بیویوں سے اُس کی شادی ہوگی اور وہ اپنے رشتہ داروں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا''۔

866- وَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ

865- رواه ابن ماجه:2799·والترمذی:1663·وأحمد 131/4·ورواه عبد الرزاق:9559·والطبرانی فی الکبیر 266/20.

866- انظر السابق.

Marfat.com

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

فرمان نقل کرتے ہیں:

لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تِسْعُ خِصَالٍ.

''شہید کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نو خصوصیات حاصل ہوتی ہیں''۔

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ:

اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ

''وہ اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستّر افراد کے بارے میں شفاعت کرے گا''۔

شہید کا ستّر رشتہ داروں کی شفاعت کرنا

867- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسَافِرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي نِمْرَانُ بْنُ عُتْبَةَ الذِّمَارِيُّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَشْفَعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ

''شہید اپنے ستّر رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا''۔

868- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

867- رواه أبو داؤد: 2522، وابن حبان: 161، وخرجه الألباني في صحيح أبي داؤد: 2201.

868- انظر السابق.

Marfat.com

عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ التِّنِّيسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي نِمْرَانُ الذِّمَارِيُّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ، وَنَحْنُ أَيْتَامٌ صِغَارٌ، فَمَسَحَتْ رُءُوسَنَا وَقَالَتْ: أَبْشِرُوا يَا بَنِيَّ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا مِنْ شَفَاعَةِ أَبِيكُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَشْفَعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

نمران ذماری بیان کرتے ہیں:

ہم سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم یتیم کمسن بچے تھے' اُنہوں نے ہمارے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے میرے بیٹو! تم خوشخبری قبول کرو' مجھے اُمید ہے کہ تمہیں اپنے باپ کی شفاعت نصیب ہوگی' کیونکہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''شہید اپنے اہلِ خانہ میں سے ستّر افراد کی شفاعت کرے گا''۔

انبیاء' علماء اور شہداء کا شفاعت کرنا

869- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عِلَاقَةَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يُشَفَّعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے: انبیاء' پھر علماء اور پھر شہداء''۔

869- رواہ ابن ماجہ: 4313، والدیلمی: 8946، وابن عدی: 5/262، وقال الألبانی فی الضعیفة: 1978.

Marfat.com

قرآن کے حافظ کا شفاعت کرنا

870- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ وَاسْتَظْهَرَهُ اَدْخَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرآن سیکھتا ہے' اُسے یاد کرتا ہے' اس کے بارے میں احتیاط کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا اور اُس کے اہلِ خانہ میں سے دس افراد کے بارے میں اُس کی شفاعت قبول کرے گا' جو سب ایسے افراد ہوں گے کہ اُن کیلئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی''۔

871- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِي مِثْلُ اَحَدِ الْحَيَّيْنِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اُمت کے ایک شخص کی شفاعت کی وجہ سے دو قبیلوں ربیعہ اور مضر میں سے ایک قبیلہ کی تعداد جتنے افراد جنت میں داخل

870- رواہ الترمذی: 2907، وابن ماجہ: 216، وأحمد 148/1.

871- رواہ الترمذی: 2568، وأحمد 257/5، والحاکم 408/3، وعواہ الھیثمی فی مجمع الزوائد 381/10، وخرجہ الألبانی فی صحیح الترمذی: 1985.

Marfat.com

ہوں گے''۔

قَالَ: وَكَانَ الْمَشْيَخَةُ يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

راوی بیان کرتے ہیں: مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ فرد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔(اس کی دلیل درج ذیل روایت ہے:)

حضرت عثمان کا بکثرت لوگوں کی شفاعت کرنا

872- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَسْرٌ اَبُو جَعْفَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

''قیامت کے دن عثمان' ربیعہ اور مضر (قبیلہ کے افراد) جتنے افراد کی شفاعت کرے گا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدْ رُوِيَ اَنَّهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایت بھی منقول ہے:

مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهُ شَفَاعَةٌ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے ہر ایک کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا''۔

اہلِ بیت کا شفاعت کرنا

873- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ اَنَّ كَعْبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: میں اس ہاتھ کو شفاعت کیلئے سنبھال رہا ہوں۔تو انہوں نے

Marfat.com

الْاَحْبَارِ، اَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اِنِّي اَدَّخِرُ هٰذَا لِلشَّفَاعَةِ فَقَالَ: وَهَلْ شَفَاعَةٌ اِلَّا لِلْاَنْبِيَاءِ؟ اَوْ قَالَ: وَهَلْ لِي شَفَاعَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ اِلَّا كَانَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ

کہا: شفاعت کا منصب تو صرف انبیاء کو نصیب ہوگا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا مجھے بھی شفاعت کا منصب ملے گا؟ تو کعب احبار نے جواب دیا: جی ہاں! نبی کے اہلِ بیت میں سے ہر ایک کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

874- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اَخَذَ كَعْبُ الْاَحْبَارِ بِيَدِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ: اِنِّي اَخْتَبِيهَا لِلشَّفَاعَةِ عِنْدَكَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَهَلْ لِي شَفَاعَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ بن سعد بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: میں اسے آپ کے پاس شفاعت کیلئے سنبھال کے رکھوا رہا ہوں۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا مجھے بھی شفاعت کا منصب نصیب ہوگا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے ہر ایک کو' قیامت کے دن شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

حضرت عباس سے شفاعت کی درخواست

875- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: اَنْبَاَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ: اَخَذَ كَعْبٌ بِيَدِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: احْفَظْهَا لِي عِنْدَكَ، تَشْفَعُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ بیان کرتے ہیں:

کعب احبار نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: آپ اسے میرے لیے اپنے پاس سنبھال کے رکھیں' قیامت کے دن آپ اس کے ذریعہ میری شفاعت کیجئے گا۔ تو

Marfat.com

لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَهَلْ لِي مِنْ شَفَاعَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ يُسْلِمُ اِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مجھے بھی شفاعت کا منصب نصیب ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی کے اہلِ بیت میں سے جو بھی اسلام قبول کرتا ہے اُسے شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔

امام آجری کے اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: فَاَنَا اَرْجُو لِمَنْ آمَنَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الشَّفَاعَةِ وَبِقَوْمٍ يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ مِنَ الْمُوَحِّدِينَ، وَبِجَمِيعِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَبِجَمِيعِ مَا سَنَذْكُرُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْمَحَبَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَصَحَابَتِهِ وَاَزْوَاجِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ: اَنْ يَرْحَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ، وَلَا يَحْرِمَنَا وَاِيَّاكُمْ مِنْ تَفَضُّلِهِ وَرَحْمَتِهِ، وَاَنْ يُدْخِلَنَا وَاِيَّاكُمْ فِي شَفَاعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَفَاعَةِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ الصَّحَابَةِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ، وَاَزْوَاجِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ، وَمَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ، فَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ، كَمَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں اس شخص کے لیے (اچھی عاقبت کی) اُمید کرتا ہوں کہ جو شخص اُن چیزوں پر ایمان رکھتا ہو جو شفاعت کے حوالے سے ہم نے ذکر کی ہیں اور اہلِ توحید کے جہنم سے نکالے جانے کے حوالے سے ذکر کی ہیں اور اُن تمام باتوں پر ایمان رکھتا ہو جو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں اور اُن تمام باتوں پر بھی ایمان رکھتا ہوں جو ہم ان شاء اللہ آگے چل کر ذکر کریں گے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہو اور آپ کے اہلِ بیت سے' آپ کے اصحاب سے اور آپ کی ازواج سے' سب سے محبت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم کرے اور وہ ہمیں اور آپ کو اپنے فضل اور رحمت سے محروم نہیں رکھے' اس حوالے سے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ہمارے نبی کی شفاعت (کے مستحقین) میں داخل کرے اور اُن کی شفاعت میں داخل کرے' جن کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ صحابہ کرام' اہل بیت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج' سب کو شفاعت کا منصب نصیب ہوگا۔ لیکن جو شخص شفاعت کو جھٹلائے گا' اُسے شفاعت میں سے کوئی حصہ نصیب نہیں ہوگا جس طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔

❖❖❖❖❖

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْإِيمَانِ بِالْحَوْضِ الَّذِي أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

876- اَنْبَاَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ:

اَنَا عِنْدَ حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قَالَ: فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَعَةِ الْحَوْضِ؟ فَقَالَ: مِثْلُ مَا بَيْنَ مَقَامِي هَذَا اِلَى عَمَّانَ قَالَ سَعِيدٌ: مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ اَوْ نَحْوَهُ، وَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهِ؟ فَقَالَ: اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، يَعُبُّ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ اَوْ مِدَادُهُ مِنَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے

جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

کتاب: اُس حوضِ کوثر پر ایمان رکھنا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا جائے گا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پاس ہوؤں گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس حوض کی وسعت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا میرے اس کھڑے ہونے کی جگہ سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے (وہ حوض اتنا بڑا ہوگا)۔ سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: اُن دونوں جگہوں کے درمیان ایک ماہ یا اس کے لگ بھگ مسافت کا فاصلہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس حوض کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید

876- رواه مسلم: 2301، والترمذی: 2444، وابن ماجه: 4303، وأحمد 5/283، والحاكم 4/184، وابن حبان: 6445، وعبد الرزاق: 20853.

Marfat.com

الْجَنَّةِ، اَحَدُهُمَا مِنْ وَرِقٍ، وَالْآخَرُ مِنْ ذَهَبٍ

اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اور اُس میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہوں گے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کا پانی جنت سے آتا ہوگا' جن (پرنالوں) میں سے ایک چاندی کا ہوگا اور دوسرا سونے کا ہوگا۔

877- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِدُونَ عَلَى الْحَوْضِ، وَاَنَا اَرُدُّ عَنْهُ النَّاسَ بِعَصَايَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَرَضُهُ؟ قَالَ: كَمَا بَيْنَ مَقَامِي إِلَى عَمَّانَ قُلْنَا: مَا آنِيَتُهُ؟ قَالَ: عَدَدُ النُّجُومِ، فِيهِ مِيزَابَانُ مِنَ الْجَنَّةِ، اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ، وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حوض پر میرے پاس آؤ گے اور میں کچھ لوگوں کو اپنے عصا کے ذریعہ حوض سے پرے کروں گا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا میری اس جگہ سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے۔ ہم نے عرض کی: اُس کے برتن کیسے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ستاروں کی تعداد جتنے ہوں گے' اُس میں جنت کے دو پرنالے ہوں گے جن میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا ہوگا' جو شخص اُس (یعنی حوضِ کوثر) میں سے مشروب پیئے گا اُسے اُس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

قَالَ ثَوْبَانُ: فَادْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَجْعَلَكُمْ وَارِدِيهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں بھی اُن لوگوں میں شامل کرے جو اُس (حوض) پر وارد ہوں گے۔

غریب مہاجرین کی فضیلت

878- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

878- رواه الترمذی: 2444، وابن ماجه: 4303، وأحمد 5/275، والحاكم 4/184.

Marfat.com

مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، وَشَيْبَةُ بْنُ الْاَحْنَفِ الْاَوْزَاعِيُّ قَالَا: سَمِعْنَا اَبَا سَلَّامٍ الْاَسْوَدَ، يُحَدِّثُ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ حَوْضَهُ فَقَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: مَنْ اَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا لَهُ؟ قَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ، الشَّعِثَةُ رُءُوسُهُمْ، الدَّنِسَةُ ثِيَابُهُمُ الَّذِينَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ، وَلَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حوض کا ذکر کیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے پہلے وہاں کون آئے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غریب مہاجرین' جن کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' کپڑے میلے کچیلے ہوتے ہیں' جن کیلئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے ہیں اور خوشحال عورتوں کے ساتھ اُن کی شادی نہیں ہوتی ہے۔

879- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: ذُكِرَ اَنَّ اَبَا سَبْرَةَ بْنَ سَلَمَةَ سَمِعَ ابْنَ زِيَادٍ يَسْاَلُ عَنِ الْحَوْضِ؟ فَقَالَ: مَا اَرَاهُ حَقًّا بَعْدَ مَا سَاَلَ اَبَا بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ، وَالْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، وَعَائِذَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ فَقَالَ: مَا اُصْدِقُ، فَقَالَ اَبُو سَبْرَةَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شِفَاءً؟ بَعَثَنِي اَبُوكَ اِلَى مُعَاوِيَةَ فِي مَالٍ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بِفِيهِ، وَكَتَبْتُهُ بِيَدِي، مَا سَمِعَ مِنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں:

یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ابوسبرہ بن سلمہ نے ابن زیاد کو سنا کہ وہ حوضِ کوثر کے بارے میں دریافت کر رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: میں تو اسے حق سمجھتا ہوں۔ اُنہوں نے اس بارے میں حضرت ابو برزہ اسلمی' حضرت براء بن عازب اور حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تھا۔ ابن زیاد نے کہا: یہ کتنی سچی بات ہے؟ تو ابوسبرہ نے کہا: کیا میں آپ کو اس حدیث میں شفاء کی بات نہ بیان کروں؟ آپ کے والد نے مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس کسی مال کے سلسلہ میں بھیجا۔ میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے خود اپنی زبان سے مجھے حدیث بیان کی اور میں نے اپنے ہاتھوں سے

Marfat.com

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اَزِدْ حَرْفًا وَلَمْ اُنْقِصْ حَرْفًا، حَدَّثَنِي اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ فِيهِ:

مَوْعِدُكُمْ حَوْضِي، عَرَضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، وَهُوَ اَبْعَدُ مَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلَى مَكَّةَ، وَذَلِكَ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، فِيهِ اَبَارِيقُ اَمْثَالُ الْكَوَاكِبِ، مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الْفِضَّةِ، مَنْ وَرَدَ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا

اُسے نوٹ کیا۔ وہ چیز جو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی' میں نے اس میں کسی حرف کا اضافہ نہیں کیا اور کوئی حرف کم نہیں کیا۔ اُنہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ بھی مذکور ہے:

''تم لوگوں سے ملاقات میرے حوض پر ہوگی' جس کی لمبائی اُس کی چوڑائی جتنی ہے اور وہ ایلہ سے لے کر مکہ کے درمیانی فاصلہ تک سے زیادہ بڑا ہے اور یہ ایک ماہ (مسافت) کا فاصلہ ہے' اُس حوض میں ایسے کوزے ہوں گے جو ستاروں کی مانند (بے شمار) ہوں گے' اُس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہوگا' جو شخص وہاں آئے گا وہ اُس میں سے پیئے گا اور اُس کے بعد اُسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہو گی''۔

فَقَالَ ابْنُ زِيَادٍ: مَا حُدِّثْتُ عَنِ الْحَوْضِ حَدِيثًا هُوَ اَثْبَتُ مِنْ هَذَا، اَشْهَدُ اَنَّ الْحَوْضَ حَقٌّ، وَاَخَذَ الصَّحِيفَةَ الَّتِي جَاءَ بِهَا اَبُو سَبْرَةَ

ابن زیاد نے کہا: حوضِ کوثر کے بارے میں مجھے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کی گئی جو اس سے زیادہ مستند ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حوضِ کوثر حق ہے۔ پھر اُس نے وہ صحیفہ حاصل کیا جو ابوسبرہ لے کر آئے تھے۔

880- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَابِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَلَفَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَقَالَ: لَاسَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ زِيَادٍ: وَلِمُحَمَّدٍ حَوْضٌ؟ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ابن زیاد کے سامنے حلف اُٹھایا اور بولا: اللہ تعالیٰ اُسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے سیراب نہ کرے (اگر اُس نے غلط بیانی کی ہو)۔ ابن زیاد نے اُس سے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی حوض بھی ہوگا؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! یہ حضرت انس بن مالک موجود ہیں جو یہ

Marfat.com

نَعَمْ، هَذَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ لَهُ حَوْضًا فَجَاءَ اَنَسٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اِنَّ لِي حَوْضًا وَاَنَا فَرَطُكُمْ عَلَيْهِ

حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوض بھی ہوگا۔ پھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) میرا حوض ہوگا اور میں اُس پر تمہارا میزبان ہوؤں گا''۔

کچھ لوگ حوضِ کوثر پر وارد نہیں ہوں گے

881- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: نا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَيَّ رِجَالٌ حَتَّى اِذَا عَرَفْتُهُمْ وَرُفِعُوا اِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! حوض پر کچھ ایسے افراد بھی آئیں گے کہ جب میں اُنہیں پہچان لوں گا اور وہ میری طرف آئیں گے تو اُنہیں مجھ سے پہلے ہی واپس کھینچ لیا جائے گا''۔

882- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قَطَنٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

881- رواہ أحمد 281/3· رواہ البخاری: 6582· ومسلم: 2304· وأبو داؤد: 4747· والترمذی: 2442· وابن ماجہ: 4304۔

882- رواہ البخاری: 2580· ومسلم: 2303· والترمذی: 2447· وابن ماجہ: 4304۔

Marfat.com

قَالَ:

مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي: كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ اِلَى الْمَدِينَةِ، وَكَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء سے لے کر مدینہ منورہ تک کا فاصلہ ہے' یا جتنا مدینہ سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے''۔

883- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُضْحِيَةِ مِنْ آنِيَةِ الْجَنَّةِ، يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلَى اَيْلَةَ، مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! اُس کے برتن ستاروں اور تاروں کی تعداد سے زیادہ ہوں گے جو تاریک رات میں ہوتے ہیں' یہ جنت کے برتن ہوں گے' اُس حوض میں جنت سے دو پرنالے گرتے ہوں گے' جو شخص اُس حوض سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا' اُس کی لمبائی اُس کی چوڑائی جتنی ہوگی جو عمان سے لے کر ایلہ تک کے فاصلہ جتنی ہوگی' اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا''۔

884- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حوض کے برتن کتنے ہوں گے؟

883- رواہ مسلم: 2300 والترمذی: 2447۔

884- انظر السابق۔

Marfat.com

الْعَتِيُّ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ الْمُضْحِيَةِ، مِنْ آنِيَةِ الْجَنَّةِ، مَنْ شَرِبَ فِيهَا لَمْ يَظْمَأْ، يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! اُس کے برتن آسمان کے ستاروں اور تاریک رات میں موجود تاروں کی تعداد سے زیادہ ہوں گے' یہ جنت کے برتن ہوں گے جو شخص اُس حوض سے پیئے گا اُسے کبھی پیاس نہیں لگے گی' اُس حوض میں جنت سے دو پرنالے آتے ہوں گے' اُس کی چوڑائی اُس کی لمبائی جتنی ہوگی جو عمان سے لے کر ایلہ تک کے درمیانی فاصلہ جتنی ہوگی' اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حوضِ کوثر پر میزبان ہوں گے

885- اَنْبَانَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا يَعْنِي سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا' جو شخص وہاں آئے گا وہ اُس میں سے پیئے گا اور جو پیئے گا اُسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی''۔

886- اَنْبَانَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

885- رواہ البخاری:7051، ومسلم:2290۔

886- رواہ البخاری:6576، ومسلم:2297، وأحمد 1/384، وأبو یعلی:5168۔

Marfat.com

عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَاُنَازِعَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ، وَلَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ، فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا' تم میں سے کچھ لوگوں کے حوالے سے میرے ساتھ اختلاف کیا جائے گا اور اُن کو مجھ سے پرے کر دیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے تھے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نیا کام شروع کر دیا تھا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو پہچان لیں گے

887- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَاْتِي مِنْ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَاِنَّهُمْ يَاْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ کی اُمت کے جو افراد آپ کے بعد آئیں گے' آپ اُنہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر کسی شخص کا ایک گھوڑا ہو جس کی پیشانی پر سفید نشان ہو اور وہ سیاہ گھوڑوں کے درمیان موجود ہو تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جب قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کی وجہ سے اُن کے اعضاء چمک رہے ہوں گے' میں حوض پر اُن کا میزبان ہوؤں گا' میرے حوض سے کچھ لوگوں کو یوں پرے کیا جائے گا جس طرح گمشدہ (اجنبی) اونٹ کو (اپنے حوض سے) پرے کیا جاتا ہے''۔

888- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

887- رواہ مسلم: 249، وأبو داؤد: 3237، وابن ماجه: 4306، وأحمد 2/375، ومالك 1/28، وعبد الرزاق 9/67، والبيهقي 4/78.
888- رواہ مسلم: 2295.

Marfat.com

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ : اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَسْمَعُ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ، وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذٰلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَيُّهَا النَّاسُ، فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَاْخِرِي عَنِّي، فَقَالَتْ: اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ، فَقُلْتُ: اِنِّي مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَاِيَّايَ لَا يَاْتِيَ اَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنْهُ كَمَا يُذَبُّ عَنْهُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

889- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں لوگوں کو حوضِ کوثر کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی اس بارے میں کچھ نہیں سنا تھا' ایک دن ایک کنیز میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے لڑکی سے کہا: تم پیچھے ہٹ جاؤ۔ اُس لڑکی نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں کو بلوایا ہے' خواتین کو نہیں بلایا۔ میں نے کہا: میں بھی لوگوں میں سے ایک ہوں۔ (پھر میں گئی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا اور تم لوگ اس بات سے بچنے کی کوشش کرنا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص آئے اور اُسے یوں پرے کیا جائے جس طرح گمشدہ اونٹ کو پرے کیا جاتا ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں:

میں لوگوں کو حوضِ کوثر کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی لیکن میں نے

889- انظر السابق۔

Marfat.com

رَافِعٍ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ، وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذٰلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَاْخِرِي عَنِّي فَقَالَتْ: اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ، فَقُلْتُ: اِنِّي مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی اس بارے میں کچھ نہیں سنا تھا' ایک دن ایک لڑکی میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے لڑکی سے کہا: تم پیچھے ہٹ جاؤ۔ لڑکی نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں کو بلایا ہے خواتین کو نہیں بلایا۔ تو میں نے کہا: میں بھی لوگوں میں سے ایک ہوں۔ (تو میں نے سنا کہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ، فَاِيَّايَ لَا يَاْتِ اَحَدُكُمْ فَيُذَبَّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ، فَاَقُولُ: فِيمَ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَاَقُولُ سُحْقًا.

''میں حوض پر تمہارا میزبان ہوؤں گا تو تم اس بات سے بچنے کی کوشش کرنا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص آئے اور اُسے مجھ سے یوں پرے کر دیا جائے جس طرح گمشدہ اونٹ کو پرے کر دیا جاتا ہے' تو میں کہوں کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ تو کہا جائے: کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد نیا موقف اختیار کر لیا تھا' تو میں کہوں: پرے ہو جاؤ''۔

890- قَالَ اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: ذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِاِبْرَاهِيمَ الْاَصْبَهَانِيِّ فَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، كَتَبَ بِهِ اِلَيْنَا يُونُسُ قَالَ اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: وَسَمِعْتُ اَبَا اِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيَّ وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ

ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ابراہیم اصبہانی کے سامنے ذکر کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حدیث ضعیف ہے' یونس نے ہمیں اس بارے میں لکھا تھا۔ ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں: میں نے ابوابراہیم زہری کو سنا' اُنہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا اور بولے: یہ حدیث مرتد ہونے والے لوگوں کے بارے میں ہے۔

890- انظر:888۔

Marfat.com

فَقَالَ: هَذَا فِي اَهْلِ الرِّدَّةِ

891- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَرَّاقُ قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو عَاصِمٍ قَالَ: اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اَنَا فَرَطُكُمْ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُونِي فَاَنَا عَلَى الْحَوْضِ، وَحَوْضِي: قَدْرُ مَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلَى مَكَّةَ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

892- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اَنَا فَرَطُكُمْ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ، فَاِذَا لَمْ تَرَوْنِي فَاَنَا عَلَى الْحَوْضِ، وَحَوْضِي: قَدْرُ مَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَمَكَّةَ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزبیر بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں تمہارے آگے تمہارا پیشرو ہوؤں گا' اگر تم مجھے نہ پاؤ تو میں حوض پر ہوؤں گا اور میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا ایلہ اور مکہ کے درمیان کا فاصلہ ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں تمہارے آگے تمہارا پیشرو ہوؤں گا' اگر تم مجھے نہ دیکھو تو میں حوض پر ہوؤں گا اور وہ حوض اتنا ہے جتنا ایلہ اور مکہ کے درمیان کا فاصلہ ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

891- رواه أحمد 384/3، وابن أبي عاصم في السنة: 771، والبزار: 3481، وابن حبان: 6449.

Marfat.com

حضرت انس کا حیرانگی کا اظہار

893- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ زِيَادٍ، وَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ الْحَوْضَ، فَلَمَّا رَاَوْنِي طَلَعْتُ عَلَيْهِمْ، قَالُوا: قَدْ جَاءَكُمْ اَنَسٌ فَقَالُوا: يَا اَنَسُ مَا تَقُولُ فِي الْحَوْضِ؟ فَقُلْتُ: وَاللهِ مَا شَعَرْتُ اَنِّي اَعِيشُ حَتَّى اَرَى اَمْثَالَكُمْ تَشُكُّونَ فِي الْحَوْضِ، لَقَدْ تَرَكْتُ عَجَائِزَ بِالْمَدِينَةِ، مَا تُصَلِّي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ صَلَاةً اِلَّا سَاَلَتْ رَبَّهَا عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُورِدَهَا حَوْضَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ابن زیاد کے پاس آیا' وہ لوگ حوضِ کوثر کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں آ گیا ہوں تو اُنہوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ تم لوگوں کے پاس تشریف لے آئے ہیں۔ پھر اُن لوگوں نے کہا: اے حضرت انس! حوضِ کوثر کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ میں اتنا عرصہ زندہ رہوں گا کہ تم جیسے لوگوں کو دیکھوں گا کہ تم حوضِ کوثر کے بارے میں شک کرتے ہو' میں نے مدینہ منورہ میں بوڑھی عورتوں کو ایسی حالت میں چھوڑا ہے کہ جب بھی اُن میں سے کوئی عورت نماز ادا کرتی ہے تو اُس کے بعد وہ پروردگار سے یہ دعا مانگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض پر جانا نصیب کرے۔

امام آجری کے اختتامی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: اَلَا تَرَوْنَ اِلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللهُ يَتَعَجَّبُ مِمَّنْ يَشُكُّ فِي الْحَوْضِ اِذْ كَانَ عِنْدَهُ اَنَّ الْحَوْضَ مِمَّا يُؤْمِنُ بِهِ الْخَاصَّةُ وَالْعَامَّةُ حَتَّى اِنَّ الْعَجَائِزَ يَسْاَلْنَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَسْقِيَهُنَّ مِنْ حَوْضِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں پر حیرانگی کا اظہار کر رہے تھے جو حوضِ کوثر کے بارے میں شک کرتے ہیں اور اُن کے نزدیک حوضِ کوثر ایک ایسی چیز ہے جس پر ہر خاص و عام کو ایمان رکھنا چاہیے یہاں تک کہ بوڑھی خواتین اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے سیراب کرے۔

Marfat.com

فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُ بِهِ، وَفِيمَا ذَكَرْنَاهُ مِنَ التَّصْدِيقِ بِالْحَوْضِ الَّذِي اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِفَايَةٌ عَنِ الْاِكْثَارِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' اُس شخص سے جو حوضِ کوثر پر ایمان نہیں رکھتا اور اُس کو جھٹلاتا ہے' ہم نے حوضِ کوثر کی تصدیق کے حوالے سے جو کچھ ذکر کیا ہے' اُس کا وہ انکار کرتا ہے' وہ حوضِ کوثر جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا ہے اور جو کثرت کے حوالے سے کفایت کر جائے گا۔

بَابُ التَّصْدِيقِ وَالْاِيمَانِ بِعَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر کے عذاب کی تصدیق کرنے اور اُس پر ایمان رکھنے کا بیان

894- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: اَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الثَّوْرِيَّ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ}

[ابراهيم: 27]

قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے' دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت رکھے گا''۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

سورۂ طٰہٰ کی آیت کی تفسیر

895- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

894- رواہ البخاری: 4699.

895- رواہ ابن حبان: 3122، والبزار: 2233، وعزاہ الهيثمي في المجمع 67/7.

Marfat.com

اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَدْرُونَ فِيمَا اُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

{فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا} [طه: 124]

اَتَدْرُونَ مَا الضَّنْكُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ: عَذَابُ الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُ لَيُسَلَّطُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا، اَتَدْرُونَ مَا التِّنِّينُ؟ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ حَيَّةً، لِكُلِّ حَيَّةٍ سَبْعَةُ اَرْؤُسٍ، يَنْفُخُونَ جِسْمَهُ، وَيَلْسَعُونَهُ، وَيَخْدِشُونَهُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی:

''بے شک اُس کے لیے تنگی والی دنیاوی زندگی ہوگی''۔

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ ''ضنک'' سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کافر کو اُس کی قبر میں عذاب ہوگا' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اُس پر ننانوے ''تنین'' مسلط ہوں گے' کیا تم جانتے ہو کہ ''تنین'' کیا ہے؟ یہ ننانوے سانپ ہوں گے جن میں سے ہر سانپ کے سات سر ہوں گے اور وہ اُس کافر کے جسم پر پھونک ماریں گے اور اُسے ڈسیں گے اور اُسے قیامت تک زخمی کرتے رہیں گے''۔

عذابِ قبر کے سانپ

896 وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابْنَا اَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا الْهَيْثَمِ يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

896- رواہ ابن حبان: 3121، والدارمی 331/2، وأحمد 38/3، وأبو یعلیٰ: 1329، وأعلہ الہیثمی فی المجمع 55/3۔

Marfat.com

يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ، حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَلَوْ اَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا يَنْفُخُ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضْرَاءَ

''کافر پر اُس کی قبر میں ننانوے سانپ مسلط کیے جائیں گے' جو اُسے کاٹیں گے اور ڈنگ ماریں گے' ایسا قیامت قائم ہونے تک ہوتا رہے گا' اگر اُن میں سے کوئی ایک سانپ زمین پر پھونک مار دے تو وہاں سبزہ نہ اُگے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

897- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ تَعَالَى قَالَتْ: دَخَلَتْ يَهُودِيَّةٌ عَلَيَّ فَقَالَتْ: سَمِعْتِيهِ يَذْكُرُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ شَيْئًا؟ فَقَالَتْ لَهَا: وَمَا عَذَابُ الْقَبْرِ؟ قَالَتْ: فَسَلِيهِ، فَلَمَّا اَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَتْهُ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ؟ فَقَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ: فَمَا صَلَّى صَلَاةً بِلَيْلٍ اِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت میرے ہاں آئی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُسے قبر کے عذاب کے حوالے سے کچھ بیان کرتے ہوئے سنا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس سے کہا: قبر کا عذاب کیا ہوتا ہے؟ اُس نے کہا: تم اس بارے میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) پوچھ لینا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبر کا عذاب حق ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے نوافل ادا کرتے تھے تو میں نے آپ کو ہمیشہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

898- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزٌ، اَوْ عَجُوزَانِ مِنْ عَجَائِزِ يَهُودِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مدینہ منورہ کے یہودیوں سے تعلق رکھنے والی ایک بوڑھی عورت یا شاید دو بوڑھی خواتین میرے ہاں آئیں' اُن دونوں نے کہا: قبر والوں کو قبروں میں عذاب دیا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُن کی بات کو غلط قرار دیا۔ وہ دونوں چلی گئیں۔ جب نبی

897- رواہ البخاری: 1372 ومسلم: 586۔
898- انظر السابق۔

Marfat.com

الْمَدِينَةِ، فَقَالَتَا: اِنَّ اَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، قَالَتْ: فَكَذَّبْتُهُمَا فَخَرَجَتَا، وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عَجَائِزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ، فَزَعَمَتَا اَنَّ اَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ: صَدَقَتَا، اِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا قَالَتْ: فَمَا رَاَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي صَلَاةٍ اِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! مدینہ منورہ کے یہودیوں سے تعلق رکھنے والی دوخواتین میرے پاس آئی تھیں' اُن کا کہنا تھا کہ قبروالوں کو قبروں میں عذاب ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُن دونوں نے سچ کہا تھا اور اُن لوگوں (یعنی مُردوں) کو ایسا عذاب ہوتا ہے جسے تمام جانور سنتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس کے بعد میں نے ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جو بھی نماز ادا کرتے تھے تو اُس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

قبر کی آزمائش' دجال کی آزمائش جیسی ہے

899- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا، فَاَمَرَتْ لَهَا بِشَيْءٍ، فَقَالَتْ: اَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اَوْ اَعَاذَكُمُ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ الْكُسُوفِ وَقَالَتْ فِي آخِرِهِ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: اِنِّي اُرِيتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت اُن کے ہاں آئی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس کے بارے میں کسی چیز کی ہدایت کی تو اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچا کے رکھے! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو قبر کے عذاب سے بچا کے رکھے۔ اُس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے گرہن سے متعلق روایت ذکر کی ہے جس کے آخر میں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو دیکھا کہ تمہیں قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جو دجال کی آزمائش کی مانند (انتہائی شدید اور سخت تھی)۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی

899- رواه البخاري:1049، ومسلم:903، والنسائي 134/3، وأحمد 53/6، وابن حبان:2840، ومالك 187/1، والدارمي 359/1.

Marfat.com

اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

900- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ قُتَيْبَةُ: وَهُوَ حُمَيْدُ بْنُ طَرْخَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ: مَتَى دُفِنَ صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ؟ فَقَالُوا: فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسُرَّ بِذَلِكَ فَقَالَ: لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنونجار کے ایک باغ میں داخل ہوئے' وہاں آپ نے ایک قبر میں سے ایک آواز سنی تو دریافت کیا: اس قبر والے کو کب دفن کیا گیا تھا؟ تو بتایا گیا کہ زمانۂ جاہلیت میں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات پر مسرور ہو گئے اور آپ نے فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوائے۔

901- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ، فَسَمِعَ اَصْوَاتَ اَقْوَامٍ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَقَالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر بنونجار کے ایک باغ کے پاس سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت سفید خچر پر سوار تھے' آپ نے کچھ لوگوں کی آوازیں سنیں جنہیں اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن کرنا

900- رواہ النسائی 102/4، وأحمد 103/3، وابن حبان: 3126.

901- رواہ أحمد 175/3، وابن حبان: 3131، ومسلم: 2868.

Marfat.com

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَسَاَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ

ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوائے۔

دنیا میں قبر کا عذاب سننا، ممکن ہے

902- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اَصْوَاتًا حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: هَذِهِ اَصْوَاتُ الْيَهُودِ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج غروب ہونے کے وقت کچھ آوازیں سنیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ یہودیوں کی آوازیں ہیں جنہیں اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

ترشاخ کی وجہ سے قبر کے عذاب میں تخفیف

903- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ مَكَّةَ اَوِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى كَانَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر مکہ مکرمہ یا شاید مدینہ منورہ کے کسی باغ کے پاس سے ہوا تو آپ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

902- رواه البخاری:1375، ومسلم:2869، والنسائی 102/4، وابن أبي شيبة 375/3، وابن حبان:3124.

903- رواه البخاری:216، ومسلم:292، وأبو داؤد:20، والترمذی:70، وابن ماجه:347، وأحمد 225/1، وابن أبي شيبة 375/3.

Marfat.com

اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ، فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، وَوَضَعَ عَلَى قَبْرِ كُلِّ مِنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا، اَوْ اِلَى اَنْ يَيْبَسَا

904- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَكَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالْاَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ اَوْ مَكَّةَ، فَاِذَا هُوَ بِقَبْرَيْنِ فِيهِمَا رَجُلَانِ يُعَذَّبَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبَانِ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى، اِنَّ اَحَدَهُمَا كَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ قَالَ: اَرُونِي عَسِيبًا فَفَتَّهُ بِاثْنَيْنِ، فَجَعَلَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدًا، فَقَالَ النَّاسُ: لِمَ فَعَلْتَ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ مِنْ عَذَابِهِمَا مَا دَامَا هَكَذَا اَوْ مَا لَمْ يَيْبَسَا

نے ایک شاخ منگوائی' اُسے دوٹکڑوں میں تقسیم کیا اور اُن دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہوتیں اُس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے''۔ (یہاں متن کے الفاظ میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر مکہ مکرمہ یا شاید مدینہ منورہ میں کسی باغ کے پاس سے ہوا تو وہاں دو قبریں تھیں جن میں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے کوئی شاخ لا کر دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس شاخ کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور اُن میں سے ہر ایک کی قبر پر (ایک ٹکڑا) رکھ دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں (ٹکڑے) یوں ہی رہیں گے' یعنی جب تک یہ دونوں خشک نہیں ہوں گے اُس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

904- انظر السابق.

Marfat.com

905- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے' ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک تر شاخ منگوائی..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

906- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالُوا: اَنْبَاَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَاَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ، وَاللَّفْظُ لِوَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو کسی بڑے (یعنی مشکل یا بظاہر بڑے گناہ) کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا..... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

905- رواه البخاری:218، ومسلم:292، والترمذی:70، وابن أبی شیبة 375/3، والنسائی 28/1۔

906- انظر السابق۔

Marfat.com

كَبِيرٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

907- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زیادہ تر عذابِ قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

908- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زیادہ تر عذابِ قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

909- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ أَوْ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ} [السجدة: 21]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' یا ابوعبیدہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم اُنہیں (آخرت کے) بڑے عذاب سے پہلے (دنیا کے) قریبی عذاب کا مزہ چکھائیں گے''۔

907- رواہ أحمد 389/2، وابن ماجه: 348، والحاكم 183/1.

Marfat.com

قَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ

910- وَحَدَّثَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ زَاذَانَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ} [الطور: 47]

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد قبر کا عذاب ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوکریمہ نے زاذان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''بے شک ظلم کرنے والوں کے لیے اس کے علاوہ بھی عذاب ہوگا''۔

قَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ

وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد قبر کا عذاب ہے۔

جانور قبر کا عذاب سنتے ہیں

911- أَنْبَأَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ، فِيهِ قُبُورٌ مِنْهُمْ قَدْ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ: قَالَتْ: فَخَرَجَ، وَهُوَ يَقُولُ: اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَ: نَعَمْ، عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سیدہ اُم مبشر رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' میں اُس وقت بنونجار کے ایک باغ میں موجود تھی' اُس باغ میں کچھ لوگوں کی قبریں بھی تھیں جو زمانۂ جاہلیت میں مر گئے تھے' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ان لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! ایک ایسا عذاب جسے جانور سنتے ہیں۔

قبر میں سوال و جواب کیا ہوں گے؟

912- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

911- رواه ابن أبي شيبة 374/3، وابن حبان: 3125، وعزاه الهيثمي في المجمع 56/3، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1444.

912- رواه البخاري: 1338، ومسلم: 2870، وأحمد 1263، وأبو داؤد: 4751، والنسائي: 97/4.

Marfat.com

صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خُلَيْدُ بْنُ دَعْلَجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ، فَخَرَجَ مَذْعُورًا فَقَالَ: لِمَنْ هَذِهِ الْقُبُورُ؟ فَقَالُوا: لِقَوْمٍ مُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلُوا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُجِيرَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا اَنِّي اَتَخَوَّفُ اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَسَاَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا دَخَلَ حُفْرَتَهُ، وَتَفَرَّقَ عَنْهُ اَصْحَابُهُ، دَخَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَدِيدُ الِانْتِهَارِ، فَيُجْلِسُهُ فِي قَبْرِهِ، وَيَقُولُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: كُنْتُ اَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، فَيَقُولُ: مَا تَقُولُ فِي مُحَمَّدٍ؟ فَيَقُولُ: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَمَا يَسْاَلُهُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهِمَا، فَيَنْطَلِقُ بِهِ اِلَى مَقْعَدِهِ مِنَ النَّارِ، فَيَقُولُ: هَذَا كَانَ لَكَ، فَاَطَعْتَ رَبَّكَ وَعَصَيْتَ عَدُوَّكَ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ بِهِ اِلَى مَنْزِلِهِ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ، فَيَقُولُ: دَعُونِي اُبَشِّرُ اَهْلِي، وَيُوَسَّعُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا،

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنونجار کے کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو پریشانی کے عالم میں باہر تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا: یہ کن کی قبریں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ کچھ مشرکین کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے پروردگار سے یہ دعا کرو کہ وہ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے' اُس قسم کی ذات جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہو کہ تم لوگ دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنوائے' جب کوئی شخص اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے اور اُس کے ساتھی اُسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو ایک فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے جو بڑا بارعب ہوتا ہے اور اُس شخص کو اُس کی قبر میں بٹھا دیتا ہے اور اُس سے دریافت کرتا ہے: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ اگر تو وہ کوئی مؤمن ہو تو وہ جواب دیتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا جو ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ فرشتہ کہتا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ بندہ کہتا ہے: وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ تو فرشتہ ان دونوں کے علاوہ اور کسی چیز کے بارے میں اُس سے دریافت نہیں کرتا' پھر فرشتہ اُسے ساتھ لے کر جہنم کے ایک ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ تمہارا (ٹھکانہ) ہونا تھا لیکن تم نے اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کی اور اپنے دشمن (شیطان) کی نافرمانی کی۔ پھر فرشتہ اُسے ساتھ لے کر جنت میں اُس کے ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ تمہیں ملے گا۔ وہ مردہ کہتا ہے: تم مجھے موقع دو کہ میں اپنے گھر والوں کو خوشخبری سناؤں۔ پھر اُس مردہ کیلئے اُس کی قبر کو ستّر بالشت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَدِيدُ الِانْتِهَارِ، فَيُجْلِسُهُ فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَنْ كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَيَقُولُ: لَا اَدْرِي، فَيَقُولُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ. فَيَقُولُ لَهُ: فَمَا تَقُولُ فِي مُحَمَّدٍ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ. فَيَضْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ اُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُ صَوْتَهُ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ بِهِ اِلَى مَنْزِلِهِ مِنَ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: كَانَ هٰذَا مَنْزِلُكَ، فَعَصَيْتَ رَبَّكَ، وَاَطَعْتَ عَدُوَّكَ، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَنَدَامَةً، وَيَنْطَلِقُ بِهِ اِلَى مَنْزِلِهِ مِنَ النَّارِ، فَيَرَاهُمَا كِلَاهُمَا فَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ مِنْ وَرَاءِ صُلْبِهِ

جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اُس کے پاس بڑا بارعب فرشتہ آتا ہے' وہ اُسے بٹھاتا ہے اور اُس سے دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہتا ہے: مجھے نہیں معلوم! فرشتہ کہتا ہے: نہ تو تم نے سمجھا اور نہ ہی تم نے پڑھا۔ پھر فرشتہ اُس سے دریافت کرتا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے: میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو وہی بات کہہ دیتا تھا۔ تو فرشتہ اُس کے دونوں کانوں کے درمیان گرز سے ضرب لگاتا ہے تو وہ مردہ ایسی چیخ مارتا ہے کہ زمین پر موجود ہر چیز اُس کی چیخ سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سن پاتے ہیں۔ پھر فرشتہ اُسے ساتھ لے کر جنت کے ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہونا تھا لیکن تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور اپنے دشمن (شیطان) کی فرمانبرداری کی۔ تو اُس مردہ کی حسرت اور ندامت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اُسے لے کر اُس کے آگ والے ٹھکانہ کی طرف جاتا ہے' وہ اُسے دونوں ٹھکانے دکھاتا ہے' پھر اُس مردہ کی قبر اُس کیلئے تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ پشت کے پیچھے سے اُس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر گھس جاتی ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: مَا اَسْوَاَ حَالِ مَنْ كَذَّبَ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيثِ، لَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا، وَخَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس سے زیادہ بُرا حال اور کس کا ہوگا؟ جو اِن احادیث کو جھٹلا دے' ایسا شخص تو دور کی گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے اور واضح خسارہ کا شکار ہوتا ہے۔

Marfat.com

بَابُ ذِكْرِ الْاِيمَانِ وَالتَّصْدِيقِ بِمَسْاَلَةِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ

913- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا قُبِرَ اَحَدُكُمْ اَوِ الْاِنْسَانُ، اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ، وَلِلْآخَرِ: النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَهُوَ قَائِلٌ مَا كَانَ يَقُولُ، فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَيَقُولَانِ: اِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ذِرَاعًا، وَيُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُولُ: دَعُونِي اَرْجِعُ اِلَى اَهْلِي فَاُخْبِرَهُمْ، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

باب: منکر اور نکیر کے سوال کرنے پر ایمان رکھنے اور اُس کی تصدیق کرنے کا تذکرہ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جب کسی انسان کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو دو سیاہ اور نیلے رنگ کے فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' جن میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے' وہ دونوں اُس سے دریافت کرتے ہیں: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہا کرتے تھے؟ تو وہ جو دنیا میں کہا کرتا تھا وہی بات کہتا ہے' اگر وہ مؤمن ہو تو کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں پتا تھا کہ تم یہ بات کہو گے۔ پھر اُس بندہ کیلئے اُس کی قبر کو ستّر بالشت لمبائی اور چوڑائی میں کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اُس کیلئے اُس کی قبر کو روشن کر دیا جاتا ہے' پھر اُس سے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ! وہ مردہ کہتا ہے: تم لوگ مجھے موقع دو کہ میں اپنے اہل خانہ کے پاس واپس جا کر اُنہیں اس بارے میں

913- رواه الترمذی: 1071، وابن أبي عاصم فی السنة: 864، وابن حبان: 3117، والبيهقی فی عذاب القبر: 56، وخرجه الألبانی فی الصحيحة: 1391.

Marfat.com

مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ، وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: لَا اَدْرِی، كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا، وَكُنْتُ اَقُولُهُ، فَيَقُولَانِ: اِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ: الْتَئِمِی عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهَا اَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ

بتاتا ہوں۔تو اُس سے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ جیسے وہ دُلہن سوتی ہے جسے وہ شخص بیدار کرتا ہے جو اُس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اُس کی قبر سے (قیامت کے دن) اُٹھائے گا۔اور اگر وہ منافق ہوتو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم! میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو وہی بات کہہ دیتا تھا۔تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر زمین کو کہا جاتا ہے کہ تم اس کیلئے تنگ ہو جاؤ۔تو زمین اُس کیلئے سکڑ جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہو جاتی ہیں اور پھر قبر میں اُس شخص کو مسلسل عذاب ہوتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے ٹھکانہ سے (قیامت کے دن) دوبارہ نہیں اُٹھائے گا''۔

914- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِی ابْنَ اَبِی عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِی قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ اَصْحَابُهُ، اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِی هَذَا الرَّجُلِ؟ فِی مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ:

''جب بندہ کو اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی اُسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے' دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' وہ دونوں اُسے بٹھا دیتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: ان صاحب کے بارے میں' یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے

914- رواہ البخاری:1338·ومسلم:2870·وأبو داؤد:3231·وأحمد 26/3·وابن حبان:3120·والبیهقی فی السنن 80/4.

Marfat.com

اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ اِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ. قَدْ اَبْدَلَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا كِلَاهُمَا اَوْ قَالَ: جَمِيعًا

ہیں: اگر تو وہ مؤمن ہو تو وہ جواب دیتا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اُس مردہ سے کہا جاتا ہے: تم اُس کی طرف دیکھو جو جہنم میں ممکنہ ٹھکانہ ہو سکتا تھا' اللہ تعالیٰ نے اُس کی جگہ تمہیں جنت میں ٹھکانہ عطا کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ مردہ اُن دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا. وَيُمْلَاُ عَلَيْهِ خَضِرًا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى حَدِيثِ اَنَسٍ قَالَ:

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ مردہ کیلئے اُس کی قبر کو ستّر بالشت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور قیامت کے دن تک اُسے سبزہ سے بھر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہم دوبارہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:)

وَاَمَّا الْكَافِرُ. اَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا اَدْرِي. كُنْتُ اَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ. فَيُقَالُ لَهُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ. ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ. فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مِنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ

جہاں تک کافر اور منافق کا تعلق ہے تو اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم! جو کچھ لوگ کہتے تھے میں بھی وہ کہہ دیتا تھا۔ تو اُسے کہا جاتا ہے: تم نے نہ تو سمجھا اور نہ ہی پڑھا۔ پھر اُس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے گرز کے ذریعہ ضرب لگائی جاتی ہے تو وہ مردہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے دو گروہوں (یعنی انسانوں اور جنات) کے علاوہ آس پاس ہر چیز سنتی ہے"۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان

915- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) یعلیٰ بن عطاء بیان کرتے ہیں: ایک

Marfat.com

هَارُونَ قَالَ: اَنْبَاَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى اَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ: اِنَّكَ مُعَلِّمٌ، وَاِنَّكَ عَلَى جَنَاحِ فِرَاقِ الدُّنْيَا، فَعَلِّمْنِي خَيْرًا يَنْفَعُنِي اللهُ بِهِ، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اِمَّا لَا، فَاعْقِلْ، كَيْفَ اَنْتَ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنَ الْاَرْضِ اِلَّا مَوْضِعَ اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ فِي ذِرَاعَيْنِ جَاءَ بِكَ اَهْلُكَ الَّذِينَ كَانُوا يَكْرَهُونَ فِرَاقَكَ، وَاِخْوَانُكَ الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَزَّبُونَ بِاَمْرِكَ فَتَلُّوكَ فِي ذَلِكَ الْمَتَلِّ، ثُمَّ سَدُّوا عَلَيْكَ مِنَ اللبِنِ، وَاَكْثَرُوا عَلَيْكَ مِنَ التُّرَابِ، وَخَلَّوْا بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَتَلِّكَ ذَلِكَ، فَجَاءَتْ مَلَكَانِ اَزْرَقَانِ جَعْدَانِ، يُقَالُ لَهُمَا: مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ فَقَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَاِنْ قُلْتَ: رَبِّيَ اللهُ، وَدِينِيَ الْاِسْلَامُ، وَنَبِيِّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ وَاللهِ هُدِيتَ وَنَجوْتَ، وَاِنْ قُلْتَ: لَا اَدْرِي فَقَدْ وَاللهِ هَوَيْتَ وَرُدِيتَ

916- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے بولا: آپ تعلیم دینے والے ہیں اور آپ دنیا سے علیٰحدگی اختیار کرنے کے کنارے پر ہیں تو آپ مجھے کسی ایسی بھلائی کی تعلیم دیجئے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اصرار کرتے ہو تو ٹھیک ہے! تم یہ بات سمجھ لو کہ اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تمام روئے زمین میں سے تمہارے حصہ میں صرف چار بالشت لمبی اور دو بالشت چوڑی جگہ آئے گی' تمہارے وہ اہلِ خانہ جو تمہاری جدائی کو ناپسند کرتے تھے وہ تمہیں ساتھ لے کر آئیں گے' تمہارے وہ بھائی جو تمہارے معاملہ میں حصہ دار ہوا کرتے تھے وہ تمہیں ساتھ لے کر آئیں گے اور تمہیں قبر میں رکھ کر اُس کے اوپر اینٹیں لگا دیں گے اور تم پر ڈھیر ساری مٹی ڈال دیں گے' تمہیں تمہارے گڑھے کے حوالے کر دیں گے پھر بکھرے ہوئے بالوں والے' نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آئیں گے' اُن دونوں کو منکر اور نکیر کہا جاتا ہوگا' وہ دونوں دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟ اگر تم نے یہ جواب دیا: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں' تو اللہ کی قسم! تمہیں ہدایت نصیب ہوگی اور تم نے نجات پالی' اور اگر تم نے یہ کہا کہ مجھے نہیں معلوم! تو اللہ کی قسم! تم بھٹک گئے اور تمہیں مسترد کر دیا جائے گا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہو

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا عُمَرُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أُعِدَّ لَكَ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ وَشِبْرٌ فِي عَرْضِ ذِرَاعٍ وَشِبْرٍ؟ ثُمَّ قَامَ إِلَيْكَ أَهْلُكَ، فَغَسَّلُوكَ وَكَفَّنُوكَ وَحَنَّطُوكَ ثُمَّ حَمَلُوكَ حَتَّى يُغَيِّبُوكَ فِيهِ، ثُمَّ يُهِيلُوا عَلَيْكَ التُّرَابَ، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنْكَ، وَأَتَاكَ مُسَائِلُ الْقَبْرِ: مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ، أَصْوَاتُهُمَا مِثْلُ الرَّعْدِ الْقَاصِفِ، وَأَبْصَارُهُمَا مِثْلُ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ، قَدْ سَدَلَا شُعُورَهُمَا، فَتَلْتَلَاكَ وَتَهَوَّلَاكَ وَقَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ وَيَكُونُ مَعِي قَلْبِي الَّذِي هُوَ مَعِي الْيَوْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: إِذَنْ أَكْفِيكَهُمَا بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

گا جب تمہارے لیے زمین میں سے تین بالشت اور ایک ہاتھ لمبی اور ایک بالشت اور ایک ہاتھ چوڑی جگہ ہو گی' پھر تمہارے اہل خانہ تمہاری طرف آئیں گے' تمہیں غسل دیں گے' تمہیں کفن دیں گے' تمہیں خوشبو لگائیں گے پھر تمہیں اُٹھائیں گے اور تمہیں زمین میں چھپا دیں گے' پھر تم پر مٹی ڈال دیں گے' پھر تمہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ پھر قبر میں سوال کرنے والے منکر اور نکیر تمہارے پاس آئیں گے' جن کی آواز کڑکتی ہوئی بجلی کی مانند ہو گی اور جن کی بینائی چمکتی ہوئی بجلی کی مانند ہو گی' اُنہوں نے اپنے بال پیچھے کی طرف کیے ہوئے ہوں گے' وہ زمین کو ہلاتے ہوئے اور تمہیں ڈراتے ہوئے آئیں گے اور کہیں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا اُس وقت بھی میرے ساتھ میرا وہی دل ہو گا جو آج میرے ساتھ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر اللہ کے حکم سے میں اُن کا سامنا کر لوں گا۔

917- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَعَافِرِيُّ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَرَ فَتَّانَيِ الْقَبْرِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَوَ تُرَدُّ عَلَيْنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر کی آزمائش کا ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا ہماری عقلیں ہمیں واپس کر دی جائیں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! اُسی طرح جیسے آج ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر اُس کو جواب دے دیا جائے

917- رواه أحمد 172/2، وابن حبان: 3115، وابن عدي 855/2.

Marfat.com

عُقُولُنَا؟ قَالَ: نَعَمْ كَهَيْئَتِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ عُمَرُ: فِي فِيهِ الْحَجَرُ

گا (یعنی قبر کے فرشتوں کا جواب دے دیا جائے گا)۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان

918- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِذَا تُوُفِّيَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ مَلَائِكَةً فَيَقْبِضُونَ رُوحَهُ فِي أَكْفَانِهِ، فَإِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ يَنْتَهِرَانِهِ، فَيَقُولَانِ: مَنْ رَبُّكَ؟ قَالَ: رَبِّيَ اللهُ، قَالَا: مَا دِينُكَ؟ قَالَ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، قَالَا: مَنْ نَبِيُّكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قَالَا: صَدَقْتَ، كَذَلِكَ كُنْتَ، أَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنْهَا، وَأَرُوهُ مَقْعَدَهُ مِنْهَا، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُضْرَبُ ضَرْبَةً يَلْتَهِبُ قَبْرُهُ نَارًا مِنْهَا، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ، أَوْ تَمَاسَّ، وَيُبْعَثُ عَلَيْهِ حَيَّاتٌ مِنْ حَيَّاتِ الْقَبْرِ كَأَعْنَاقِ الْإِبِلِ، فَإِذَا خَرَجَ قُمِعَ بِمَقْمَعٍ مِنْ نَارٍ أَوْ حَدِيدٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب بندہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف فرشتے بھیجتا ہے' وہ اُس کے کفن میں اُس کی روح کو قبض کرتے ہیں' پھر جب اُسے قبر میں رکھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے' جو اُسے ڈانٹتے ہیں اور کہتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ بندہ کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ بندہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: تمہارے نبی کون ہیں؟ بندہ کہتا ہے: وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ وہ دونوں کہتے ہیں: تم نے سچ کہا ہے' تم اسی طرح (دنیا میں) تھے۔ (پھر وہ دوسرے فرشتوں سے کہتے ہیں:) تم لوگ اس کیلئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اسے جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دو۔ لیکن جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اُسے ضرب لگائی جاتی ہے' اُس کی قبر میں آگ بھڑک اُٹھتی ہے' اُس کی قبر اُس کیلئے تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں اور اُس پر سانپ چھوڑ دیئے جاتے ہیں جو قبر کے سانپ ہوتے ہیں جو اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوتے ہیں' جب وہ نکلتا ہے تو اُس پر آگ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لوہے کے گرز کے ذریعہ مارا جاتا ہے۔

حضرت براء کی نقل کردہ طویل روایت

919- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم

919- رواه أحمد 295/4، وأبو داؤد: 4753، وعبد الرزاق: 6737، وابن أبي شيبة 380/3، والطيالسي: 733، والحاكم 37/1.

Marfat.com

اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَاَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ، نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ بِيضُ الْوُجُوهِ، كَاَنَّمَا وُجُوهُهُمُ الشَّمْسُ، حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَيَجْلِسُ عِنْدَ رَاْسِهِ فَيَقُولُ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اخْرُجِي اِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ، فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا، فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَاْخُذُوهَا، فَيَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْاَكْفَانِ وَفِي

انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے جنازہ میں شرکت کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے' جب ہم قبر کے پاس آئے تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد بیٹھ گئے' ہماری یہ حالت تھی کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک میں ایک چھڑی تھی جس کے ذریعہ آپ زمین کرید رہے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اُٹھایا اور فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو! یہ بات آپ نے تین مرتبہ یا شاید دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندۂ مؤمن دنیا سے لاتعلق ہونے لگتا ہے اور آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو آسمان سے فرشتے نازل ہو کر اُس کی طرف آتے ہیں جن کے چہرے چمکدار ہوتے ہیں' یوں جیسے اُن کے چہرے سورج ہوں وہاں تک جہاں تک بینائی جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اُس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں' اُن فرشتوں کے پاس جنت کے کفن ہوتے ہیں' جنت کی خوشبو ہوتی ہیں۔ پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اُس شخص کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور پھر کہتا ہے: اے مطمئن جان! تم نکل کر اپنے پروردگار کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چلی جاؤ! تو وہ یوں بہتی ہوئی نکلتی ہے جس طرح مشکیزے میں سے قطرہ نکلتا ہے' تو ملک الموت اُسے پکڑ لیتا ہے' جب وہ اُسے پکڑتا ہے تو وہ پلک جھپکنے کے عرصہ کیلئے بھی اُسے اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا' اُسے مکمل طور پر پکڑ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتے اُس جان کو اُس کفن میں ڈال دیتے ہیں اور اُسے وہ خوشبو لگا دیتے ہیں' تو وہ جان اُس کے جسم سے یوں نکلتی ہے کہ اُس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے جو مشک زمین پر پایا جاتا ہے۔ پھر فرشتے اُسے لے کر اوپر کی

Marfat.com

ذَلِكَ الْحَنُوطِ، فَيَخْرُجُ مِنْهُ كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ؟ فَيَقُولُونَ: هَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتَّى يَصْعَدُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيُسْتَفْتَحُ، فَيُفْتَحُ لَهُ، فَيَسْتَقْبِلُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا، حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ، فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ: فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ، وَآمَنْتُ بِهِ، وَصَدَّقْتُ بِهِ، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ

طرف چڑھتے ہیں تو وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں: اس روح کی خوشبو کتنی پاکیزہ ہے۔ دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے۔ وہ فرشتے اُس کا وہ نام لیتے ہیں جو دنیا میں اُس کا سب سے اچھا نام ہوتا ہے یہاں تک کہ فرشتے اُسے لے کر آسمانِ دنیا کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور دروازہ کھولنے کیلئے کہتے ہیں تو اُس کیلئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔ تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اُس کا استقبال کرتے ہیں' پھر اگلے آسمان کے فرشتے بھی ایسا ہی کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ فرشتے اُسے لے کر ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ساتویں آسمان میں علیین میں میرے بندہ کے نامۂ اعمال کو نوٹ کرلو اور اسے زمین کی طرف واپس کردو' کیونکہ میں نے اس کو اُسی میں سے پیدا کیا تھا اور اُسی میں اس کو لوٹاؤں گا اور اُسی میں سے دوبارہ اس کو نکالوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تو اُس کی روح کو اُس کے جسم میں واپس کر دیا جاتا ہے' پھر دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' اُسے بٹھاتے ہیں اور اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: اُن صاحب کا کیا معاملہ ہے جنہیں تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا؟ تو وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہیں اس بات کا کیسے پتا چلا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور اُس پر ایمان لایا اور اُس کی تصدیق کی۔ تو آسمان سے ایک منادی پکار کر کہتا ہے: میرے بندہ

Marfat.com

الْجَنَّةِ. وَالْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ. وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ. فَيَأْتِيهِ مِنْ طِيبِهَا وَرَوْحِهَا. وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ. يَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ: اَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ. هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ. فَيَقُولُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ الَّذِي يَجِيءُ بِالْخَيْرِ. فَيَقُولُ: اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ. حَتَّى اَرْجِعَ اِلَى اَهْلِي وَمَالِي.

نے سچ کہا ہے' تم لوگ اس کیلئے جنت کا بچھونا بچھا دو' اسے جنت کا لباس پہنا دو' اس کیلئے ایسا دروازہ کھول دو جو جنت کی طرف کھلتا ہو' تاکہ وہاں سے اسے جنت کی خوشبو اور راحت آئے۔ پھر اُس مردہ کیلئے اُس کی قبر کو تاحدِ نگاہ وسیع کر دیا جاتا ہے' پھر ایک شخص اُس کے پاس آتا ہے جس کا چہرہ خوبصورت ہوتا ہے' لباس خوبصورت ہوتا ہے' خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے' وہ یہ کہتا ہے: تم خوشخبری قبول کرو اُس بات کی جو تمہیں خوش کر دے گی' یہی وہ دن تھا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ مردہ دریافت کرتا ہے: تم کون ہو؟ کیونکہ تمہارا چہرہ وہ ہے جو بھلائی لے کر آیا ہے۔ تو وہ شخص جواب دیتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں۔ پھر وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل خانہ اور اپنے مال کی طرف واپس جا سکوں۔

وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ. يَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهِ فَيَقُولُ: يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ. اخْرُجِي اِلَى سَخَطٍ مِنَ اللهِ وَغَضَبٍ. فَتُفَرَّقَ فِي جَسَدِهِ قَالَ: فَيُخْرِجُهَا تَتَقَطَّعُ مَعَهَا الْعُرُوقُ وَالْعَصَبُ. كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعْهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَاْخُذُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ. فَيَخْرُجُ مِنْهُ رِيحٌ كَاَنْتَنِ

لیکن جب کافر بندہ دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور آخرت کی طرف جاتا ہے تو آسمان سے کچھ فرشتے اُتر کر اُس کی طرف آتے ہیں جن کے چہرے سیاہ ہوتے ہیں' اُن کے ساتھ ٹاٹ ہوتا ہے' وہ تاحدِ نگاہ تک اُس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں' پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اُس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور یہ کہتا ہے: اے خبیث روح! تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کی طرف جاؤ! تو اُس کا جسم اِدھر اُدھر ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تو روح اُس کے جسم سے یوں نکلتی ہے کہ اُس کے ساتھ رگیں اور پٹھے یوں پریشان ہوتے ہیں جیسے گیلی روئی میں سے خاردار لوہے کو نکالا جاتا ہے۔ پھر ملک الموت اُس روح کو پکڑتا ہے' جب وہ اُسے پکڑتا ہے تو پلک جھپکنے کے عرصہ کیلئے بھی اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ وہ اُسے لے کر اُس کپڑے میں لپیٹ دیتے ہیں' اُس میں سے ایسی بُو

Marfat.com

جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: اِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْتَفْتِحُونَ، فَلَا يُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

{لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ} [الاعراف: 40]

قَالَ: فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اُكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي سِجِّينٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلَى، وَاَعِيدُوهُ اِلَى الْاَرْضِ، فَاِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا اُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرَى قَالَ: فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

{وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ، فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ، اَوْ تَهْوِي بِهِ

آتی ہے جو کسی بھی مردار کی سب سے زیادہ بُری بُو ہو سکتی ہے جو روئے زمین پر پائی جاتی ہو۔ فرشتے اُسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں تو وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ فرشتے یہی کہتے ہیں: یہ کیسی خبیث روح ہے۔ دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے' وہ دنیا میں اُس کا سب سے زیادہ قبیح نام لیتے ہیں جس نام سے اُسے دنیا میں بلایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ فرشتے اُسے لے کر آسمانِ دنیا کی طرف چڑھ جاتے ہیں' وہ اُس کیلئے دروازہ کھولنے کا کہتے ہیں تو اُس کیلئے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اُن لوگوں کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں اُس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہیں ہوتا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ کا نام سب سے نیچے والی زمین سجّین میں نوٹ کرلو' اور اسے زمین کی طرف واپس لوٹا دو کیونکہ اُسی سے میں نے اسے پیدا کیا تھا اور اُسی میں اسے لوٹاؤں گا اور اُسی میں سے ہی اسے دوبارہ نکالوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تو پھر اُس کی روح کو ایک طرف ڈال دیا جاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو (کسی کو) اللہ کا شریک قرار دیتا ہے تو وہ (یوں ہوگا) جیسے وہ آسمان سے گرا ہو اور پھر پرندے اسے اُچک لیں یا ہوا اُس کو دور

Marfat.com

الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ} [الحج: 31].

فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا اَدْرِي، وَيَقُولَانِ لَهُ: وَمَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا اَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: اَفْرِشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ، وَاَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا اِلَى النَّارِ، فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ اَضْلَاعُهُ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ، قَبِيحُ الثِّيَابِ، مُنْتِنُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ: اَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ: مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ الَّذِي يَجِيءُ بِالشَّرِّ؟ فَيَقُولُ: اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ، فَيَقُولُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ، رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ

کی جگہ پر لے جا کر پھینک دے''۔

تو اُس شخص کی روح اُس کے جسم میں دوبارہ ڈال دی جاتی ہے' دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں' اُسے بٹھاتے ہیں اور اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں نہیں جانتا۔ فرشتے اُس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں نہیں جانتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تو آسمان سے ایک منادی پکار کر یہ کہتا ہے: اس کیلئے جہنم کا بچھونا بچھا دو اور اسے جہنم کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو تا کہ اُس دروازہ سے جہنم کی گرمی اور تپش اس کی طرف آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اُس شخص کی قبر اُس کیلئے تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں' پھر ایک بُری شکل والا بُرے لباس والا شخص جس کی بُو انتہائی بدبودار ہوتی ہے وہ اُس کے پاس آتا ہے اور وہ کہتا ہے: جو بُرا سلوک تمہارے ساتھ ہو رہا ہے اُس کے بارے میں اطلاع حاصل کرو' یہی وہ دن تھا جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا۔ مردہ کہتا ہے: تم کون ہو؟ جو میرے پاس یہ بُرائی لے کر آئے ہو۔ تو وہ کہتا ہے: میں تمہارا بُرا عمل ہوں۔ پھر وہ (مُردہ) کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تُو قیامت قائم نہ کر! اے میرے پروردگار! تُو قیامت قائم نہ کر۔

920- اَنْبَاَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

Marfat.com

هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں شرکت کیلئے نکلے۔ اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

921- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے..... اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

922- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ}

[ابراهيم: 27]

قَالَ: التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا: اِذَا جَاءَهُ مَلَكَانِ فِي الْقَبْرِ فَقَالَا لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''جولوگ ایمان لائے' اللہ تعالیٰ اُنہیں دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت رکھے گا''۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دنیاوی زندگی میں ثابت قدم رہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب قبر میں دو فرشتے اُس

922- رواہ البخاری:1369 ومسلم:2871۔

Marfat.com

فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ. قَالَا لَهُ: فَمَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ. قَالَا لَهُ: فَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَبِيَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

کے پاس آئیں گے اور اُس سے دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تو وہ کہے گا: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ دونوں فرشتے اُس سے دریافت کریں گے: تمہارا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دے گا: میرا دین اسلام ہے۔ وہ دونوں فرشتے اُس سے دریافت کریں گے: تمہارے نبی کون ہیں؟ تو وہ جواب دے گا: میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تو دنیاوی زندگی میں ثابت قدم رہنے سے یہ مراد ہے۔

❖❖❖❖❖

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ التَّصْدِيقِ بِالدَّجَّالِ، وَاَنَّهُ خَارِجٌ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ

کتاب: دجال (کے وجود) اور اُس کے اِس اُمت میں خروج کرنے کی تصدیق کا بیان

بَابُ اسْتِعَاذَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَتَعْلِيمِهِ لِاُمَّتِهِ اَنْ يَسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنا اور اپنی اُمت کو اس بات کی تعلیم دینا کہ وہ بھی دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگیں

923- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں آگ (یا جہنم) کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور آگ کے عذاب سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور خوشحالی کی آزمائش سے اور غربت کی آزمائش سے اور دجال کے شر سے (تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختلف چیزوں سے پناہ مانگنا

924- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

Marfat.com

مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو:

اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں آگ کی آزمائش' آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں کاہلی' بڑھاپے' گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

925- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، ذَكَرَ فِيهِنَّ:

وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَلَهُ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا کرتے تھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن کلمات میں یہ بھی ذکر کیا:

''میں دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' اس کے کئی طرق ہیں۔

926- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا: اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو عَامِرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

926- رواہ مسلم: 588، وأبو داؤد: 983، وابن ماجه: 909، وأحمد 2/237، وابن حبان: 1967، والبيهقي 2/154، وابن خزيمة: 721، والدارمي 1/310.

Marfat.com

الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَالْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے اور دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

927- وَاَنْبَانَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

''اے اللہ! میں قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی ہدایت

928- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَنٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

927- رواہ البخاری:1377·ومسلم:131·وأحمد522/2·وابن حبان:1019·والنسائی278/8·وابن الخزیمة:721.
928- رواہ مسلم:128·وأبو داؤد:983·والنسائی58/3·وأحمد237/2·والدارمی310/1·وأبو عوانة235/2·وابن خزیمة:721.

Marfat.com

وَسَلَّمَ:

اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ، فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

''جب کوئی شخص تشہد پڑھ لے تو وہ چار چیزوں سے پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش سے''۔

929- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ جَهَنَّمَ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، ثُمَّ لِيَدْعُ لِنَفْسِهِ بَعْدُ بِمَا شَاءَ

''جب کوئی شخص تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے: قبر کے عذاب سے' جہنم کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کے شر سے' پھر اُس کے بعد وہ اپنے لیے جو چاہے دعا مانگے''۔

وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

اس روایت کے بھی کئی طرق ہیں۔

930- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

929- انظر السابق.

930- رواه مسلم: 590، وأبو داؤد: 1542، والترمذی: 3488.

Marfat.com

عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ، كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَيَقُولُ: قُولُوا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں کو اس دعا کی تعلیم یوں دیتے تھے جس طرح اُنہیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: تم لوگ یہ پڑھو:

''اے اللہ! بے شک ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

931- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

932- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ:

اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَقَدِ اسْتَعَاذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدَّجَّالِ، وَعَلَّمَ اُمَّتَهُ اَنْ يَسْتَعِيذُوا

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال سے پناہ مانگی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ لوگ بھی دجال کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگیں' تو مسلمانوں کیلئے یہ

Marfat.com

بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ اَنْ يَسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْهُ وَقَدْ حَذَّرَ اُمَّتَهُ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ الدَّجَّالَ، وَوَصَفَهُ لَهُمْ فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ اَنْ يَحْذَرُوهَ وَيَسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ زَمَانٍ يَخْرُجُ فِيهِ الدَّجَّالُ، فَيَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ اَنْ يَحْذَرُوهُ وَيَسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ زَمَانٍ يَخْرُجُ فِيهِ الدَّجَّالُ، فَاِنَّهُ زَمَانٌ صَعْبٌ، اَعَاذَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِنْهُ وَقَدْ رُوِيَ اَنَّهُ قَدْ خُلِقَ، وَهُوَ فِي الدُّنْيَا مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ اِلَى الْوَقْتِ الَّذِي يَاْذَنُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخُرُوجِهِ

بات مناسب ہے کہ وہ اُس (دجال) سے عظیم اللہ کی پناہ مانگیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کی حدیث کے علاوہ اپنی اُمت کو اس سے بچنے کی تلقین کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کی صفت لوگوں کے سامنے بیان کی ہے' تو مسلمانوں کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اس سے بچنے کی کوشش کریں اور اس بات سے اللہ کی پناہ مانگیں کہ اُن کو ایسا زمانہ نصیب ہو جس میں دجال کا خروج ہوگا کیونکہ وہ ایک مشکل زمانہ ہوگا' اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ لوگوں کو اُس سے بچا کے رکھے۔ یہ روایت بھی منقول ہے کہ دجال پیدا ہو چکا ہے اور وہ دنیا میں موجود ہے اور اُسے لوہے (کی زنجیروں) میں باندھا ہوا ہے اور یہ اُس وقت تک بندھا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اُسے نکلنے کی اجازت نہیں دے گا۔

933- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَمَا اِنَّهُ قَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ، وَمَشَى فِي الْاَسْوَاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ (یعنی دجال) کھانا کھائے گا اور بازاروں میں چلے پھرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد دجال تھا۔

934- وَحَدَّثَنَا اَيْضًا مُوسَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

933- رواه أحمد 444/4 والبزار: 3382 وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 4699.

934- انظر السابق.

Marfat.com

هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي مَعْقِلٍ : اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَقَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ، وَمَشَى فِي الْاَسْوَاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابن معقل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''وہ کھانا کھائے گا اور بازاروں میں چلے پھرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد دجال ہے۔

935- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ

''دجال کی ایک آنکھ بند ہوگی' اُس پر ناک کی طرف سے آنے والا جلد کا ٹکڑا ہوگا' اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا''۔

دجال' کانا ہوگا

936- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

935- رواه البخاری:7131، وكذا مسلم:2933، وأبو داؤد:4316، وأبو يعلى:3016.

936- رواه أحمد 324/5، وأبو داؤد:4320، والبزار:3389، وأبو يعلى:3016، وابن حبان:6794، وخرجه الألبانی فی صحيح أبی داؤد:3630.

Marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ اَنْ لَا تَعْقِلُوا. اِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ اَفْحَجُ دَعْجٌ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا اَنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ. وَاعْلَمُوا اَنَّكُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَمُوتُوا

''میں تمہیں دجال کے بارے میں بتاتا ہوں' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ تم سمجھ نہیں سکو گے' دجال ایک چھوٹے قد کا' بھاری جسامت کا' کالی آنکھوں والا شخص ہوگا جس کی ایک آنکھ ٹھیک نہیں ہوگی' وہ نہ تو باہر کی طرف نکلی ہوئی ہوگی اور نہ ہی صرف گڑھا ہوگا' اگر تمہیں اس حوالے سے کوئی اُلجھن ہو تو یہ بات جان لو کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور تم لوگ مرنے سے پہلے اپنے پروردگار کا دیدار نہیں کرو گے (یعنی جو دنیا میں تمہارے سامنے آئے گا وہ تمہارا پروردگار نہیں ہوسکتا)''۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا

937- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّيْبَانِيُّ يَعْنِي اَبَا عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ مَا يُحَدِّثُنَا عَنِ الدَّجَّالِ، وَيُحَذِّرُنَاهُ، وَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ کے آخر میں ہمیں دجال کے بارے میں بتایا اور ہمیں اُس سے بچنے کی تلقین کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین میں یہ بات شامل تھی:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَمْ تَكُنْ عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَعْظَمُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَهُ اُمَّتَهُ،

''اے لوگو! روئے زمین پر کوئی بھی فتنہ ایسا نہیں ہے جو دجال کے فتنہ سے زیادہ بڑا ہو' اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اُس نبی نے اپنی اُمت کو اُس (دجال) سے بچنے کی ہدایت کی اور میں آخری

937- رواہ ابن ماجہ: 4077، وابن أبي عاصم في السنة: 391، خرجه الألباني في ظلال الجنة 173/1۔

Marfat.com

وَاَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ، فَاِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ، فَاَنَا حَجِيجُ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَاِنْ يَخْرُجْ مِنْ بَعْدِي فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

نبی ہوں اور تم لوگ آخری اُمت ہو' تو وہ لازمی طور پر تمہارے درمیان ہی نکلے گا' اگر وہ اُس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں ہر مسلمان کیلئے بچنے کا ذریعہ ہوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے گا اور ہر مسلمان کا میری جگہ' اللہ تعالیٰ نگہبان ہوگا''۔

938- وَحَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَرَ الدَّجَّالَ يَوْمًا، فَقَالَ:

اِنَّهُ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى، كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور اُس کی دائیں آنکھ پھولے ہوئے انگور کی مانند ہوگی''۔

939- اَنْبَاَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ: اَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر کرتے ہوئے اُس کی اونچ نیچ کا ذکر کیا (یعنی اتنا زیادہ ذکر کیا) کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہوگا' جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو ہماری پریشانی کا احساس ہو گیا' ہم نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر کیا تھا اور اُس کو اتنا بڑھا

938- رواہ البخاری:7123، ومسلم:2933، وأبو داؤد:4757، والترمذی:2236۔

939- رواہ مسلم:2137، وأبو داؤد:4321، والترمذی:2241۔

Marfat.com

ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ. فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَعَ. حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. فَمَا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا. فَسَأَلَنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ. ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ. فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ. حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. فَقَالَ: غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ. فَاِنْ يَخْرُجْ. وَاَنَا فِيكُمْ. فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ. وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ. فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ. وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

چڑھا کر بیان کیا کہ ہم نے یوں گمان کیا کہ شاید وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ چیزوں کا زیادہ اندیشہ ہے' اگر وہ اُس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو تمہارے لیے میں اُس کے سامنے رکاوٹ بن جاؤں گا اور اگر وہ اُس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود نہ ہوا تو ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے گا اور میری جگہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا"۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت تمیم داری کا بیان کردہ واقعہ

940- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ. عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ. عَنْ مُجَالِدٍ. عَنِ الشَّعْبِيِّ. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ. اَوْ كَمَا قَالَتْ. فَاسْتَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ. فَبَيْنَ قَائِمٍ

امام شعبی نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے' آپ اُس سے پہلے صرف جمعہ کے دن ہی منبر پر تشریف فرما ہوتے تھے' لوگوں کو اس حوالے سے پریشانی ہوئی' کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی طرف اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے فرمایا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ! آج میں اس جگہ پر اس لیے کھڑا ہوا ہوں تا کہ تم لوگوں کو ایک معاملہ کے حوالے سے رغبت اور ڈر کے حوالے سے بتاؤں! (یعنی ایک ایسی چیز کے بارے میں بتاؤں جس سے تمہیں دلچسپی بھی ہوگی اور تمہیں اُس سے پریشانی

940- رواه مسلم: 2942، وأبو داؤد: 4327، وابن ماجه: 4047، وأحمد 373/6.

Marfat.com

وَجَالِسٍ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ: اَنِ اجْلِسُوا، فَاِنِّي لَمْ اَقُمْ مَقَامِي هَذَا لِاَمْرٍ يُنَغِّصُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا لِرَغْبَةٍ، وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ اَتَانِي، فَاَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ، اَلَا اِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ، اَخَذَتْهُمْ عَاصِفٌ فِي الْبَحْرِ، فَاَلْجَاَتْهُمْ اِلَى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ لَا يَعْرِفُونَهَا، فَقَعَدُوا، وَقَالَ خَلَفٌ مَرَّةً اُخْرَى: فَرَكِبُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ، ثُمَّ خَرَجُوا فَصَعِدُوا اِلَى الْجَزِيرَةِ، فَاِذَا هُمْ بِشَيْءٍ اَسْوَدَ اَهْدَبَ، كَثِيرِ الشَّعْرِ، فَقَالُوا لَهَا: مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، فَقَالُوا لَهَا: اَخْبِرِينَا عَنِ النَّاسِ، فَقَالَتْ: مَا اَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا، وَلَا سَائِلَتِكُمْ عَنْهُ، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الدَّيْرِ فَاْتُوهُ، فَاِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْاَشْوَاقِ اِلَى اَنْ يُخَابِرَكُمْ وَتُخَابِرُوهُ، فَاَتَوْهُ فَاسْتَاْذَنُوا عَلَيْهِ، فَدَخَلُوا، فَاِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثَّقٍ شَدِيدِ الْوَثَاقِ، شَدِيدِ التَّشَكِّي، مُظْهِرٍ لِلْحُزْنِ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ نَبَاْتُمْ؟ فَقَالُوا: مِنَ الشَّامِ قَالَ: فَمَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ عَمَّ تَسْاَلُ؟ قَالَ: مَا

بھی ہوگی)۔تمیم داری میرے پاس آیا' اُس نے مجھے بتایا تو اُس کی اطلاع نے مجھے اتنا خوش کیا اور آنکھوں کو اتنا ٹھنڈا کیا کہ میں نے دوپہر کو آرام بھی نہیں کیا۔تمیم داری کے کچھ چچازاد سمندر کے سفر پر روانہ ہوئے' راستہ میں اُنہیں طوفان نے آلیا تو وہ لوگ سمندر میں موجود ایک جزیرہ میں پناہ لینے کیلئے چلے گئے' وہ لوگ اُس جزیرہ سے واقف نہیں تھے۔وہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے (یہاں راوی نے ایک جگہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) وہ لوگ سوار ہوئے' وہ کشتی کے قریب ہی موجود تھے' پھر وہ وہاں سے نکلے اور جزیرہ کی طرف چڑھنا شروع ہوئے تو وہاں سیاہ رنگ کی ایک چیز تھی جس کے بال بہت زیادہ تھے' اُن لوگوں نے اُس سے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں۔اُنہوں نے اُس سے دریافت کیا: تم ہمیں لوگوں کے بارے میں بتاؤ! جساسہ نے کہا: میں تمہیں کسی چیز کے بارے میں نہیں بتاؤں گی اور تم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کروں گی' تم اس مندر میں چلے جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا جو تمہیں خبر دینے اور تم سے خبریں حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہوگا۔وہ اُس کے پاس آئے' اُنہوں نے اُس سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور اندر داخل ہوگئے۔تو وہاں ایک بوڑھا موجود تھا جسے سختی سے باندھا گیا تھا اور وہ پریشان تھا' اُس نے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: شام سے۔اُس نے دریافت کیا: عربوں کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہم عرب ہی ہیں' تم کس کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ اُس نے دریافت کیا: اُن صاحب کا کیا بنا جنہوں نے ظہور کیا تھا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا)؟ اُن لوگوں نے بتایا: وہ اچھی حالت میں ہیں' اُن کی

Marfat.com

فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِی خَرَجَ؟ فَقَالُوا: خَيْرًا نَاوَاهُ قَوْمُهُ. فَأَظْهَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ. فَأَمْرُهُمْ جَمِيعٌ، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَنَبِيُّهُمْ وَاحِدٌ، وَإِلَهُهُمْ وَاحِدٌ قَالَ: ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ. فَقَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ فَقَالُوا: يَشْرَبُونَ مِنْهَا لِشَفَتِهِمْ، وَيَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ قَالَ: مَا فَعَلَ نَخْلُ مَا بَيْنَ عُمَانَ وَبَيْسَانَ؟ فَقَالُوا: يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ حِينٍ قَالَ: مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةَ؟ فَقَالُوا: يَدْفُقُ جَانِبَاهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ قَالَ: فَزَفَرَ عِنْدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هَذَا: لَمْ أَدَعْ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلَيَّ هَاتَيْنِ، إِلَّا طَيْبَةَ لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سُلْطَانٌ

قوم نے اُن کی طرف رجوع کرلیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ان کی قوم پر غلبہ عطا کر دیا ہے' اب اُن کی قوم کے تمام افراد ایک ہی دین پر ہیں' اُن کا ایک ہی دین ہے' ایک ہی نبی ہے اور ایک ہی معبود ہے۔ تو اُس نے کہا: یہ اُن لوگوں کے حق میں بہتر ہے۔ پھر اُس نے دریافت کیا: زغر کے چشمہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: لوگ اُس کے پانی کو پیتے ہیں اور اُس کے ذریعہ اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اُس نے دریافت کیا: عمان اور بیسان کے کھجوروں کے باغ کا کیا عالم ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہر موسم میں اُس کی اُتاری ہوئی کھجوریں کھائی جاتی ہیں۔ اُس نے دریافت کیا: بحیرۂ طبریہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: پانی کی کثرت کی وجہ سے اُس کے دونوں کنارے چھلکتے رہتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس نے تین مرتبہ خود کو جھٹکا اور پھر بولا: جب مجھے اس قید سے رہائی ملے گی تو میں روئے زمین کے ہر حصہ کو اپنے ان دونوں پاؤں کے ذریعہ روند دوں گا' صرف مدینہ کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ مجھے اُس پر غلبہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَى هَذَا انْتَهَى فَرَحِي، هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي: الْمَدِينَةَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ وَاحِدٌ، ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ، سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات پر مجھے بے انتہا خوشی ہوئی' یہ طیبہ ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد مدینہ منورہ تھا) اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے! یہاں تک آنے کا جو بھی راستہ ہے خواہ وہ تنگ ہو یا کھلا ہو' زمینی راستہ ہو یا پہاڑ ہو' ہر راستہ پر قیامت کے دن تک ایک فرشتہ تلوار سونت کر کھڑا رہے گا۔

941- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر آپ منبر پر چڑھے' عام طور پر

Marfat.com

بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ اِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ ذَاكَ الْيَوْمِ، فَاسْتَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَمِنْ بَيْنَ قَائِمٍ وَجَالِسٍ، فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهِ: اَنِ اجْلِسُوا فَقَالَ: اِنِّي وَاللهِ مَا قُمْتُ مَقَامِي هَذَا بِاَمْرٍ يَنْهَمُكُمْ رَغْبَةً وَرَهْبَةً، وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ اَتَانِي فَاَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَ مِنِّي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَنْشُرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَبِيِّكُمْ، اِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ اَخَذَتْهُمْ عَاصِفَةٌ فِي الْبَحْرِ، فَاَلْجَاَتْهُمُ الرِّيحُ اِلَى جَزِيرَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا فَقَعَدُوا عَلَى قَوَارِبِ السَّفِينَةِ، فَصَعِدُوا اِلَيْهَا فَاِذَا هُمْ بِشَيْءٍ اَهْدَبَ اَسْوَدَ، كَثِيرِ الشَّعْرِ فَقَالُوا: مَا اَنْتَ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، فَقَالُوا: اَخْبِرِينَا، قَالَتْ: مَا اَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ وَلَا سَائِلَتِكُمْ، وَلَكِنْ هَذَا الدَّيْرُ قَدْ رَهِقْتُمُوهُ، وَفِيهِ رَجُلٌ هُوَ بِالْاَشْوَاقِ اِلَى اَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ، فَعَمَدُوا حَتَّى اَتَوْهُ، فَاسْتَاْذَنُوا، فَاِذَا هُمْ

آپ اُس وقت منبر پر تشریف فرما نہیں ہوتے تھے صرف جمعہ کے دن اُس پر تشریف فرما ہوتے تھے' اس لیے لوگوں کو اس حوالے سے پریشانی ہوئی' کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسے معاملہ کی وجہ سے یہاں کھڑا ہوا ہوں جس میں تمہیں دلچسپی بھی محسوس ہوگی اور پریشانی بھی ہوگی۔ تمیم داری میرے پاس آیا اور مجھے ایک خبر دی' جس کی خوشی کی وجہ سے میں نے دوپہر کو آرام بھی نہیں کیا' تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ تمہارے نبی جس بات سے خوش ہوئے ہیں وہ تمہارے سامنے بھی بیان کر دی جائے۔ تمیم داری کے کچھ چچازاد سمندری طوفان کا شکار ہوئے' ہواؤں نے اُنہیں ایک جزیرہ تک پہنچا دیا جس سے یہ لوگ واقف نہیں تھے' یہ لوگ کشتی سے اُترے اور جزیرہ میں داخل ہو گئے' وہاں سیاہ رنگ کی زیادہ بالوں والی ایک چیز تھی' ان لوگوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں جساسہ ہوں۔ اُن لوگوں نے کہا: تم ہمیں کچھ بتاؤ؟ اُس نے کہا: میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی اور تم سے کچھ بھی نہیں پوچھوں گی' تم لوگ اس مندر میں جاؤ! وہاں ایک شخص موجود ہوگا جو اس بات کا شدت سے خواہش مند ہوگا کہ تم اُسے کچھ بتاؤ اور وہ تمہیں کچھ بتائے۔ وہ لوگ اُس طرف بڑھے اور وہاں پہنچ گئے' اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہاں ایک بوڑھا شخص بندھا ہوا تھا اور سختی سے بندھا ہوا تھا' اُس سے پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا اور اُس کی پریشانی شدید تھی۔ اُس نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آ رہے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: شام سے۔ اُس نے دریافت

Marfat.com

بِشَيْخٍ مُوثَقٍ، شَدِيدِ الْوَثَاقِ، مُظْهِرِ الْحُزْنِ، شَدِيدِ التَّشَكِّي، فَقَالَ لَهُمْ: مِنْ اَيْنَ نَشَأْتُمْ؟ قَالُوا مِنَ الشَّامِ قَالَ: مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ، عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرًا، نَاوَاهُ قَوْمٌ، وَصَدَّقَهُ قَوْمٌ، فَاَظْهَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَاِلَهُهُمْ وَاحِدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ قَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ قَالُوا: خَيْرًا، يَشْرَبُونَ، وَيَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عُمَانَ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوا: يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ قَالَ: مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ؟ فَقَالُوا: يَدْفُقُ جَنْبَاهَا، كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ: فَزَفَرَ عِنْدَ ذَلِكَ، ثُمَّ زَفَرَ، ثُمَّ زَفَرَ. ثُمَّ قَالَ: لَوْ قَدِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هَذَا لَمْ اَتْرُكْ اَرْضًا اِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلَيَّ هَاتَيْنِ، اِلَّا اَنْ تَكُونَ طَيْبَةً فَلَيْسَ لِي عَلَيْهَا سُلْطَانٌ.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ، وَلَا سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کیا: عربوں کا کیا حال ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: ہم عرب ہیں' تم نے کس چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے؟ اُس نے کہا: اُن صاحب کا کیا حال ہے جنہوں نے تمہارے درمیان ظہور کیا ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: اچھی حالت ہے' اُن کی قوم نے اُن کی طرف رجوع کرلیا ہے' اُن کی قوم نے اُن کی تصدیق کردی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُن کی قوم پر غلبہ عطا کردیا ہے۔ اُس نے دریافت کیا: تو کیا اب اُن لوگوں کا دین ایک ہے اور معبود ایک ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے کہا: یہ اُن لوگوں کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ اُس نے دریافت کیا: زغر کے چشمہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: اچھی حالت ہے' لوگ اُس میں سے پانی پیتے ہیں اور اپنے کھیتوں کو بھی سیراب کرتے ہیں۔ اُس نے دریافت کیا: عمان اور بیسان کے درمیان موجود کھجوروں کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ہر سال اُس کا پھل اُتار کر کھایا جاتا ہے۔ اُس نے دریافت کیا: بحیرۂ طبریہ کا کیا حال ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: اُس کے دونوں کنارے چھلک رہے ہیں اور ایسا پانی کی کثرت کی وجہ سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر اُس نے خود کو جھٹکا دیا' پھر جھٹکا دیا' پھر جھٹکا دیا' پھر بولا: جب یہ میری بندش ختم ہوگی تو میں روئے زمین کے ہر حصہ کو اپنے ان دونوں پاؤں کے ذریعہ روند دوں گا' البتہ طیبہ کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ مجھے اُس پر غلبہ حاصل نہیں ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اس کے (یعنی مدینہ منورہ کے) ہر تنگ اور کھلے' سیدھے اور پہاڑی راستہ پر قیامت کے دن تک ایک فرشتہ تلوار سونت کر کھڑا رہے گا۔

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَلِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ، حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِي دَاوُدَ، فِي كِتَابِ الْمَصَابِيحِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس حدیث کے کئی طرق ہیں' یہ روایت ابن ابوداؤد نے کتاب ''المصابیح'' میں نقل کی ہے۔

بَابُ الْاِيمَانِ بِنُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَكَمًا عَدْلًا فَيُقِيمُ الْحَقَّ وَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ

باب: اس بات پر ایمان رکھنا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ایک عادل حکمران کے طور پر نزول کریں گے' وہ حق کو قائم کریں گے اور دجال کو قتل کر دیں گے

942- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا، وَلَيَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ

''ابن مریم تمہارے درمیان عادل حکمران کے طور پر نازل ہوں گے' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو مار دیں گے' جزیہ کو ختم کر دیں گے اور جوان اونٹوں کو چھوڑ دیں گے' ان کی دیکھ بھال کی ضرورت نہیں ہوگی' وہ آپس کی دشمنی' ناراضگی اور حسد کو ختم کر دیں گے' وہ مال لینے کیلئے بلائیں گے تو اُسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ اور نزول

943- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ اَخُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

942- رواه مسلم: 243، وأحمد 493/2، وابن حبان: 6816.

943- رواه أبو داؤد: 4324، وأحمد 406/2، والحاكم 595/2، ورواه عبد الرزاق: 20845، وابن حبان: 6821، رواه البخاري: 4432 ومسلم: 2365.

Marfat.com

كَرُخَوَيْهِ قَالَ: اَنْبَانَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

الْاَنْبِيَاءُ اُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ، وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، وَاِنَّهُ يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُفِيضُ الْمَالَ، وَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ، حَتَّى يُهْلِكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي اِمَارَتِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْاِسْلَامِ، وَحَتَّى يُهْلِكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي اِمَارَتِهِ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، وَتَقَعُ الْاَمَنَةُ فِي الْاَرْضِ، حَتَّى يَرْعَى الْاَسَدُ مَعَ الْاِبِلِ، وَالنَّمِرُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَتَلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، يَلْبَثُ اَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

944- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ يُوسُفُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انبیاء کی مائیں مختلف ہیں لیکن اُن کا دین ایک ہے اور میں دیگر تمام کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور اُن کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے' وہ نزول کریں گے' جب تم اُنہیں دیکھو گے تو پہچان لو گے کیونکہ وہ ایک ایسے شخص ہیں جن کے بال بالکل سیدھے ہیں اور اُن کی رنگت سرخ وسفید ہے' اُن کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے محسوس ہوں گے' اگرچہ اُن کو پانی نہیں لگا ہوگا' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں گے' جزیہ کو ختم کر دیں گے' مال کو پھیلا دیں گے اور اسلام کی خاطر لوگوں سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ اُن کے عہد حکومت میں اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ دیگر تمام ادیان کو ختم کر دے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن کے عہد حکومت میں گمراہی کے پیشوا کانے کذاب (یعنی دجال) کو بھی ہلاکت کا شکار کر دے گا' پوری روئے زمین پر امن وامان ہو جائے گا یہاں تک کہ شیر' اونٹ کے ساتھ چرتا ہو گا اور چیتا' گائے کے ساتھ اور بھیڑیا' بکری کے ساتھ چرتا ہوگا' بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے لیکن وہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک رہیں گے' پھر اُن کا انتقال ہو جائے گا تو مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

944- رواه البخاری:2222·ومسلم:155·والترمذی:2233·وابن ماجه:4078·وأحمد2/240·وعبدالرزاق:20840·وابن حبان:6818.

Marfat.com

هَارُونَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يُوشِكُ اَنْ يَنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَاِمَامًا مُقْسِطًا، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عنقریب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عادل حکمران اور انصاف کرنے والے پیشوا کے طور پر نزول کریں گے' وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں گے' جزیہ معاف کر دیں گے اور اتنا مال پھیلا دیں گے کہ اُسے کوئی قبول کرنے والا نہیں رہے گا''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ کون دے گا؟

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَالَّذِينَ يُقَاتِلُونَ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: اُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِينَ يُقَاتِلُونَ عِيسَى: الْيَهُودُ مَعَ الدَّجَّالِ، فَيُقْتُلُ عِيسَى الدَّجَّالَ، وَيَقْتُلُ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، ثُمَّ يَمُوتُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ، وَيُدْفَنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیں گے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہو گی اور جن لوگوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لڑائی کریں گے وہ یہودی ہوں گے جو دجال کے ساتھی ہوں گے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام' دجال کو قتل کر دیں گے اور مسلمان یہودیوں کو قتل کر دیں گے' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گا اور مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

945- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

945- رواہ البخاری:2925·ومسلم:2921·والترمذی:2236·وأحمد2/122·وعبدالرزاق:20837·وابن حبان:6806.

Marfat.com

شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ وَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتَّى إِنَّ الْحَجَرَ لَيَقُولُ: يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ضرور یہودیوں کے ساتھ جنگ کرو گے اور اُنہیں قتل کرو گے یہاں تک کہ پتھر یہ کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی (میرے پیچھے چھپا ہوا ہے) تم آؤ اور اسے قتل کر دو۔

946- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْأَقْبُرُ الثَّلَاثَةُ: قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَبْرُ أَبِي بَكْرٍ، وَقَبْرُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَقَبْرٌ رَابِعٌ يُدْفَنُ فِيهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
تین قبریں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر ہے اور چوتھی قبر (کی جگہ ہے) جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے۔

قرآن کی ایک آیت کی تفسیر

947- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنْبَأَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

{وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابو مالک نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اہل کتاب میں سے ہر ایک' اُن کی موت سے پہلے اُن پر

Marfat.com

قَبْلَ مَوْتِهِ} [النساء: 159]

قَالَ: ذَلِكَ عِنْدَ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا آمَنَ بِهِ

948- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

{وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ} [النساء: 159]

يَعْنِي أَنَّهُ سَيُدْرِكُ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ حِينَ يُبْعَثُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

ایمان لے آئے گا''۔

ابو مالک بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا' اُس وقت اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والا ہر شخص اُن پر ایمان لے آئے گا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اہلِ کتاب میں سے ہر ایک' اُن کی موت سے پہلے اُن پر ایمان لے آئے گا''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو ایسا زمانہ ملے گا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوں گے اور پھر وہ لوگ اُن پر ایمان لے آئیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوں گے۔

❖❖❖❖❖

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ الْاِيمَانِ بِالْمِيزَانِ: أَنَّهُ حَقٌّ تُوزَنُ بِهِ الْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ

کتاب: میزان پر ایمان رکھنا' یہ کہ وہ حق ہے اور اس کے ذریعہ نیکیوں اور گناہوں کا وزن کیا جائے گا

949- اَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: يُوضَعُ الصِّرَاطُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ حَدٌّ كَحَدِّ الْمُوسَى قَالَ: وَيُوضَعُ الْمِيزَانُ، وَلَوْ وُضِعَتْ فِي كِفَّتِهِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ وَمَا فِيهِنَّ لَوَسِعَتْهُمْ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا لِمَنْ تَزِنُ بِهَذَا؟ فَيَقُولُ: لِمَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن پل صراط کو رکھا جائے گا جس کی دھار ستر ے کی دھار کی مانند ہوگی۔ وہ بیان کرتے ہیں: میزان کو رکھا جائے گا' اگر اُس کے ایک پلڑے میں آسمان اور زمین اور اُس میں موجود تمام چیزوں کو رکھا جائے تو وہ تمام چیزیں اُس میں آ جائیں گی۔ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تُو اس کے ذریعہ کس کا وزن کرے گا؟ تو پروردگار فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا۔ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیری ویسے عبادت نہیں کی جو تیری عبادت کا حق ہے۔

میزان کی وسعت

950- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن میزان کو رکھا جائے گا' اگر اُس میں آسمانوں اور زمین کو رکھا جائے تو وہ بھی اُس میں پورے آ جائیں۔ فرشتے

949- رواہ الحاکم 586/4۔
950- انظر السابق۔

Marfat.com

سَلْمَانَ قَالَ: يُوضَعُ الْمِيزَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَوْ اَنَّ فِيهِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ لَوُسِعَتْ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ، لِمَنْ تَزِنُ بِهَذَا؟ فَيَقُولُ لِمَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي، فَيَقُولُونَ: سُبْحَانَكَ، مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اس کے ذریعہ تُو کس کا وزن کرے گا؟ تو وہ فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا (اُس کا وزن کروں گا)۔ تو فرشتے عرض کریں گے: تُو ہر عیب سے پاک ہے! ہم نے تیری ویسے عبادت نہیں کی جو تیری عبادت کا حق ہے۔

اچھے اخلاق کا وزن سب سے زیادہ ہوگا

951- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ: قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: عَطَاءٌ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

مَا مِنْ شَيْءٍ اَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ

''مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی''۔

952- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ اَبِي بَزَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ: عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

951- رواه أحمد 442/6، والترمذی 2004، وأبو داؤد: 4799، وابن أبي شيبة 516/8، وابن حبان: 481، وخرجه الألباني في الصحيحة: 876.
952- انظر السابق.

Marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَا مِنْ شَيْءٍ اَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

953- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي بَزَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَا مِنْ شَيْءٍ اَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

954- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا مِنْ شَيْءٍ اَفْضَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ

''میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہو گی''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہو گی''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی چیز نہیں ہوگی''۔

953- رواه الترمذی: 2003، وأحمد 442/6، وأبو داؤد: 4799، وخرجه الألبانی فی صحیح أبی داؤد: 4014.

954- رواه الترمذی: 2002، وأحمد 451/6، والبزار: 1975، وعبد الرزاق: 21057، والبغوی فی شرح السنة: 3496.

Marfat.com

955- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَثْقَلُ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ: الْخُلُقُ الْحَسَنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''میزان میں رکھی جانے والی سب سے زیادہ وزنی چیز' اچھے اخلاق ہیں''۔

956- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قُلْتُ لِاُمِّ الدَّرْدَاءِ: هَلْ سَمِعْتِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

اِنَّ اَوَّلَ مَا يَدْخُلُ فِي الْمِيزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

میمون بن مہران بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میزان میں سب سے پہلے داخل ہونے والی چیز' اچھے اخلاق ہوں گے''۔

955- انظر السابق۔

956- رواہ ابن أبی شیبة 212/5، والطبرانی فی الکبیر 73/25۔

Marfat.com

میزان میں کلمۂ شہادت کا وزن

957- حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرَجُلٍ إِلَى الْمِيزَانِ، وَيُؤْتَى بِتِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِنْهَا مَدُّ الْبَصَرِ، فِيهَا خَطَايَاهُ وَذُنُوبُهُ، فَتُوضَعُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، ثُمَّ يُخْرَجُ بِطَاقَةٌ بِقَدْرِ أُنْمُلَةٍ فِيهَا: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَتُوضَعُ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى، فَتَرْجَحُ بِخَطَايَاهُ وَذُنُوبِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص کو میزان کے پاس لایا جائے گا اور ننانوے دفتر لائے جائیں گے جن میں سے ہر ایک دفتر (یعنی رجسٹر) حدنگاہ تک بڑا ہوگا' اُس میں اُس شخص کی خطاؤں اور گناہوں کا ذکر ہو گا' اُنہیں میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا' پھر انگلی کی پور جتنی ایک چیز لائی جائے گی' (یعنی ایک کاغذ لایا جائے گا) جس میں کلمہ شہادت موجود ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اُسے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو (کلمہ شہادت والا) وہ پلڑا گناہوں اور خطاؤں کے پلڑے سے بھاری ہو جائے گا''۔

میزان میں کافر کا بے وزن ہونا

958- أَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الطَّوِيلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں:

قیامت کے دن ایک لمبے اور بھاری بھرکم شخص کو لایا جائے گا'

957- رواہ أحمد 213/2، والترمذی: 2641، وابن ماجه: 4300، والحاکم 6/1، وخرجه الألبانی فی الصحیحة: 135۔

Marfat.com

الْعَظِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ، فَلَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَرَأَ

{فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا} [الكهف: 105]

اُسے میزان میں رکھا جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کا وزن مچھر کے پَر جتنا بھی نہیں ہوگا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''قیامت کے دن ہم اُن کیلئے میزان قائم نہیں کریں گے''۔

959- اَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ: اَنْبَاَنَا لَيْثٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: فِي الْعُتُلِّ قَالَ: هُوَ الْقَوِيُّ الشَّدِيدُ الْاَكُولُ الشَّرُوبُ، يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ، فَلَا يَزِنُ شَعِيرَةً، يَدْفَعُ الْمَلَكُ مِنْ اُولَئِكَ سَبْعِينَ اَلْفًا دَفْعَةً وَاحِدَةً فِي النَّارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبید بن عمیر' لفظ ''عتل'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

اس سے مراد وہ طاقتور' زبردست' بہت زیادہ کھانے پینے والا شخص ہے' جسے میزان میں رکھا جائے گا تو اُس کا وزن جَو کے دانے جتنا نہیں ہوگا' فرشتہ اس طرح کے ستّر ہزار لوگوں کو ایک ہی مرتبہ میں جہنم میں پھینک دے گا۔

960- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي عِمْرَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ يَذْكُرُ الْحَبِيبُ حَبِيبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: اَمَّا عِنْدَ ثَلَاثٍ فَلَا، اَمَّا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَمِيلَ اَوْ يَخِفَّ فَلَا، وَاَمَّا عِنْدَ الْكُتُبِ حَتَّى يُعْطَى الْكِتَابَ بِيَمِينِهِ اَوْ بِشِمَالِهِ فَلَا، وَاَمَّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن کسی دوست کو اپنا دوست یاد آئے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تین مقامات کا تعلق ہے تو وہاں تو نہیں ہوگا' یا میزان کے نزدیک کہ یا تو وہ جھک جائے گا یا ہلکا ہو جائے گا تو پھر نہیں ہوگا' یا نامۂ اعمال کے نزدیک کہ جو یا تو دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہاں بھی نہیں ہوگا' یا اُس وقت جب جہنم سے آگ کا ایک ٹکڑا نکلے گا اور وہ ٹکڑا یہ کہے گا: مجھے تین چیزوں کے بارے

Marfat.com

حِينَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ، فَيَقُولُ ذَلِكَ الْعُنُقُ: وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ، وُكِّلْتُ بِالَّذِي ادَّعَى مَعَ اللهِ اِلَهًا آخَرَ، وَوُكِّلْتُ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَبِكُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ

میں نگران بنایا گیا ہے' مجھے اُس شخص کا نگران بنایا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت کرتا تھا اور مجھے ہر ظالم سرکش شخص پر مسلط کیا گیا ہے اور مجھے ہر اُس متکبر شخص پر مسلط کیا گیا ہے جو یومِ حساب پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

اعمال کے حساب سے لوگوں کا دور ہونا

961- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَتْ: عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ فِي حِجْرِي، فَذَكَرْتُ قُرْبَهُ مِنِّي فِي الدُّنْيَا، وَتَبَاعُدَ النَّاسِ بِاَعْمَالِهِمْ فِي الْآخِرَةِ، فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: مَا يُبْكِيكِ يَا عَائِشَةُ؟ فَقُلْتُ: ذَكَرْتُ قُرْبَكَ مِنِّي فِي الدُّنْيَا، وَتَبَاعُدَ النَّاسِ بِاَعْمَالِهِمْ فِي الْآخِرَةِ، هَلْ تَذْكُرُونَ اَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: اَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ، اِذَا تَطَايَرَتِ الصُّحُفُ، وَقِيلَ {هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ} لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ اَحَدًا حَتَّى يَعْلَمَ: اَبِيَمِينِهِ يُعْطَى اَمْ بِشِمَالِهِ؟ وَاِذَا وُضِعَتِ الْاَعْمَالُ فِي الْمِيزَانِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرہ میں موجود تھے' میں نے اس بات کا ذکر کیا (یا مجھے اس چیز کا خیال آیا) کہ میں دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی قریب ہوں اور آخرت میں لوگ اپنے اعمال کے حساب سے ایک دوسرے سے دور ہو جائیں گے' (یہ سوچ کر) مجھے رونا آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے عائشہ! تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: مجھے یہ خیال آیا کہ میں دنیا میں آپ سے کتنی قریب ہوں لیکن آخرت میں لوگ اپنے اعمال کے حساب سے ایک دوسرے سے دور ہو جائیں گے' تو کیا یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ اپنی بیویوں کو یاد رکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مقامات پر ایسا (نہیں ہوگا)' جب (نامۂ اعمال کے) صحیفے آئیں گے اور کہا جائے گا: یہ لو! اپنا نامۂ اعمال پڑھ لو۔ اُس وقت کسی کو کسی دوسرے کا خیال نہیں آئے گا جب تک اُسے اس بات کا علم نہیں ہو جاتا کہ وہ صحیفہ اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے یا بائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے' دوسرا اُس وقت جب اعمال میزان میں رکھے جائیں گے' اُس وقت کسی کو کسی دوسرے کا خیال نہیں آئے گا جب تک آدمی کو

961- رواه أبو داؤد: 4755.

Marfat.com

لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ اَحَدًا، حَتَّى يَعْلَمَ: اَيَثْقُلُ مِيزَانُهُ اَمْ يَخِفُّ؟ وَاِذَا حُمِلُ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ اَحَدًا، حَتَّى يَعْلَمَ: يَنْجُو اَمْ لَا؟

اس بات کا پتا نہیں چل جاتا کہ اُس کا (نیکیوں کا) پلڑا بھاری ہوتا ہے یا ہلکا ہوتا ہے' اور جب لوگوں کو پل صراط پر رکھا جائے گا تو اُس وقت کسی کو کسی دوسرے کا خیال نہیں آئے گا جب تک آدمی کو یہ پتا نہیں چل جاتا کہ کیا اُس نے نجات پالی ہے یا نہیں پائی ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے خاندان والوں کو انذار

962- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ {وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] الْآيَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ''۔

جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي هَاشِمٍ، فَاَجْلَسَهُمْ عَلَى الْبَابِ، وَجَمَعَ نِسَاءَهُ وَاَهْلَهُ، فَاَجْلَسَهُمْ فِي الْبَيْتِ، ثُمَّ اَطْلَعَ فَقَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ، اشْتَرُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، لَا يَغُرَّنَّكُمْ قَرَابَتُكُمْ مِنِّي، فَاِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى اَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ، وَيَا حَفْصَةُ بِنْتَ عُمَرَ، وَيَا اُمَّ سَلَمَةَ، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يَا اُمَّ الزُّبَيْرِ يَا عَمَّةَ النَّبِيِّ: اشْتَرُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاسْعَوْا فِي

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو ہاشم کو اکٹھا کیا اور اُنہیں اپنے دروازہ پر بٹھایا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی خواتین اور اہل خانہ کو بھی جمع کیا اور اُنہیں گھر کے اندر بٹھایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اے بنو ہاشم! تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا سودا کرلو' میرے ساتھ تمہاری رشتہ داری تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں' میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل خانہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عائشہ بنت ابوبکر! اے حفصہ بنت عمر! اے ام سلمہ! اے فاطمہ بنت محمد! اے اُم زبیر! اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی! آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی ذات کا سودا کریں اور اپنی گردنوں کو آزاد کروانے کی کوشش کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں' میں آپ کے کسی کام نہیں آ سکتا۔ تو سیدہ

Marfat.com

فِكَاكِ رِقَابِكُمْ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا، فَبَكَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ قَالَتْ: أَيْ حِبِّي، وَهَلْ يَكُونُ ذَلِكَ يَوْمَ لَا تُغْنِي عَنِّي شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ} [الانبياء: 47] وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ {فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ} [المؤمنون: 103] فَعِنْدَ ذَلِكَ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، وَعِنْدَ النُّورِ: مَنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَتَمَّ نُورَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ فِي الظُّلْمَةِ يَعْمَهُ فِيهَا، فَلَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ، مَنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَلَّمَهُ وَأَنْجَاهُ، وَمَنْ شَاءَ كَبْكَبَهُ فِي النَّارِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَيْ حِبِّي، قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ الْمَوَازِينَ هِيَ الْكِفَّتَانِ يُوضَعُ فِي هَذَا الشَّيْءَ، وَفِي هَذَا الشَّيْءَ فَتَرْجَحُ إِحْدَاهُمَا، وَتَخِفُّ إِحْدَاهُمَا، وَقَدْ عَلِمْنَا النُّورَ وَالظُّلْمَةَ، فَمَا الصِّرَاطُ؟ قَالَ: طَرِيقٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، يُجَازُ النَّاسُ عَلَيْهَا، وَهِيَ مِثْلُ حَدِّ الْمُوسَى، وَالْمَلَائِكَةُ

عائشہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں' اُنہوں نے کہا: اے میرے محبوب! کیا وہ ایک ایسا دن ہو گا کہ کوئی کسی کے کام نہیں آ سکے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تین مقامات ہوں گے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ساتھ میزان کو رکھیں گے' اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص کا میزان (یعنی نیکیوں کا پلڑا) بھاری ہو گا وہی لوگ کامیاب ہوں گے اور جس کا میزان (یعنی نیکیوں کا پلڑا) ہلکا ہو گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود کو خسارہ کا شکار کیا اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے' تو اُس موقع پر میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکوں گا' اور نور کے قریب کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا اُس کا نور مکمل کر دے گا اور جس کو چاہے گا اُسے تاریکی میں رہنے دے گا' وہ اُس میں اندھا ہو کر پھرتا رہے گا' اُس وقت میں' اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکوں گا' اور پل صراط کے وقت کہ جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا سلامتی کے ساتھ گزارے گا اور نجات دیدے گا اور جسے چاہے گا اُسے جہنم میں گروا دے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اُے میرے محبوب! ہم جانتے ہیں کہ میزان کے دو پلڑے ہوتے ہیں' ایک میں ایک چیز رکھی جائے گی' دوسرے میں دوسری چیز رکھی جائے گی تو اُن میں سے ایک ہی بھاری ہو گا اور دوسرا ہلکا ہو گا' ہمیں نور اور ظلمت کا بھی پتا ہے لیکن یہ صراط کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جنت اور جہنم کے درمیان راستہ ہے جس کے اوپر سے لوگ گزریں گے' یہ ستر ے کی دھار کی مانند ہے' فرشتوں نے اس کے دائیں طرف اور بائیں طرف صفیں بنائی ہوئی ہوں گی' اس میں آنکڑے ہوں گے جو لوگوں کو اُچک لیں گے' اُس میں سعدان نامی پودے کے کانٹے کی مانند

Marfat.com

صَافُّونَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَتَخَطَّفُونَهُمْ بِالْكَلَالِيبِ، مِثْلَ شَوْكِ السَّعْدَانِ، وَهُمْ يَقُولُونَ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ، فَمَنْ شَاءَ اللهُ سَلَّمَهُ، وَمَنْ شَاءَ كَبْكَبَهُ فِيهَا

کانٹے ہوں گے' لوگ کہہ رہے ہوں گے: اے پروردگار! سلامتی عطا فرما! سلامتی عطا فرما! اور لوگوں کے دل اُڑے ہوئے ہوں گے تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ چاہے گا سلامت رکھے گا اور جسے چاہے گا اُسے جہنم میں گرا دے گا۔

اللہ تعالیٰ بلندی یا پستی عطا کرتا ہے

963- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الْاَطْرَابُلُسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْمِيزَانُ بِيَدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ قَوْمًا

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سبرہ بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میزان' اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' وہ کسی قوم کو بلندی عطا کرتا ہے اور کسی کو پست کر دیتا ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

964- حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

963- رواہ ابن أبی عاصم فی السنة:221. وعزاہ الهیثمی فی المجمع 211/7.

964- رواہ أحمد 182/4.

Marfat.com

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، يَرْفَعُ اَقْوَامًا، وَيَخْفِضُ آخَرِينَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''میزان' رحمٰن کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے اور دوسرے لوگوں کو پست کر دیتا ہے' ایسا قیامت تک ہوگا''۔

وَقَالَ ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ: وَالْمِيزَانُ بِيَدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ابن اصبہانی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میزان تمام جہانوں کے پروردگار کے ہاتھ میں ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک فضیلت

965- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

رَاَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَاُوتِيتُ بِكِفَّةِ مِيزَانٍ، فَوُضِعْتُ فِيهَا، وَجِيءَ بِاُمَّتِي، فَوُضِعَتْ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَرَجَحْتُ بِاُمَّتِي

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے خود کو دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا' پھر مجھے میزان کے پلڑے کے پاس لایا گیا اور مجھے اُس میں رکھ دیا گیا' پھر میری اُمت کو لایا گیا اور اُسے دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو میرا وزن اپنی اُمت سے زیادہ تھا''۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَنَعُوذُ بِاللهِ مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِالْمِيزَانِ

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' ہم اُس شخص سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ جو شخص میزان کو جھٹلاتا ہے۔

❖❖❖❖❖

965- رواه أحمد 259/5· رواه الطبراني: 7923· وهو في مسند الحارث 890/2· ومسند عبد بن حميد 267/1· ومسند الشاميين 259/3.

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

كِتَابُ الْاِيمَانِ

کتاب: اس بات پر ایمان رکھنا

وَالتَّصْدِيقِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مَخْلُوقَتَانِ وَاَنَّ نَعِيمَ الْجَنَّةِ لَا يَنْقَطِعُ عَنْ اَهْلِهَا اَبَدًا وَاَنَّ عَذَابَ النَّارِ لَا يَنْقَطِعُ عَنْ اَهْلِهَا اَبَدًا

اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ جنت اور جہنم مخلوق ہیں' جنت کی نعمتیں کبھی اہلِ جنت سے ختم نہیں ہوں گی اور جہنم کا عذاب کبھی اہلِ جہنم سے منقطع نہیں ہوگا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ الْقُرْآنَ شَاهِدٌ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَخَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا، وَلِلنَّارِ اَهْلًا، قَبْلَ اَنْ يُخْرِجَهُمْ اِلَى الدُّنْيَا، لَا يَخْتَلِفُ فِي هَذَا مَنْ شَمِلَهُ الْاِسْلَامُ، وَذَاقَ حَلَاوَةَ طَعْمِ الْاِيمَانِ، دَلَّ عَلَى ذَلِكَ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ، فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِهَذَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ قرآن اس بات کا گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے پیدا کر دیا تھا اور اُس نے جنت کیلئے اہل افراد کو پیدا کیا اور جہنم کے بھی اہل افراد کو پیدا کیا' اس سے پہلے کہ وہ اُن لوگوں کو دنیا کی طرف بھیجتا' اس بارے میں کسی ایسے شخص کو اختلاف نہیں ہے جو اسلام کا پیروکار ہو اور جس نے ایمان کے ذائقہ کی حلاوت چکھی ہوئی ہو' قرآن وسنت اس بات پر دلالت کرتے ہیں اور ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو شخص اس بات کو جھٹلاتا ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: بَيِّنْ لَنَا ذَلِكَ، قِيلَ لَهُ: اَلَيْسَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ وَحَوَّاءَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَاَسْكَنَهُمَا الْجَنَّةَ؟ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ

{وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ

جو شخص یہ کہے کہ آپ ہمارے سامنے اس چیز کو بیان کر دیں! تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو پیدا کرنے کے بعد جنت میں نہیں ٹھہرایا تھا' اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے کہا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو

Marfat.com

الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا، وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ، فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ} [البقرة: 35]

اورتم دونوں اس میں سے جہاں سے جو بھی چاہو وہ کھاؤ' لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْأَعْرَافِ

{يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا}

[الاعراف: 27]

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں ارشاد فرمایا ہے:

"اے اولادِ آدم! شیطان تمہیں آزمائش کا شکار نہ کردے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا' اس نے ان کا لباس اُتروا دیا تا کہ انہیں ان کی شرم گاہیں دکھا دے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ طه

{وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا عَدُوٌّ لَكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى إِنَّ لَكَ أَنْ لَا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَى فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَا يَبْلَى فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ}

[طٰهٰ: 116تا121]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ میں ارشاد فرمایا ہے:

"اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: تم آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا' سوائے ابلیس کے' اُس نے انکار کیا' پس ہم نے کہا: اے آدم! یہ (ابلیس) تمہارا اور تمہاری بیوی کا کھلا دشمن ہے تو کہیں یہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے ورنہ تم مشقت کا شکار ہو جاؤ گے' تمہارے لیے اس (جنت) میں یہ چیز ہے کہ تمہیں اس میں بھوک نہیں لگے گی اور تم برہنہ نہیں ہو گے' اس میں تمہیں پیاس نہیں لگے گی اور دھوپ (تنگ) نہیں کرے گی تو شیطان نے اسے وسوسہ ڈالتے ہوئے کہا: اے آدم! کیا میں تمہیں ایسے درخت کے بارے میں نہ بتاؤں (جس کا پھل کھا کر) ہمیشہ کی زندگی اور ایسی بادشاہی ملے گی جو بوسیدہ نہیں ہوگی' تو اُن دونوں (میاں بیوی) نے اُس (درخت) میں سے کھالیا تو اُن دونوں کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں تو اُن دونوں نے (اُن شرمگاہوں پر) جنت کے پتے لگانا شروع کر دیئے"۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ ص لِإِبْلِيسَ

{فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ}

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ص میں ارشاد فرمایا ہے:

"تم اس سے نکل جاؤ' تم مردود ہو"۔

Marfat.com

[الحجر: 34] الْآيَةَ

فَاَخْرَجَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ وَحَوَّاءَ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمَا، وَوَعَدَهُمَا اَنْ يَرُدَّهُمَا اِلَى الْجَنَّةِ، وَلَعَنَ اِبْلِيسَ وَاَخْرَجَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَاَيَسَهُ مِنَ الرُّجُوعِ اِلَى الْجَنَّةِ

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور سیدہ حوا علیہما السلام کو جنت سے نکالا اور پھر اُنہیں توبہ کی توفیق دی اور اُن دونوں سے وعدہ کیا کہ وہ اُن دونوں کو دوبارہ جنت کی طرف بھجوائے گا' اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت کی اور اُسے جنت سے نکال دیا اور اُسے اس بات سے مایوس کر دیا کہ اب وہ دوبارہ جنت کی طرف جائے گا۔

توبہ کی فضیلت

966- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

{فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ} [البقرة: 37]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھ لیے' تو پروردگار نے اُس کی توبہ قبول کی' بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا' رحم کرنے والا ہے''۔

قَالَ: اَيْ رَبِّ اَلَمْ تَخْلُقْنِي بِيَدِكَ؟ قَالَ بَلَى قَالَ: اَيْ رَبِّ: اَلَمْ تَنْفُخْ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: اَيْ رَبِّ اَلَمْ تَسْبِقْ رَحْمَتُكَ اِلَيَّ قَبْلَ غَضَبِكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: اَيْ رَبِّ اَلَمْ تُسْكِنِّي جَنَّتَكَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: اَيْ رَبِّ اَرَاَيْتَ اِنْ تُبْتُ وَاَصْلَحْتُ اَرَاجِعِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے میرے اندر اپنی روح کو نہیں پھونکا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تیری رحمت میری طرف تیرے

Marfat.com

اَنْتَ اِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

غضب سے پہلے سبقت نہیں لے گئی تھی؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تُو نے مجھے اپنی جنت میں نہیں ٹھہرایا تھا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس بارے میں تیرا کیا فرمانا ہے کہ اگر میں توبہ کرلوں اور اصلاح کرلوں تو کیا تُو مجھے دوبارہ جنت کی طرف واپس بھیج دے گا؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں!

967- اَنْبَانَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: اَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ اَبُو عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: بَكَى آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْجَنَّةِ سِتِّينَ عَامًا، وَعَلَى ابْنِهِ حِينَ قُتِلَ اَرْبَعِينَ عَامًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام اوزاعی نے حسان بن عطیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکلنے کی وجہ سے ساٹھ سال تک روتے رہے تھے اور اپنے بیٹے کے قتل پر چالیس سال تک روتے رہے تھے۔

968- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجُنَيْدِ الْخُتَّلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: لَمَّا طَالَ بُكَاءُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْجَنَّةِ، قِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: اَبْكِي عَلَى جِوَارِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي دَارٍ تُرْبَتُهَا طَيِّبَةٌ، اَسْمَعُ فِيهَا اَصْوَاتَ الْمَلَائِكَةِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَسَنَذْكُرُ مِنَ السُّنَنِ الثَّابِتَةِ فِي اَنَّ اللهَ عَزَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید رقاشی بیان کرتے ہیں:

جب جنت سے نکلنے پر حضرت آدم علیہ السلام کا رونا طویل ہو گیا تو اس بارے میں اُن سے کہا گیا (کہ آپ کیوں روتے ہیں؟) تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات پر روتا ہوں کہ پہلے میں اپنے پروردگار کے پڑوس میں ایک ایسی جگہ پر رہ رہا تھا جس کی مٹی پاکیزہ تھی اور میں وہاں پر فرشتوں کی آوازیں سنا کرتا تھا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) اب ہم ایسی مستند احادیث ذکر کریں گے جن میں یہ بات مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو

Marfat.com

وَجَلَّ قَدْ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَاَعَدَّ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ لِاَهْلِهَا مَا شَاءَ، مِمَّا لَا يَدْفَعُهَا الْعُلَمَاءُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ذٰلِكَ

پیدا کر دیا ہوا ہے اور اس نے ان دونوں میں سے ہر ایک کے اہل افراد بھی پیدا کر دیئے ہیں جس کو اُس نے چاہا اور یہ ایسی روایات ہیں جنہیں علماء نے مسترد نہیں کیا اور اس بات پر ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا واقعہ

969- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَقَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، اَرْسَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ: انْظُرْ اِلَيْهَا، وَاِلَى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيهَا، فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا، فَاَمَرَ بِهَا فَحُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَى النَّارِ وَاِلَى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيهَا، فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَرَجَعَ فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کر دیا تو اُس نے حضرت جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم اُس کا جائزہ لو اور اس بات کا بھی جائزہ لو کہ جو میں نے اہلِ جنت کیلئے اس میں تیار کیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام پروردگار کی طرف آئے اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے! اس (جنت) کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت جنت کو ناپسندیدہ چیزوں (یعنی دنیاوی مشکلات اور پریشانیوں) کے پردہ میں رکھ دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جاؤ اور اُس کا جائزہ لو اور اس بات کا بھی جائزہ لو کہ اسے مختلف قسم کی پریشانیوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے' (اُس کا جائزہ لے کر آنے کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا:) تیری عزت کی قسم ہے! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ

969- رواہ أحمد 354/2، والترمذی: 2563، والحاکم 26/1، ورواہ النسائی 3/7، وابن حبان: 7394.

Marfat.com

يَدْخُلُهَا اَحَدٌ فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهَا فَرَجَعَ فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور جہنم کا جائزہ لو اور اس بات کا بھی جائزہ لو کہ جو میں نے اہلِ جہنم کیلئے پیدا کیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہو رہا ہے۔ وہ واپس آئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم ہے! کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اُس کو نفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دوبارہ اُس کے پاس جاؤ! حضرت جبریل علیہ السلام واپس آئے اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی بھی شخص اس سے بچ نہیں سکے گا' ہر شخص اس میں داخل ہوگا''۔

970- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: اَنْبَاَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ.ـ ـ. فَذَكَرَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔

971- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي رَوَّادٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَحُفَّتِ النَّارُ

''جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے اور

971- رواہ مسلم: 2822، والترمذی: 2562، وأحمد 3/153، وابن حبان: 716، والدارمی 2/339۔

Marfat.com

بِالشَّهَوَاتِ

972- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

جہنم کونفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادیؒ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم کونفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کوناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

973- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ اَبَانَ قَالُوا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

''جہنم کونفسانی خواہشات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کوناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے''۔

جنت اور جہنم میں کن کی اکثریت ہوگی؟

974- حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ هَارُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

972- انظر السابق۔

973- رواه البخاری: 6487، ومسلم: 2823، وأبو داؤد: 4744، والترمذی: 2560، وأحمد 2/260، وابن حبان: 719۔

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنِي صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاكِينُ، وَاِلَى النَّارِ اَوْ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے جنت کا جائزہ لیا تو اُس میں رہنے والوں کی اکثریت غریبوں اور مسکینوں کی تھی اور میں نے جہنم کا جائزہ لیا تو اُس میں اکثریت خواتین کی تھی''۔

975- وَاَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے جہنم میں دیکھا تو وہاں کے رہنے والوں میں اکثریت خواتین کی تھی اور میں نے جنت میں دیکھا تو وہاں کے رہنے والوں میں اکثریت غریبوں کی تھی''۔

976- اَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ الْيَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

975- رواہ البخاری:6449،ومسلم:2737.

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: مَالِي يَدْخُلُنِي الْمُتَكَبِّرُونَ وَاَصْحَابُ الْاَمْوَالِ؟ وَقَالَتِ: الْجَنَّةُ: مَالِي لَا يَدْخُلُونِي اِلَّا الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ؟ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ: اَنْتَ رَحْمَتِي، اُدْخِلُكِ مَنْ شِئْتُ، وَقَالَ لِلنَّارِ: اَنْتَ عَذَابِي، اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ شِئْتُ، كِلَاكُمَا سَاَمْلَاُ

''جنت اور جہنم میں بحث ہوگئی' جہنم نے کہا: میرے اندر صرف متکبر لوگ اور مالدار لوگ داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو' میں جس کو چاہوں گا اُسے تمہارے اندر داخل کروں گا۔ اور جہنم سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو' میں تمہارے ذریعہ جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو میں بھر دوں گا''۔

جنت اور جہنم کی بحث

977- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ، وَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ: اَنْتَ عَذَابِي اُصِيبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ: اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ: اَنْتَ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنِّي مِنْهُمَا

''جہنم اور جنت کے درمیان بحث ہوگئی' ایک نے (یعنی جہنم نے) کہا: میرے اندر جابر اور متکبر لوگ داخل ہوں گے' دوسری (یعنی جنت) نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے (یعنی جہنم سے) فرمایا: تم میرا عذاب ہو' جس کو میں چاہوں گا تمہارے ذریعہ (عذاب دوں گا)' (یہاں راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے)' اور دوسری (یعنی جنت) سے فرمایا: تم میری رحمت ہو' تمہارے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا

977- رواہ البخاری:4850·ومسلم:2846·والترمذی:2561·وأحمد2/450·وابن خزیمة:92·وعبدالرزاق:20893·وابن حبان:7447.

Marfat.com

مِلْؤُهَا

اورتم میں سے ہرایک کو بھرنا میرے ذمہ ہے"۔

مُردے کے سامنے آخری ٹھکانہ پیش کیا جانا

978- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ، يُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو صبح وشام اُس کا ٹھکانہ اُس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ شخص جنتی ہو تو جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر اہلِ جہنم میں سے ہو تو جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اُس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہوگا' ایسا اُس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں دوبارہ زندہ کر کے اس کی طرف نہیں بھیجے گا''۔

979- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ الْمَيِّتَ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ قَالُوا: اخْرُجِي اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اخْرُجِي حَمِيدَةً، وَاَبْشِرِي بِرَوْحٍ، وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میت کے پاس فرشتے آتے ہیں' اگر وہ نیک شخص ہو تو فرشتے کہتے ہیں: اے پاکیزہ جان! تم نکلو' ایسی پاکیزہ جان جو ایک پاکیزہ جسم میں تھی' تم لائقِ تعریف ہو کر نکلو اور رحمت اور خوشی کی خوشخبری حاصل کرو اور اپنے پروردگار کی طرف سے غضب نہ ہونے کی

978- رواہ البخاری:1379، ومسلم:2866، والترمذی:1072، وابن ماجہ:4270، وأحمد 16/2، والطیالسی:1832، وابن حبان:3130۔

979- رواہ ابن ماجہ:4268، والنسائی 8/4، وابن حبان:3013، والحاکم 352/1، وخرجہ الألبانی فی صحیح الجامع:1968۔

Marfat.com

غَيْرِ غَضْبَانَ قَالَ: فَيَقُولُونَ ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ: فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ ثُمَّ يُقَالُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: فِي الْإِسْلَامِ قَالَ: فَيُقَالُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَآمَنَّا وَصَدَّقْنَا، فَيُفَرَجُ لَهُ فُرْجَةً مِنْ قِبَلِ النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيُقَالُ: انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يُفَرَجُ لَهُ فُرْجَةً إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

خوشخبری حاصل کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: وہ فرشتے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ جان نکل جاتی ہے۔ اُس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے جا کر یہ الفاظ ہیں: نیک آدمی کو اُس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے' وہ پریشان نہیں ہوتا' اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: تمہارا کیا عقیدہ تھا؟ وہ اسلام کے بارے میں بتاتا ہے' اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: یہ اللہ کے رسول ہیں' یہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آئے تھے' ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی تصدیق کی۔ تو اُس شخص کیلئے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے' وہ جہنم کی طرف دیکھتا ہے کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے' تو اُس سے کہا جاتا ہے: تم اس چیز کا جائزہ لو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بچا لیا ہے۔ پھر اُس کیلئے جنت کی طرف کا دروازہ کھولا جاتا ہے' وہ اُس کی زیبائش و آرائش اور اُس کی نعمتوں کو دیکھتا ہے تو اُسے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانا ہوگا۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

980- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا نَسَمُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ، حَتَّى يُرْجِعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي

''مؤمن کی جان پرندہ کی شکل میں جنت کے درخت پر لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ دوبارہ مؤمن کو زندہ کرے گا تو اُس

980- رواه النسائي: 108/4، وابن ماجه: 4271، وأحمد 455/3، ومالك 240/1، وخرجه الألباني في الصحيحة: 995.

Marfat.com

جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ

کی جان کو اُس کے جسم کی طرف لوٹا دے گا''۔

شہداء کی فضیلت

981- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ، تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ، وَتَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ، قَالُوا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا: أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ، لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ، وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ؟ قَالَ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أُبَلِّغُهُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى:

{وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا، بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ} [آل عمران: 170] الْآيَةَ

''جب غزوۂ اُحد میں تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھا' وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں' جنت کے پھلوں کو کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں آ کر ٹھہر جاتے ہیں' جب اُنہوں نے اپنے کھانے پینے اور رہنے کی پاکیزہ چیزوں کو پایا تو یہ کہا: کون ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو یہ بات بتائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے تاکہ وہ لوگ جہاد سے بے رغبتی اختیار نہ کریں اور جنگ کے وقت کوتاہی نہ کریں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اُنہیں اس بارے میں بتاؤں گا' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں تم اُنہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رزق پاتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ذریعہ جو کچھ اُنہیں دیا ہے وہ اُس پر خوش ہیں''۔

981- رواه أبو داؤد: 2520، وأبو يعلى: 2331، والبيهقي 163/9، والحاكم 297/2، ورواه الطيالسي: 1143۔

Marfat.com

جنت کی دعا مانگنے کی فضیلت

982- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ سَاَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَجَارَ اللهَ تَعَالَى مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ

983- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے۔ اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ! تُو اسے جہنم سے پناہ دیدے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

سفید رنگ کی فضیلت

984- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

982- رواہ الترمذی: 2572، والنسائی 279/8، وابن ماجہ: 4340، وأحمد 117/3، والحاکم 535/1، وابن حبان: 1034، وصححہ الألبانی فی صحیح الجامع: 6151.

Marfat.com

وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ بَيْضَاءَ، وَاِنَّ اَحَبَّ الزِّيِّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَيَاضُ، فَلْيَلْبَسْهُ اَحَدُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهِ مَوْتَاكُمْ

''اللہ تعالیٰ نے جنت کو سفید شکل میں پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ رنگ سفید ہے' تو آدمی کو یہی رنگ پہننا چاہیے اور اسی میں تم لوگ اپنے مُردوں کو کفن دو''۔

رمضان کی فضیلت

985- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحَ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَّانِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ تَعَالَى عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

''جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین کو اور سرکش جنوں کو باندھ دیا جاتا ہے' جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اُس میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رکھا جاتا ہے اور جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور اُس میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا' ایک منادی پکار کر کہتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! تم آ جاؤ! اے بُرائی کے طلبگار! تم باز آ جاؤ۔ اور ہر رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے''۔

جہنم کی گہرائی

986- اَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

985- رواہ البخاری: 1899، ومسلم: 1079، والترمذی: 682، والنسائی 126/4، وابن ماجه: 1642، وابن خزیمة: 1883، وابن حبان: 3435، والحاکم 421/1، وأخرجه الألبانی فی صحیح الجامع: 759.

986- رواہ مسلم: 2844، وأحمد 371/2، وابن حبان: 7469، والحاکم 597/4، والبیهقی فی البعث: 482.

Marfat.com

حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعْنَا وَجْبَةً فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ: هَذَا حَجَرٌ اُرْسِلَ فِي جَهَنَّمَ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا الْآنَ حِينَ انْتَهَى اِلَى قَعْرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے' اسی دوران ہم نے ایک آواز سنی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا چیز تھی؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جسے جہنم میں ستّر سال پہلے پھینکا گیا تھا تو اب وہ اس کے گڑھے میں گرا تھا۔

987- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ دَوِيًّا فَقَالَ لِجِبْرِيلَ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: حَجَرٌ اُلْقِيَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، الْآنَ حِينَ اسْتَقَرَّ قَرَارَهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آواز سنی تو حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کس چیز کی آواز ہے؟ اُنہوں نے بتایا: جہنم کے ایک کنارے سے ایک پتھر ستّر سال پہلے ڈالا گیا تھا وہ اب جہنم کے نیچے والے حصے تک پہنچا ہے۔

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: هَكَذَا اَصَبْتُهُ فِي الْاَصْلِ قَالَ الشَّيْخُ: هَكَذَا اَصَبْتُهُ فِي الْاَصْلِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ فَلَا اَدْرِي سَقَطَ عَلَى، اَمْ هُوَ مُرْسَلٌ وَاَكْثَرُ الْاَحَادِيثِ: اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ وَاللهُ اَعْلَمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اصل میں اسی طرح پایا ہے' شیخ کہتے ہیں: میں نے اسی طرح پایا ہے کہ یہ یزید رقاشی کے حوالے سے منقول ہے' مجھے نہیں معلوم کہ درمیان میں راوی کا ذکر ساقط ہو گیا ہے' یا یہ روایت مرسل ہے' ویسے زیادہ تر روایات ایسی ہیں جو ابومعاویہ کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے' یزید رقاشی سے منقول ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے کہ نبی

987- رواہ الطبرانی فی الأوسط:819.

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ دَوِيًّا فَقَالَ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: حَجَرٌ أُلْقِيَ فِي شَفِيرِ جَهَنَّمَ مِنْ سَبْعِينَ خَرِيفًا الْآنَ حِينَ اسْتَقَرَّ قَرَارَهَا

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آواز سنی تو حضرت جبریل سے دریافت کیا: یہ کس چیز کی آواز ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ ایک پتھر ہے جسے جہنم کے ایک کنارے سے ستّر سال پہلے ڈالا گیا تھا تو اب وہ جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: هَذِهِ السُّنَنُ وَغَيْرُهَا مِمَّا يَطُولُ ذِكْرُهَا تَدُلُّ الْعُقَلَاءَ، وَغَيْرَهُمْ مِمَّنْ لَمْ يَكْتُبِ الْعِلْمَ عَلَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ روایت اور اس کے علاوہ دیگر روایات ہیں جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا' یہ عقلمندوں اور دیگر حضرات کی رہنمائی اس بات کی طرف کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا ہوا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''میں جنت میں داخل ہوا''۔

فِي غَيْرِ حَدِيثٍ، سَنَذْكُرُ مِنْهَا مَا يَنْبَغِي ذِكْرُهُ، كُلُّ ذَلِكَ لِيَعْرِفَ النَّاسُ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

یہ بات کئی روایات میں مذکور ہے' جن میں سے چند ایک روایات ہم آگے چل کر ذکر کریں گے اور ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگوں کو یہ بات پتا چلے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا ہوا ہے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام کی خشیت

988- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ: أَنَّهُ سَمِعَ حُمَيْدَ بْنَ عُبَيْدٍ مَوْلَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں:
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا: کیا وجہ

988- رواه أحمد 224/3، وخرجه الألباني في ضعيف الجامع: 5091.

Marfat.com

بَنِي الْمُعَلَّى يَقُولُ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَالِي لَمْ اَرَ مِيكَائِيلَ ضَاحِكًا قَطُّ؟ فَقَالَ: مَا ضَحِكَ مِيكَائِيلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ

ہے کہ میں نے میکائیل علیہ السلام کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جب سے جہنم پیدا ہوئی ہے اُس کے بعد حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی نہیں ہنسے۔

989- وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تُوقِدُ بَنُو آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ فَقِيلَ: وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا

''تمہاری یہ آگ جسے لوگ جلاتے ہیں' یہ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ عرض کی گئی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! یہی کافی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ کو اس سے انہتر گنا فضیلت دی گئی ہے اور ہر ایک حصہ کی تپش اِس (دنیاوی آگ) کی مانند ہے''۔

وَلِهَذَا الْحَدِيثُ طُرُقٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اس روایت کے اور بھی کئی طرق ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت میں داخل ہونا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا فِي الْبَابِ الَّذِي مَضَى مِثْلُ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اس سے پہلے کے باب میں یہ بات ذکر کر چکے ہیں' جس میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

989- رواه البخاری:3265، ومسلم:2843، والترمذی:2589، وأحمد 313/2، وعبد الرزاق:20897، ومالك 994/2، والدارمی 340/2.

Marfat.com

اَطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءُ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ

''میں نے جنت میں دیکھا تو میں نے اُس کے اندر رہنے والوں میں زیادہ تعداد غریبوں کی دیکھی' اور میں نے جہنم میں دیکھا تو اُس میں رہنے والوں میں' زیادہ تعداد عورتوں کی تھی''۔

وَسَنَذْكُرُ فِي هَذَا الْبَابِ مَالَا يَجْهَلُهُ الْعُلَمَاءُ بِالْحَدِيثِ اَنَّهُ الْحَقُّ

اب ہم اس باب میں وہ روایات ذکر کریں گے جن سے اہلِ علم ناواقف نہیں ہیں کہ یہ احادیث حق ہیں۔

جنت کی نہر

990- اَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَنْبَاَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَا اَنَا اَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْ عَرَضَ لِي نَهَرٌ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ، فَقَالَ الْمَلَكُ: اَتَدْرِي مَا هَذَا؟ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَ رَبُّكَ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِلَى اَرْضِهِ فَاَخْرَجَ مِنْ طِينِهِ الْمِسْكَ

''میں جنت میں چلتا ہوا جا رہا تھا' میرے سامنے ایک نہر آئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے' فرشتہ نے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ یہ وہ کوثر ہے جو آپ کا پروردگار آپ کو عطا کرے گا۔ پھر اُس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اُس کی مٹی میں سے مشک نکال کر دکھائی''۔

991- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

990- رواہ البخاری:4964، وأبو داؤد:4748، والترمذی:3359، وأحمد 164/3، وابن حبان:6474۔

991- رواہ أحمد 103/3، وابن حبان:6472، وهناد فی الزهد:134، وابن أبی شیبة 437/11، وأبو نعیم فی صفة الجنة:327۔

Marfat.com

وَسَلَّمَ:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَرَاَيْتُ فِيهَا نَهَرًا، حَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي اِلَى مَا يَجْرِي فِيهِ الْمَاءُ، فَاِذَا مِسْكٌ اَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

''میں جنت میں داخل ہوا اور میں نے اُس میں ایک نہر دیکھی جس کے کنارے پر موتیوں کے خیمے تھے' میں نے اپنا ہاتھ بہتے ہوئے پانی میں ڈالا تو وہ مشکِ اذفر کی مانند تھا' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے''۔

992- وَاَنْبَاَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. فَاِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي فِي مَجْرَى مَائِهِ، فَاِذَا مِسْكٌ اَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

''میں جنت میں داخل ہوا' وہاں ایک نہر موجود تھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے موجود تھے' میں نے اپنا ہاتھ بہتے ہوئے پانی میں ڈالا تو وہ مشک اذفر تھا' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے''۔

جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل

993- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

992- رواہ مسلم: 1288۔

993- رواہ أحمد 191/3 وابن حبان: 54۔

Marfat.com

حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَرُفِعَ لِي فِيهَا قَصْرٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ اَنِّي اَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں جنت میں داخل ہوا تو میرے سامنے ایک محل آیا' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے' میں یہ سمجھا کہ شاید میں ہی وہ شخص ہوں گا' میں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ وہ عمر بن خطاب ہیں''۔

وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ.

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

قَالَ اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: قُلْتُ لِحُمَيْدٍ: فِي النَّوْمِ اَوْ فِي الْيَقَظَةِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ فِي الْيَقَظَةِ

ابوبکر بن عیاش بیان کرتے ہیں: میں نے حمید طویل نامی راوی سے دریافت کیا: یہ بیداری کے عالم میں ہوا تھا' یا نیند کے عالم میں ہوا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ بیداری کے عالم میں ہوا تھا۔

994- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ: اَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کے وقت ارشاد فرمایا:

اِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ، فَرَاَيْتُ فِيهَا قَصْرًا مُرَبَّعًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ

''گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا' میں نے اُس میں ایک محل دیکھا جو سونے سے بنا ہوا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا

994- رواہ أحمد 354/5، والترمذی: 3689، وابن حبان: 7086، والبغوی: 1012، وخرجه الألبانی فی صحیح الجامع: 3364۔

Marfat.com

هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: فَأَنَا مِنَ الْعَرَبِ، فَلِمَنْ هُوَ؟ فَقِيلَ: لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَمَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: فَأَنَا مُحَمَّدٌ، فَلِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَوْلَا غَيْرَتُكَ يَا عُمَرُ لَدَخَلْتُ الْقَصْرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا كُنْتُ لِأَغَارَ عَلَيْكَ

ہے؟ تو بتایا گیا کہ ایک عرب کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی عرب ہوں' یہ کس کا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ ایک مسلمان کا ہے' جس کا تعلق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے ہوگا۔ میں نے کہا: میں محمد ہوں' یہ محل کس کا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اگر تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا تو میں اُس محل کے اندر چلا جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا۔

995- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ شَوْهَاءَ يَعْنِي: حَسْنَاءَ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا

''میں نے نیند کے دوران (یعنی خواب میں) خود کو جنت میں دیکھا' وہاں ایک خوبصورت خاتون ایک محل کے کنارے پر موجود تھی۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: یہ عمر کا ہے۔ (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:) مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا تو میں وہاں سے مڑ گیا''۔

995- رواہ البخاری: 5227، ومسلم: 2395۔

Marfat.com

قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ فَقَالَ: بِاَبِي وَاُمِّي، اَعَلَيْكَ اَغَارُ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا میں آپ کے خلاف غصہ کروں گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جنت وجہنم کا پیش ہونا

996- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ اَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَبَيْنَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ مَدَّ يَدَهُ ثُمَّ اَخَّرَهَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، صَنَعْتَ فِي صَلَاتِكَ هَذِهِ، مَا لَمْ تَصْنَعْهُ فِي صَلَاةٍ قَبْلَهَا؟ قَالَ: اِنِّي اُرِيتُ الْجَنَّةَ عُرِضَتْ عَلَيَّ وَرَاَيْتُ فِيهَا دَالِيَةً قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ، حَبُّهَا كَالدَّبَا فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْهَا، فَاُوحِيَ اِلَيَّ: اَنِ اسْتَاْخِرْ، فَاسْتَاْخَرْتُ، ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، حَتَّى رَاَيْتُ ظِلِّي وَظِلَّكُمْ، فَاَوْمَاْتُ اِلَيْكُمْ اَنِ اسْتَاْخِرُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی' نماز کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک بڑھایا اور کسی چیز کو پکڑ لیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک ایسا کام کیا ہے کہ آج سے پہلے آپ نے نماز کے دوران کبھی یہ کام نہیں کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ابھی دیکھا کہ جنت میرے سامنے پیش کی گئی' میں نے اُس میں پھلوں کے خوشے دیکھے' جس کے دانے گھڑوں جتنے تھے' میں نے یہ ارادہ کیا کہ اُس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیتا ہوں' پھر میری طرف وحی کی گئی کہ آپ پیچھے رہیں تو میں پیچھے ہٹ گیا۔ پھر میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا جو میرے اور تمہارے درمیان تھی' پھر میں نے اپنا اور تمہارا سایہ دیکھا تو میں نے تم لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم لوگ پیچھے رہو"۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَاللهُ اَعْلَمُ

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

996- رواه مسلم: 907، وأبو داؤد: 1189.

Marfat.com

بَابُ ذِكْرِ الْاِيمَانِ بِاَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ خَالِدُونَ فِيهَا اَبَدًا وَاَنَّ اَهْلَ النَّارِ مِنَ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ خَالِدُونَ فِيهَا اَبَدًا

باب: اس بات پر ایمان کا تذکرہ کہ اہلِ جنت' جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور کفار اور منافقین سے تعلق رکھنے والے اہلِ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: بَيَانُ هَذَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَفِي سُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس بات کا بیان اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ النِّسَاءِ:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ، خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا، لَهُمْ فِيهَا اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ، وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا}

[النساء: 57]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے' ہم انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' وہاں اُن کیلئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھنے سائے میں داخل کریں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ، خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا، وَعْدَ اللهِ حَقًّا، وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللهِ قِيلًا}

[النساء: 122]

اُس نے (سورۂ نساء میں ہی) ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے' ہم عنقریب اُنہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' (یہ) اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور بات میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا اور کون ہے؟''

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ:

{هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ، لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

اُس نے سورۂ مائدہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''یہ وہ دن ہے جس میں سچے لوگوں کو اُن کا سچ نفع دے گا' اُن کیلئے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' وہ اس میں

Marfat.com

الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ} [المائدة: 119] الْآيَةَ.

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُوْرَةِ بَرَاءَةَ:

{اَلَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ. اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ. وَاُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ} [التوبة: 20] اِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ {اَجْرٌ عَظِيمٌ} [التوبة: 22]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالسَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا} [التوبة: 100] الْآيَةَ.

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُوْرَةِ الْحِجْرِ:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ. لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ} [الحجر: 48]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُوْرَةِ الْكَهْفِ:

{اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اُس سے راضی ہو گئے''۔

اُس نے سورۂ توبہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کیا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے درجہ پر فائز ہیں او ریہی لوگ (حقیقی) کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''عظیم اجر''۔

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہاجرین و انصار سے تعلق رکھنے والے' سبقت لے جانے والے' (اسلام قبول کرنے میں) پہل کرنے والے افراد' اور جنہوں نے اچھائی کے ہمراہ ان کی پیروی کی' اللہ تعالیٰ (اُن سب) سے راضی ہو گیا اور وہ (سب لوگ) اُس (اللہ تعالیٰ) سے راضی ہو گئے' اُس (اللہ تعالیٰ) نے اُن کیلئے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے''۔

اُس نے سورۂ حجر میں ارشاد فرمایا ہے:

''(دنیا میں) ان کے سینوں میں جو کدورت تھی ہم اسے نکال دیں گے اور وہ بھائی بھائی بن کر (جنت میں) پلنگوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے' اس (جنت) میں انہیں کوئی تکلیف لاحق نہیں ہو گی اور نہ ہی وہ لوگ وہاں سے نکالے جائیں گے''۔

اُس نے سورۂ کہف میں ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال

Marfat.com

كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا. خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا}

[الكهف: 107]

کیے ان کیلئے جنت الفردوس میں مہمان نوازی ہوگی' وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے منتقل نہیں ہونا چاہیں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْوَاقِعَةِ:

{وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ} [الواقعة: 27] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اُس نے سورۂ واقعہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور دائیں طرف والے' دائیں طرف والے کون ہیں؟''

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ التَّغَابُنِ:

{وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [التغابن: 9]

اُس نے سورۂ تغابن میں ارشاد فرمایا ہے:

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے (تو اللہ تعالیٰ) اُس کے گناہوں کو ختم کر دے گا اور اُسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ لَمْ يَكُنْ:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ. جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا} [البينة: 7] إِلَى آخِرِ السُّورَةِ

اُس نے سورۃ البینہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے وہ ساری مخلوق سے بہتر ہیں' اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں اُن کی جزا وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے'' یہ سورت کے آخر تک ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلِهَذَا فِي الْقُرْآنِ نَظَائِرُ كَثِيرَةٌ تُخْبِرُ أَنَّ الْمُتَّقِينَ فِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ آمِنِينَ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ أَبَدًا. وَلَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْجَنَّةِ أَبَدًا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) قرآن میں اِس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ پرہیزگار لوگ جنت میں امن کی حالت میں' ہمیشہ رہیں گے' وہ جنت میں کبھی بھی موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے اور نہ ہی وہ کبھی جنت سے نکلیں گے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

{اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ اَمِينٍ. فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ. يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَاِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ} [الدخان: 51] اِلَى قَوْلِهِ {وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ}

[الدخان: 56]

''بے شک پرہیز گار لوگ امن والی جگہ پر ہوں گے' باغات اور چشموں میں' باریک اور دبیز ریشم پہن کر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے ہوئے) ہوں گے''۔ یہ آیات یہاں تک ہیں: ''اور وہ (اللہ تعالیٰ) انہیں جہنم کے عذاب سے بچالے گا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ اَنَّ اَهْلَ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ اَهْلُهَا. يُخَلَّدُونَ فِيهَا اَبَدًا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات ذکر کی ہے کہ اہلِ جہنم ہی جہنم کے مستحق ہیں اور وہ اُس (جہنم میں) ہمیشہ رہیں گے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ. وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا. اِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرًا} [النساء: 168]

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ظلم کیا' اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ ان کی مغفرت کر دے اور نہ ہی وہ انہیں (ہدایت کا) راستہ دکھائے گا' (وہ انہیں) صرف جہنم کا راستہ (دکھائے گا) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْاَحْزَابِ:

اُس نے سورۂ احزاب میں ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّ اللهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا} [الاحزاب: 64] اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور اُن کیلئے بھڑکتی ہوئی (آگ) تیار کی ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے (سورۂ زخرف میں) ارشاد فرمایا ہے:

{وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ: اِنَّكُمْ مَاكِثُونَ} [الزخرف: 77]

''وہ (جہنمی' جہنم کے داروغہ کو) پکار کر کہیں گے: اے مالک! آپ کے پروردگار کو ہمارے بارے میں (موت کا) فیصلہ دے دینا چاہیے' تو وہ جواب دے گا: بے شک تم (جہنم میں ہمیشہ زندہ) رہو گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ

''ان کے خلاف فیصلہ نہیں دیا جائے گا کہ وہ مر جائیں اور ان

Marfat.com

عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ} [فاطر: 36]

کے عذاب میں تخفیف بھی نہیں ہوگی' ہر منکر کو ہم اسی طرح جزاء دیں گے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سُورَةِ الْجَاثِيَةِ:

{وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا: أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ} [الجاثية: 31] إِلَى قَوْلِهِ {وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا} [الجاثية: 34] إِلَى قَوْلِهِ {مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ}

[الجاثية: 35]

اُس نے سورۂ جاثیہ میں ارشاد فرمایا ہے:

''جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے کفر کیا (اُن سے دریافت کیا جائے گا:) کیا تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر نہیں سنائی گئی تھیں' تو تم نے تکبر کیا' تم مجرم لوگ تھے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''کہا جائے گا: آج ہم تمہیں بھلا دیتے ہیں' جس طرح تم نے آج کے دن (ہماری بارگاہ میں) حاضری کو بھلا دیا تھا''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''وہ اس میں سے (نہیں نکالے جائیں گے) اور نہ ہی اُن سے توبہ مطلوب ہوگی''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَالْقُرْآنُ شَاهِدٌ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ خَالِدُونَ فِيهَا أَبَدًا فِي جِوَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فِي النَّعِيمِ يَتَقَلَّبُونَ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو قرآن اس بات کا گواہ ہے کہ اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ، لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ، وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ} [الواقعة: 32] الْآيَةَ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور بہت سے پھل ہوں گے جو کاٹے ہوئے یا رکاوٹ والے نہیں ہوں گے اور بلند بچھونے ہوں گے''۔

وَأَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ أَبَدًا

جبکہ اہلِ جہنم' جو اس کے اہل ہوں گے وہ ہمیشہ شدید عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ} [الزخرف: 75]

''(وہ عذاب) اُن سے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اُس (عذاب) میں نا اُمید ہو کر رہیں گے''۔

Marfat.com

موت کو ذبح کیا جانا

997- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ اَعْفَرُ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَشْرَئِبُّونَ فَيَنْظُرُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ النَّارِ، فَيَشْرَئِبُّونَ فَيَنْظُرُونَ، فَيَرَوْنَ اَنَّ الْفَرَجَ قَدْ جَاءَ، فَيُدْعَى، فَيُذْبَحُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَيُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، خُلُودٌ لَا مَوْتَ فِيهِ، وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ فِيهِ

قَالَ اِسْحَاقُ: قَالَ النَّضْرُ: مَعْنَى اَعْفَرُ: الَّذِي مِنْهُ بَيَاضٌ وَسَوَادٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' اُسے جنت اور جہنم کے درمیان ٹھہرایا جائے گا' پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! تو وہ آئیں گے اور دیکھیں گے' پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جہنم! تو وہ آئیں گے اور دیکھیں گے' وہ یہ سمجھیں گے کہ شاید کوئی آسانی نصیب ہونے لگی ہے' وہ آئیں گے اور پھر اُس مینڈھے کو جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! اب تم ہمیشہ یہاں رہو گے' اس میں موت نہیں آئے گی اور اے اہلِ جہنم! اب تم ہمیشہ اس میں رہو گے اور اس میں موت نہیں آئے گی''۔

اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ نضر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اعفر سے مراد ایسا مینڈھا ہے جو سفید اور سیاہ رنگ کا ہو۔

998- وَاَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

997- رواه أحمد 423/2، والدارمي 329/2، وابن ماجه: 4327.

998- رواه مسلم: 2849، وأحمد 9/3، وهناد في الزهد: 213.

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، تَعْرِفُونَ هَذَا: فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ هَذَا الْمَوْتُ، وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ تَعْرِفُونَ هَذَا: فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ هَذَا الْمَوْتُ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ، وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ

''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا جو ایک سفید و سیاہ رنگ کے مینڈھے کی شکل میں ہوگی' اُسے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! کیا تم اسے جانتے ہو؟ تو وہ لوگ تیزی سے آئیں گے اور دیکھیں گے اور کہیں گے: یہ موت ہے۔ پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جہنم! کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ تیزی سے آئیں گے اور اُسے دیکھیں گے اور کہیں گے: یہ موت ہے۔ پھر اُس مینڈھے کے بارے میں حکم ہوگا اور اُسے ذبح کر دیا جائے گا' پھر کہا جائے گا: اے اہلِ جنت! (تم لوگوں نے جنت میں) ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں آئے گی اور اہلِ جہنم! (تم لوگوں نے جہنم میں) ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں آئے گی''۔

ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

{وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ، وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ} [مريم: 39]

''اور اُن لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈرا دو کہ جب معاملہ کا فیصلہ ہوگا اور وہ لوگ غفلت میں ہیں اور وہ لوگ ایمان نہیں رکھتے''۔

وَلِهَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

ان دونوں روایات کے اور بھی طرق ہیں۔

بَابُ فَضَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْآجُرِّيُّ رَحِمَهُ اللهُ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس کی نعمت کے ذریعہ نیکیاں مکمل ہوتی ہیں اور ہر طرح کی حمد اللہ

Marfat.com

الصَّالِحَاتُ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو ہر حال میں ہو' اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نبی ہیں' اُن پر اور اُن کی آل پر درود وسلام نازل کرے!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کی تمہید

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ مِمَّا يَنْبَغِي لَنَا اَنْ نُبَيِّنَهُ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ شَرِيعَةِ الْحَقِّ الَّتِي نَدَبَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهَا وَاَمَرَهُمْ بِالتَّمَسُّكِ بِهَا وَحَذَّرَهُمُ الْفُرْقَةَ فِي دِينِهِمْ. وَاَمَرَهُمْ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ، وَاَمَرَهُمْ بِطَاعَتِهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاِنِّي اُبَيِّنُ لَهُمْ فَضْلَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَعْلَمُوا قَدْرَ مَا خَصَّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ اِذْ جَعَلَهُمْ مِنْ اُمَّتِهِ لِيَشْكُرُوا اللّٰهَ عَلَى ذٰلِكَ.

امابعد! ہمارے لیے یہ بات مناسب ہے کہ ہم مسلمانوں کے سامنے شریعتِ حقہ کو بیان کریں جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اور اُن لوگوں کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ شریعت کو مضبوطی سے تھام کے رکھیں اور اُن لوگوں کو اس بات سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ وہ اپنے دین کے بارے میں تفرقہ کا شکار ہوں اور اُن لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ رہیں اور اُنہیں یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ اللہ کی اور اُس کے رسول کی اطاعت کریں۔ تو اب میں اُن لوگوں کے سامنے اُن کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کروں گا تاکہ اُن لوگوں کو اس بات کا پتا چل جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنی خصوصیات عطا کی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں شامل کیا ہے تو وہ لوگ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{كَمَا اَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا، وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ، وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ} [البقرة: 152]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس طرح ہم نے تمہارے درمیان ایسا رسول مبعوث کیا ہے جو تم میں سے ہے' وہ تمہارے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں اُس چیز کی تعلیم دیتا ہے جس کا تم علم نہیں رکھتے تھے' تو تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا' تم میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَبِيحٌ بِالْمُسْلِمِينَ اَنْ يَجْهَلُوا مَعْرِفَةَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) مسلمانوں کیلئے یہ بات انتہائی معیوب ہوگی کہ وہ اپنے نبی کے فضائل کی معرفت سے ناواقف ہوں

Marfat.com

فَضَائِلِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَمَا خَصَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالشَّرَفِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَقَدْ رَسَمْتُ فِي هَذِهِ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ مُخْتَصَرَةً حَسَنَةً جَمِيلَةً. مِمَّا خَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالًا بَعْدَ حَالٍ.

وَقَدْ اَحْبَبْتُ اَنْ اَذْكُرَ فِي هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي وَسَمْتُهُ بِكِتَابِ الشَّرِيعَةِ مِنْ فَضَائِلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ جَهْلُهُ. بَلْ يَزِيدُهُمْ عِلْمًا وَفَضْلًا وَشُكْرًا لِمَوْلَاهُمُ الْكَرِيمِ. وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا قَصَدْتُ لَهُ. وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

اور اُن چیزوں سے ناواقف ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی طور پر عزت' شرف اور کرامات' دنیا اور آخرت میں عطا کی ہیں۔ میں نے اس باب کو چار مختصر اجزاء میں بیان کیا ہے جو عمدہ طریقہ سے بیان ہوئے ہیں' اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ خصوصیات ذکر ہوئی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہیں اور یہ یکے بعد دیگرے ذکر ہوں گی۔

میں نے یہ بات پسند کی کہ میں اس کتاب میں' جس کا نام میں نے کتاب ''الشریعہ'' رکھا ہے اُس میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بھی ذکر کروں' ایسے فضائل جن سے ناواقف رہنا مسلمانوں کیلئے مناسب نہیں ہے' تاکہ اُن لوگوں کے علم اور فضیلت اور شکر میں اضافہ ہو' جو شکر وہ اپنے کریم پروردگار کا کریں گے' باقی اللہ تعالیٰ ہی اُس بات کی توفیق دینے والا ہے جس کا میں نے قصد کیا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ ذِكْرِ مَا نَعَتَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابِهِ مِنَ الشَّرَفِ الْعَظِيمِ

مِمَّا تَقِرُّ بِهِ اَعْيُنُ الْمُؤْمِنِينَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عظیم شرف کے حوالے سے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی صفات بیان کی ہیں جس کے ذریعہ اہلِ ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ ذِكْرُهُ شَرَّفَ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الشَّرَفِ، وَنَعَتَهُ بِاَحْسَنِ النَّعْتِ، وَوَصَفَهُ بِاَجْمَلِ الصِّفَةِ. وَاَقَامَهُ فِي

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف بلند ترین شرف کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اُن کی تعریف بہترین طریقہ سے کی ہے اور اُن کی صفت خوبصورت ترین طور پر بیان کی ہے اور اُنہیں بلند ترین مرتبہ پر فائز کیا ہے۔

Marfat.com

اَعْلَى الرُّتَبِ،

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرسل ہونا

اَخْبَرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ: اَنَّهُ بَعَثَهُ بَشِيرًا وَنَذِيرًا، وَدَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، وَدَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا، وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِاَنَّ لَهُمْ مِنَ اللهِ فَضْلًا كَبِيرًا} [الاحزاب: 46]

ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اُس نے اپنے نبی کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے نبی! بے شک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کے اذن کے ساتھ' اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ (یا سورج بنا کر بھیجا ہے) اور تم ایمان والوں کو یہ خوشخبری دے دو کہ اُن کیلئے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا، وَاِنْ مِنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ} [فاطر: 24]

اس نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک ہم نے تمہیں خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر' حق کے ہمراہ بھیجا ہے' اور ہر اُمت میں کوئی نہ کوئی ڈر سنانے والا (نبی) گزرا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق انبیاء کرام کی دعا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقَدْ حَذَّرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْذَرَ وَبَشَّرَ وَمَا قَصَّرَ ثُمَّ اَخْبَرَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ: اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ اَبِيهِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَدَعْوَةُ ابْنِهِ اِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَبَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ممنوعہ اُمور سے) بچنے کی تلقین کی اور ڈرایا اور خوشخبری سنائی اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کی' پھر ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا' اور اُن کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی۔

Marfat.com

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَاعِيلُ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ، وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [البقرة: 127]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب ابراہیم اور اسماعیل' بیتُ اللہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے (تو انہوں نے دعا کی:) اے ہمارے رب! تُو ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول کر لے' بے شک تُو سننے والا اور علم رکھنے والا ہے' اے ہمارے رب! تُو ہمیں اپنا فرمانبردار رکھنا اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنا فرمانبردار اُمت بنانا تو ہمیں (حج کے) مناسک سکھا دے اور ہماری توبہ قبول فرما! بے شک تُو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے' اے ہمارے رب! تو اُن لوگوں کے درمیان ایسے رسول کو مبعوث فرما! جو اُن میں سے ایک ہو' وہ اُن پر تیری آیات کی تلاوت کرے' انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور اُن کا تزکیہ کرے' بے شک تُو غالب (اور) حکمت والا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

فَاسْتَجَابَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِاِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاخْتَصَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مَنْ اَحَبَّ وَهُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَفِ قُرَيْشٍ نَسَبًا، وَاَعْلَاهَا قَدْرًا، وَاَكْرَمِهَا بَيْتًا وَاَفْضَلِهَا عِنْدَهُ، فَبَعَثَهُ بَشِيرًا وَنَذِيرًا،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اس دعا کی قبولیت کے اثر کو ظاہر کیا اور ان دونوں حضرات کی ذریت میں سے اپنی پسندیدہ شخصیت کو منتخب کیا اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو نسبی اعتبار سے قریش میں سب سے معزز ہیں' قدر ومنزلت کے اعتبار سے سب سے بلند مرتبہ ہیں' گھرانے کے حوالے سے سب سے زیادہ عزت دار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي اِسْرَائِيلَ اِنِّي رَسُولُ اللهِ اِلَيْكُمْ، مُصَدِّقًا

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور (میں) اپنے سے پہلے آنے والی تورات

Marfat.com

لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ، وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ اَحْمَدُ} [الصف: 6]

فَاَثْبَتَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّصَارَى الْحُجَّةَ بِبِشَارَةِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَهُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنَّ اللهَ عَزَّ، وَجَلَّ ذِكْرُهُ: اَخْبَرَ عَنْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اَنَّهُمْ يَجِدُونَ صِفَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ، وَاَنَّهُ نَبِيٌّ. وَاَوْجَبَ عَلَيْهِمُ اتِّبَاعَهُ وَنُصْرَتَهُ.

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{عَذَابِي اُصِيبُ بِهِ مَنْ اَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ، يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ، وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ} [الاعراف: 156] اِلَى قَوْلِهِ {الْمُفْلِحُونَ} [الاعراف: 157]

کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کے بارے میں خوشخبری سنانے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے اور اُن کا نام ''احمد'' ہوگا''۔

تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں جو بشارت دی تھی اُس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے خلاف حجت کو ثابت کیا' پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے اہلِ کتاب یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے تورات اور انجیل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت پائی (اور یہ بات بھی پائی) کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقعی نبی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنا' (اللہ تعالیٰ نے) اُن پر لازم قرار دیا۔

اس نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں اُسے پہنچا دیتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے' میں عنقریب اُسے اُن لوگوں کیلئے لکھ دوں گا جو پرہیزگار اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں وہ اُس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو اُمّی نبی ہے' جس کا ذکر اُنہوں نے تورات اور انجیل میں اپنے پاس لکھا ہوا پایا وہ (رسول) انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے اور وہ انہیں بُرائی سے منع کرتا ہے' وہ اُن کیلئے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور وہ خبیث چیزوں کو ان کیلئے حرام قرار دیتا ہے اور اُن کا بوجھ اور اُن کے طوق جو اُن پر ہیں (وہ رسول) اُن لوگوں سے اس (بوجھ اور طوق) کو اُتارتا ہے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''کامیابی والے''۔

Marfat.com

اہلِ کتاب سے خطاب

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا اَهْلَ الْكِتَابِ، قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ، قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ} [المائدة: 15] اِلَى قَوْلِهِ {صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [المائدة: 16]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہلِ کتاب! تحقیق تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو تمہارے سامنے بہت سی ایسی چیزیں بیان کرتا ہے جو تمام (اللہ کی) کتاب میں سے چھپاتے تھے اور وہ بہت سی چیزوں کے حوالے سے درگزر کرتا ہے' تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ گئے ہیں'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''سیدھا راستہ''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا اَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ، فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ} [المائدة: 19]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہلِ کتاب! تحقیق تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو رسولوں کی آمد کے (وقتی طور پر) انقطاع کے بعد آیا ہے تاکہ وہ تمہارے سامنے (شرعی احکام) بیان کرے تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری سنانے والا یا ڈرانے والا نہیں آیا' تو تحقیق تمہارے پاس خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا آ گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَقَطَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُجَجَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ بِمَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَتِهِ فِي كُتُبِهِمْ، وَاَنَّ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ النُّورُ، وَهُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهُ يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ، وَاَنَّهُ يَهْدِيهِمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، ثُمَّ اَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَّ الَّذِي يَدْعُو اِلَيْهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْحَقُّ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے اہلِ کتاب کی حجت کو ختم کر دیا کیونکہ اُس نے اُس رسول کی صفت اُن کی کتابوں میں بیان کی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو چیز لے کر آئے ہیں وہ نور ہے اور وہ حق ہے جو اُنہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور وہ اُن کی رہنمائی سیدھے راستہ کی طرف کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ حق ہے اور وہی سیدھا راستہ ہے' تو مخلوق پر یعنی انسانوں اور جنات پر اُس کو قبول کرنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنات کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ جب اُنہوں

Marfat.com

فَوَجَبَ عَلَى الْخَلْقِ: الْاِنْسِ وَالْجِنِّ قَبُولَهُ، وَاَخْبَرَ عَنِ الْجِنِّ لَمَّا سَمِعُوا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُبَلِّغَهُمْ، عَرَفُوا اَنَّهُ الْحَقُّ، فَاٰمَنُوا وَصَدَّقُوا وَاتَّبَعُوهُ،

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا اَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ قَالُوا يَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي اِلَى الْحَقِّ وَاِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ يَا قَوْمَنَا اَجِيبُوا دَاعِيَ اللهِ وَاٰمِنُوا بِهِ} [الاحقاف: 29] الْاٰيَةُ

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [المؤمنون: 73].

ثُمَّ اَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَّهُ يُظْهِرُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ دِينٍ خَالَفَهُ، فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ:

{هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی اُن احکام کو سنا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اُن جنات تک اُس کی تبلیغ کریں تو اُن جنات نے یہ بات پہچان لی کہ یہ حق ہے' وہ ایمان لے آئے' اُنہوں نے تصدیق کی اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی۔

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب ہم نے جنات کے ایک گروہ کو تمہارے طرف بھیجا تاکہ وہ قرآن سنیں' جب وہ وہاں موجود ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ خاموش ہو جاؤ! جب (تلاوت) ختم ہوگئی تو وہ ڈرانے والے کے طور پر اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے' اُنہوں نے کہا: اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام (کی کتاب) کے بعد نازل کی گئی ہے اور اپنے سے پہلے (آسمانی کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے' وہ حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور سیدھے راستہ کی طرف (رہنمائی کرتی ہے)' اے ہماری قوم کے لوگو! تم اللہ کی طرف (سے آنے والے) داعی کی بات قبول کرو اور اُس پر ایمان لے آؤ''۔

پھر اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک تم سیدھے راستہ کی طرف اُنہیں دعوت دیتے ہو''۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کے مخالف ہر دین پر غالب کر دے گا' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''وہی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق

Marfat.com

وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ} [التوبة: 33].

کے ہمراہ بھیجا ہے تا کہ وہ اُسے تمام ادیان پر غالب کر دے' خواہ یہ بات مشرکین کو بُری لگتی ہو''۔

رسول پر ایمان کے بغیر' ایمان کامل نہیں ہوتا

ثُمَّ اَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَّهُ لَا يَتِمُّ لِاَحَدٍ الْاِيمَانُ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهُ، حَتَّى يُؤْمِنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ اَخْبَرَ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَرَسُولِهِ: لَمْ يَصِحَّ لَهُ الْاِيمَانُ،

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کسی بھی شخص پر ایمان اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں لے آتا۔ پھر اُس نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا تو اُس کا ایمان درست نہیں ہوتا۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَاِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى اَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَاْذِنُوهُ، اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَاْذِنُونَكَ اُولَئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ} [النور: 62] الْآيَةَ.

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اہلِ ایمان وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے اور جب وہ رسول کے ساتھ کسی ایسے معاملہ پر ہوتے ہیں جو اجتماعی نوعیت کا ہو تو وہ اُس وقت تک نہیں جاتے ہیں جب تک رسول سے اجازت نہ لیں' بے شک وہ لوگ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ اُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ} [الحجرات: 15].

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر شک کا شکار نہیں ہوتے اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ہمراہ جہاد کرتے ہیں' یہی لوگ سچے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَرَسُولِهِ فَاِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا} [الفتح: 13]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا تو بے شک ہم نے کافروں کیلئے جہنم کو تیار کیا ہے''۔

Marfat.com

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَالنُّورِ الَّذِی اَنْزَلْنَا. وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِیرٌ} [التغابن: 8]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تو تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس نور پر بھی جو ہم نے نازل کیا ہے اور تم لوگ جو عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُن سے باخبر ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِینَ فِیهِ} [الحدید: 7] اِلَی قَوْلِهِ {وَقَدْ اَخَذَ مِیثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِینَ} [الحدید: 8]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس چیز میں سے خرچ کرو جس کے بارے میں ہم نے تمہیں نائب بنایا ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُس نے تم سے پختہ عہد لیا ہے اگر تم مؤمن ہو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِی نَزَّلَ عَلَی رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِی اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ. وَمَنْ یَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرَسُلِهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِیدًا} [النساء: 136]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کتاب پر ایمان لاؤ جو اُس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اُس کتاب پر بھی جو اُس سے پہلے نازل کی گئی اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرتا ہے تو وہ دور کی گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ سے محبت' صحیح ہونے کی علامت

ثُمَّ اَعْلَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِیمُ: اَنَّ عَلَامَةَ صِحَّةِ مَنِ ادَّعَی مَحَبَّةَ اللّٰهِ تَعَالَی: اَنْ یَكُونَ مُحِبًّا لِرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّبِعًا لَهُ. وَاِلَّا لَمْ تَصِحَّ لَهُ الْمَحَبَّةُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

پھر ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے' اُس کے دعویٰ کی صحیح ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ شخص' اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہو اور اُن کی پیروی کرتا ہو' ورنہ اُس شخص کی اللہ تعالیٰ سے محبت درست نہیں ہوگی۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

{قُلْ اِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ، وَاَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَاْتِيَ اللهُ بِاَمْرِهِ، وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ} [التوبة: 24]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ، وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [آل عمران: 31]

فَجَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَحَبَّةَ رَسُولِهِ وَاتِّبَاعَهُ عَلَمًا وَدَلِيلًا لِصِحَّةِ مَحَبَّتِهِمْ لَهُ، مَعَ اتِّبَاعِهِمْ رَسُولَهُ فِيمَا جَاءَ بِهِ وَاَمَرَ بِهِ، وَنَهَى عَنْهُ ثُمَّ اَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهُ مَنْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ كَمَنْ كَفَرَ بِاللهِ، وَمَنْ كَذَّبَ رَسُولَهُ فَقَدْ كَذَّبَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي قِصَّةِ الْمُنَافِقِينَ:

''تم یہ فرما دو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور وہ اموال جو تم کماتے ہو اور وہ تجارت جس میں نقصان کا تمہیں اندیشہ ہوتا ہے اور وہ رہائش گاہیں جن کو تم پسند کرتے ہو، وہ تمہارے نزدیک اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہوں تو تم لوگ انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم لے آئے اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا ہے''۔

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم یہ فرما دو! اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی محبت اور اُن کی اتباع کو اپنی ذات کے ساتھ اُن لوگوں کی محبت کے صحیح ہونے کا نشان اور دلیل قرار دیا ہے۔ نیز اس کے ہمراہ اُن لوگوں کو اُس رسول ﷺ کی پیروی کرنی ہے اُس چیز کے بارے میں جو وہ لے کر آئے ہیں اور جس کے بارے میں اُنہوں نے حکم دیا ہے اور جس چیز سے بھی اُنہوں نے منع کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اُس کے رسول ﷺ کا انکار کرتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے اور جو شخص اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے منافقین کے واقعہ کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

Marfat.com

{وَلَا تُصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا، وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ، اِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ} [التوبة: 84]

''اُن میں سے جو بھی مرجائے' تم کبھی بھی کسی کی نمازِ جنازہ ادا نہ کرنا اور اُس کی قبر پر کھڑے نہ ہونا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا انکار کیا اور ایسی حالت میں مر گئے کہ وہ فاسق تھے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ، وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ} [التوبة: 90] اِلَى آخِرِ الْآيَةِ،

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''دیہاتیوں سے تعلق رکھنے والے عذر پیش کرنے والے لوگ آئیں گے تا کہ اُنہیں (جہاد میں حصہ نہ لینے کی) اجازت دی جائے اور وہ لوگ بیٹھے رہے جنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کو جھٹلایا''۔ یہ آیت کے آخر تک ہے۔

ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْ لَا يَرْغَبُوا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ مَعَهُ، وَالصَّبْرِ مَعَهُ عَلَى كُلِّ مَكْرُوهٍ يَلْحَقُهُمْ،

فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذَلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَاٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ} [التوبة: 120]

پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر اپنی جانوں کے بارے میں رغبت اختیار نہ کریں جو اللہ کے رسول کے ساتھ جہاد کرنے اور مشکل صورتِ حال کا سامنا کرنے پر اُن کے ہمراہ صبر کرنے کے حوالے سے ہو۔

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہلِ مدینہ کیلئے اور اُن کے آس پاس (دیہاتوں میں رہنے والے افراد) کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں اور اُن کی ذات کو چھوڑ کر اپنی ذات میں دلچسپی رکھیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ اُنہیں جو بھی پیاس یا جو بھی پریشانی' یا بھوک اللہ کی راہ میں لاحق ہوگی' یا وہ جس بھی جگہ سے گزریں گے کہ وہ کفار کو غضب ناک کریں' یا اُنہیں دشمن کی طرف سے جس بھی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے گا تو اس کے عوض میں اُن لوگوں کیلئے نیک عمل نوٹ کیا جائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے''۔

Marfat.com

ثُمَّ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَقَامَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَ الْبَيَانِ عَنْهُ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ}

[النحل: 44]

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مقام پر فائز کیا ہے کہ وہ اُس کے احکام کی وضاحت کریں' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر کو نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کے سامنے وہ چیز بیان کرو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے' تا کہ وہ لوگ غور وفکر کریں''۔

امام آجری کے وضاحتی کلمات

فَكَانَ مِمَّا بَيَّنَهُ لِاُمَّتِهِ: اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الطَّهَارَةَ وَالصَّلَاةَ فِي كِتَابِهِ، وَلَمْ يُخْبِرْهُ بِاَوْقَاتِ الصَّلَاةِ، وَلَا بِعَدَدِ الرُّكُوعِ، وَلَا بِعَدَدِ السُّجُودِ، وَلَا بِمَا يَجُوزُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيهَا وَمَا تَحْرِيمُهَا؟ وَمَا تَحْلِيلُهَا؟ وَلَا كَثِيرٌ مِنْ اَحْكَامِهَا، فَبَيَّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَادَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کے سامنے جو چیزیں بیان کی ہیں اُن میں یہ چیز بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر طہارت اور نماز لازم قرار دی لیکن اُنہیں یہ نہیں بتایا کہ نمازوں کے اوقات کیا ہیں' رکوع کی تعداد کتنی ہوگی' سجود کی تعداد کتنی ہوگی' نماز میں کس حد تک قرأت کرنا جائز ہے' یہ شروع کیسے ہوگی اور ختم کیسے ہوگی؟ اور اس کے بہت سے احکام بھی بیان کیے۔ تو اللہ تعالیٰ کی مراد ان تمام حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی بیان کی ہے۔

وَكَذَلِكَ اَوْجَبَ الزَّكَاةَ فِي كِتَابِهِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ: كَمْ فِي الْوَرِقِ؟ وَلَا كَمْ فِي الذَّهَبِ؟ وَلَا كَمْ فِي الْغَنَمِ؟ وَلَا كَمْ فِي الْاِبِلِ؟ وَلَا كَمْ فِي الْبَقَرِ؟ وَلَا كَمْ فِي الزَّرْعِ وَالثَّمَرِ؟ فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَادَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ.

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں زکوٰۃ کو لازم قرار دیا ہے لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ چاندی میں کتنی زکوٰۃ ہوگی' سونے میں کتنی ہوگی' بکریوں میں کتنی ہوگی' اونٹوں میں کتنی ہوگی' گائیوں میں کتنی ہو گی' زرعی پیداوار اور پھلوں میں کتنی ہوگی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام حوالوں سے اللہ تعالیٰ کی مراد کو بیان کیا ہے۔

وَكَذَلِكَ الصِّيَامُ بَيَّنَ مَا يَحِلُّ فِيهِ لِلصَّائِمِ، وَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ فِيهِ،

اسی طرح روزے کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس میں یہ چیز بیان نہیں کی کہ روزے کی حالت میں روزہ دار کیلئے کیا چیز حلال ہے

Marfat.com

اور کیا چیز اُس کیلئے حرام ہے۔

وَكَذَلِكَ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَجَّ عَلَى عِبَادِهِ عَلَى مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَلَمْ يُخْبِرْ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ الْإِهْلَالُ بِالْحَجِّ؟ وَلَا مَا يَلْزَمُ الْمُحْرِمَ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْأَحْكَامِ؟ فَبَيَّنَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالًا بَعْدَ حَالٍ،

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض قرار دیا اُس شخص پر جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ حج کیلئے تلبیہ کیسے پڑھا جائے گا اور احرام والے شخص کے احکام کس حوالے سے لاگو ہوں گے؟ تو یہ ایک ایک کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیے ہیں۔

وَكَذَلِكَ أَحْكَامُ الْجِهَادِ، وَكَذَلِكَ أَحْكَامُ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَكَذَلِكَ حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الرِّبَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَتَوَعَّدَهُمْ عَلَيْهِ بِعَظِيمٍ مِنَ الْعِقَابِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فِي الْكِتَابِ: كَيْفَ الرِّبَا؟ فَبَيَّنَهُ لَهُمُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَذَا فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَحْكَامِ، مِمَّا يَطُولُ شَرْحُهُ، لَمْ يَعْقِلْ مَا فِي الْكِتَابِ إِلَّا بِبَيَانِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زِيَادَةً مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا أَعْطَاهُ مِنَ الْفَضَائِلِ الَّتِي شَرَّفَهُ بِهَا، ثُمَّ فَرَضَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ طَاعَتَهُ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِمْ مَعْصِيَتَهُ، وَذَلِكَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ، قَرَنَ طَاعَةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَاعَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ مَنْ عَصَى رَسُولِي فَقَدْ عَصَانِي،

اسی طرح جہاد سے متعلق احکام ہیں، خرید و فروخت سے متعلق احکام ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سود حرام قرار دیا ہے اور اس حوالے سے اُنہیں زبردست وعید بیان کی ہے لیکن اُس نے لوگوں کے سامنے کتاب میں یہ بات بیان نہیں کی کہ سود کیسے ہوتا ہے، یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کی ہے، یہ اور دیگر بہت سے احکام ہیں جن کی بحث طوالت کا باعث ہوگی۔ کتاب میں مذکور ان احکام کی سمجھ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اضافی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس نبی کو جو فضائل عطا کیے ہیں اُن میں شرف کیلئے یہ چیز بھی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق پر نبی کی پیروی کو فرض قرار دیا ہے اور نبی کی نافرمانی کو اُن کیلئے حرام قرار دیا ہے اور یہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور لوگوں کو یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔

Marfat.com

اطاعتِ رسول کا حکم

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قُلْ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ} [آل عمران: 32]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ، وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ} [آل عمران: 131]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا، وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا، وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ} [النساء: 13]

وَقَالَ تَعَالَى:

{يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ، فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَاَحْسَنُ تَاْوِيلًا} [النساء: 59]

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم یہ فرمادو! کہ تم لوگ' اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر وہ منہ پھیر لیتے ہیں تو بے شک اللہ تعالیٰ' کفر کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا''۔

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اُس آگ سے ڈرو جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے اور تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں' جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرے گا اور اُس کی مقرر کردہ حدود کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اُسے جہنم میں داخل کردے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اُس کیلئے رسوائی کرنے والا عذاب ہوگا''۔

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے وہ لوگوں جو ایمان لائے! تم اللہ کی اطاعت کرو اور تم رسول کی اور اپنے میں سے اولی الامر کی اطاعت کرو' اگر کسی چیز کے بارے میں تمہیں درمیان اختلاف ہو جائے تو اُس معاملہ کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو' اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو' یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے زیادہ عمدہ ہے''۔

Marfat.com

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَرَسُولَهُ، وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ}

[الانفال: 20]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور اُس سے منہ نہ پھیرو جبکہ تم (اللہ کا کلام یا احکام) سنتے ہو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ}

[محمد: 33]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور تم اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو''۔

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ}

[النساء: 80]

پھر اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ تحقیق اللہ کی اطاعت کرتا ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

وَهَذَا فِي الْقُرْآنِ كَثِيرٌ فِي نَيِّفٍ وَثَلَاثِينَ مَوْضِعًا أَوْجَبَ طَاعَةَ رَسُولِهِ، وَقَرَنَهَا مَعَ طَاعَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ حَذَّرَ خَلْقَهُ مُخَالَفَةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ لَا يَجْعَلُوا أَمْرَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ بِشَيْءٍ، أَوْ نَهَاهُمْ عَنْ شَيْءٍ كَسَائِرِ الْخَلْقِ، وَأَعْلَمَهُمْ عَظِيمَ مَا يَلْحَقُ مَنْ خَالَفَهُ مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَلْحَقُهُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) قرآن مجید میں یہ حکم کئی مقام پر تقریباً 30 سے زیادہ مقام پر آیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے اور رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور پھر اپنی مخلوق کو اس بات سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کریں' اور یہ کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو (غیر لازمی نہ سمجھیں) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں کسی چیز کے بارے میں حکم دیا ہو' یا کسی چیز سے اُنہیں منع کیا ہو' تو یہ کہ اُن کا حکم باقی ساری مخلوق کی طرح نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ بتایا ہے کہ جو شخص نبی کے حکم کے خلاف ورزی کرتا ہے اُسے بڑا فتنہ لاحق ہوسکتا ہے۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم رسول کو اس طرح نہ بلاؤ جس طرح ایک دوسرے کو

Marfat.com

كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا، قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا} [النور: 63] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

بُلاتے ہو' اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ میں چپکے سے کھسک جاتے ہیں'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

نبی کے فیصلہ کو تسلیم کرنا' لازم ہے

ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْجَبَ عَلَى مَنْ حَكَمَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُكْمًا أَنْ لَا يَكُونَ فِي نَفْسِهِ حَرَجٌ أَوْ ضِيقٌ لِمَا حَكَمَ عَلَيْهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَلْ يُسَلِّمُ لِحُكْمِهِ وَيَرْضَى،

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ، وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} [النساء: 65]

وَالْحَرَجُ هَاهُنَا: أَنْ لَا يَشُكَّ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَى مَنْ رَضِيَ بِمَا حَكَمَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَكَمَ عَلَيْهِ وَرَضِيَ بِمَا أَعْطَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ، وَذَمَّ مَنْ لَمْ يَرْضَ،

پھر اللہ تعالیٰ میں یہ بات بھی واجب قرار دی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص کے خلاف کوئی فیصلہ دے دیں تو وہ اس حوالے سے اپنے سینہ میں کوئی تنگی یا اُلجھن محسوس نہ کرے' اُس چیز کے بارے میں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے خلاف فیصلہ دیا ہے بلکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کو تسلیم کرے اور اُس سے راضی رہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے پروردگار کی قسم! وہ لوگ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک وہ آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم نہیں بناتے اور پھر تم نے جو فیصلہ دیا ہے اُس کے حوالے سے وہ کوئی اُلجھن محسوس نہیں کرتے اور اُس فیصلہ کو مکمل طور پر تسلیم کرتے ہیں''۔

یہاں ''حرج'' سے مراد یہ ہے کہ وہ شک کا شکار نہیں ہوتے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی تعریف بیان کی ہے جو اُس چیز سے راضی ہوتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے بارے میں فیصلہ دیا ہو' خواہ وہ اُس کے حق میں ہو یا اُس کے خلاف ہو' اور وہ اُس چیز سے بھی راضی ہوتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے مالِ غنیمت میں سے عطا کیا ہو' خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو' اور اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی مذمت کی ہے جو اس سے راضی نہیں ہوتا۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللهُ

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اگر وہ لوگ اُس چیز سے راضی ہوتے جو اللہ اور اُس کے

Marfat.com

وَرَسُولُهُ، وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللهُ، سَيُؤْتِينَا اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ، إِنَّا إِلَى اللهِ رَاغِبُونَ} [التوبة: 59]

رسول نے اُنہیں دی ہے اور یہ کہتے کہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے' عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں عطا کر دے گا اور اُس کا رسول بھی (ہمیں عطا کر دیں گے) بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھتے ہیں''۔

ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَنَا عَنْ أَهْلِ النَّارِ إِذَا هُمْ دَخَلُوهَا كَيْفَ يَتَأَسَّفُونَ عَلَى تَرْكِ طَاعَتِهِمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ لِمَ لَمْ يُطِيعُوا اللهَ وَرَسُولَهُ؟، فَنَدِمُوا حَيْثُ لَمْ يَنْفَعْهُمُ النَّدَمُ وَأَسِفُوا حَيْثُ لَمْ يَنْفَعْهُمُ الْأَسَفُ

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہنمیوں کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ جب وہ جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو کیسے اس بات پر افسوس کا اظہار کریں گے کہ اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کو ترک کر دیا تھا اور اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کیوں نہیں کی' تو وہ ندامت کا شکار ہوں گے' اُس وقت جب یہ ندامت اُنہیں فائدہ نہیں دے گی' اور افسوس کا اظہار کریں گے اُس وقت جب یہ افسوس اُنہیں نفع نہیں دے گا۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا} [الاحزاب: 66] الْآيَةَ

''جب اُن کے چہروں کو جہنم میں پلٹایا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کا حکم

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے!

أَلَا تَرَوْنَ رَحِمَكُمُ اللهُ كَيْفَ شَرَّفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ حَالٍ؟ يَزِيدُهُ شَرَفًا إِلَى شَرَفٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ يَا مُؤْمِنِينَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْجَبَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ أَنْ يُعَظِّمُوا قَدْرَ نَبِيِّهِ صَلَّى

کیا آپ نے یہ بات ملاحظہ نہیں فرمائی کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر حال میں شرف عطا کیا ہے اور دنیا وآخرت میں ہر شرف کے ساتھ مزید شرف عطا کیا ہے' تو اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت! اور اے ایمان والو! آپ یہ بات جان لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق پر یہ چیز لازم قرار دی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ و

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْقِيرِ لَهُ وَالتَّعْظِيمِ، وَلَا يَرْفَعُوا اَصْوَاتَهُمْ فَوْقَ صَوْتِهِ، وَلَا يَجْهَرُوا عَلَيْهِ فِي الْمُخَاطَبَةِ، كَجَهْرِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ، بَلْ يَخْفِضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ صَوْتِهِ، كُلُّ ذٰلِكَ اِجْلَالًا لَهُ، وَاَعْلَمَهُمْ اَنَّهُ مَنْ خَالَفَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ التَّعْظِيمِ لِرَسُولِي: اَنِّي اُحْبِطُ عَمَلَهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

مقام کا احترام کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کریں' اور مخاطب کرتے ہوئے اُن کے سامنے بلند آواز نہ کریں' جس طرح وہ ایک دوسرے کو بلند آواز میں مخاطب کر لیتے ہیں' بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز کے مقابلہ میں اپنی آوازیں پست رکھیں' یہ تمام احکام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام کے پیشِ نظر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو یہ بات بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنے رسول کی جس تعظیم کا حکم دیا ہے' اگر کوئی شخص اُس تعظیم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو میں اُس کے عمل کو ضائع کر دوں گا اور اُسے اس بات کا پتا بھی نہیں چلے گا۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ، وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ}

[الحجرات: 1]

تو اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اُس کے رسول سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے' اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور اُنہیں یوں مخاطب نہ کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں اس کا شعور بھی نہ ہو''۔

ثُمَّ وَعَدَ جَلَّ وَعَزَّ مَنْ قَبِلَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَمَرَهُ بِهِ فِي رَسُولِهِ: مِنْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَالْوَقَارِ لَهُ: الْمَغْفِرَةَ مَعَ الْاَجْرِ الْعَظِيمِ،

پھر اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس حکم کو قبول کرے گا جو حکم اُس نے اپنے رسول کے بارے میں دیا ہے جس کا تعلق آواز پست رکھنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنے سے ہے' تو ایسے شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اُس کے ہمراہ عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

{إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ} [الحجرات: 3]

''بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازیں اللہ کے رسول کے سامنے پست رکھتے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیز گاری کیلئے منتخب کرلیا ہے' ان لوگوں کیلئے مغفرت اور عظیم اجر ہو گا''۔

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا} [النور: 63]

پھر اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم رسول کو اس طرح نہ بُلاؤ جس طرح ایک دوسرے کو بُلاتے ہو''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ} [الانفال: 24] الْآيَةَ.

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! اللہ اور اُس کا رسول جب تمہیں بُلائیں تو تم اُن کی بات پر آؤ' اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمہیں زندگی دیتا ہے''۔

كُلُّ ذَلِكَ يُحَذِّرُ عِبَادَهُ مُخَالَفَةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَظِّمِ بِهِ قَدْرَهُ عِنْدَهُمْ. ثُمَّ أَمَرَ جَلَّ ذِكْرُهُ خَلْقَهُ إِذَا هُمْ أَرَادُوا أَنْ يُنَاجُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ مِمَّا لَهُمْ فِيهِ حَظٌّ أَنْ لَا يُنَاجُوهُ حَتَّى يُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاهُمْ صَدَقَةً. فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُنَاجِيَهُ بِشَيْءٍ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ. كُلُّ ذَلِكَ تَعْظِيمٌ لِلرَّسُولِ. وَشَرَفٌ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَاقَ عَلَى بَعْضِهِمُ الصَّدَقَةُ وَاحْتَاجَ إِلَى مُنَاجَاتِهِ. فَتَوَقَّفَ عَنْ مُنَاجَاتِهِ فَخَفَّفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ عَلَى

تو ان سب صورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے رسول کی مخالفت سے بچنے کی تلقین کی ہے اور اُن لوگوں کے سامنے اُس رسول کی قدر و منزلت کی عظمت کا اظہار کیا ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو یہ حکم دیا ہے کہ جب وہ لوگ کسی حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سرگوشی میں بات کرنے کا ارادہ کریں' جس کا تعلق کسی معاملہ سے ہو' تو وہ اُس وقت تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سرگوشی میں بات نہ کریں جب تک وہ سرگوشی میں بات کرنے سے پہلے کوئی نذر و نیاز پیش نہیں کرتے۔ تو پہلے ایسا ہوتا تھا کہ کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی حوالے سے سرگوشی میں بات چیت کرنا چاہتا تھا تو وہ پہلے کوئی چیز صدقہ دیا کرتا تھا' ان سب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم پائی جاتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف پایا جاتا ہے' جب لوگوں نے ایسا کیا اور بعض لوگوں کیلئے صدقہ پیش کرنا مشکل

Marfat.com

الْمُؤْمِنِينَ رَأْفَةً مِنْهُ بِهِمْ،

ہوا اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کی ضرورت بھی تھی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بات چیت نہیں کر سکیں، تو اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے مسلمانوں پر مہربانی کرتے ہوئے اُنہیں تخفیف عطا کی۔

فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ فِي ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ:

تو اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کے بارے میں آغاز میں یہ ارشاد فرمایا:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً، ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ} [المجادلة: 12]

''اے ایمان والو! جب تم رسول کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کرو تو اپنی بات چیت سے پہلے کوئی چیز نذر کے طور پر پیش کر دو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے''۔

هَذَا لِمَنْ قَدَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ، ثُمَّ قَالَ تَفَضُّلًا عَلَى الْجَمِيعِ عَلَى مَنْ قَدَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ وَعَلَى مَنْ لَمْ يَقْدِرْ،

یہ حکم اُس شخص کیلئے تھا جو صدقہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں پر، خواہ وہ صدقہ کرنے کی قدرت رکھتے ہوں، یا قدرت نہ رکھتے ہوں، سب پر فضل کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔

فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا:

{أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ} [المجادلة: 13]

''کیا تم اس بات سے خوفزدہ ہو گئے ہو کہ تم سرگوشی سے پہلے نذر پیش کرو، جب تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے تم پر مہربانی کی (اور اس حکم کو معاف کر دیا) تو اب تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو، اللہ تعالیٰ اُس چیز کے بارے میں خبر رکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو''۔

فَخَفَّفَ عَنْهُمُ الصَّدَقَةَ، وَأَمَرَهُمْ بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالطَّاعَةِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْلَمَ جَمِيعَ خَلْقِهِ،

تو صدقہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تخفیف عطا کر دی اور اُنہیں نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے کا حکم دے دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق کو اس بات کی اطلاع دی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اس

Marfat.com

وَاَعْلَمَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، وَاَنَّهُ قَدْ تَمَّتْ نِعْمَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ بِاَنْ هَدَاهُ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ، وَاَعْلَمَهُ اَنَّهُ يَنْصُرُهُ نَصْرًا عَزِيزًا،

بات کی اطلاع دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت اُس کے نبی پر مکمل ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت نصیب کی اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ بھی بتایا کہ وہ اُن کی بھرپور مدد کرے گا۔

فتح مبین کی خوشخبری

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، وَيَنْصُرَكَ اللهُ نَصْرًا عَزِيزًا}

[الفتح: 1]

اُس نے ارشاد فرمایا:

''بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دے اور تم پر اپنی نعمت کو مکمل کر دے اور تمہیں سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کر دے اور اللہ تعالیٰ تمہاری بھرپور مدد کرے گا''۔

ثُمَّ اَخْبَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَظِيمِ قَدْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَبِّهِ تَعَالَى

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی' اُنہوں نے درحقیقت اللہ تعالیٰ کی بیعت کی ہے' اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت کی عظمت کا اظہار کیا جائے۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{اِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيهِمْ، فَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ، وَمَنْ اَوْفَى بِمَا عَاهَدَ

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے تمہاری بیعت کی' اُنہوں نے اللہ کی بیعت کی ہے' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے اور جو شخص اس کو توڑے گا تو وہ اپنی ذات کے خلاف توڑے گا اور جو شخص اُس کو

Marfat.com

عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا}
[الفتح: 10]

ثُمَّ اَخْبَرَنَا جَلَّ ذِكْرُهُ بِرِضَاهُ عَنْهُمْ، اِذْ بَايَعُوا نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَقُوا فِي بَيْعَتِهِ بِقُلُوبِهِمْ

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ، وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا} [الفتح: 18]

پورا کرے گا جو عہد اُس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ عنقریب اُسے عظیم اجر عطا فرمائے گا''۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جب اُن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کر لی اور وہ لوگ اپنے بیعت میں اپنے دلوں کے حوالے سے سچے تھے تو اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا۔

اُس نے ارشاد فرمایا:

''تحقیق اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہو گیا' جب اُنہوں نے درخت کے نیچے تمہاری بیعت کی' اُن کے دلوں میں جو ہے اللہ تعالیٰ اُس سے واقف ہے' اُس نے اپنی سکینت اُن پر نازل کی اور وہ اُنہیں اجر میں قریب فتح عطا کرے گا''۔

اُسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم

ثُمَّ اَمَرَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ الْمُؤْمِنِينَ اَنْ يَتَاَسَّوْا فِي اُمُورِهِمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

{لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ، وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا} [الاحزاب: 21]

پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے معاملات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی کریں' اُس نے ارشاد فرمایا:

''تحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے' یہ حکم اُس شخص کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کی اُمید رکھتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرے''۔

ثُمَّ اَوْجَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اَنْ يَنْصَحُوا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ اَعْلَمَهُمْ اَنَّهُ مَنْ نَصَحَ لِلّٰهِ فَلْيَنْصَحْ لِرَسُولِهِ، وَقَرَنَهُمَا جَمِيعًا، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا.

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان پر یہ بات لازم قرار دی ہے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کی خیر خواہی کریں' اور اُنہیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے خیر خواہی کرے گا اُسے اُس کے رسول کیلئے بھی خیر خواہی کرنی چاہیے' اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کا ذکر ساتھ کیا ہے اور اُن کے درمیان فرق نہیں کیا۔

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

{لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [التوبة: 91]

''کمزور لوگوں اور بیماروں پر اور اُن لوگوں پر جو خرچ کرنے کیلئے کچھ نہیں پاتے ہیں' ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' جبکہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کیلئے خیر خواہی کریں' نیکی کرنے والوں کے خلاف کوئی صورت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

ثُمَّ أَخْبَرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ مَنْ خَانَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ خَانَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول سے خیانت کرتا ہے' وہ اُس شخص کی مانند ہے جو اللہ سے خیانت کرتا ہے۔

فَقَالَ تَعَالَى:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [الانفال: 27]

''اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ ہی امانتوں میں خیانت کرو جبکہ تم علم رکھتے ہو''۔

ثُمَّ حَذَّرَ الْخَلْقَ عَنْ أَذَى رَسُولِهِ، لَا يُؤْذُوهُ فِي حَيَاتِهِ وَلَا بَعْدَ مَوْتِهِ، وَأَخْبَرَ أَنَّ الْمُؤْذِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ آذَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَخْبَرَ أَنَّ الْمُؤْذِي لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ مُسْتَحِقٌّ اللَّعْنَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ،

پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اس بات سے بچنے کی تلقین کی ہے کہ وہ اُس کے رسول کو اذیت پہنچائیں' وہ اُن کی زندگی میں یا اُن کے وصال کے بعد اُنہیں اذیت نہیں پہنچائیں گے' اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی ہے کہ اللہ کے رسول کو اذیت پہنچانے والا شخص اُس شخص کی مانند ہے جو اللہ کو اذیت پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت پہنچانے والا شخص' دنیا اور آخرت میں لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ، وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا، إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللهِ عَظِيمًا}

''تمہیں اس بات کا حق نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاؤ اور نہ ہی اس بات کی اجازت ہے کہ تم اُن کے بعد کبھی بھی اُن کی ازواج سے نکاح کرو' یہ چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑی ہے''۔

Marfat.com

[الاحزاب: 53]

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ} [التوبة: 61]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اُن کیلئے دردناک عذاب ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا} [الاحزاب: 57]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں' اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُن پر لعنت کرے گا اور اُس نے اُن کیلئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کا انجام

ثُمَّ اَخْبَرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهُ مَنْ حَادَّ الرَّسُولَ بِالْعَدَاوَةِ فَقَدْ حَادَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ جو شخص دشمنی کے ہمراہ اللہ کے رسول کی مخالفت کرتا ہے' وہ شخص درحقیقت اللہ کی مخالفت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ} [المجادلة: 22] الْآيَةَ.

''وہ لوگ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں' تم اُنہیں ایسا نہیں پاؤ گے کہ وہ اُس شخص سے محبت رکھتے ہوں جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{اَلَمْ يَعْلَمُوا اَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللهَ وَرَسُولَهُ. فَاَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ} [التوبة: 63]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو اُس کیلئے جہنم کی آگ ہوگی جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہ بہت بڑی رسوائی ہے''۔

نبیؐ اہلِ ایمان کی جان سے زیادہ قریب ہیں

ثُمَّ اَعْلَمَنَا مَوْلَانَا الْكَرِيمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. وَاَنَّهُ اِذَا اَمَرَ فِيهِمْ بِاَمْرٍ فَعَلَيْهِمْ

پھر ہمارے کریم پروردگار نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن

Marfat.com

قَبُولُ مَا اَمَرَ بِهِ، وَلَا اخْتِيَارَ لَهُمْ اِلَّا مَا اخْتَارَهُ رَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فِي اَهْلِيهِمْ، وَفِي اَمْوَالِهِمْ، وَفِي اَوْلَادِهِمْ،

لوگوں کے درمیان کسی معاملہ کے بارے میں فیصلہ کر دیں تو اُنہوں نے جو حکم دیا ہے اُس کو قبول کرنا اہلِ ایمان پر لازم ہے' وہ صرف اُسی چیز کو اختیار کر سکتے ہیں جو اللہ کے رسول نے اُن کیلئے اختیار کی ہو' خواہ اُس کا تعلق اُن کے اہلِ خانہ سے ہو' یا اموال سے ہو' یا اولاد سے ہو۔

فَقَالَ جَلَّ وَعَزَّ:

{اَلنَّبِيُّ اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَاَزْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ} [الاحزاب: 6]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نبی' اہلِ ایمان کے نزدیک اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور نبی کی ازواج اُن (اہلِ ایمان) کی مائیں ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُولُهُ اَمْرًا اَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ} [الاحزاب: 36] اِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی مؤمن مرد یا مؤمن عورت کیلئے یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی معاملہ کے بارے میں فیصلہ کر دیں تو اُن لوگوں کو اپنے معاملہ کے بارے میں اختیار ہو'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

ثُمَّ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَفَعَ قَدْرَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَادَهُ شَرَفًا اِلَى شَرَفِهِ، وَفَضَّلَهُ عَلَى سَائِرِ الْخَلْقِ، بِاَنْ حَرَّمَ اَزْوَاجَهُ عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ اَنْ يَتَزَوَّجُوهُنَّ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَهَكَذَا اِذَا طَلَّقَ امْرَاَةً مِنْ نِسَائِهِ دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَقَدْ حَرَّمَ عَلَى كُلِّ اَحَدٍ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا، لِاَنَّهُنَّ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَدْ خَصَّهُ مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ بِكُلِّ خُلُقٍ شَرِيفٍ عَظِيمٍ،

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی قدر و منزلت کو بلند کیا اور آپ ﷺ کے شرف میں مزید شرف کو شامل کیا اور آپ ﷺ کو ساری مخلوق پر فضیلت عطا کی' وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ازواج کو تمام جہانوں کیلئے حرام قرار دے دیا کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد وہ اُن ازواج کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے' اسی طرح جب نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی خاتون کو طلاق دے دیں' خواہ اُس خاتون کی رخصتی ہوئی ہو یا رخصتی نہ ہوئی ہو' ہر ایک کیلئے یہ حرام ہوگا کہ وہ اُس خاتون سے شادی کرے کیونکہ وہ خواتین اہلِ ایمان کی مائیں ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خصوصیت کے ساتھ یہ عظیم شرف عطا کیا۔

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا

ثُمَّ فَرَضَ عَلَى خَلْقِهِ اَنْ يُصَلُّوا عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْلَمَهُمْ اَنَّهُ يُصَلِّي عَلَيْهِ هُوَ وَمَلَائِكَتُهُ تَشْرِيفًا لَهُ

اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر یہ چیز لازم قرار دی ہے کہ وہ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں اور اُنہیں یہ بات بتائی کہ وہ خود بھی اور اُس کے فرشتے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور اس کا مقصد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف کا اظہار ہے۔

فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ:

{اِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ، يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} [الاحزاب: 56]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے' نبی پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درود بھیجو اور اہتمام کے ساتھ سلام بھیجو''۔

فَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى اَهْلِهِ اَجْمَعِينَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ صَلَاةً لَهُ فِيهَا رِضًى، وَلَنَا بِهَا مَغْفِرَةٌ مِنَ اللهِ، وَرَحْمَةٌ اِنْ شَاءَ اللهُ، وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ، وَلَا حَرَمَنَا اللهُ النَّظَرَ اِلَيْهِ، وَحَشَرَنَا عَلَى سُنَّتِهِ وَالِاتِّبَاعِ لِمَا اَمَرَ وَالِانْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى،

تو اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے اور سلام بھیجے اور اُن کے تمام اہل پر دن اور رات میں درود بھیجے' ایسا درود جس میں اُس کی رضامندی شامل ہو اور جس کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت نصیب ہو' اگر اللہ نے چاہا! اور اُن کی پاکیزہ آل پر بھی (درود و سلام نازل کرے) اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دیدار سے محروم نہ رکھے اور ہمارا حشر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر کرے اور اُس چیز کی پیروی میں کرے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور اُس چیز سے باز رہنے میں کرے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا۔

وَاعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَاِيَّاكُمْ: لَوْ اَنَّ مُصَلِّيًا صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فِي تَشَهُّدِهِ الْاَخِيرِ وَجَبَ عَلَيْهِ اِعَادَةُ الصَّلَاةِ.

آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے اور نماز میں آخری تشہد کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجتا تو اُس پر یہ واجب ہے کہ وہ نماز کو دوبارہ ادا کرے۔

وَاعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللهُ: اَنَّ جَمِيعَ مَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ لوگ یہ بات بھی جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن چیزوں سے منع کیا ہے وہ سب لوگوں

Marfat.com

فَحَرَامٌ عَلَى النَّاسِ مُخَالَفَتُهُ. وَالنَّهْيُ عَلَى التَّحْرِيمِ حَتَّى يَأْتِيَ عَنْهُ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ نَهَى عَنْهُ لِمَعْنًى دُونَ مَعْنَى التَّحْرِيمِ، وَإِلَّا فَنَهْيُهُ عَلَى التَّحْرِيمِ لِجَمِيعِ مَا نَهَى عَنْهُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا} [الحشر: 7]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: فَهَذَا الَّذِي حَضَرَنِي ذِكْرُهُ مِمَّا شَرَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِي الْقُرْآنِ، قَدْ ذَكَرْتُ مِنْهُ مَا فِيهِ بَلَاغٌ لِمَنْ عَقَلَ وَأَنَا أَذْكُرُ بَعْدَ هَذِهِ مِمَّا شَرَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِمَّا جَاءَتْ بِهِ السُّنَنُ عَنْهُ وَالْآثَارُ عَنْ صَحَابَتِهِ حَالًا بَعْدَ حَالٍ، مِمَّا يُقِرُّ اللهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَزْدَادُونَ بِهَا إِيمَانًا إِلَى إِيمَانِهِمْ، وَمَحَبَّةً لِلرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيمًا لَهُ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِذَلِكَ، وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ

کیلئے حرام ہیں اور یہ حرام ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کی جائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ممانعت حرام قرار دینے کیلئے ہوگی جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے کوئی ایسی دلیل سامنے نہیں آتی کہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ یہ ممانعت حرام قرار دینے کیلئے نہیں ہے' ورنہ جن چیزوں سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے وہ تمام چیزیں حرام شمار ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رسول تمہیں جو کچھ دے اُسے حاصل کرلو اور وہ جس سے تمہیں منع کرے اُس سے باز آجاؤ''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ وہ تمام اُمور ہیں جو اس وقت میرے ذہن میں تھے جو اس حوالے سے ذکر کیے گئے ہیں جو شرف اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا ہے' جس کا ذکر قرآن میں ہے اور میں نے ان میں سے جو چیزیں ذکر کر دی ہیں اِن میں اُس شخص کیلئے پیغام ہے جو عقل رکھتا ہے۔ اب اس کے بعد میں وہ چیزیں ذکر کروں گا کہ جن میں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اُس شرف کا ذکر ہے جس کا ذکر احادیث میں ہے اور صحابہ کرام سے منقول آثار میں ہے' یہ یکے بعد دیگرے ذکر ہوں گے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی آنکھوں کو قرار عطا کرے گا اور اس کے نتیجہ میں اُن لوگوں کے ایمان میں اضافہ ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپ کی تعظیم میں اضافہ ہوگا' اللہ تعالیٰ ہی اس بات کی توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مدد کرنے والا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَتَى وَجَبَتِ النُّبُوَّةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نبوت کب واجب ہوئی تھی؟

999- أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

Marfat.com

مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُدَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شقیق نے حضرت میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کب نبی تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے (میں اُس وقت بھی نبی تھا)۔

1000- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ: مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن شقیق نے حضرت میسرۃ الفجر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کب نبی تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اُن کی نبوت اُن کی ابوت ہے سب کو عام

1001- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت میسرہ الفجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: آپ کب نبی تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اُس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

Marfat.com

مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام تخلیق اور اُن میں روح پھونکے جانے کے درمیان تھے۔

1002- وَأَنْبَأَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ وَنَفْخِ الرُّوحِ فِيهِ

1003- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ فَقَالَ: بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ وَنَفْخِ الرُّوحِ فِيهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا: آپ کیلئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام تخلیق اور اُن میں روح پھونکے جانے کے درمیان تھے۔

1004- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1002- رواه الترمذي: 3609، والحاكم: 609/2، وخرجه الألباني في صحيح الترمذي.

1003- انظر السابق.

1004- رواه أحمد 127/4، والحاكم 418/2، وابن حبان: 6404، والديلمي: 230.

Marfat.com

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اِنِّي عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک میں اللہ کا بندہ اور انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں (اور یہ اُس وقت تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار ہو رہا تھا''۔

1005- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُخْلَقَ؟ قَالَ: اِي وَاللهِ، وَقَبْلَ اَنْ تُخْلَقَ الدُّنْيَا بِاَلْفَيْ عَامٍ مَكْتُوبًا اَحْمَدُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہونے سے پہلے بھی نبی تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! بلکہ آپ دنیا کے پیدا ہونے سے دو ہزار سال پہلے بھی (نبی تھے) اور آپ کا نام احمد لکھا ہوا تھا۔

حضرت آدم کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا

1006- اَنْبَاَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن ابوزناد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کلمات جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی

Marfat.com

عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مِنَ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَابَ اللهُ بِهَا عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا آدَمُ، وَمَا يُدْرِيكَ بِمُحَمَّدٍ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، رَفَعْتُ رَاْسِي، فَرَاَيْتُ مَكْتُوبًا عَلَى عَرْشِكَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ اَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ

توبہ قبول کی تھی' وہ یہ ہیں:

''اے اللہ! میں تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تجھ پر حق کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تمہیں محمد کے بارے میں کیسے پتا چلا؟ تو اُنہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! جب میں نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے دیکھا تیرے عرش پر یہ لکھا ہوا تھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ! تو مجھے یہ پتا چل گیا کہ وہ تیری بارگاہ میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ معزز ہیں''۔

بَابٌ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]

باب: اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرمان: ''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''

1007- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ، قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ يَعْنِي الصَّاغَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَرَّاجٌ اَبُو السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1007- رواہ ابن حبان: 3382۔

Marfat.com

اَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ قُلْتُ: اللهُ اَعْلَمُ قَالَ: اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي

''جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: میرا اور آپ کا پروردگار یہ فرماتا ہے: میں نے کیسے تمہارے ذکر کو بلند کیا؟ میں نے جواب دیا: اللہ بہتر جانتا ہے! تو پروردگار نے فرمایا: جب میرا ذکر ہو گا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر ہو گا''۔

رفعتِ ذکر سے مراد کیا ہے؟

1008- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّقِّيُّ السَّرَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي دَرَّاجٌ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ: اَتَدْرِي كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ قُلْتُ: اللهُ اَعْلَمُ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي

''جبریل نے مجھ سے کہا: آپ کا پروردگار آپ سے فرما رہا ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے کیسے تمہارے ذکر کو بلند کیا ہے؟ تو میں نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے! تو جبریل نے بتایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا ذکر ہو گا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر ہو گا''۔ [1]

1009- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

---

[1] ''ورفعنا لك ذكرك'' کا ہے سایہ تجھ پر — نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا کبھی چرچا تیرا

1008- انظر السابق.

Marfat.com

فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]

قَالَ: لَا اُذْكَرُ اِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ

''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا' (جیسے کلمہ شہادت میں یہ الفاظ ہیں:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

1010- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَيَّاطُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنَ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]

قَالَ: لَا اُذْكَرُ اِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَفِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَاِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ} [الزخرف: 44]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مجاہد' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: جب بھی میرا ذکر ہوگا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر ہوگا' (جیسے کلمہ شہادت میں یہ الفاظ ہیں:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ''یہ تمہارے لیے اور تمہاری قوم کیلئے نصیحت ہے''۔

قَالَ: يُقَالُ: مِمَّنْ هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيُقَالُ: مِنَ الْعَرَبِ، فَيُقَالُ مِنْ اَيِّ الْعَرَبِ؟ فَيُقَالُ: مِنْ قُرَيْشٍ

مجاہد کہتے ہیں: یہ دریافت کیا جائے گا کہ ان صاحب کا تعلق کس سے ہے؟ تو جواب دیا جائے گا کہ عربوں سے ہے' پھر پوچھا جائے گا: عربوں میں سے کس سے ہے؟ تو جواب دیا جائے گا:

Marfat.com

قریش سے ہے (تو یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کا بھی ذکر ہو گیا)۔

1011- وَاَنْبَاَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَمْزَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} [الشرح: 4]

قَالَ: اَلَا تَرَى اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُذْكَرُ فِي مَوْطِنٍ اِلَّا ذُكِرَ نَبِيُّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: کیا تم نے یہ غور نہیں کیا کہ جس بھی مقام پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اُس کے ساتھ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ذکر ہوتا ہے۔

1012- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْحَارِثِ الْفِهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ ابْنِ بِنْتِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اَذْنَبَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الذَّنْبَ الَّذِي اَذْنَبَهُ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَاَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَاْسِي اِلَى عَرْشِكَ وَاِذَا فِيهِ مَكْتُوبٌ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت آدم علیہ السلام سے ذنب کا ارتکاب ہوا تو اُنہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور بولے: اے اللہ! میں تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ تُو میری مغفرت کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی: محمد کیا ہے اور محمد کون ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: تیرا اسم برکت والا ہے! جب تُو نے مجھے پیدا کیا اور میں نے سر اُٹھا کر تیرے عرش کی طرف دیکھا تو وہاں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا' اس سے مجھے پتا چل گیا کہ تیری بارگاہ میں ان سے زیادہ قدر و منزلت والا اور کوئی نہیں ہے جن کا نام تُو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی: اے آدم! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! وہ تمہاری اولاد میں سے آخری نبی ہوں گے اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں

Marfat.com

لَيْسَ اَحَدٌ اَعْظَمَ قَدْرًا عِنْدَكَ مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ: يَا آدَمُ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، اِنَّهُ لَآخِرُ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ

نے تمہیں بھی پیدا نہیں کرنا تھا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، افضل الخلق ہیں

1013- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَلَا بَرَاَ وَلَا ذَرَاَ اَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا سَمِعْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَقْسَمَ بِحَيَاةِ اَحَدٍ اِلَّا بِحَيَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

''اللہ تعالیٰ نے جس بھی مخلوق کو تخلیق کیا ہے' جسے بنایا ہے' جسے پیدا کیا ہے اُن میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ معزز نہیں ہے' میں نے اللہ تعالیٰ کو کسی بھی فرد کی زندگی کی قسم اُٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی قسم اُٹھائی ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ} [الحجر: 72]

''تمہاری زندگی کی قسم ہے! وہ لوگ اپنے نشہ میں مدہوش بھٹکتے پھرتے ہیں''۔

قَالَ: وَحَيَاتِكَ يَا مُحَمَّدُ، {اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ} [الحجر: 72] وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! تمہاری زندگی کی قسم ہے! وہ لوگ اپنے نشہ میں مدہوش بھٹکتے پھرتے ہیں' (مصنف فرماتے ہیں:) باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ} [الشعراء: 219]

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تذکرہ:

''اور ہم تمہیں سجدہ کرنے والوں میں منتقل کرتے رہے ہیں''

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم

Marfat.com

اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ اَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى اَنْوَاعٍ غَيْرِ مَحْمُودَةٍ اِلَّا نِكَاحًا وَاحِدًا نِكَاحٌ صَحِيحٌ: وَهُوَ هَذَا النِّكَاحُ الَّذِي سَنَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهِ. يَخْطُبُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ فَيُزَوِّجُهُ عَلَى الصَّدَاقِ وَبِالشُّهُودِ. فَرَفَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْرَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَصَانَهُ عَنْ نِكَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَنَقَلَهُ فِي الْاَصْلَابِ الطَّاهِرَاتِ بِالنِّكَاحِ الصَّحِيحِ. مِنْ لَدُنْ آدَمَ. بِنَقْلِهِ فِي اَصْلَابِ الْاَنْبِيَاءِ. وَاَوْلَادِ الْاَنْبِيَاءِ. حَتَّى اَخْرَجَهُ بِالنِّكَاحِ الصَّحِيحِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے! آپ لوگ یہ بات جان لیں کہ زمانۂ جاہلیت میں نکاح کی مختلف صورتیں تھیں جو قابلِ تعریف نہیں تھیں' صرف ایک نکاح کا معاملہ مختلف تھا جو صحیح نکاح ہوتا ہے اور یہ وہی نکاح ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کیلئے مسنون قرار دیا ہے' ایک شخص دوسرے شخص کو اُس کی عزیزہ کے بارے میں شادی کا پیغام بھیجے اور دوسرا شخص مہر اور گواہوں کی موجودگی میں اُس کی شادی کروادے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو بلند کیا اور اُنہیں زمانۂ جاہلیت کے نکاح سے محفوظ رکھا اور اُنہیں پاکیزہ پشتوں سے صحیح نکاح کے ذریعہ منتقل کیا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر انبیاء کی پشتوں اور انبیاء کی اولاد کی پشتوں سے ہوتے ہوئے صحیح نکاح کے ذریعہ (ظہور پذیر ہوئے)۔

نسبی فضیلت کا تذکرہ

1014- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: اَشْهَدُ عَلَى اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ اَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَدُنْ آدَمَ اِلَى اَنْ وَلَدَنِي اَبِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام جعفر صادق کے صاحبزادے محمد اپنے والد (امام جعفر صادق) اپنے والد امام باقر کے حوالے سے' اپنے دادا امام زین العابدین کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں' میں زنا سے پیدا نہیں ہوا اور ایسا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے ماں باپ تک ہوا ہے'

Marfat.com

وَاُمِّی، لَمْ یُصِبْنِی مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِیَّةِ شَیْءٌ

زمانۂ جاہلیت کے زنا میں سے کوئی بھی چیز مجھے لاحق نہیں ہوئی''۔

1015- اَنْبَاَنَا اَبُو سَعِیدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ الدَّبَرِیُّ قَالَ: اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیهِ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خَرَجْتُ مِنْ نِکَاحٍ وَلَمْ اَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ

''میں نکاح کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہوں' میں زنا کے نتیجہ میں پیدا نہیں ہوا''۔

قرآن کی ایک آیت کی تفسیر

1016- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِیدٍ اَیْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْهَمْدَانِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ الْوَلِیدِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِی قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَتَقَلُّبَكَ فِی السَّاجِدِینَ}

[الشعراء: 219]

قَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَقَلَّبُ فِی اَصْلَابِ الْاَنْبِیَاءِ حَتَّی وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء بن ابی رباح' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم تمہیں سجدہ کرنے والوں میں منتقل کرتے رہے ہیں''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آپ کی والدہ نے آپ کو جنم دیا۔

Marfat.com

ایک نور اور اُس کے سفر کا تذکرہ

1017- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِیُّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْعَدَنِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِی عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدٌ الْحَلَبِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفُرَاتِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ قُرَیْشًا كَانَتْ نُورًا بَیْنَ یَدَیِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ آدَمَ بِاَلْفَیْ عَامٍ یُسَبِّحُ ذٰلِكَ النُّورُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِیحِهِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ اَلْقَى ذٰلِكَ النُّورَ فِی صُلْبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَاَهْبَطَنِی اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى الْاَرْضِ فِی صُلْبِ آدَمَ، وَجَعَلَنِی فِی صُلْبِ نُوحٍ فِی سَفِینَتِهِ، وَقَذَفَ بِی فِی النَّارِ فِی صُلْبِ اِبْرَاهِیمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یَنْقُلُنِی فِی الْاَصْلَابِ الْكَرِیمَةِ اِلَى الْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ، حَتَّى اَخْرَجَنِی مِنْ بَیْنَ اَبَوَیَّ، وَلَمْ یَلْتَقِیَا عَلَى سِفَاحٍ قَطُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے قریش ایک نور کی شکل میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تھے' وہ نور تسبیح بیان کرتا رہا اور اُس کی تسبیح کی پیروی میں فرشتے تسبیح بیان کرتے رہے' جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اُس نور کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں ڈال دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں مجھے زمین کی طرف بھیجا اور حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں مجھے کشتی میں رکھا' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں مجھے آگ میں ڈالا' اُس کے بعد میں معزز پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ میرے والدین کے ہاں میری پیدائش ہوئی' (میرے آباؤاجداد میں) اس دوران کبھی بھی زنا نہیں آیا''۔

حضرت عبدالمطلب کا واقعہ

1018- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

Marfat.com

يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قَالَ: عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: قَدِمْتُ الْيَمَنَ، فَنَزَلْتُ عَلَى اَسْقُفٍ بِهَا، وَكَانَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ يَمُرُّ بِي، فَقَالَ لِي يَوْمًا: يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ: اَلَا تَكْشِفُ لِي عَنْ جَسَدِكَ، لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ؟ فَقُلْتُ: اَكْشِفُ لَكَ عَنْ جَسَدِي مَا خَلَا عَوْرَتِي، فَكَشَفْتُ عَنْ جَسَدِي، فَتَشَمَّنِي ثُمَّ تَشَمَّمَ مَنْخَرِيَ الْاَيْمَنَ، ثُمَّ تَشَمَّمَ مَنْخَرِيَ الْاَيْسَرَ، فَقَالَ: اَرَى يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فِي مِنْخَرِكَ الْاَيْمَنِ نُبُوَّةً، وَفِي الْاَيْسَرِ مُلْكًا، اَلَكَ شَاعَةٌ؟ قُلْتُ: وَمَا الشَّاعَةُ؟ قَالَ: امْرَاَةٌ، قُلْتُ: اَمَّا الْيَوْمُ فَلَا قَالَ: فَتَزَوَّجْ فِي بَنِي زُهْرَةَ قَالَ: فَقَدِمْتُ فَتَزَوَّجْتُ فِي بَنِي زُهْرَةَ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: اَفْلَحَ عَبْدُ اللهِ عَلَى اَبِيهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں یمن آیا' وہاں ایک پادری کے پاس مہمان کے طور پر ٹھہرا' یہودیوں کا ایک عالم میرے پاس سے گزرا' ایک دن اُس نے مجھ سے کہا: اے عبدالمطلب! کیا تم اپنے جسم سے کپڑا ہٹاؤ گے تا کہ میں اُس (جسم) کا جائزہ لوں۔ میں نے کہا: میں اپنی شرمگاہ کے علاوہ باقی جسم سے تمہارے سامنے کپڑا ہٹا دیتا ہوں۔ پھر میں نے اپنے جسم سے کپڑا ہٹایا تو اُس نے مجھے سونگھا پھر اُس نے میرے دائیں نتھنے کو سونگھا پھر بائیں نتھنے کو سونگھا' پھر بولا: اے عبدالمطلب! تمہارے دائیں نتھنے میں مجھے نبوت نظر آ رہی ہے اور بائیں میں بادشاہت نظر آ رہی ہے' کیا تمہاری شاعہ ہے؟ میں نے جواب دیا: شاعہ کیا ہوتی ہے؟ اُس نے کہا: بیوی! میں نے کہا: ابھی تو نہیں ہے۔ اُس نے کہا: پھر تم بنوزہرہ میں شادی کرنا۔ حضرت عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ میں (مکہ مکرمہ) واپس آیا اور میں نے بنوزہرہ میں شادی کی' تو قریش نے کہا: عبداللہ اپنے والد عبدالمطلب پر گئے ہیں۔

بَابٌ: ذِكْرُ مَوْلِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضَاعِهِ وَمَنْشَئِهِ اِلَى الْوَقْتِ الَّذِي جَاءَهُ الْوَحْيُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش' آپ کی رضاعت اور جب آپ پر وحی نازل ہوئی' اُس وقت تک آپ کی نشوونما کا تذکرہ

1019- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

Marfat.com

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الصُّدَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ التَّمِيمِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ، اِذْ اَقْبَلَ شَيْخٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، وَهُوَ مَدَرَةُ قَوْمِهِ، وَسَيِّدُهُمْ مِنْ شَيْخٍ كَبِيرٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصًا، فَتَمَثَّلَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، وَنَسَبَهُ اِلَى جَدِّهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اِنِّي نُبِّئْتُ اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ اِلَى النَّاسِ بِمَا اُرْسِلَ بِهِ مُوسَى وَعِيسَى وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ، اَلَا وَاِنَّكَ تَفَوَّهْتَ بِعَظِيمٍ، اِنَّمَا كَانَتِ الْخُلَفَاءُ وَالْاَنْبِيَاءُ فِي بَيْتَيْنِ مِنْ بُيُوتِ بَنِي اِسْرَائِيلَ، فَلَا اَنْتَ مِنْ اَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ، وَلَا مِنْ اَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ، اِنَّمَا اَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ، مِمَّنْ كَانَتْ تَعْبُدُ هَذِهِ الْحِجَارَةَ وَالْاَوْثَانَ، فَمَا لَكَ وَلِلنُّبُوَّةِ؟ وَلَكِنْ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيقَةٌ، فَاَنْبِئْنِي بِحَقِيقَةِ قَوْلِكَ، وَبَدْءِ شَأْنِكَ قَالَ: فَاُعْجِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُسَاءَلَتِهِ وَقَالَ: يَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حطیم کے پاس ہمارے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' اسی دوران بنو عامر سے تعلق رکھنے والا ایک بڑی عمر کا شخص آیا جو اپنی قوم کا بڑا تھا اور اپنی قوم کا سردار تھا' وہ ایک عمر رسیدہ شخص تھا اور عصا پر ٹیک لگاتا ہوا آیا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت آپ کے دادا کی طرف کرتے ہوئے کہا: اے عبدالمطلب کے صاحبزادے! مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ آپ کا یہ کہنا ہے کہ آپ تمام لوگوں کی طرف اللہ کے رسول ہیں' اُسی طرح جس طرح حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور دیگر انبیاء کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا' تو آپ دھیان کریں آپ نے بہت بڑی بات کہی ہے' کیونکہ تمام خلفاء (یعنی حکمران) اور انبیاء بنی اسرائیل کے دو خاندانوں میں رہے ہیں اور آپ کا تعلق نہ اس خاندان سے ہے اور نہ اُس خاندان سے ہے' آپ تو ایک عرب شخص ہیں' وہ عرب جو ان پتھروں اور بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے' تو آپ کا نبوت کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ لیکن بہرحال ہر بات کی کوئی حقیقت ہوتی ہے' تو آپ اپنے قول کی حقیقت میرے سامنے بیان کیجئے! اور اپنے معاملہ کے آغاز کے بارے میں مجھے بتائیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کا سوال پسند آیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے فرد! تم نے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے وہ ایک تفصیلی بات ہے جو بیٹھ کر ہو گی' تو تم بیٹھ جاؤ۔ اُس شخص نے اپنی ٹانگ موڑی اور اونٹ کے بیٹھنے کی طرح بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

اَخَا بَنِي عَامِرٍ. اِنَّ لِلْحَدِيثِ الَّذِي تَسْاَلُ عَنْهُ نَبَاً وَمَجْلِسًا. فَاجْلِسْ فَثَنَى رِجْلَهُ، ثُمَّ بَرَكَ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ. وَاسْتَقْبَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ:

نے بات چیت کیلئے اُس کی طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا:

شقِ صدر کا واقعہ

يَا اَخَا بَنِي عَامِرٍ. اِنَّ حَقِيقَةَ قَوْلِي، بَدْءَ شَاْنِي: اِنِّي دَعْوَةُ اَبِي اِبْرَاهِيمَ. وَبَشَّرَ بِي اَخِي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ. وَاِنَّ اُمِّي حَمَلَتْنِي، وَاِنِّي كُنْتُ بِكْرَ اُمِّي. حَمَلَتْنِي كَاَثْقَلِ مَا تَحْمِلُ النِّسَاءُ. حَتَّى جَعَلَتْ تَشْتَكِي اِلَى صَوَاحِبَاتِهَا ثِقَلَ مَا تَجِدُ. ثُمَّ اِنَّ اُمِّي رَاَتْ فِي الْمَنَامِ: اَنَّ الَّذِي فِي بَطْنِهَا نُورٌ قَالَتْ: فَجَعَلْتُ اُتْبِعُ النُّورَ بَصَرِي. فَجَعَلَ النُّورُ يَسْبِقُ بَصَرِي. حَتَّى اَضَاءَتْ لِي مَشَارِقُ الْاَرْضِ وَمَغَارِبُهَا. ثُمَّ اِنَّهَا وَلَدَتْنِي فَنَشَاْتُ. فَلَمَّا نَشَاْتُ بُغِّضَتْ اِلَيَّ اَوْثَانُ قُرَيْشٍ. وَبُغِّضَ اِلَيَّ الشِّعْرُ. وَكُنْتُ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثِ بْنِ بَكْرٍ. فَبَيْنَا اَنَا ذَاتَ يَوْمٍ مُنْتَبِذٌ مِنْ اَهْلِي. مَعَ اَتْرَابٍ لِي مِنَ الصِّبْيَانِ. فِي بَطْنِ وَادٍ. نَتَقَاذَفُ بَيْنَنَا بِالْجُلَّةِ اِذْ اَقْبَلَ اِلَيَّ رَهْطٌ ثَلَاثَةٌ. مَعَهُمْ طَسْتٌ مِنْ ذَهَبٍ مَلْآنُ ثَلْجًا. فَاَخَذُونِي

''اے بنوعامر سے تعلق رکھنے والے شخص! میرے قول کی حقیقت اور میرے معاملہ کا آغاز یہ ہے کہ میں اپنے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں' میرے بارے میں میرے بھائی عیسیٰ بن مریم نے خوشخبری دی تھی' میری والدہ کو میرا حمل ٹھہرا' میں اُن کے ہاں ہونے والا پہلا بچہ تھا' اُنہیں میرا حمل یوں ٹھہرا کہ جو کسی بھی خاتون کو سب سے زیادہ وزنی حمل محسوس ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس حمل کی شدت کا تذکرہ اپنی سہیلیوں کے سامنے کیا کرتی تھیں' پھر میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ اُن کے پیٹ میں ایک نور موجود ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں: میں نے اُس نور کے پیچھے اپنی نگاہ دوڑائی تو وہ نور میری بینائی سے آگے نکل گیا یہاں تک کہ زمین کے مشرقی اور مغربی علاقے میرے سامنے روشن ہو گئے' پھر میری والدہ نے مجھے جنم دیا' پھر میں بڑا ہوا' میں کچھ بڑا ہوا تو مجھے قریش کے بتوں سے ناپسندیدگی محسوس ہوتی تھی اور شعر ناپسندیدہ لگتا تھا' میں نے بنوسعد بن بکر کے قبیلہ میں دودھ پیا ہے' ایک مرتبہ میں اپنے اہلِ خانہ سے کچھ دور چلا گیا' میں اپنے دودھ شریک بچوں کے ساتھ تھا' ہم وادی کے نشیبی حصہ میں تھے اور کھیل رہے تھے' اسی دوران تین افراد میری طرف آئے' اُن کے پاس سونے کا بنا ہوا طشت موجود تھا جو

Marfat.com

فَانْطَلَقُوا بِي مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِي، وَانْطَلَقَ اَصْحَابِي هِرَابًا، حَتَّى انْتَهَوْا اِلَى شَفِيرِ الْوَادِي، ثُمَّ اَقْبَلُوا عَلَى الرَّهْطِ، فَقَالُوا: مَا رَابَكُمْ اِلَى هَذَا الْغُلَامِ؟ اِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا، هَذَا مِنْ سَيِّدِ قُرَيْشٍ، وَهُوَ مُسْتَرْضَعٌ فِينَا، مِنْ غُلَامٍ يَتِيمٍ، لَيْسَ لَهُ اَبٌ وَلَا اُمٌّ، فَمَاذَا يَرُدُّ عَلَيْكُمْ قَتْلُهُ؟ وَمَاذَا تُصِيبُونَ مِنْ ذَلِكَ؟ اِنْ كُنْتُمْ لَابُدَّ قَاتِلِيهِ فَاخْتَارُوا مِنَّا اَيَّنَا شِئْتُمْ فَلْيَاْتِكُمْ مَكَانَهُ فَاقْتُلُوهُ، وَدَعُوا هَذَا الْغُلَامَ، فَاِنَّهُ يَتِيمٌ، فَلَمَّا رَاَى الصِّبْيَانُ اَنَّ الْقَوْمَ لَا يُجِيبُونَ اِلَيْهِمْ جَوَابًا، انْطَلَقُوا هِرَابًا مُسْرِعِينَ اِلَى الْحَيِّ يُؤْذِنُونَهُمْ وَيَسْتَصْرِخُونَهُمْ عَلَى الْقَوْمِ،

برف سے بھرا ہوا تھا' اُنہوں نے مجھے پکڑ لیا اور باقی سب بچوں کے درمیان میں سے مجھے لے کر چل پڑے۔ میرے ساتھی بچے ڈرتے ہوئے بھاگ گئے اور وادی کے کنارے تک پہنچ گئے' پھر وہ اُن تین افراد کے پاس آئے اور بولے: اس لڑکے کے بارے میں تم لوگوں کیا سوچ رہے ہو؟ یہ ہم میں سے نہیں ہے' یہ قریش کا سردار ہے' یہ ہمارے قبیلہ میں دودھ پینے کیلئے آیا ہوا ہے اور یہ ایک یتیم بچہ ہے جس کا نہ باپ ہے نہ ماں ہے' تو اگر تم اسے قتل کر دو گے تو تمہیں کیا ملے گا؟ تم اس سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہو؟ اگر تم نے کسی کو قتل ہی کرنا ہے تو ہم بچوں میں سے جسے چاہو قتل کر دو' اس کی جگہ اُس دوسرے بچہ کو لے کر اُسے قتل کر دو لیکن اس بچہ کو چھوڑ دو کیونکہ یہ یتیم ہے۔ جب اُن بچوں نے دیکھا کہ وہ لوگ اُنہیں کوئی جواب نہیں دے رہے تو وہ ڈرتے ہوئے تیزی سے بھاگ کر قبیلہ کی طرف گئے تا کہ اُن لوگوں کو اس بارے میں بتائیں' وہ اپنی قوم کو چیخ چیخ کر پکارنے لگے۔

فَعَمَدَ اَحَدُهُمْ فَاَضْجَعَنِي عَلَى الْاَرْضِ اِضْجَاعًا لَطِيفًا، ثُمَّ شَقَّ مَا بَيْنَ مَفْرِقِ صَدْرِي اِلَى مُنْتَهَى عَانَتِي، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَلَمْ اَجِدْ لِذَلِكَ مَسًّا، ثُمَّ اَخْرَجَ اَحْشَاءَ بَطْنِي فَغَسَلَهَا بِذَلِكَ الثَّلْجِ، فَاَنْعَمَ غَسْلَهَا ثُمَّ اَعَادَهَا مَكَانَهُ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِي مِنْهُمْ لِصَاحِبِهِ: تَنَحَّ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي جَوْفِي فَاَخْرَجَ قَلْبِي فَصَدَعَهُ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَاَخْرَجَ مِنْهُ مُضْغَةً سَوْدَاءَ، فَاَلْقَاهَا، ثُمَّ

اُن افراد میں سے ایک میری طرف بڑھا' اُس نے مجھے زمین پر آرام سے لٹایا اور میرے سینہ کو درمیان میں سے پیٹ کے نیچے تک چیر دیا' میں اُسے دیکھ رہا تھا' مجھے اس سے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی' پھر اُس نے میرے پیٹ میں موجود چیزیں باہر نکالیں اور اُنہیں اُس برف کے ذریعہ دھویا اور اچھے طرح سے دھویا' پھر اُنہیں اُن کی جگہ پر واپس رکھ دیا' پھر اُن میں سے دوسرے شخص نے اپنی ساتھی سے کہا: تم پیچھے ہٹ جاؤ! پھر اُس دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ میں داخل کیا اور میرا دل باہر نکالا اور اُسے چیر دیا' میں اُس کی طرف دیکھ رہا تھا' اُس نے اُس میں سے ایک سیاہ رنگ کا

Marfat.com

قَالَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَإِذَا بِيَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ نُورٍ تَحَارُ أَبْصَارُ النَّاظِرِينَ دُونَهُ، فَخَتَمَ بِهِ قَلْبِي، ثُمَّ أَعَادَهُ إِلَى مَكَانِهِ، فَامْتَلَأَ قَلْبِي نُورًا، فَوَجَدْتُ بَرْدَ ذَلِكَ الْخَاتَمِ فِي قَلْبِي دَهْرًا، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثُ مِنْهُمْ لِصَاحِبِهِ: تَنَحَّ، فَتَنَحَّى عَنِّي، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَانْهَضَنِي مِنْ مَكَانِي إِنْهَاضًا لَطِيفًا، ثُمَّ أَكَبُّوا عَلَيَّ وَضَمُّونِي إِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَبَّلُوا رَأْسِي وَمَا بَيْنَ عَيْنَيَّ، ثُمَّ قَالُوا: يَا حَبِيبُ، لَنْ تُرَاعَ، إِنَّكَ لَوْ تَدْرِي مَا يُرَادُ بِكَ مِنَ الْخَيْرِ لَقَرَّتْ عَيْنُكَ، ثُمَّ قَالَ الْأَوَّلُ الَّذِي شَقَّ بَطْنِي: زِنُوهُ بِعَشَرَةٍ مِنْ أُمَّتِهِ، فَوَزَنُونِي بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنُوهُ بِمِائَةٍ مِنْ أُمَّتِهِ، فَوَزَنُونِي، فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنُوهُ بِأَلْفٍ مِنْ أُمَّتِهِ، فَوَزَنُونِي، فَرَجَحْتُهُمْ فَقَالَ: دَعُوهُ، فَلَوْ وَزَنْتُمُوهُ بِأُمَّتِهِ كُلِّهَا لَرَجَحَهُمْ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ، إِذَا أَنَا بِالْحَيِّ قَدْ جَاءُوا بِحَذَافِيرِهِمْ، وَإِذَا بِأُمِّي وَهِيَ ظِئْرِي أَمَامَ الْحَيِّ تَهْتِفُ بِأَعْلَى صَوْتِهَا وَهِيَ تَقُولُ: يَا ضَعِيفَاهُ، اسْتُضْعِفْتَ مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِكَ، وَقُتِلْتَ لِضَعْفِكَ، فَأَكَبُّوا عَلَيَّ وَضَمُّونِي إِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَبَّلُوا رَأْسِي، وَمَا

لوتھڑا نکالا اور ایک طرف رکھ دیا پھر اپنے ہاتھ کے ذریعہ اس طرح کیا جیسے کوئی چیز پکڑ رہا ہو تو اُس کے ہاتھ میں نور کی ایک انگوٹھی موجود تھی جو دیکھنے والے کی بینائی کو خیرہ کرتی تھی' اُس نے اُس انگوٹھی کے ذریعہ میرے دل پر مہر لگا دی اور پھر اُسے دوبارہ اُس کی جگہ پر رکھ دیا تو میرا دل نور سے بھر گیا۔ اُس انگوٹھی کی ٹھنڈک ایک عرصہ تک مجھے اپنے دل میں محسوس ہوتی رہی۔ پھر اُن میں سے تیسرے شخص نے اپنے ساتھی سے کہا: تم ہٹ جاؤ! تو وہ شخص میرے پاس سے ہٹ گیا' پھر اُس تیسرے شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آرام سے اپنی جگہ سے اُٹھایا' پھر اُن لوگوں نے جھک کر مجھے اپنے سینہ کے ساتھ لگا لیا' میرے سر اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور پھر بولے: اے پیارے! تم گھبرانا نہیں! اگر تمہیں یہ پتا چل جائے کہ تمہارے ساتھ کیسی بھلائی مراد لی گئی ہے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ پھر پہلے شخص نے' جس نے میرے پیٹ کو چیرا تھا' اُس نے کہا: ان کی اُمت کے دس آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ اُن لوگوں نے دس آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا تو میرا وزن زیادہ تھا۔ پھر اُس نے کہا: ان کی اُمت کے ایک سو آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ اُنہوں نے ایک سو آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا تو میرا پلڑا پھر بھاری تھا۔ پھر اُس نے کہا: ان کی اُمت کے ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ اُنہوں نے ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا تو میرا پلڑا پھر بھاری تھا۔ تو اُس نے کہا: تم انہیں رہنے دو' اگر تم ان کی پوری اُمت کے ساتھ بھی ان کا وزن کرو گے تو یہ اُن پر بھاری رہیں گے۔ ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران قبیلہ کے افراد اپنے اوزار پکڑ کر آ رہے تھے اور میری والدہ جو

Marfat.com

بَيْنَ عَيْنَيَّ، وَقَالُوا: حَبَّذَا اَنْتَ مِنْ ضَعِيفٍ، وَمَا اَكْرَمَكَ عَلَى اللهِ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا وَحِيدَاهُ، فَاَكَبُّوا عَلَيَّ، وَضَمُّونِي اِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَالُوا: حَبَّذَا اَنْتَ مِنْ وَحِيدٍ، وَمَا اَنْتَ بِوَحِيدٍ، اِنَّ اللهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، ثُمَّ قَالَتْ ظِئْرِي: يَا يَتِيمَاهُ، فَاَكَبُّوا عَلَيَّ وَضَمُّونِي اِلَى صُدُورِهِمْ، وَقَبَّلُوا رَاْسِي وَمَا بَيْنَ عَيْنَيَّ، وَقَالُوا: حَبَّذَا اَنْتَ مِنْ يَتِيمٍ، مَا اَكْرَمَكَ عَلَى اللهِ فَلَمَّا نَظَرَتْ بِي اُمِّي وَهِيَ ظِئْرِي قَالَتْ: يَا بُنَيَّ اَلَا اَرَاكَ حَيًّا بَعْدُ، وَضَمَّتْنِي اِلَى حِجْرِهَا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَفِي حِجْرِهَا قَدْ ضَمَّتْنِي اِلَيْهَا، وَاِنَّ يَدِي لَفِي يَدِ بَعْضِهِمْ، وَظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ يُبْصِرُونَهُمْ، فَاِذَا هُمْ لَا يُبْصِرُونَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ اَصَابَ هَذَا الْغُلَامَ طَائِفُ الْجِنِّ، فَاذْهَبُوا بِهِ اِلَى كَاهِنٍ، حَتَّى يَنْظُرَ اِلَيْهِ وَيُدَاوِيهِ فَقُلْتُ: يَا هَنَاهُ، اِنِّي اَجِدُ نَفْسِي سَلِيمَةً وَفُؤَادِي صَحِيحًا لَيْسَ بِي قَلَبَةٌ، فَقَالَ اَبِي: وَهُوَ زَوْجُ ظِئْرِي اَمَا تَرَوْنَ كَلَامَهُ كَلَامَ صَحِيحٍ؟ اِنِّي اَرْجُو اَنْ لَا يَكُونَ عَلَى ابْنِي بَاْسٌ، فَاتَّفَقَ رَاْيُهُمْ عَلَى اَنْ يَذْهَبُوا بِي اِلَى الْكَاهِنِ، فَاحْتَمَلُونِي،

میری دائی ماں تھیں' وہ قبیلہ کے افراد کے آگے آگے تھیں اور بلند آواز میں پکار کر کہہ رہی تھیں: اے کمزور شخص! تمہاری ساتھی بچوں کے درمیان تمہیں کمزور سمجھا گیا اور تمہاری کمزوری کی وجہ سے تمہیں قتل کر دیا گیا۔ تو اُن تین افراد نے جھک کر مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور میرے ماتھے پر اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور بولے: تمہیں مبارک ہو! تم کمزور نہیں ہو' تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے معزز ہو۔ پھر میری والدہ نے کہا: اے تنہا شخص! تو تینوں افراد نے پھر جھک کر مجھے اپنے سینہ کے ساتھ لگایا اور بولے: مبارک ہو! تم تنہا نہیں ہو' تم تنہا نہیں ہو' بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے' اُس کے فرشتے اور روئے زمین کے تمام اہلِ ایمان تمہارے ساتھ ہیں۔ پھر میری والدہ نے کہا: اے یتیم! تو اُن تینوں افراد نے پھر جھک کر مجھے اپنے سینہ کے ساتھ لگایا' میرے ماتھے اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور بولے: مبارک ہو! تم یتیم ہو لیکن تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے معزز ہو۔ جب میری والدہ نے مجھے دیکھا جو میری دائی ماں تھیں' تو کہا: اے میرے بیٹے! میں یہ نہیں سمجھ رہی تھی کہ تم زندہ ہو گے۔ پھر اُنہوں نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں اپنی والدہ کی گود میں تھا اور اُن کے ساتھ لگا ہوا تھا لیکن میرا ایک ہاتھ اُن تین افراد میں سے ایک کے ہاتھ میں تھا' میں یہ سمجھا تھا کہ شاید وہ لوگ بھی انہیں دیکھ رہے تھے لیکن وہ لوگ انہیں نہیں دیکھ پا رہے تھے۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ اس لڑکے پر جن آ گیا ہے' تم لوگ اسے لے کر کسی کاہن کے پاس جاؤ تا کہ وہ اس کا جائزہ لے اور اس کو دوا دے۔ میں نے کہا: اے امی جان! میں خود کو ٹھیک سمجھ رہا ہوں' میرا

Marfat.com

فَذَهَبُوا بِي اِلَيْهِ، فَقَصُّوا عَلَيْهِ قِصَّتِي فَقَالَ: اسْكُتُوا، حَتَّى اَسْاَلَ الْغُلَامَ، فَاِنَّهُ اَعْلَمُ بِاَمْرِهِ مِنْكُمْ، فَسَاَلَنِي فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّتِي مِنْ اَوَّلِهَا اِلَى آخِرِهَا، فَضَمَّنِي اِلَيْهِ، وَقَالَ: يَا لَلْعَرَبِ، يَا لَلْعَرَبِ، اقْتُلُوا هَذَا الْغُلَامَ وَاقْتُلُونِي مَعَهُ، وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى، لَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ وَاَدْرَكَ، لَيُخَالِفَنَّ دِينَكُمْ وَدِينَ آبَائِكُمْ، وَلَيُخَالِفَنَّ اَمْرَكُمْ، وَلَيَاْتِيَنَّكُمْ بِدِينٍ لَمْ تَرَوْا مِثْلَهُ، فَانْتَزَعَتْنِي اُمِّي مِنْ حِجْرِهِ، وَقَالَتْ: اَنْتَ اَعْتَهُ وَاَجَنُّ مِنِ ابْنِي هَذَا، وَلَوْ عَلِمْتُ اَنَّ هَذَا يَكُونُ مِنْ قَوْلِكَ مَا اَتَيْتُ بِهِ، فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ مَنْ يَقْتُلُكَ، فَاِنَّا غَيْرُ قَاتِلِي هَذَا الْغُلَامَ، وَاحْتَمَلُونِي وَاَدَّوْنِي اِلَى اَهْلِي، فَاَصْبَحْتُ مَعَرًّا كَمَا فُعِلَ بِي، وَاَصْبَحَ اَثَرُ الشَّقِّ مَا بَيْنَ مَفْرِقِ صَدْرِي اِلَى مُنْتَهَى عَانَتِي كَاَنَّهُ الشِّرَاكُ، فَذَلِكَ يَا اَخَا بَنِي عَامِرٍ: حَقِيقَةُ قَوْلِي وَبُدُوءُ شَاْنِي

دل بھی ٹھیک ہے' مجھے کوئی تبدیلی لاحق نہیں ہوئی ہے۔تو میرے والد جو میری دائی ماں کے شوہر تھے' اُنہوں نے کہا: کیا تم لوگ دیکھ نہیں رہے کہ اس کا کلام بالکل ٹھیک ہے' مجھے یہ توقع ہے کہ میرے بیٹے کو کوئی خرابی لاحق نہیں ہوئی ہے۔لیکن پھر وہ سب لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ مجھے لے کر کاہن کے پاس چلے جائیں۔اُنہوں نے مجھے اُٹھایا اور مجھے کاہن کے پاس لے گئے۔اُنہوں نے کاہن کو پورا واقعہ سنایا تو اُس نے کہا: تم لوگ خاموش رہو! میں خود اس لڑکے سے پوچھتا ہوں کیونکہ یہ اپنی صورتِ حال کے بارے میں تم لوگوں سے زیادہ بہتر جانتا ہوگا۔کاہن نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے شروع سے لے کر آخر تک پورا واقعہ اُسے سنا دیا۔اُس نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا اور بولا: اے عربو! اے عربو! اس لڑکے کو قتل کر دو اور اس کے ساتھ مجھے بھی قتل کر دو! لات اور عزیٰ کی قسم ہے! اگر تم نے اسے چھوڑ دیا اور یہ بڑا ہو گیا تو یہ تمہارے اور تمہارے آباؤ اجداد کے دین کی مخالفت کرے گا' یہ تمہارے معاملہ کے برخلاف کرے گا' یہ ایک ایسا دین لے کر آئے گا کہ تم نے اُس جیسا دین نہیں دیکھا ہوگا۔(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) میری والدہ نے مجھے اُس کی گود سے چھڑایا اور بولی: میرا یہ بیٹا تو ٹھیک ہے لیکن تم پاگل اور جنون کا شکار ہو' اگر مجھے یہ پتا ہوتا کہ تم نے اس طرح کی باتیں کرنی ہیں تو میں نے اسے لے کر ہی نہیں آنا تھا' تم اپنے لیے کوئی ایسا بندہ ڈھونڈو جو تمہیں قتل کر دے' ہم لوگ اسے قتل نہیں کریں گے۔پھر اُن لوگوں نے مجھے اُٹھایا اور مجھے میرے اہلِ خانہ کے پاس پہنچا دیا۔میرے ساتھ جو کچھ ہوا تھا' اس کے نتیجے میں میرے بال (سینے پر) کم ہو گئے اور وہ چیرے جانے کا نشان میرے سینہ سے لے کر پیٹ کے نیچے تک

Marfat.com

یوں تھا جیسے کوئی تسمہ ہوتا ہے' اے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے شخص! یہ میرے قول کی حقیقت اور میرے معاملہ کا آغاز ہے۔

فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: اَشْهَدُ بِاللهِ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ اَنَّ اَمْرَكَ لَحَقٌّ

تو اُس عامری نے کہا: میں اُس اللہ کے نام کی گواہی دے کر یہ کہتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کہ آپ کا معاملہ حق ہے''۔

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا واقعہ

1020- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ اَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كُنْتُ تِرْبًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَاَخْبَرَتْنِي اُمِّي قَالَتْ: لَمَّا وُلِدَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ عَلَى يَدِي اسْتَهَلَّ، فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ يَقُولُ: يَرْحَمُكَ رَبُّكَ قَالَتْ: فَلَمَّا لَيَّنْتُهُ وَاَضْجَعْتُهُ اَضَاءَ لِي نُورٌ، حَتَّى رَاَيْتُ قُصُورَ الرُّومِ، ثُمَّ غَشِيَتْنِي ظُلْمَةٌ وَرِعْدَةٌ، ثُمَّ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: اَيْنَ ذَهَبْتِ بِهِ؟ قَالَ: ذَهَبَتْ بِهِ اِلَى الْمَغْرِبِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم بن عبدالرحمٰن اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رضاعی رشتہ رکھتا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے بتایا کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور آپ میرے ہاتھ میں آئے تو آپ چیخ کر روئے' میں نے گھر کے کونے میں کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا: آپ کا پروردگار آپ پر رحم کرے! وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب میں نے آپ کو لٹایا تو میرے سامنے ایک نور روشن ہوا یہاں تک کہ میں نے روم کے محلات دیکھ لیے' پھر مجھ پر تاریکی اور کپکپی طاری ہوئی' میں نے اپنے دائیں طرف دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہیں آیا' پھر میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم انہیں کہاں لے جا رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں انہیں مغرب کی طرف لے جا رہا ہوں۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر مجھ پر کپکپی اور تاریکی طاری ہوئی' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر میں نے اپنے بائیں طرف دیکھا تو مجھے

Marfat.com

قَالَتْ: ثُمَّ اَصَابَتْنِي رِعْدَةٌ وَظُلْمَةٌ قَالَتْ: ثُمَّ نَظَرْتُ عَنْ يَسَارِي، فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: اَيْنَ ذَهَبَتْ بِهِ؟ قَالَ: ذَهَبَتْ بِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ

کچھ نظر نہیں آیا' پھر میں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا: تم انہیں کہاں لے جا رہے ہو؟ تو دوسرے نے جواب دیا: میں انہیں مشرق کی طرف لے جا رہا ہوں۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَكَانَ الْحَدِيثُ مِنْ شَأْنِي، حَتَّى بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَوَّلَ قَوْمِهِ اِسْلَامًا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ معاملہ تھا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فِي هَذَا الْبَابِ اَحَادِيثُ قَدْ ذَكَرْتُهَا فِي كِتَابِ فَضَائِلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس باب میں اور بھی احادیث ہیں جن کا ذکر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل سے متعلق کتاب میں کروں گا۔

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان

1021- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ زَكَرِيَّا السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي جَهْمٍ، مَوْلًى لِاِمْرَاَةٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ كَانَتْ عِنْدَ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ، وَكَانَ يُقَالُ: مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: حُدِّثْتُ عَنْ حَلِيمَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اُمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' یہ وہ خاتون ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں بنوسعد بن بکر کی کچھ خواتین کے ساتھ مکہ آئی' ہم دودھ پینے والے بچوں کے حصول کیلئے آئے تھے' میں اپنی ایک کمزور گدھی پر آئی تھی جو چل کر تھک گئی تھی' میرے ساتھ میرا بچہ بھی تھا اور ہماری ایک اونٹنی بھی تھی' اللہ کی قسم! ہم اپنے بچہ کے ساتھ پوری رات سو نہیں سکتے تھے کیونکہ میری چھاتی میں اُسے اتنا دودھ نہیں ملتا تھا جو اُس کی

1021- رواہ ابن حبان: 6335 وأبو یعلی: 332 وذکرہ الهیثمی فی المجمع 220/8

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي اَرْضَعَتْهُ: اَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ فِي نِسْوَةٍ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، نَلْتَمِسُ بِهَا الرَّضْعَانَ فِي سَنَةٍ شَهْبَاءَ فَقَدِمْتُ عَلَى اَتَانٍ لِي قَمْرَاءَ، كَانَتْ اَذِمَّةَ الرَّكْبِ، وَمَعِي صَبِيٌّ لَنَا، وَشَارِفٌ لَنَا، وَاللّٰهِ مَا نَنَامُ لَيْلَنَا ذَلِكَ اَجْمَعَ مَعَ صَبِيِّنَا ذَلِكَ، مَا يَجِدُ فِي ثَدْيَيَّ مَا يُغْنِيهِ، وَلَا فِي شَارِفِنَا مَا يُغَذِّيهِ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنَّا امْرَاَةً اِلَّا وَقَدْ عُرِضَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا قِيلَ: اِنَّهُ يَتِيمٌ، تَرَكْنَاهُ، وَقُلْنَا: مَا عَسَى اَنْ تَصْنَعَ اِلَيْنَا اُمُّهُ؟ اِنَّمَا نَرْجُو الْمَعْرُوفَ مِنْ اَبِ الْوَلَدِ، فَاَمَّا اُمُّهُ فَمَاذَا عَسَى اَنْ تَصْنَعَ اِلَيْنَا؟ فَوَاللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنْ صَوَاحِبَاتِي امْرَاَةٌ اِلَّا اَخَذَتْ رَضِيعًا غَيْرِي، فَلَمَّا لَمْ اَجِدْ غَيْرَهُ، قُلْتُ لِزَوْجِي الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَكْرَهُ اَنْ اَرْجِعَ مِنْ بَيْنَ صَوَاحِبَاتِي لَيْسَ مَعِي رَضِيعٌ، لَاَنْطَلِقَنَّ اِلَى ذَلِكَ الْيَتِيمِ فَلَاَخُذَنَّهُ، فَقَالَ: لَا عَلَيْكِ، فَذَهَبْتُ فَاَخَذْتُهُ، فَوَاللّٰهِ مَا اَخَذْتُهُ: اِلَّا اَنِّي لَمْ اَجِدْ غَيْرَهُ، فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ اَخَذْتَهُ، فَجِئْتُ بِهِ رَحْلِي، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ ثَدْيَايَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبَ حَتَّى رَوِيَ،

ضرورت پورا کر سکے اور ہماری اونٹنی میں بھی اتنا دودھ نہیں تھا جو اُس کی غذا کو پورا کر سکے۔ ہم مکہ آئے' اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق ہم میں سے ہر ایک عورت کو یہ پیش کش کی گئی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے' لیکن جب اُسے یہ بتایا جاتا کہ یہ یتیم ہے تو ہم اُنہیں چھوڑ دیتے تھے' ہم یہ سوچتے تھے کہ اس کی والدہ ہمارے ساتھ کیا کر لیں گے' ہمیں تو بچہ کے باپ سے کوئی بھلائی ملنے کی توقع تھی جہاں تک بچہ کی والدہ کا تعلق ہے تو وہ ہمارے لیے زیادہ سے زیادہ کیا کر لے گی۔ اللہ کی قسم! میری تمام ساتھی خواتین میں سے ہر ایک کو دودھ پینے والا بچہ مل گیا' لیکن مجھے کوئی نہیں ملا اور میرے لیے صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی بچے۔ میں نے اپنے شوہر حارث بن عبدالعزیٰ سے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ اپنی دیگر ساتھی خواتین میں سے صرف میں اکیلی واپس جاؤں جس کے پاس کوئی دودھ پیتا بچہ نہ ہو' میں اُس یتیم بچہ کے پاس ہی جاتی ہوں اور اُسے ہی حاصل کر لیتی ہوں۔ تو میرے شوہر نے کہا: تم پر کوئی حرج بھی نہیں ہوگا۔ میں گئی اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے لیا' اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لیے لیا تھا کیونکہ مجھے آپ کے علاوہ اور کوئی بچہ نہیں ملا تھا اور اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ میں آپ کو لے لیتی۔ میں آپ کو لے کر اپنی رہائشی جگہ پر آئی تو آپ میری چھاتی کی طرف دودھ پینے کیلئے آئے' جتنا بھی اللہ کو منظور تھا آپ نے دودھ پیا یہاں تک کہ آپ سیر ہو گئے' پھر آپ کے رضاعی بھائی نے دودھ پیا تو وہ بھی سیر ہو گیا' پھر میرے شوہر ہماری اونٹنی کی طرف گئے تو وہ دودھ سے بھری ہوئی تھی' اُنہوں نے اتنا دودھ دوہ لیا کہ جو میں نے بھی پی لیا اور اُنہوں نے بھی پی لیا یہاں تک کہ ہم بھی سیر ہو گئے' ہم

Marfat.com

وَشَرِبَ اَخُوهُ حَتَّى رَوِىَ، وَقَامَ صَاحِبِى اِلَى شَارِفِنَا تِلْكَ، فَاِذَا اِنَّهَا لَحَافِلٌ، فَحَلَبَ مَا شَرِبَ وَشَرِبْتُ حَتَّى رَوِينَا، فَبِتْنَا بِخَيْرِ لَيْلَةٍ، فَقَالَ صَاحِبِى: يَا حَلِيمَةُ، وَاللّٰهِ اِنَّ لَاَرَاكَ قَدْ اَخَذْتِ نَسَمَةً مُبَارَكَةً، اَلَمْ تَرَىٰ مَا بِتْنَا بِهِ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَيْرِ حِينَ اَخَذْنَاهُ فَلَمْ يَزَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَزِيدُنَا خَيْرًا، ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ اِلَى بِلَادِنَا، فَوَاللّٰهِ لَقَطَعَتْ اَتَانِى الرَّكْبَ حَتَّى مَا يَتَعَلَّقُ بِهَا حِمَارٌ، حَتَّى اِنَّ صَوَاحِبَاتِى لَيَقُلْنَ: وَيْحَكِ يَا بِنْتَ اَبِى ذُؤَيْبٍ، اَهَذِهِ اَتَانُكِ الَّتِى خَرَجْتِ عَلَيْهَا مَعَنَا؟ فَاَقُولُ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ اِنَّهَا هِىَ، فَيَقُلْنَ: وَاللّٰهِ اِنَّ لَهَا لَشَاْنًا، حَتَّى قَدِمْنَا اَرْضَ بَنِى سَعْدٍ، وَمَا اَعْلَمُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَجْدَبَ مِنْهَا، فَاِنْ كَانَتْ غَنَمِى لَتَسْرَحُ، ثُمَّ تَرُوحُ شِبَاعًا لَبَنًا، فَنَحْلِبُ مَا شِئْنَا وَمَا حَوْلَنَا اَحَدٌ تَبِضُّ لَهُ شَاةٌ بِقَطْرَةِ لَبَنٍ، وَاِنَّ اَغْنَامَهُمْ لَتَرُوحُ جِيَاعًا، حَتَّى اِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ لِرُعَاتِهِمْ: انْظُرُوا حَيْثُ تَسْرَحُ غَنَمُ ابْنَةِ اَبِى ذُؤَيْبٍ، فَاسْرَحُوا مَعَهُمْ، فَيَسْرَحُونَ مَعَ غَنَمِى حَيْثُ تَسْرَحُ، فَيُرِيحُونَ اَغْنَامَهُمْ جِيَاعًا، وَمَا فِيهَا قَطْرَةُ لَبَنٍ، وَتَرُوحُ غَنَمِى

نے وہ رات بہترین حالت میں گزاری۔ میرے شوہر نے مجھ سے کہا: اے حلیمہ! اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم نے ایک مبارک وجود کو حاصل کیا ہے' کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ہم نے جب سے انہیں لیا ہے اُس کے بعد سے ہماری رات بڑی خوشگوار ہوگئی ہے۔ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ ہمیں مزید بھلائی عطا کرتا رہا یہاں تک کہ ہم اپنے علاقہ کی طرف واپس جانے کیلئے روانہ ہوئے' اللہ کی قسم! میری گدھی' اونٹوں سے بھی آگے نکل جاتی تھی' یہاں تک کہ میری ساتھی خواتین کہنے لگیں: اے ابوذؤیب کی صاحبزادی! یہ تمہاری وہی گدھی ہے جس پر سوار ہوکر تم ہمارے ساتھ آئی تھیں؟ تو میں جواب دیتی تھی: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہ وہی ہے۔ تو وہ کہتی تھیں: اللہ کی قسم! یہ تو بہت اچھی ہوگئی ہے۔ یہاں تک کہ ہم بنوسعد کے علاقہ میں پہنچ گئے' میرے علم کے مطابق اللہ کی زمین میں اُس سے زیادہ بے آب وگیاہ جگہ اور کوئی نہیں تھی لیکن پھر بھی یہ ہوتا تھا کہ میری بکریاں جاتی تھیں اور جب شام کو واپس آتی تھیں تو وہ سیر ہوتی تھیں اور دودھ والی ہوتی تھیں اور ہم جتنا چاہتے تھے اُن کا دودھ دوہ لیتے تھے جبکہ ہمارے آس پاس کے لوگوں کی بکریوں کا دودھ تھوڑا ہوتا تھا' اُن کی بکریاں جاتی تھیں تو شام کو بھوک آتی تھیں' یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے چرواہوں کو کہتے تھے: تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ ابوذؤیب کی صاحبزادی کی بکریاں جہاں چرتی ہیں تم بھی وہاں اپنی بکریاں چرایا کرو۔ وہ لوگ میری بکریوں کے ساتھ اپنی بکریاں چراتے تھے لیکن شام کو واپس آتے تھے تو اُن کی بکریاں بھوکی ہوتی تھیں اور اُن میں دودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں ہوتا تھا اور میری بکریاں واپس آتی تھیں تو وہ سیر ہوتی تھیں اور وہ دودھ والی ہوتی تھیں' تو ہمیں

Marfat.com

شِبَاعًا لَبَنًا، فَنَحْلِبُ مَا شِئْنَا.

فَلَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يُرِينَا الْبَرَكَةَ، وَنَتَعَرَّفُهَا حَتَّى بَلَغَ سَنَتَيْنِ، فَكَانَ يَشِبُّ شَبَابًا لَا يُشْبِهُ الْغِلْمَانَ، فَوَاللهِ مَا بَلَغَ السَّنَتَيْنِ حَتَّى كَانَ غُلَامًا جَفْرًا، فَقَدِمْنَا بِهِ عَلَى أُمِّهِ، وَنَحْنُ أَضَنُّ شَيْءٍ بِهِ، مِمَّا رَأَيْنَا فِيهِ مِنَ الْبَرَكَةِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ أُمُّهُ، قُلْنَا لَهَا: يَا ظِئْرُ، دَعِينَا بِابْنِنَا هَذِهِ السَّنَةَ الْأُخْرَى، فَإِنَّا نَخْشَى عَلَيْهِ أَوْبَاءَ مَكَّةَ، فَوَاللهِ مَازِلْنَا بِهَا حَتَّى قَالَتْ: فَنَعَمْ، فَسَرَّحَتْهُ مَعَنَا، فَأَقَمْنَا بِهِ شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، فَبَيْنَا هُوَ خَلْفَ بُيُوتِنَا مَعَ أَخٍ لَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فِي بَهْمٍ لَنَا، فَجَاءَنَا أَخُوهُ يَشْتَدُّ، فَقَالَ: أَخِي ذَلِكَ الْقُرَشِيُّ، قَدْ جَاءَهُ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا بَيَاضٌ، فَأَضْجَعَاهُ فَشَقَّا بَطْنَهُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوهُ نَشْتَدُّ نَحْوَهُ فَنَجِدُهُ قَائِمًا مُنْتَقِعًا لَوْنُهُ فَاعْتَنَقَهُ أَبُوهُ، وَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ، مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: جَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ فَأَضْجَعَانِي فَشَقَّا بَطْنِي، ثُمَّ اسْتَخْرَجَا مِنْهُ شَيْئًا فَطَرَحَاهُ، ثُمَّ رَدَّاهُ كَمَا كَانَ، فَرَجَعْنَا بِهِ مَعَنَا، فَقَالَ أَبُوهُ: يَا حَلِيمَةُ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ ابْنِي قَدْ أُصِيبَ، انْطَلِقِي بِنَا

جتنا چاہیے ہوتا تھا ہم دودھ دوہ لیتے تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیں برکتیں دکھاتا رہا اور ہم اُن برکتوں کو پہچانتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو سال کے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشوونما ایسی تھی جو عام بچوں سے بڑھ کے تھی' اللہ کی قسم! دو سال کی عمر میں بھی آپ بڑے بڑے محسوس ہوتے تھے' ہم آپ کو لے کر آپ کی والدہ کے پاس آئے اور ہم اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ آپ ہمارے پاس رہیں کیونکہ ہم نے آپ میں برکت دیکھی تھی' جب آپ کی والدہ نے آپ کو دیکھا تو ہم نے اُن سے کہا: اے خاتون! آپ ہمیں موقع دیجئے کہ ہم ایک اور سال کیلئے اپنے اس بیٹے کو لے کر واپس چلے جائیں کیونکہ ہمیں اس کے بارے میں اندیشہ ہے کہ مکہ کی آب وہوا اسے موافق نہیں آئے گی' اللہ کی قسم! ہم اُن کے ساتھ اس بات پر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر واپس آ گئے۔ دو ماہ یا تین ماہ گزرے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھروں کے پیچھے اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ ہمارے جانوروں میں موجود تھے کہ اسی دوران اُن کا رضاعی بھائی بھاگتا ہوا ہمارے پاس آیا اور بولا: میرے قریشی بھائی کے پاس دو آدمی آئے ہیں جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں' اُنہوں نے اُسے لٹا کر اُس کا پیٹ چیر دیا ہے۔ (سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) میں اور اُس کے والد دوڑتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گئے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا کہ آپ کھڑے ہوئے تھے اور آپ کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد نے آپ کو گلے لگا لیا اور فرمایا: میرے بیٹے! تمہیں کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا:

Marfat.com

فَلْنَرُدَّهُ اِلَى اَهْلِهِ قَبْلَ اَنْ يَظْهَرَ بِهِ مَا نَتَخَوَّفُ قَالَتْ: فَاحْتَمَلْنَاهُ، فَلَمْ تُرْعَ اُمُّهُ اِلَّا بِهِ، قَدْ قَدِمْنَا بِهِ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: مَا رَدَدْتُمَا بِهِ فَقَدْ كُنْتُمَا عَلَيْهِ حَرِيصَيْنِ؟ فَقُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ يَا ظِئْرُ، اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَدَّى عَنَّا، وَقَضَيْنَا الَّذِي عَلَيْنَا، وَقُلْنَا: نَخْشَى الْاِتْلَافَ وَالْاَحْدَاثَ، فَقُلْنَا: نَرُدَّهُ عَلَى اَهْلِهِ، فَقَالَتْ: مَا ذَاكَ بِكُمَا؟ فَاصْدُقَانِي شَأْنَكُمَا، فَلَمْ تَدَعْنَا حَتَّى اَخْبَرْنَاهَا خَبَرَهُ فَقَالَتْ: اَخَشِيتُمَا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ؟ كَلَّا، وَاللّٰهِ، مَا لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ، وَاِنَّهُ لَكَائِنٌ لِابْنِي هَذَا شَأْنٌ، اَلَا اُخْبِرُكُمَا خَبَرَهُ؟ قُلْنَا: بَلَى قَالَتْ: حَمَلْتُ بِهِ، فَمَا حَمَلْتُ حَمْلٌ قَطُّ اَخَفَّ مِنْهُ فَاُرِيتُ فِي النَّوْمِ حِينَ حَمَلْتُ بِهِ: كَاَنَّهُ خَرَجَ مِنِّي نُورٌ اَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ، ثُمَّ وَقَعَ حَيْثُ وَلَدْتُهُ وُقُوعًا مَا يَقَعُهُ الْمَوْلُودُ مُعْتَمِدًا عَلَى يَدَيْهِ، رَافِعًا رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ، فَدَعَاهُ عَنْكُمَا

میرے پاس دو آدمی آئے تھے جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے' تو اُنہوں نے مجھے لٹا کر میرا پیٹ چیر دیا پھر اُس میں سے کچھ نکالا اور ایک طرف رکھ دیا' پھر پیٹ کو دوبارہ ویسے ہی کر دیا جیسے پہلے تھا۔ تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لے کر واپس آئے' آپ کے والد نے کہا: اے حلیمہ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میرے بیٹے کو کوئی نقصان لاحق نہ ہو' تم ہمارے ساتھ چلو! ہم انہیں ان کے اہلِ خانہ کے پاس واپس کر آتے ہیں' اس سے پہلے کہ وہ چیز سامنے آئے جس کا ہمیں اندیشہ ہے۔ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے کہا: تم انہیں واپس کیوں لے آئی ہو؟ تم دونوں تو اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ ان کو اپنے پاس رکھو۔ تو ہم نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے ہمارا فرض ادا کروا دیا ہے اور جو ہماری ذمہ داری تھی وہ ہم نے پوری کر دی ہے' ہمیں اب یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ان کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے اور کوئی پیچیدہ صورتِ حال سامنے نہ آئے۔ تو ہم نے کہا کہ ہم ان کو ان کے گھر والوں کے سپرد کر آتے ہیں۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ تم مجھے اپنے واقعہ کے بارے میں بتاؤ۔ وہ ہمارے ساتھ اصرار کرتی رہیں یہاں تک کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واقعہ اُن کو بتایا تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہیں اس کے حوالے سے شیطان کا اندیشہ ہے؟ ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! شیطان اس پر قابو نہیں پا سکتا اور میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہو گی' کیا میں تمہیں اس کے واقعہ کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: مجھے جب اس کا حمل ہوا تھا

Marfat.com

تو انتہائی ہلکا ترین حمل تھا اور جب مجھے اس کے حوالے سے حمل ہوا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے وجود سے ایک نور نکلا ہے جس کے ذریعہ شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں پھر جب اس کی پیدائش ہوئی تو یہ اپنے ہاتھوں سے ٹیک لگائے ہوئے تھا اور اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا ہوا تھا' بہر حال تم دونوں اسے چھوڑ جاؤ۔

شقِ صدر کے بارے میں روایت

1022- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ اَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْهُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَصَرَعَهُ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً ثُمَّ قَالَ: هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَاَمَهُ، ثُمَّ اَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلَى اُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا: اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ

قَالَ اَنَسٌ: كُنْتُ اَرَى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لٹا دیا اور آپ کے سینہ کو چیر کر اُس میں سے دل نکالا اور اُس میں سے گوشت کا ایک لوتھڑا نکالا اور بولے: یہ آپ میں سے شیطان کا حصہ تھا۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو سونے کے طشت میں رکھ کر آبِ زمزم کے ذریعہ دھویا' پھر اس کو بند کیا' پھر اُسے دوبارہ اُس کی جگہ پر رکھ دیا' بچے دوڑتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ یعنی دائی ماں کے پاس آئے اور بولے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی

1022- رواہ مسلم: 261، وأحمد 121/3، وابن حبان: 6334، والبیهقی 146/1، وأبو یعلیٰ: 3347، وأبو عوانة 125/1.

Marfat.com

صَدْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ذِكْرِ مَبْعَثِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ نَبِيًّا مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَتَقَلَّبُ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَبْنَاءِ الْأَنْبِيَاءِ بِالنِّكَاحِ الصَّحِيحِ حَتَّى أَخْرَجَهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ، يَحْفَظُهُ مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ وَيَكْلُؤُهُ وَيَحُوطُهُ إِلَى أَنْ بَلَغَ، وَبَغَّضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ أَوْثَانَ قُرَيْشٍ، وَمَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنَ الْكُفْرِ، وَلَمْ يُعَلِّمْهُ مَوْلَاهُ الشِّعْرَ، وَلَا شَيْئًا مِنْ أَخْلَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ بَلْ أَلْهَمَهُ مَوْلَاهُ عِبَادَتَهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ، يَتَعَبَّدُ لِمَوْلَاهُ الْكَرِيمِ خَالِصًا، حَتَّى نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَأُمِرَ بِالرِّسَالَةِ، وَبُعِثَ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، إِلَى الْإِنْسِ وَالْجِنِّ، بُعِثَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً مِنْ مَوْلِدِهِ، أَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، يُؤْذُونَهُ فَيَصْبِرُ، وَيَجْهَلُونَ عَلَيْهِ فَيَحْلُمُ، ثُمَّ أَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ،

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ میں اُس سلائی کا نشان دیکھا ہے۔

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا تذکرہ

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور آپ انبیاء اور انبیاء کے بیٹوں کی پشتوں میں صحیح نکاح کے ذریعہ منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی والدہ کے ہاں پیدا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کریم پروردگار نے آپ کی حفاظت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس وقت تک دیکھ بھال کی جب تک آپ بڑے نہیں ہو گئے۔ قریش کے بتوں کو آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے ناپسندیدہ کر دیا تھا اور قریش جس کفر پر گامزن تھے اُس کو بھی ناپسندیدہ کر دیا تھا' اللہ تعالیٰ نے آپ کو شعر کا علم عطا نہیں کیا اور زمانۂ جاہلیت کے مخصوص افعال میں سے بھی کوئی چیز آپ کو عطا نہیں کیا بلکہ آپ کے پروردگار نے اپنی عبادت الہام کی' صرف اپنی جس کا کوئی شریک نہیں ہے' شیطان کیلئے آپ پر کوئی قابو نہیں تھا' آپ خالص طور پر اپنے کریم پروردگار کی عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ پر وحی نازل ہو گئی' آپ کو رسالت کا حکم دیا گیا اور تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا' انسانوں کی طرف بھی اور جنات کی طرف بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کے چالیس سال بعد آپ کو مبعوث کیا گیا' آپ دس سال مکہ میں مقیم رہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے رہے' لوگ آپ کو اذیت پہنچاتے تو آپ صبر سے کام لیتے' لوگ آپ کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے تو آپ بردباری

Marfat.com

فَهَاجَرَ اِلَيْهَا، فَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ بَعْدَ السِّتِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کام لیتے' پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے اور وہاں دس سال مقیم رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

چالیس برس کی عمر میں بعثت

1023- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِينَ سَنَةً، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ عَشْرًا، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ سَنَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے تھے' آپ دس سال مکہ میں ٹھہرے رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

1024- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللّٰهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا' آپ دس سال مکہ میں ٹھہرے رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا' اُس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس سفید بال بھی نہیں تھے۔

1023- رواه البخاری: 3548، ومسلم: 2347، والترمذی: 3623، وأحمد 240/3، ومالك 919/2، وابن حبان: 6387، والبيهقی 201/1.

1024- انظر السابق.

Marfat.com

وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ اَرْبَعِينَ سَنَةً، فَكَانَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ السِّتِّينَ، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءُ

بَابُ كَيْفَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1025- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ قَالَتْ: وَحُبِّبَ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَمْكُثُ الْاَيَّامَ فِي غَارِ حِرَاءَ يَتَعَبَّدُ، حَتَّى جَاءَهُ الْوَحْيُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہلی وحی کے نزول کا واقعہ

1026- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا نزول کیسے ہوا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کے نزول کا آغاز سچے خوابوں کی صورت میں ہوا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک خلوت پسندیدہ کر دی گئی تو آپ چند دن غارِ حراء میں رہ کر عبادت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاس وحی آ گئی۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1026- رواه البخاری: 6982، ومسلم: 160، وأحمد 6/232، وأبو عوانة 1/110، وعبد الرزاق: 9713، والطيالسي: 1467، وابن حبان: 33.

Marfat.com

سُهَيْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، وَالْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيعِ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَسْكَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَاْتِي حِرَاءَ، فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ: وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجَاَهُ الْوَحْيُ، وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءَ، وَجَاءَ الْمَلَكُ فِيهِ، فَقَالَ: اقْرَاْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: اِنِّي لَسْتُ بِقَارِئٍ، فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَاْ، فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ، فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ، حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَاْ، فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ، فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ، حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي، فَقَالَ:

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا آغاز نیند کے دوران سچے خوابوں کی شکل میں ہوا' آپ جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کی طرح پورا ہو جاتا تھا' پھر آپ کے نزدیک خلوت نشینی پسندیدہ کر دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حراء تشریف لے جاتے تھے اور وہاں کئی راتوں تک عبادت کرتے رہتے تھے' آپ اس سفر کیلئے زادِ سفر ساتھ لے جاتے تھے۔ پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آ جاتے تھے تو وہ اتنا ہی زادِ سفر اور دے دیتی تھیں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وحی آ گئی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت غارِ حراء میں موجود تھے' اُس غار میں فرشتہ آپ کے پاس آیا' اُس نے کہا: آپ پڑھئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! اُس نے مجھے پکڑ کر اپنے ساتھ بھینچ لیا جس سے مجھے مشقت لاحق ہوئی' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: آپ پڑھئے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! اُس نے پھر مجھے پکڑا اور مجھے دوسری مرتبہ بھینچ لیا جس سے مجھے مشقت لاحق ہوئی' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: آپ پڑھئے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا! اُس نے مجھے تیسری مرتبہ بھینچ لیا جس سے مجھے مشقت لاحق ہوئی' پھر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: (یعنی اُس نے قرآن کی یہ آیات تلاوت کیں:)

Marfat.com

{اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ} [العلق: 1] حَتَّى بَلَغَ {عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} [العلق: 5]

''آپ اپنے پروردگار کے اسم کی برکت سے پڑھئے جس نے پیدا کیا ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُس نے انسان کو اُن چیزوں کا علم عطا کیا جن کے بارے میں وہ نہیں جانتا تھا''۔

فَرَجَعَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ. فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُوهُ، حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ. فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ مَالِي؟ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: قَدْ خَشِيتِ عَلَيَّ قَالَتْ: كَلَّا. اَبْشِرْ فَوَاللهِ لَا يُخْزِيكَ اللهُ اَبَدًا. اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ کے اعضاء پر کپکپی طاری تھی' آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: مجھے اوڑھنے کیلئے کچھ دو! مجھے اوڑھنے کیلئے کچھ دو! اُنہوں نے آپ کو اوڑھنے کیلئے کچھ دیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت بحال ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے خدیجہ! میرے ساتھ کیا پیش آیا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سارا واقعہ سنایا اور فرمایا: مجھے اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہے! تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' لوگوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں' مہمان کو کھانا کھلاتے ہیں اور حق کے معاملات میں مدد کرتے ہیں۔

سورۂ مدثر کا شانِ نزول

1027- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، وَخُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی کا سلسلہ منقطع ہونے کے بارے میں بتا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1027- رواه البخاری:2926·ومسلم:161.

Marfat.com

فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ:

فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِي، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ رَاْسِي، فَاِذَا اَنَا بِالْمَلَكِ الَّذِي، جَاءَنِي بِحِرَاءَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي، زَمِّلُونِي، دَثِّرُونِي دَثِّرُونِي فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ}

[المدثر: 2]

وَهِيَ الْاَوْثَانُ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ

''ایک دن میں چلتا ہوا جا رہا تھا' میں نے آسمان سے ایک آواز سنی' میں نے سر اُٹھایا تو وہاں وہی فرشتہ موجود تھا جو غارِ حراء میں میرے پاس آیا تھا' وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا' مجھے اُس سے گھبراہٹ ہوئی' میں واپس آ گیا' میں نے کہا: مجھے کچھ اوڑھنے کیلئے دو! مجھے کچھ اوڑھنے کیلئے دو! مجھے اوڑھنے کیلئے دو! مجھے اوڑھنے کیلئے دو! تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اے چادر اوڑھنے والو! تم اُٹھو اور ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کرو اور اپنے لباس کو پاکیزہ رکھو اور بتوں سے لاتعلق رہو''۔

''رجز'' سے مراد بت ہیں' یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

وحی کے نزول کے ابتدائی دور کا واقعہ

1028- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: حَدِّثْنَا يَا عُبَيْدُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ مَا ابْتَدَاَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِينَ جَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَكَرَ بَدْءَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو عبید بن عمیر سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے عبید! تم ہمیں وہ حدیث بیان کرو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا آغاز کیسے ہوا تھا' جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تھے؟ تو اُنہوں نے اس کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

فَخَرَجْتُ، حَتَّى اِذَا كُنْتُ فِي وَسَطِ الْجَبَلِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ يَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، اَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَاَنَا جِبْرِيلُ، فَرَفَعْتُ رَاْسِي اِلَى السَّمَاءِ لِاَنْظُرَ، فَاِذَا جِبْرِيلُ فِي صُورَةِ رَجُلٍ صَافٍ قَدَمَيْهِ فِي اُفُقِ السَّمَاءِ يَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَاَنَا جِبْرِيلُ، فَوَقَفْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَمَا اَتَقَدَّمُ وَلَا اَتَاَخَّرُ، وَجَعَلْتُ اَصْرِفُ وَجْهِي فِي آفَاقِ السَّمَاءِ، وَلَا اَنْظُرُ فِي نَاحِيَةٍ مِنْهَا اِلَّا رَاَيْتُهُ كَذَلِكَ، فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ وَاقِفًا حَتَّى بَعَثَتْ خَدِيجَةُ رُسُلَهَا فِي طَلَبِي وَرَجَعُوا اِلَيْهَا وَاَنَا وَاقِفٌ فِي مَكَانِي ذَلِكَ، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنِّي، وَانْصَرَفْتُ رَاجِعًا اِلَى اَهْلِي، حَتَّى اَتَيْتُ خَدِيجَةَ، فَقَالَتْ لِي: اَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: اِنَّ الْاَبْعَدَ لَشَاعِرٌ اَوْ مَجْنُونٌ، فَقَالَتْ: اُعِيذُكَ بِاللهِ مِنْ ذَلِكَ، وَمَاذَا يَا ابْنَ عَمِّ؟ لَعَلَّكَ رَاَيْتَ شَيْئًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ: ثُمَّ حَدَّثْتُهَا بِالْحَدِيثِ، فَقَالَتْ: اَبْشِرْ يَا ابْنَ عَمِّ، فَوَالَّذِي نَفْسُ خَدِيجَةَ بِيَدِهِ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُونَ نَبِيَّ هَذِهِ الْاُمَّةِ

''میں جا رہا تھا جب میں پہاڑ کے درمیان میں پہنچا تو میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا: اے محمد! تم اللہ کے رسول ہو اور میں جبریل ہوں۔ میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تا کہ دیکھوں تو جبریل ایک آدمی کی شکل میں موجود تھے اور اُن کے پاؤں نے آسمان کے اُفق کو بھر دیا ہوا تھا' اُنہوں نے کہا: اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبریل ہوں۔ میں ٹھہر گیا تا کہ اُن کی طرف دیکھوں' نہ میں آگے بڑھا نہ میں پیچھے ہٹا۔ پھر میں نے اپنا چہرہ آسمان کے آفاق میں پھیلایا تو آسمان کے ہر گوشے میں' میں نے اُنہیں اسی طرح دیکھا۔ میں اسی طرح ٹھہرا رہا یہاں تک کہ خدیجہ نے میری تلاش میں کسی کو بھیجا' وہ لوگ خدیجہ کے پاس واپس چلے گئے' میں اپنی اُسی جگہ پر ٹھہرا رہا' پھر وہ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے گئے' جب میں واپس اپنے اہلِ خانہ کے پاس آیا اور میں خدیجہ کے پاس آیا تو اُس نے مجھ سے دریافت کیا: آپ کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے کہا: میں یا تو شاعر ہو گیا ہوں' یا جنون لاحق ہو گیا ہے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس حوالے سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتی ہوں! اے چچازاد! کیا ہوا ہے؟ شاید آپ نے کوئی چیز دیکھی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں نے اُسے پورا واقعہ سنایا' تو اُس نے کہا: اے چچازاد! آپ خوشخبری قبول کیجئے! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں خدیجہ کی جان ہے! مجھے یہ اُمید ہے کہ آپ اس اُمت کے نبی ہوں گے۔

ورقہ بن نوفل کا واقعہ

1029- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

Marfat.com

بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ وَرَقَةُ لَمَّا ذَكَرَتْ لَهُ خَدِيجَةُ رَحِمَهَا اللهُ اَنَّهُ ذَكَرَ لَهَا جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: سَبُّوحًا سَبُّوحًا، وَمَا لِجِبْرِيلَ يُذْكَرُ فِي هَذِهِ الْاَرْضِ الَّتِي تُعْبَدُ فِيهَا الْاَوْثَانُ؟ جِبْرِيلُ اَمِينُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رُسُلِهِ؟ اذْهَبِي بِهِ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي رَاَى فِيهِ مَا رَاَى، فَاِذَا رَآهُ فَتَحَسَّرِي فَاِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللهِ، لَا يَرَاهُ، فَفَعَلْتُ قَالَ: فَلَمَّا تَحَسَّرَتْ تَغَيَّبَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَرَهُ فَرَجَعْتُ فَاَخْبَرْتُ وَرَقَةَ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَيَاْتِيهِ النَّامُوسُ الْاَكْبَرُ الَّذِي لَا يُعَلِّمُهُ بَنُو اِسْرَائِيلَ اَبْنَائَهُمْ اِلَّا بِثَمَنٍ ثُمَّ اَقَامَ وَرَقَةُ يَنْتَظِرُ اِظْهَارَ الدَّعْوَةِ، وَقَالَ فِي ذَلِكَ:

لَجَجْتُ وَكُنْتُ فِي النُّكْرَى لَجُوجًا
لِهَمٍّ طَالَ مَا بَعَثَ النَّشِيجَا
وَوَصْفٍ مِنْ خَدِيجَةَ بَعْدَ وَصْفٍ
لَقَدْ طَالَ انْتِظَارِي يَا خَدِيجَا
بِبَطْنِ الْمَكَّتَيْنِ عَلَى رَجَائِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بتایا کہ وہ جبریل تھے' تو ورقہ نے کہا: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے! وہ ہر عیب سے پاک ہے! جبریل کا ذکر اس سرزمین پر کیسے ہوسکتا ہے جہاں بتوں کی عبادت کی جاتی ہے' جبریل تو اللہ تعالیٰ کے امین ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں کے درمیان (وحی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں)' تم اُنہیں ساتھ لے کر اُس جگہ پر جاؤ جہاں اُنہوں نے یہ ساری صورتِ حال دیکھی تھی' جب یہ جبریل کو دیکھیں گے تو تم پنڈلی سے کپڑا ہٹا دینا تو اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے فرشتے ہوں گے تو وہ انہیں نظر آنا بند ہو جائیں گی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' جب میں نے پنڈلی سے کپڑا ہٹایا تو حضرت جبریل علیہ السلام غائب ہو گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نظر نہیں آئے' میں واپس آئی اور میں نے ورقہ کو اس بارے میں بتایا تو وہ بولے: ان کے پاس وہی ناموسِ اکبر آیا ہے جس کے بارے میں بنی اسرائیل اپنے بچوں کو قیمت کے عوض میں تعلیم دیا کرتے تھے' پھر ورقہ اس بات کے انتظار میں رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کا اظہار ہو' اُنہوں نے اس بارے میں اشعار کہے ہیں:

''میں نے جھگڑا کیا اور غیر معروف چیز کے بارے میں جھگڑے کا شکار رہا اُس پریشانی کی وجہ سے جس نے طویل عرصہ سے رونے کا شکار کیا ہوا تھا' خدیجہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرا وصف بیان کیا گیا' تو اے خدیجہ! میرا انتظار طویل ہو گیا' مکہ کے نشیبی علاقہ میں' تمہارے بیان کے مطابق مجھے یہ توقع ہے کہ اگر اُن کا ظہور ہوا تو

Marfat.com

حَدِيثِكِ، لَوْ اَرَى مِنْهُ خُرُوجًا بِاَنَّ مُحَمَّدًا سَيَسُودُ يَوْمًا وَيَخْصُمُ مَنْ يَكُونُ لَهُ حَجِيجًا وَيَظْهَرُ فِي الْبِلَادِ ضِيَاءُ نُورٍ تُقَامُ بِهِ الْبَرِيَّةُ اَنْ تَعُوجَا فَيَالَيْتِي اِذَا مَا كَانَ ذَاكُمْ شَهِدْتُ، فَكُنْتُ اَوَّلَهُمْ وُلُوجًا وُلُوجًا لِلَّذِي كَرِهَتْ قُرَيْشٌ وَلَوْ عَجَّتْ بِمَكَّتِهَا عَجِيجًا

میری یہ رائے ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اپنی قوم کی سرداری کریں گے اور اُس شخص کے ساتھ مقابلہ کریں گے جو اُن کی مخالفت کرے گا' شہروں میں نور کی ایسی روشنی ظاہر ہو گی جس میں مخلوق ٹیڑھے پن سے محفوظ ہو جائے گی' کاش ایسا ہو کہ جب یہ صورتِ حال ہو تو میں بھی موجود ہوؤں اور میں (اسلام میں) داخل ہونے والا پہلا فرد بن جاؤں' (اُن کی پیروی) میں داخل ہونے والا فرد جنہیں قریش ناپسند کرتے ہیں' خواہ مکہ میں اُن کے حوالے سے (مخالفت کی) کتنی ہی آوازیں بلند ہوں"۔

ورقہ بن نوفل کو جنت میں دیکھنا

1030- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ زَكَرِيَّا السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مَيْسَرَةَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اِنِّي اِذَا خَلَوْتُ سَمِعْتُ نِدَاءً، وَقَدْ وَاللهِ خَشِيتُ اَنْ يَكُونَ هَذَا اَمْرًا. فَقَالَتْ: مَعَاذَ اللهِ، مَا كَانَ اللهُ لِيَفْعَلَ بِكَ ذَلِكَ فَوَاللهِ اِنَّكَ لَتُؤَدِّي الْاَمَانَةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ. فَلَمَّا دَخَلَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومیسرہ عمرو بن شرحبیل بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ جب میں تنہا تھا تو میں نے ایک پکار سنی' اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کوئی اور معاملہ نہ ہو۔ تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ایسا نہیں کرے گا' اللہ کی قسم! آپ امانت ادا کرتے ہیں' صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت وہاں موجود نہیں تھے' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ صورتِ حال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی اور بولیں: اے عتیق! تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ورقہ کے پاس

1030- رواہ البیہقی فی الدلائل 158/2.

Marfat.com

وَلَيْسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَتْ خَدِيجَةُ حَدِيثَهُ لَهُ، وَقَالَتْ: يَا عَتِيقُ، اذْهَبْ مَعَ مُحَمَّدٍ اِلَى وَرَقَةَ، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ اَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى وَرَقَةَ، فَقَالَ: وَمَنْ اَخْبَرَكَ ؟ قَالَ: خَدِيجَةُ، فَانْطَلَقَا اِلَيْهِ، فَقَصَّا عَلَيْهِ، فَقَالَ: اِذَا خَلَوْتُ وَحْدِي سَمِعْتُ نِدَاءً خَلْفِي: يَا مُحَمَّدُ، وَانْطَلِقْ هَارِبًا فِي الْاَرْضِ ، فَقَالَ لَهُ: لَا تَفْعَلْ، اِذَا اَتَاكَ فَاثْبُتْ، حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ ائْتِنِي فَاَخْبِرْنِي، فَلَمَّا خَلَا نَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ، قُلْ: {بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} [الفاتحة: 2] حَتَّى بَلَغَ {وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] قُلْ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ، فَاَتَى وَرَقَةَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: اَبْشِرْ، ثُمَّ اَبْشِرْ فَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ ابْنُ مَرْيَمَ، وَاَنَّكَ عَلَى مِثْلِ نَامُوسِ مُوسَى، وَاَنَّكَ لَنَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَاَنَّكَ سَتُؤْمَرُ بِالْجِهَادِ بَعْدَ يَوْمِكَ هَذَا، وَلَئِنْ اَدْرَكَنِي ذَلِكَ لَاُجَاهِدَنَّ مَعَكَ.

فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَرَقَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْقِسَّ فِي الْجَنَّةِ

جاؤ۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: آپ ہمارے ساتھ ورقہ کے پاس چلیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کس نے بتایا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے۔ پھر وہ دونوں ورقہ کے پاس گئے اور اُن کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ جب میں تنہا خلوت میں تھا تو میں نے اپنے پیچھے ایک آواز سنی: اے محمد! تو میں گھبراہٹ میں دوڑ پڑا۔ تو ورقہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: آپ ایسا نہ کریں' جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں اور سنیں کہ وہ کیا کہتا ہے' پھر آ کر مجھے اس بارے میں بتائیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا تھے تو فرشتے نے آپ کو پکارا: اے حضرت محمد! آپ یہ پڑھیے! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! الحمد للہ رب العالمین! یہاں تک کہ اُس نے ولا الضالین تک اسے پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ پڑھیے: لا الہ الا اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' ورقہ کے پاس آئے اور اُس کے سامنے یہ بات ذکر کی تو ورقہ نے کہا: آپ خوشخبری قبول کیجیے! دوبارہ خوشخبری قبول کیجیے! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی وہ ہیں جن کے بارے میں حضرت ابن مریم علیہا السلام نے خوشخبری سنائی تھی اور آپ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام والا ناموس (یعنی فرشتہ) آیا ہے اور آپ مرسل نبی ہیں' عنقریب آپ کو جہاد کے بارے میں حکم دیا جائے گا' اگر مجھے وہ زمانہ نصیب ہو گیا تو میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد میں حصہ لوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب ورقہ کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اُس عالم کو جنت میں دیکھا ہے'

Marfat.com

عَلَيْهِ الثِّيَابُ الْحَرِيرُ، لِاَنَّهُ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي يَعْنِي وَرَقَةَ

اُس کے جسم پر ریشمی کپڑا تھا کیونکہ وہ مجھ پر ایمان بھی لایا تھا اور اُس نے میری تصدیق بھی کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد ورقہ تھے۔

ورقہ بن نوفل کی شاعری

1031- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: وَقَدْ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ فِيمَا كَانَتْ ذَكَرَتْ لَهُ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِنْ اَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَزْعُمُونَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن اسحاق نے یہ بات نقل کی ہے:

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ سننے کے بعد یہ اشعار کہے تھے:

فَاِنْ يَكُ حَقًّا، يَا خَدِيجَةُ، فَاعْلَمِي حَدِيثَكِ اِيَّانَا فَاَحْمَدُ مُرْسَلُ وَجِبْرِيلُ يَاْتِيهِ، وَمِيكَالُ، مَعَهُمَا مِنَ اللهِ وَحْيٌ يَشْرَحُ الصَّدْرَ مُنْزَلُ يَفُوزُ بِهِ مَنْ كَانَ فِيهَا بِتَوْبَةٍ وَيَشْقَى بِهِ الْعَاتِ الْغَوِيُّ الْمُضَلِّلُ فَرِيقَانِ: مِنْهُمْ فِرْقَةٌ فِي جِنَانِهِ وَاُخْرَى بِاَلْوَانِ الْجَحِيمِ تُغَلَّلُ اِذَا مَا دَعَوْا بِالْوَيْلِ فِيهَا تَتَابَعَتْ مَقَامِعُ فِي هَامَاتِهِمْ ثَمَّ مِنْ عَلُ فَسُبْحَانَ مَنْ تَهْوَى الرِّيَاحُ بِاَمْرِهِ وَمَنْ هُوَ فِي الْاَيَّامِ مَاشَاءَ يَفْعَلُ وَمَنْ عَرْشُهُ فَوْقَ السَّمَاوَاتِ كُلِّهَا

''اے خدیجہ! اگر یہ بات حق ہے تو تم یہ بات جان لو کہ تم نے جو ہمیں بات بتائی ہے وہ احمد مرسل کے بارے میں ہے' جبریل اور میکائیل اُن کے پاس آئیں گے اور اُن دونوں کے ہمراہ' اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی جانے والی وحی ہوگی جو سینہ کو کشادگی عطا کرتی ہے' اُس کے ذریعہ وہ شخص کامیاب ہوگا جو توبہ کے ہمراہ اُس میں ہوگا اور اس کے حوالہ سے وہ شخص بدنصیب ہوگا جو بدتمیز' گمراہ اور سرکش ہو گا' دو قسم کو گروہ ہوں گے' اُن میں سے ایک گروہ جنت میں جائے گا اور دوسرا جہنم کے مختلف گوشوں میں بیڑیوں میں جکڑا جائے گا' اور وہ لوگ جہنم میں ہمیشہ واویلا کرتے رہیں گے اور مسلسل اُن کے سروں پر گرز مارے جاتے رہیں گے' تو ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس کے حکم سے ہوائیں چلتی ہیں اور وہ زمانہ میں ہو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور جس کا عرش تمام آسمانوں سے اوپر ہے اور اُس کی مخلوق کے بارے میں اُس (کی تقدیر) کے فیصلہ تبدیل نہیں ہوتے''۔

Marfat.com

وَاَقْضَاؤُهُ فِي خَلْقِهِ لَا تُبَدَّلُ

وَقَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ فِي ذَلِكَ اَيْضًا:

يَا لَلرِّجَالِ لِصَرْفِ الدَّهْرِ وَالْقَدَرِ
وَمَا لِشَيْءٍ قَضَاهُ اللّٰهُ مِنْ غِيَرِ
حَتَّى خَدِيجَةُ تَدْعُونِي لِاُخْبِرَهَا
وَمَا لَهَا بِخَفِيِّ الْغَيْبِ مِنْ خَبَرِ
جَاءَتْ لِتَسْاَلَنِي عَنْهُ لِاُخْبِرَهَا
اَمْرًا، اَرَاهُ سَيَاْتِي النَّاسَ مِنْ اُخُرِ
فَخَبَّرَتْنِي بِاَمْرٍ قَدْ سَمِعْتُ بِهِ
فِيمَا مَضَى مِنْ قَدِيمِ الدَّهْرِ وَالْعُصُرِ
بِاَنَّ اَحْمَدَ يَاْتِيهِ فَيُخْبِرُهُ
جِبْرِيلُ: اَنَّكَ مَبْعُوثٌ اِلَى الْبَشَرِ
فَقُلْتُ: عَلَّ الَّذِي تَرْجِينَ مُنْجِزُهُ
لَكِ الْاِلٰهُ. فَرَجِّي الْخَيْرَ وَانْتَظِرِ
وَاَرْسِلِيهِ اِلَيْنَا، كَيْ نُسَائِلَهُ
عَنْ اَمْرِهِ، مَا يَرَى فِي النَّوْمِ وَالسَّهَرِ؟
فَقَالَ حِينَ اَتَانَا: مَنْطِقًا عَجَبًا
يَقِفُ مِنْهُ اَعَالِي الْجِلْدِ وَالشَّعَرُ
اِنِّي رَاَيْتُ اَمِينَ اللّٰهِ وَاجَهَنِي
فِي صُورَةٍ اُكْمِلَتْ فِي اَهْيَبِ الصُّوَرِ
ثُمَّ اسْتَمَرَّ فَكَادَ الْخَوْفُ يُذْعِرُنِي
مِمَّا يُسَلِّمُ مَا حَوْلِي مِنَ الشَّجَرِ
فَقُلْتُ: ظَنِّي، وَمَا اَدْرِي اَيَصْدُقُنِي

ورقاء نے اس بارے میں یہ اشعار بھی کہے ہیں:

''لوگوں کیلئے زمانہ اور تقدیر میں جو تبدیلی ہوتی ہے وہ حیران کن ہے' لیکن اللہ تعالیٰ (تقدیر کا) جو فیصلہ دے دیتا ہے اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی' یہاں تک کہ خدیجہ نے مجھے بُلایا تا کہ میں اُسے بتاؤں کہ غیب میں اُس کے حوالہ سے کیا پوشیدہ خبر ہے' وہ آئی تا کہ وہ مجھ سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کرے اور میں اُسے اُس معاملہ کے بارے میں بتاؤں جس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ وہ آگے چل کر لوگوں کے سامنے آجائے گا' اُس نے مجھے ایک ایسے معاملہ کے بارے میں بتایا جس کے بارے میں' میں بہت عرصہ اور بہت زمانہ پہلے سن چکا تھا کہ حضرت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت جبریل آئے اور اُنہیں یہ بتایا کہ آپ کو بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا گیا ہے' تو میں نے کہا: تم اُس چیز کے حوالہ سے پریشان ہو رہی ہو جسے پروردگار نے پورا کرنا ہے' تو تم بھلائی کی توقع رکھو اور (بھلائی سامنے آنے کا) انتظار کرو' اور اُنہیں میرے پاس بھیجو تا کہ میں اُن سے سوالات کروں' (یہ سوالات) اُن کے معاملہ کے بارے میں ہوں گے کہ وہ نیند میں اور جاگنے کے دوران کیا دیکھتے ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ جب وہ (فرشتہ) ہمارے پاس آیا تو اُس نے ایسا حیران کن کلام کیا جس سے جلد اور بال (یعنی رونگھٹے) کھڑے ہو جائیں' میں نے اللہ کے امین (یعنی فرستادہ فرشتے) کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے آیا اور ایسی شکل میں آیا جو سب سے زیادہ بارعب تھی' پھر وہ چلا گیا اور میں اس بات سے پریشان ہونے لگا کہ میرے آس پاس کے درخت مجھے سلام کرنے لگے تھے' میں نے

Marfat.com

اَنْ سَوْفَ يُبْعَثُ يَتْلُو مُنَزَّلَ السُّوَرِ وَسَوْفَ اُبَلِيكَ اِنْ اَعْلَنْتَ دَعْوَتَهُمْ مِنِّي الْجِهَادُ بِلَا مَنٍّ وَلَا كَدَرِ

سوچا کہ شاید یہ میرا گمان ہے' مجھے کیا معلوم کہ کیا وہ مجھ سے سچ کہہ رہے ہیں (میرا یہ گمان ہے کہ) اُنہیں مبعوث کیا جائے گا اور وہ نازل ہونے والی سورتوں کی تلاوت کریں گے اور اگر آپ نے اُنہیں کھلے عام دعوت دی تو میں آپ کو جہاد کی آزمائش میں مبتلا کروں گا جو کسی احسان اور گدلاہٹ کے بغیر ہوگا''۔

بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْتِهِ فِي الْكُتُبِ السَّالِفَةِ مِنْ قَبْلِهِ

باب: سابقہ کتابوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اور حلیہ کا تذکرہ

1032- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْقُوبُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْخُزَاعِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: اِنَّا لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يُوقِدُ بِالسَّيِّئَةِ اِذَا سَمِعَهَا، وَلَكِنْ يُطْفِئُهَا بِعَيْنِهِ، اَعْطَيْتُهُ مَفَاتِيحَ، لِيَفْتَحَ بِهَا عُيُونًا عُمْيًا، وَيُسْمِعَ آذَانًا وُقْرًا، وَيُقِيمُ اَلْسِنَةً مُعْوَجَّةً، حَتَّى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں:

ہم نے بعض کتابوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں یہ بات پائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُرے اخلاق کے مالک اور سخت دل نہیں ہوں گے' نہ ہی بازاروں میں چیخ کر بولیں گے' جب آپ کسی بُرائی کے بارے میں سنیں گے تو اُسے بڑھانے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ اُسے بجھائیں گے' آپ کو کنجیاں عطا کی جائیں گی تاکہ آپ اُن کے ذریعہ اندھی آنکھوں کو کشادگی عطا کریں' بہرے کانوں کو سنائیں اور ٹیڑھی زبانوں کو سیدھا کریں یہاں تک کہ وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

1032- رواه البخاری: 4838، وأحمد 174/2.

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات

1033- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كُرَيْزٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: اِنَّا نَجِدُ صِفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ اسْمُهُ الْمُتَوَكِّلُ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يُوقِدُ بِالسَّيِّئَةِ اِذَا سَمِعَهَا، وَلَكِنْ يُطْفِئُهَا بِعَيْنِهِ، وَاَعْطَيْتُهُ الْمَفَاتِيحَ، لِيَفْتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عُيُونًا عُورًا، وَيُسْمِعَ بِهِ آذَانًا وُقْرًا وَيُحْيِيَ بِهِ قُلُوبًا غُلْفًا، وَيُقِيمُ بِهِ الْاَلْسُنَ الْمُعْوَجَّةَ حَتَّى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں:

ہم نے بعض کتابوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت میں یہ بات پائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم متوکل ہوگا' آپ بُرے اخلاق کے مالک اور سخت دل نہیں ہوں گے' بازاروں میں چلّا کر بات نہیں کریں گے' بُرائی کے بارے میں جب سنیں گے تو اُسے بڑھانے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ اُسے بجھائیں گے' آپ کو کنجیاں عطا کی جائیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ کانی آنکھوں کو کشادگی عطا کرے' بہرے کانوں کو سماعت عطا کرے' پردہ والے دلوں کو زندگی عطا کرے اور آپ کے ذریعہ ٹیڑھی زبانوں کو درست کرے یہاں تک کہ وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

حضرت عمرو بن عبسہ کا قبولِ اسلام

1034- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں بھی مجھے اپنی قوم کے معبودوں میں کوئی دلچسپی

1034- رواہ مسلم:832.

Marfat.com

عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَّامٍ الدِّمَشْقِيِّ، وَعَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّيْبَانِيِّ، اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ: يُحَدِّثُ عَنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: رَغِبْتُ عَنْ آلِهَةِ قَوْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَرَاَيْتُ اَنَّهَا آلِهَةٌ بَاطِلَةٌ، يَعْبُدُونَ الْحِجَارَةَ وَرَاَيْتُ الْحِجَارَةَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ قَالَ: فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ اَفْضَلِ الدِّينِ؟ فَقَالَ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ مَكَّةَ، وَيَرْغَبُ عَنْ آلِهَةِ قَوْمِهِ، وَيَدْعُو اِلَى غَيْرِهَا، وَهُوَ يَاْتِي بِاَفْضَلِ الدِّينِ، فَاِذَا سَمِعْتَ بِهِ فَاتَّبِعْهُ، فَلَمْ يَكُنْ لِي هَمٌّ اِلَّا مَكَّةَ، آتِيهَا اَسْاَلُ: هَلْ حَدَثَ فِيهَا اَمْرٌ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَاَنْصَرِفُ اِلَى اَهْلِي وَاَهْلِي مِنَ الطَّرِيقِ غَيْرُ جَدٍّ بَعِيدٍ فَاَعْتَرِضُ الرُّكْبَانَ خَارِجِينَ مِنْ مَكَّةَ، فَاَسَاَلُهُمْ: هَلْ حَدَثَ فِيهَا خَبَرٌ اَوْ اَمْرٌ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَاِنِّي لَقَاعِدٌ عَلَى الطَّرِيقِ، اِذْ مَرَّ بِي رَاكِبٌ فَقُلْتُ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ؟ قَالَ: مِنْ مَكَّةَ، قُلْتُ: هَلْ حَدَثَ فِيهَا خَبَرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، رَجُلٌ رَغِبَ عَنْ آلِهَةِ قَوْمِهِ، وَدَعَا اِلَى غَيْرِهَا، قُلْتُ: صَاحِبِي الَّذِي اُرِيدُ، فَشَدَدْتُ رَاحِلَتِي، فَجِئْتُ

نہیں تھی' میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ جھوٹے معبود ہیں' میری قوم کے لوگ پتھروں کی عبادت کرتے تھے اور میں نے یہ بات دیکھی تھی کہ پتھر تو کوئی نقصان یا نفع نہیں دے سکتا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے ہوئی' میں نے اُس سے سب سے زیادہ فضیلت والے دین کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ مکہ سے ایک صاحب نکلیں گے جو اپنی قوم کے معبودوں سے منہ موڑ لیں گے اور ان معبودوں کی بجائے کسی اور کی طرف دعوت دیں گے' وہ سب سے زیادہ فضیلت والا دین لے کر آئیں گے۔ جب میں نے یہ بات سنی تو میں نے اُس کی بات مان لی اور میں مکہ آ گیا' میں نے وہاں آ کر دریافت کیا: کیا یہاں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: جی نہیں۔ تو میں اپنے علاقہ میں واپس آ گیا' میرا علاقہ وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا اور راستہ میں ہی تھا۔ جب بھی مکہ سے کچھ سوار نکلتے اور وہاں سے گزرتے تو میں اُن سے دریافت کیا: کیا مکہ میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا یا کوئی خبر ہے؟ تو وہ لوگ جواب دیتے: جی نہیں! ایک مرتبہ میں اُس راستہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس سے ایک سوار گزرا' میں نے دریافت کیا: تم کہاں سے آ رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: مکہ سے۔ میں نے کہا: کیا وہاں کوئی نئی بات رونما ہوئی ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! ایک صاحب ہیں جنہوں نے اپنی قوم کے معبودوں سے منہ موڑ لیا ہے اور اُس کی بجائے دوسری طرف دعوت دیتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ یہ وہی صاحب ہیں جو میری مراد ہیں۔ میں نے اپنی سواری تیار کی اور اُس جگہ پر آ گیا جہاں میں پہلے پڑاؤ کیا کرتا تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

Marfat.com

مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ أَنْزِلُ فِيهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ؟ فَوَجَدْتُ مُسْتَخْفِيًا شَأْنَهُ، وَوَجَدْتُ قُرَيْشًا عَلَيْهِ جُرَآءَ، فَتَلَطَّفْتُ لَهُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: نَبِيٌّ قُلْتُ: وَمَا النَّبِيُّ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: مَنْ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: اللهُ قُلْتُ: بِمَاذَا أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: أَنْ تُوصَلَ الْأَرْحَامُ، وَتُحْقَنَ الدِّمَاءُ، وَتُؤْمَنَ السُّبُلُ، وَتُكَسَّرَ الْأَوْثَانُ، وَيُعْبَدَ اللهُ وَحْدَهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: نِعْمَ مَا أَرْسَلَكَ بِهِ، أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ آمَنْتُ بِكَ وَصَدَّقْتُ، أَفَأَمْكُثُ مَعَكَ؟ أَوْ مَا تَرَى؟ قَالَ: قَدْ تَرَى كَرَاهِيَةَ النَّاسِ لِمَا جِئْتُ بِهِ، فَامْكُثْ فِي أَهْلِكَ، فَإِذَا سَمِعْتَ بِي خَرَجْتُ مَخْرَجًا فَاتَّبِعْنِي فَلَمَّا خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ سِرْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ أَنْتَ السُّلَمِيُّ الَّذِي جِئْتَنِي بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لَكَ: كَذَا وَكَذَا، وَقُلْتَ لِي: كَذَا وَكَذَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

ایسی حالت میں پایا کہ آپ نے اپنے معاملہ کو پوشیدہ رکھا ہوا تھا اور قریش آپ کے خلاف سختی کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں دریافت کر کے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا' میں نے آپ سے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: نبی ہوں۔ میں نے دریافت کیا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: اللہ کا پیغام رساں۔ میں نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس نے بھیجا ہے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس بات کے ساتھ کہ) صلہ رحمی کی جائے' خون معاف کیے جائیں' راستہ کو امن دیا جائے' بتوں کو توڑ دیا جائے اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے' کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ میں نے کہا: آپ کو جس چیز کے ساتھ بھیجا گیا ہے وہ اچھی ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی تصدیق کرتا ہوں' کیا میں آپ کے ساتھ ٹھہر جاؤں' یا پھر اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جو کچھ لے کر آیا ہوں اُس کے بارے میں لوگوں کی ناپسندیدگی تم دیکھ چکے ہو' تم اپنے علاقہ میں ہی رہو' جب تم میرے بارے میں یہ سنو کہ میرے لیے کوئی گنجائش نکل آئی ہے تو تم میری پیروی کر لینا۔ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ سنا کہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے ہیں تو میں سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ نے مجھے پہچانا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم وہ سلمی ہو جو مکہ میں میرے پاس آئے تھے اور میں نے تم سے یہ بات

Marfat.com

کہی تھی اور تم نے مجھ سے یہ یہ بات کہی تھی..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَقَدْ أُمِرُوا بِاتِّبَاعِهِ فِي كُتُبِهِمْ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ، وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ، وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ} [الاعراف: 157] الْآيَةَ.

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ} [الصف: 6]

باب: تورات اور انجیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کا تذکرہ، نیز اُن لوگوں کو اُن کی کتابوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا گیا تھا

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہم اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کر چکے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اس نے فرمایا: میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں اسے پہنچا دیتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے تو عنقریب میں اس (رحمت) کو اُن لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور یہی لوگ ہی ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں جنہوں نے رسول' نبی' اُمّی کی پیروی کی جس (کے ذکر) کو وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''جب عیسیٰ بن مریم نے یہ کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور اُس چیز کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے تورات میں آ چکی ہے اور تمہیں ایک رسول کے بارے میں خوشخبری سنانے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے اور اُن کا نام احمد ہوگا' (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جب وہ رسول اُن لوگوں کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تو اُن لوگوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے''۔

Marfat.com

امام آجری کے وضاحتی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ عَلِمَتِ الْيَهُودُ: اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ، وَاَنَّهُ مُرْسَلٌ، وَاَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِمُ اتِّبَاعُهُ، وَتَرْكُ دِينِهِمْ لِدِينِهِ، وَاَوْجَبَ عَلَيْهِمْ بَيَانَ نُبُوَّتِهِ لِمَنْ لَا كِتَابَ عِنْدَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانُوا قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُونَ الْعَرَبَ، فَكَانَتِ الْعَرَبُ تَهْزِمُ الْيَهُودَ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: تَعَالَوْا حَتَّى نَسْتَفْتِحَ قِتَالَنَا لِلْعَرَبِ بِمُحَمَّدٍ، الَّذِي نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عِنْدَنَا اَنَّهُ يَخْرُجُ نَبِيًّا مِنَ الْعَرَبِ، وَكَانُوا اِذَا الْتَقَوْا قَالُوا: اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنَّكَ تُخْرِجُهُ اِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ، فَاَجَابَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَنَصَرَ الْيَهُودَ عَلَى الْعَرَبِ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرُوا بِهِ حَسَدًا مِنْهُمْ لَهُ عَلَى عِلْمٍ مِنْهُمْ اَنَّهُ نَبِيٌّ حَقٌّ، لَا شَكَّ فِيهِ عِنْدَهُمْ، فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہود یہ بات جانتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں' اُن لوگوں پر یہ بات لازم تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کیلئے اپنے دین کو ترک کر دیتے اور اُن لوگوں پر یہ بات بھی واجب تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو بیان کرتے کیونکہ مشرکین کے پاس کوئی الہامی کتاب نہیں تھی' یہ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے جب عربوں سے جنگ کر رہے تھے تو عربوں نے یہودیوں کو پسپا کر دیا تھا تو یہودیوں نے ایک دوسرے سے کہا تھا کہ تم لوگ آؤ! تا کہ ہم فتح کی دعا مانگیں جو عربوں کے ساتھ ہماری لڑائی کے بارے میں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگیں جن کے بارے میں ہم نے اپنی کتاب میں لکھا ہوا پایا ہے کہ وہ ایک نبی ہیں جن کا ظہور عربوں میں ہو گا۔ پھر جب دونوں فریق ایک دوسرے کے مدمقابل آئے تو اُن یہودیوں نے کہا: اے اللہ! ہم اُن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کے وسیلہ سے دعا مانگتے ہیں جو اُمّی نبی ہیں جن کے بارے میں تُو نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ تُو اُنہیں مبعوث کرے گا' ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے خلاف تُو ہماری مدد کر۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی یہ دعا قبول کی اور یہودیوں کی عربوں کے خلاف مدد کی۔ پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو اُن یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسد کیا' انہوں نے اس بات کا انکار کیا کہ یہ نبی حق ہیں' حالانکہ اُن کے پاس اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے اُن پر لعنت کرتے ہوئے یہ آیت نازل کی:

Marfat.com

{وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا، فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ}

[البقرة: 89]

''یہ لوگ پہلے کافروں کے خلاف اُس کے وسیلہ سے فتح مانگا کرتے تھے اور جب وہ نبی اُن کے پاس آیا جسے وہ پہچانتے بھی تھے تو اُنہوں نے اُس کا انکار کیا تو کفر کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو''۔

یہود کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگنا

1035- اَنْبَانَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ يَهُودُ خَيْبَرَ تُقَاتِلُ غَطَفَانَ، فَكُلَّمَا الْتَقَوْا هُزِمَتِ الْيَهُودُ فَعَادَ الْيَهُودُ يَوْمًا فِي الدُّنْيَا، فَقَالُوا: اللّٰهُمَّ نَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنَّكَ تُخْرِجُهُ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ اِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ قَالَ: فَكَانُوا اِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهَذَا الدُّعَاءِ، فَهَزَمُوا غَطَفَانَ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَفَرُوا بِهِ، فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا، فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ}

[البقرة: 89]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خیبر کے یہودیوں نے غطفان والوں سے لڑائی کی' جب دونوں فریق آمنے سامنے آئے تو یہودیوں کو پسپائی اختیار کرنی پڑی' ایک دن یہودیوں نے کہا: اے اللہ! ہم تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں جو اُمّی نبی ہیں جن کے بارے میں تُو نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ آخری زمانہ میں تُو اُنہیں ہمارے لیے مبعوث کرے گا (ہم یہ دعا کرتے ہیں:) کہ تُو ان (غطفان قبیلہ والوں) کے خلاف ہماری مدد فرما۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے اور اُن یہودیوں نے یہ دعا کی تو پھر غطفان قبیلہ کے لوگ پسپا ہو گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو اُن یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

{وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا، فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ}

[البقرة: 89]

''یہ (یہودی) پہلے کافروں کے خلاف (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے) فتح طلب کیا کرتے تھے اور جب وہ رسول اُن کے پاس آیا جسے وہ پہچانتے تھے تو اُنہوں نے اُس کا انکار کیا تو کفر کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو''۔

1035- رواہ الحاکم: 236/2.

Marfat.com

ایک یہودی کا اعتراف اور حسد

1036- وَاَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ اَبْيَاتِنَا رَجُلٌ يَهُودِيٌّ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا ذَاتَ غَدَاةٍ ضُحًى، حَتَّى جَلَسَ اِلَى بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ فِي نَادِيهِمْ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ، عَلَى بُرْدَةٍ لِي، مُضْطَجِعٌ بِفِنَاءِ اَهْلِي، فَاَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ فَذَكَرَ الْبَعْثَ وَالْقِيَامَةَ، وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَكَانَ الْقَوْمُ اَصْحَابَ وَثَنٍ لَا يَرَوْنَ حَيَاةً تَكُونُ بَعْدَ الْمَوْتِ، فَقَالُوا: وَيْحَكَ يَا فُلَانُ، اَتَرَى هَذَا كَائِنًا: اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ الْعِبَادَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ، اِذَا صَارُوا تُرَابًا وَعِظَامًا؟ وَاَنَّ غَيْرَ هَذِهِ الدَّارِ يُجْزَوْنَ فِيهَا بِحُسْنِ اَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يَصِيرُونَ اِلَى جَنَّةٍ وَنَارٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، وَايْمُ اللهِ لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّي مِنْ تِلْكَ النَّارِ اَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہمارے محلہ میں ایک یہودی رہتا تھا' ایک دن وہ چاشت کے وقت ہمارے پاس آیا اور بنوعبدالاشہل کی محفل میں اُن کے پاس آ کر بیٹھ گیا' میں اُن دنوں نوجوان شخص تھا' میں نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی اور اپنے گھر کے باہر لیٹا ہوا تھا' وہ یہودی آیا' اُس نے دوبارہ زندہ کیے جانے' قیامت قائم ہونے' جنت اور جہنم کا ذکر کیا' باقی تمام لوگ بتوں کی عبادت کرنے والے تھے' وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ اُنہوں نے کہا: اے فلاں! تمہارا ستیاناس ہو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ایسا ہوگا! کیا اللہ تعالیٰ لوگوں کے مرنے کے بعد' جبکہ وہ مٹی ہو چکے ہوں گے اور ہڈیاں رہ گئی ہوں گی' اُنہیں دوبارہ زندہ کرے گا؟ اور کیا اس دنیا کے علاوہ کوئی اور جہان بھی ہے جہاں لوگوں کو اُن کے اچھے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور پھر وہ جنت یا جہنم کی طرف جائیں گے؟ اُس یہودی نے جواب دیا: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ تمہارے علاقہ میں (یا تمہاری دنیا میں) میرے لیے ایک تنور کو بھڑکایا جائے پھر مجھے اُس میں ڈال دیا جائے اور پھر اُسے اوپر سے بند کر دیا جائے اور پھر اس کے عوض میں مجھے جہنم سے نجات مل جائے۔ اُن لوگوں نے اُس یہودی سے

1036- رواہ أحمد 467/3.

Marfat.com

اَنْجُوَ مِنْهَا: اَنْ يُسْجَرَ لِي تَنُّورٌ فِي دَارِكُمْ، ثُمَّ اُجْعَلُ فِيهِ، ثُمَّ يُطْبَقُ عَلَيَّ، قَالُوا لَهُ: وَمَا عَلَامَةُ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَبِيٌّ يُبْعَثُ الْآنَ قَدْ اَظَلَّكُمْ زَمَانُهُ وَيَخْرُجُ مِنْ هَذِهِ الْبِلَادِ وَاَشَارَ اِلَى مَكَّةَ. قَالُوا: وَمَتَى يَكُونُ ذَلِكَ الزَّمَانُ؟ قَالَ: اِنْ يَسْتَنْفِدَ هَذَا الْغُلَامُ عُمْرَهُ يُدْرِكْهُ

دریافت کیا: اس بات کی علامت کیا ہے؟ (کہ ایسا کچھ ہوگا) اُس نے جواب دیا: ایک نبی ہیں جو عنقریب مبعوث ہونے والے ہیں' اُن کا زمانہ تمہارے قریب آ گیا ہے اور وہ انہی علاقوں میں مبعوث ہوں گے۔ اُس نے مکہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی۔ لوگوں نے دریافت کیا: اُن کا زمانہ کب آئے گا؟ اُس نے کہا: اگر یہ لڑکا اپنی طبعی عمر تک زندہ رہا تو اُن کا زمانہ پالے گا۔

قَالَ سَلَمَةُ: فَمَا ذَهَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى بَعَثَ اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ الْيَهُودِيَّ لَحَيٌّ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، فَآمَنَّا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَدَّقْنَاهُ، وَكَفَرَ بِهِ الْيَهُودِيُّ وَكَذَّبَهُ، فَكُنَّا نَقُولُ لَهُ: وَيْلَكَ يَا فُلَانُ اَيْنَ مَا كُنْتَ تَقُولُ؟ فَيَقُولُ: اِنَّهُ لَيْسَ بِهِ، بَغْيًا وَحَسَدًا

حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ ہی عرصہ گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کر دیا' وہ یہودی اُس وقت ہمارے علاقہ میں رہتا تھا اور زندہ تھا۔ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کر دی لیکن اُس یہودی نے آپ کا انکار کیا اور آپ کو جھٹلایا' تو ہم اُس سے کہا کرتے تھے: اے فلاں! تمہارا ستیاناس ہو! وہ بات کہاں گئی جو تم کہا کرتے تھے؟ تو اُس نے کہا: یہ وہ نبی نہیں ہیں۔ اُس نے سرکشی اور حسد کی وجہ سے یہ بات کہی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَاَكْثَرُ الْيَهُودِ كَفَرُوا، وَالْقَلِيلُ مِنْهُمْ آمَنَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، وَبَعْدَهُ كَعْبُ الْاَحْبَارِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو زیادہ تر یہودیوں نے کفر کیا اور اُن میں سے تھوڑے لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے' جیسے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں' یا اُن کے بعد کعب احبار ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان

1037- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1037- رواہ البخاری: 2125۔

Marfat.com

اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّا لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَتَجَاوَزُ، لَنْ أَقْبِضَهُ حَتَّى يُقِيمَ اللَّهُ الْأَلْسِنَةَ الْمُتَعَوِّجَةَ، بِأَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ بِهِ أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا

عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت (اپنی مقدس کتاب میں) پایا کرتے تھے' (جو ان الفاظ میں تھی:)

''بے شک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والے اور اُمّی لوگوں کیلئے بچاؤ کا ذریعہ بنا کر بھیجا ہے' تم میرے بندہ اور رسول ہو' میں نے اُس کا نام متوکل رکھا ہے' وہ نہ تو بُرے اخلاق کا مالک ہوگا اور نہ ہی سخت دل ہوگا' وہ بازاروں میں چیخ کر نہیں بولے گا' بُرائی کا بدلہ اُس کی مانند نہیں دے گا بلکہ معاف کرے گا اور درگزر کرے گا اور میں اُسے اُس وقت تک موت نہیں دوں گا جب تک اللہ تعالیٰ ٹیڑھی زبانوں کو سیدھا نہیں کر دے گا اور وہ اس بات کی گواہی نہیں دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اُس نبی کے ذریعہ نابینا آنکھوں' بہرے کانوں اور بند دلوں کو کشادگی عطا کرے گا''۔

قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ يَقُولُ: مَا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ

قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَأَمَّا النَّصَارَى، فَقَدْ أَثْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّهُ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُمْ فِي

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: ابوواقد لیثی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے کعب احبار کو بھی یہی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے تو اُن لوگوں میں سے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے' اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی تعریف کی ہے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ اُن لوگوں کے نزدیک بھی انجیل میں مذکور ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ایسے

Marfat.com

الْاِنْجِيلِ، فَاَثْنَى عَلَيْهِمْ عَزَّ وَجَلَّ بِاَحْسَنِ مَايَكُونُ مِنَ الثَّنَاءِ

لوگوں کی بھرپور طریقہ سے تعریف کی ہے (جو پہلے عیسائی تھے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے)۔

نجاشی کے سامنے اسلام کی تبلیغ

1038- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ الْقَرَاطِيسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

{وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا: اِنَّا نَصَارَى} [المائدة: 82]

''اور تم اُن (غیر مسلموں) میں سے محبت کے حوالے سے سب سے زیادہ قریب ان لوگوں کو پاؤ گے جو یہ کہتے ہیں: ہم عیسائی ہیں''۔

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ بِمَكَّةَ، يَخَافُ عَلَى اَصْحَابِهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَعُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ فِي رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهِ اِلَى النَّجَاشِيِّ مَلِكِ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ، بَعَثُوا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي رَهْطٍ مِنْهُمْ، ذَكَرَ اَنَّهُمْ سَبَقُوا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّجَاشِيِّ، فَقَالُوا لَهُ: اِنَّهُ قَدْ خَرَجَ فِينَا رَجُلٌ سَفَّهَ عُقُولَ قُرَيْشٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ میں تھے تو آپ کو یہ اندیشہ ہوا کہ آپ کے اصحاب کو مشرکین کی طرف سے نقصان ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم کو اپنے کچھ صحابہ سمیت نجاشی کے پاس بھیجا جو حبشہ کا بادشاہ تھا' جب مشرکین کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے عمرو بن العاص کو کچھ افراد سمیت نجاشی کے پاس بھجوایا۔ راوی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ مشرکین' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے پہلے نجاشی کے پاس پہنچ گئے اور اُس سے کہا: ہمارے درمیان ایک شخص ظہور پذیر ہوا ہے جس نے قریش کے عقلمندوں اور سمجھدار لوگوں کی عقل کو خراب کر دیا ہے' اُس کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی ہے' اُس نے تمہاری

Marfat.com

وَاَحْلَامَهَا، زَعَمَ اَنَّهُ نَبِيٌّ، وَاَنَّهُ بَعَثَ اِلَيْكَ رَهْطًا لِيُفْسِدُوا عَلَيْكَ قَوْمَكَ، فَاَحْبَبْنَا اَنْ نَاْتِيَكَ وَنُخْبِرَكَ خَبَرَهُمْ، فَقَالَ: اِنْ جَاءُونِي نَظَرْتُ فِيمَا يَقُولُونَ، فَقَدِمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَوْا اِلَى بَابِ النَّجَاشِيِّ فَقَالُوا: اسْتَاْذِنْ لِاَوْلِيَاءِ اللهِ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ، فَمَرْحَبًا بِاَوْلِيَاءِ اللهِ، فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ سَلَّمُوا، فَقَالَ لَهُ الرَّهْطُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ: اَلَا تَرَى اَيُّهَا الْمَلِكُ اَنَّا صَدَقْنَاكَ، وَاَنَّهُمْ لَمْ يُحَيُّوكَ بِتَحِيَّتِكَ الَّتِي تُحَيَّى بِهَا؟ فَقَالَ لَهُمْ: مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تُحَيُّونِي بِتَحِيَّتِي؟ فَقَالُوا: حَيَّيْنَاكَ بِتَحِيَّةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَتَحِيَّةِ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا يَقُولُ صَاحِبُكُمْ فِي عِيسَى وَاُمِّهِ؟ قَالُوا: يَقُولُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَكَلِمَةٌ مِنَ اللهِ وَرُوحٌ مِنْهُ، اَلْقَاهَا اِلَى مَرْيَمَ، وَيَقُولُ فِي مَرْيَمَ اِنَّهَا الْعَذْرَاءُ الطَّيِّبَةُ الْبَتُولُ قَالَ: فَاَخَذَ عُودًا مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ: مَا زَادَ عِيسَى وَاُمُّهُ عَلَى مَا قَالَ صَاحِبُكُمْ فَوْقَ هَذَا الْعُودِ فَكَرِهَ الْمُشْرِكُونَ قَوْلَهُ، وَتَغَيَّرَتْ لَهُ وُجُوهُهُمْ، فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُونَ شَيْئًا مِمَّا اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: اقْرَءُوا، فَقَرَءُوا

طرف کچھ لوگوں کو بھیجا ہے تا کہ تمہاری قوم کے اندر خرابی پیدا کرے تو ہمیں یہ اچھا لگا کہ ہم تمہارے پاس آ کر تمہیں اُن لوگوں کے بارے میں بتا دیں۔ نجاشی نے کہا: اگر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو پھر میں اس بات کا جائزہ لوں گا جو آپ لوگوں نے بیان کی ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب وہاں پہنچے اور نجاشی کے دروازہ پر آئے تو اُنہوں نے کہا: اللہ کے دوستوں کو اندر آنے کی اجازت دی جائے! تو نجاشی نے کہا: اُن کو اجازت دے دو! اللہ کے دوستوں کو خوش آمدید ہے! جب وہ نجاشی کے پاس آئے تو اُنہوں نے سلام کیا' مشرکین نے کہا: کیا تم نے دیکھا ہے اے بادشاہ! کہ ہم نے تمہارے ساتھ سچ کہا تھا' ان لوگوں نے تمہیں وہ سلام نہیں کیا جو تمہیں یہاں روایتی طور پر کیا جاتا ہے۔ نجاشی نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: آپ لوگوں نے میرے مخصوص طریقہ کے مطابق مجھے سلام کیوں نہیں کیا؟ اُن حضرات نے جواب دیا: ہم نے تمہیں وہ سلام کیا ہے جو اہلِ جنت کا سلام کرنے کا طریقہ ہے اور فرشتوں کا سلام کرنے کا طریقہ ہے۔ نجاشی نے اُن لوگوں سے دریافت کیا: آپ لوگوں کے آقا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اللہ کی طرف سے آنے والا ایک کلمہ اور اُس کی طرف سے آنے والی ایک روح تھے جسے اللہ تعالیٰ نے سیدہ مریم کی طرف القاء کیا تھا اور وہ سیدہ مریم کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ وہ کنواری تھیں' پاکیزہ تھیں اور دنیا سے لاتعلق تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نجاشی نے زمین سے ایک چھڑی (یا تنکا) اُٹھایا اور بولا: تمہارے آقا نے جو بیان کیا

Marfat.com

وَحَوْلَهُ الْقِسِّيسُونَ وَالرُّهْبَانُ كُلَّمَا قَرَءُوا انْحَدَرَتْ دُمُوعُهُمْ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

{ذَلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا، وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ}

[المائدة: 83]

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ

ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ اس سے اس تنکے جتنے بھی زیادہ نہیں تھے۔ مشرکین کو اُس کی یہ بات بہت بُری لگی اور اُن کے چہرے متغیر ہو گئے۔ پھر نجاشی نے اُن سے دریافت کیا: تم لوگوں پر جو نازل ہوا تھا کیا تمہیں اُس میں سے کچھ آتا ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: جی ہاں! نجاشی نے کہا: پھر تم تلاوت کرو! تو اُن لوگوں نے تلاوت کرنا شروع کی' نجاشی کے آس پاس اُس وقت پادری اور راہب موجود تھے' جب ان حضرات نے تلاوت شروع کی تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کیونکہ اُنہوں نے حق کو پہچان لیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں علماء بھی ہیں اور راہب بھی اور یہ لوگ تکبر نہیں کرتے ہیں (یہی وجہ ہے) جب انہوں نے وہ چیز سنی جو رسول کی طرف نازل کی گئی تو تم ان کی آنکھوں کو دیکھو گے کہ ان میں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے کیونکہ انہوں نے حق کو پہچان لیا' وہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے' تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ہمراہ نوٹ کر لے''۔

یہاں گواہوں سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اُمت ہیں۔

مسلمان ہونے والے اہلِ کتاب کی تعریف

1039- وَأَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن ابوعروبہ نے قتادہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

Marfat.com

{وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ} [المائدۃ: 82] اِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ} [المائدۃ: 83]

''اورتم اُن میں سے سب سے زیادہ قریب پاؤ گے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''تُو ہمیں بھی گواہوں کے ساتھ نوٹ کر لے''۔

قَالَ: اُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ كَانُوا عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْحَقِّ مِمَّا جَاءَ بِهِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، يُؤْمِنُونَ بِهِ، وَيَنْتَهُونَ اِلَيْهِ، فَلَمَّا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَدَّقُوهُ وَآمَنُوا بِهِ، وَعَرَفُوا اَنَّ الَّذِي جَاءَ بِهِ الْحَقُّ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَاَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ بِمَا تَسْمَعُونَ

قتادہ بیان کرتے ہیں: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اُس حقیقی شریعت پر گامزن تھے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے' وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے اور اُن کی طرف ہی رجوع کرتے تھے' جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا تو اُن لوگوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لائے اور وہ لوگ یہ بات جان گئے کہ یہ وہ حق ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو وہ تعریف بیان کی جو تم نے سنی ہے (یعنی جو اس آیت میں ذکر ہوئی ہے)۔

1040- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْجُبَيْرِيُّ مِنْ وَلَدِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي اُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهَا، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اُم عثمان بنت سعید اپنے والد کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں:

لَمَّا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَظَهَرَ اَمْرُهُ بِمَكَّةَ خَرَجْتُ اِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا كُنْتُ بِبُصْرَى اَتَانَا جَمَاعَةٌ

''جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا اور مکہ میں آپ کا معاملہ ظاہر ہوا تو میں شام گیا' جب میں بصریٰ میں تھا تو عیسائیوں کی ایک جماعت میرے پاس آئی' اُنہوں نے دریافت کیا:

Marfat.com

مِنَ النَّصَارَى فَقَالُوا: اَمِنْ اَهْلِ الْحَرَمِ اَنْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالُوا: اَتَعْرِفُ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي تَنَبَّاَ قِبَلَكُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاَدْخَلُونِي دَيْرًا لَهُمْ، وَفِيهِ تَمَاثِيلُ وَصُوَرٌ فَقَالُوا: انْظُرْ، هَلْ تَرَى صُورَةَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَقُلْتُ: لَا اَرَى صُورَتَهُ، فَاَدْخَلُونِي دَيْرًا لَهُمْ هُوَ اَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ الدَّيْرِ، فَقَالُوا: هَلْ تَرَى صُورَتَهُ؟ فَرَاَيْتُ، فَقُلْتُ: لَا اُخْبِرُكُمْ حَتَّى تُخْبِرُونِي، فَاِذَا اَنَا بِصِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصُورَتِهِ، وَصِفَةِ اَبِي بَكْرٍ وَصُورَتِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِعَقِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: هَلْ تَرَى صُورَتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قُلْتُ: لَا اُخْبِرُكُمْ حَتَّى اَعْرِفَ مَا تَقُولُونَ، قَالُوا: اَهُوَ هَذَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالُوا: اَتَعْرِفُ هَذَا الَّذِي قَدْ اَخَذَ بِعَقِبِهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالُوا: نَشْهَدُ اَنَّ هَذَا صَاحِبُكَ وَاَنَّ هَذَا الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ

کیا تم اہلِ حرم میں سے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم اُن صاحب کو جانتے ہو جنہوں نے تمہارے علاقہ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ لوگ مجھے لے کر اپنے ایک گرجا میں آ گئے جس میں مختلف تصویریں لگی ہوئی تھیں' اُنہوں نے کہا: تم جائزہ لو کہ کیا تمہیں یہاں اُن صاحب کی تصویر نظر آتی ہے جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے ہیں؟ میں نے کہا: مجھے اُن کی تصویر دکھائی نہیں دی۔ پھر وہ مجھے ایک اور گرجا میں لے آئے جو پہلے والے گرجا سے زیادہ بڑا تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تمہیں اُن کی تصویر نظر آ رہی ہے؟ میں نے وہ تصویر دیکھ لی لیکن میں نے کہا: میں تمہیں اُس وقت تک اس بارے میں نہیں بتاؤں گا جب تک تم مجھے نہیں بتاؤ گے۔ مجھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر نظر آ گئی تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تصویر بھی نظر آ گئی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایڑی کو پکڑے ہوئے تھے (یا آپ کے پیچھے کھڑے تھے)۔ اُن لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے اُن کی تصویر دیکھ لی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: میں تمہیں اُس وقت تک نہیں بتاؤں گا جب تک میں اُس بات کو جان نہیں لیتا جو تم کہتے ہو۔ اُن لوگوں نے دریافت کیا: کیا وہ یہ ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: کیا تم اُس شخص کو جانتے ہو جو ان کے پیچھے کھڑا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ تمہارے آقا ہیں اور یہ اُن کے بعد خلیفہ ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدْ ذَكَرْتُ قِصَّةَ هِرَقْلَ مَلِكِ الرُّومِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں اس سے پہلے روم کے حکمران ہرقل کا واقعہ بیان کر چکا ہوں کہ اُس نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ

Marfat.com

وَمُسَاءَلَتِهِ لِاَبِي سُفْيَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلِمَ اَنَّهُ حَقٌّ، وَقِصَّةَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ لَمَّا بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى قَيْصَرَ صَاحِبِ الرُّومِ، ثُمَّ اُحْضِرَ لَهُ اُسْقُفٌّ مِنْ عُظَمَاءِ النَّصَارَى، فَلَمَّا وَصَفَهُ دِحْيَةُ: آمَنَ بِهِ الْقِسُّ، وَعَلِمَ اَنَّهُ النَّبِيُّ، الَّذِي يَجِدُونَهُ فِي الْاِنْجِيلِ، فَقَتَلَتْهُ النَّصَارَى، وَعَلِمَ قَيْصَرُ اَنَّهُ النَّبِيُّ فَجَشَعَتْ نَفْسُهُ مِنَ الْقَتْلِ، فَقَالَ لِدِحْيَةَ: اَبْلِغْ صَاحِبَكَ اَنَّهُ نَبِيٌّ، وَلَكِنْ لَا اَتْرُكُ مُلْكِي وَقَدْ ذَكَرْتُ قِصَّةَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ وَخِدْمَتَهُ لِلرُّهْبَانِ، وَقِصَّةَ الرَّاهِبِ الَّذِي عَرَّفَهُ صِفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ يُبْعَثُ مِنْ مَكَّةَ وَاَمَرَهُ اَنْ يَتْبَعَهُ، فَكَانَ كَذَلِكَ ثُمَّ اَسْلَمَ سَلْمَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ

عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سوال جواب کیے تھے اور اُسے یہ بات پتا چل گئی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ہیں' اس کے علاوہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی گزر چکا ہے جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روم کے حکمران قیصر کے پاس بھیجا تھا اور عیسائیوں کے بڑوں میں سے ایک بڑا پادری اُن کے سامنا آیا تھا' جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے اُس کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کی تو وہ پادری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آیا تھا اور اُسے یہ پتا چل گیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ شخصیت ہیں جن کا ذکر وہ لوگ انجیل میں پاتے تھے۔ عیسائیوں نے اُس پادری کو قتل کر دیا تھا۔ قیصر کو بھی اس بات کا پتا تھا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حقیقی نبی ہیں) لیکن اُسے قتل ہو جانے کا اندیشہ تھا تو اُس نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ آپ اپنے آقا تک یہ پیغام پہنچا دیں کہ وہ واقعی نبی ہیں لیکن میں اپنی حکومت نہیں چھوڑ سکتا۔ اسی طرح میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ راہبوں کی خدمت کرتے رہے اور پھر اُس راہب کا واقعہ ہے جس نے اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کے بارے میں بتایا تھا اور یہ بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں مبعوث ہوں گے اور اُس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں اور پھر ایسا ہی ہوا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

وَقَدْ ذَكَرْتُ جَمِيعَ ذَلِكَ فِي فَضَائِلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ ذَكَرْتُ تَصْدِيقَ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِينِ، وَاِخْبَارَهُمْ لِاَوْلِيَائِهِمْ

میں نے یہ تمام اُمور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کے ضمن میں ذکر کیے ہیں اور میں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ جنات اور شیاطین نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

مِنَ الْاِنْسِ بِمَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآمَنَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعَرَبِ، وَهَجَرُوا الْاَصْنَامَ، وَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ

بعثت کے بارے میں بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والے اپنے دوستوں (یعنی کاہنوں کو) بتایا تھا تو عربوں کی ایک جماعت آپ پر ایمان لے آئی تھی اور اُنہوں نے بت پرستی کو ترک کر دیا تھا اور اُنہوں نے اچھے طریقہ سے اسلام قبول کیا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَعَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح وحی نازل ہوتی تھی؟

1041- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى اَبُو مُوسَى الزَّمَنُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الْاَيْلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یونس بن یزید ایلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری کو سنا' اُن سے اس آیت کے بارے میں' یعنی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

{وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، اَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا، فَيُوحِيَ بِاِذْنِهِ مَا يَشَاءُ اِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ} [الشوری: 51]

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''کسی بشر کی یہ حیثیت نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام کرے' البتہ وحی کے ذریعے یا حجاب کے پیچھے سے (اس کے ساتھ کلام کرلیتا ہے) یا وہ کسی فرشتے کو پیغام رساں بنا کر بھیج دیتا ہے تو وہ اُس کے اذن کے تحت' جو (اللہ) نے چاہا ہو وہ وحی کرتا ہے' بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بلند و برتر اور حکمت والا ہے''۔

قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَعُمُّ مَنْ اُوحِيَ اِلَيْهِ مِنَ النَّبِيِّينَ، وَالْكَلَامُ كَلَامُ اللّٰهِ عَزَّ

تو زہری نے فرمایا: یہ آیت عمومی ہے جس میں اُس وحی کا تذکرہ ہے جو انبیاء کی طرف کی جاتی تھی اور کلام سے مراد اللہ تعالیٰ کا

Marfat.com

وَجَلَّ الَّذِی كَلَّمَ بِهِ مُوسَى، مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَالْوَحْیُ: مَا یُوحِی اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى النَّبِیِّ مِنْ أَنْبِیَائِهِ، فَیُثَبِّتُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَرَادَ مِنْ وَحْیِهِ فِی قَلْبِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَتَكَلَّمُ بِهِ النَّبِیُّ وَیُثَبِّتُهُ، وَهُوَ كَلَامُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَحْیُهُ، وَمِنْهُ مَا یَكُونُ بَیْنَ اللهِ وَرَسُولِهِ، لَا یُكَلِّمُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِیَاءِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنَّهُ سِرٌّ غَیْبٌ بَیْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَیْنَ رُسُلِهِ، وَمِنْهُ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ الْأَنْبِیَاءُ، وَلَا یَكْتُبُونَهُ لِأَحَدٍ، وَلَا یَأْمُرُونَ بِكِتَابَتِهِ، وَلَكِنَّهُمْ یُحَدِّثُونَ بِهِ النَّاسَ حَدِیثًا وَیُبَیِّنُونَ لَهُمْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهُمْ أَنْ یُبَیِّنُوهُ لِلنَّاسِ وَیُبَلِّغُوهُمْ، وَمِنَ الْوَحْیِ مَا یُرْسِلُ اللهُ تَعَالَى مَنْ یَشَاءُ مِمَّنِ اصْطَفَاهُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ، فَیُكَلِّمُونَ أَنْبِیَاءَهُ مِنَ النَّاسِ، وَمِنَ الْوَحْیِ مَا یُرْسِلُ بِهِ مَنْ یَشَاءُ فَیُوحُونَ بِهِ وَحْیًا فِی قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ رُسُلِهِ، وَقَدْ بَیَّنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ یُرْسِلُ جِبْرِیلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی كِتَابِهِ:

وہ کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حجاب کے پیچھے سے کیا تھا اور وحی سے مراد وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء میں سے کسی نبی کی طرف وحی کرتا تھا تو وہ اپنی وحی میں سے جس وحی کے بارے میں یہ ارادہ کرتا تھا کہ وہ نبی کے دل میں برقرار رہے' اُسے برقرار رکھتا تھا' پھر جب نبی اُس وحی کے حوالے سے کلام کرتا تھا تو بالکل درست طور پر کرتا تھا' تو یہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور یہ اُس کی وحی ہے۔ اس وحی میں سے ایک وہ چیز ہوتی ہے جو اللہ اور اُس کے رسول کے درمیان ہوتی ہے' انبیاء میں سے کسی نے بھی اُس کے حوالے سے لوگوں میں سے کسی کے ساتھ کلام نہیں کیا بلکہ یہ ایک سرّ ہے اور غیب ہے جو اللہ اور اُس کے رسولوں کے درمیان ہے۔ اور وحی کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جس کے بارے میں انبیاء علیہم السلام کلام کرتے ہیں لیکن وہ اُس کو لکھواتے نہیں ہیں اور اُس کو لکھنے کا حکم بھی نہیں دیتے ہیں لیکن اُس کے حوالے سے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں اور وہ لوگوں کے سامنے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کریں اور لوگوں تک اس کی تبلیغ کریں۔ وحی کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے منتخب کردہ فرشتہ کے ذریعہ بھیجتا ہے' وہ فرشتے انبیاء کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ وحی کی ایک قسم وہ ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ کسی بھی صورت میں بھیجتا ہے اور وہ فرشتے وحی کو رسولوں میں سے جس کے دل میں اللہ نے چاہا ہو اُس کے دل میں ڈال دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجا تھا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات بیان کی ہے:

Marfat.com

{قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ}

[البقرة: 97]

''تم یہ فرما دو کہ جو شخص جبریل کا دشمن ہو تو وہ جبریل اس (قرآن کو) تمہارے دل پر نازل کرتا ہے اللہ کے اذن کے ساتھ' جو (قرآن) اُس بات کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے آیا ہے اور ہدایت اور خوشخبری ہے اہلِ ایمان کیلئے''۔

وَذَكَرَ أَنَّهُ الرُّوحُ الْأَمِينُ قَالَ اللهُ تَعَالَى:

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ وہ (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام) روح الامین ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ}

[الشعراء: 193]

''یہ تمام جہانوں کے پروردگار کا نازل کیا ہوا ہے جسے ساتھ لے کر روح الامین تمہارے دل پر نازل ہوا تھا تا کہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو جاؤ اور یہ واضح عربی زبان میں ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ فِي مَعْنَى الْآيَةِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَبْيَنُ مِمَّا قَالَهُ الزُّهْرِيُّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس آیت کے مفہوم کے بارے میں یہ زہری کا بیان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ روایت منقول ہے جو زہری کے بیان سے زیادہ واضح ہے۔

قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ سَأَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ، كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، فَيَفْصِمُ عَنِّي، وَقَدْ فَهِمْتُ وَوَعَيْتُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَيُكَلِّمُنِي، فَأَعِي مَا يَقُولُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بعض اوقات گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے' جب میری وہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو فرشتہ نے جو کہا ہوتا ہے' میں اُسے سمجھ بھی لیتا ہوں اور محفوظ بھی کر لیتا ہوں اور بعض اوقات فرشتہ میرے سامنے انسان کی شکل میں آتا ہے اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے تو اُس نے جو کہا ہوتا ہے میں اُسے محفوظ کر لیتا ہوں۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبِيهٌ بِهَذَا

1042- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: سَاَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ يَاْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: اَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ فَهِمْتُ وَوَعَيْتُ مَا قَالَ، وَاَحْيَانًا فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ، فَيُكَلِّمُنِي فَاَعِي مَا يَقُولُ

حوالے سے اس کی مانند روایت کیا ہے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات وہ گھنٹی کی آواز کی صورت میں آتی ہے جب وہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو فرشتہ نے جو کہا ہوتا ہے تو میں اُسے سمجھ بھی لیتا ہوں اور محفوظ بھی کر لیتا ہوں' اور بعض اوقات فرشتہ میرے سامنے انسان کی شکل میں آتا ہے اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے' تو اُس نے جو بیان کیا ہوتا ہے میں اُسے محفوظ کر لیتا ہوں۔

وحی کی مختلف صورتیں

1043- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي حَسَّانَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَنْ يَسْمَعُ الصَّوْتَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انبیاء میں سے بعض لوگ آواز کو سنتے تھے اور اس آواز کے

1042- رواہ البخاری:2، ومسلم:2333، والترمذی:3638، وأحمد 158/6، والحمیدی:256، ومالك 202/1، وابن حبان:38، والبیهقی 52/7.

Marfat.com

فَيَكُونُ بِذَلِكَ نَبِيًّا، وَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يُنْفَثُ فِي أُذُنِهِ وَقَلْبِهِ فَيَكُونُ بِذَلِكَ نَبِيًّا، وَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِينِي فَيُكَلِّمُنِي كَمَا يُكَلِّمُ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ

ذریعہ وہ نبی ہوئے' ان میں سے کچھ وہ تھے کہ جن کے کانوں اور دل میں کوئی چیز پھونک دی جاتی تھی تو وہ اس طرح نبی ہوئے اور جبریل علیہ السلام میرے پاس آتے ہیں اور میرے ساتھ کلام کرتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی کے ساتھ بات چیت کرتا ہے"۔

1044- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ قَائِمًا يُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَكَ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ قَائِمًا تُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتِيهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، جَزَاهُ اللهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ وَدَخِيلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيلُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک گھوڑے کی گردن پر رکھا ہوا تھا اور آپ کھڑے ہوئے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (بعد میں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک گھوڑے کے گردن پر رکھا ہوا تھا اور آپ کھڑے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے اور وہ تمہیں سلام کہہ رہے تھے۔ میں نے کہا: اُن پر بھی سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں' اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا کرے جو ساتھی اور مہمان کے حوالے سے ہوتی ہے' تو ساتھی بھی کتنے اچھے ہیں اور مہمان بھی کتنے اچھے ہیں۔

فرشتہ کا انسانی شکل میں آنا

1045- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1044- رواه أحمد 74/6.

1045- رواه أحمد 148/6، والبيهقي في الدلائل 10/4، وخرجه الألباني في الصحيحة 105/3.

Marfat.com

السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: رَاَيْتُ رَجُلًا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلَى صُورَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ عَلَى دَابَّةٍ، يُنَاجِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَسْدَلَهَا خَلْفَهُ، فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ اَمَرَنِي اَنْ اَخْرُجَ اِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

غزوۂ خندق کے دن میں نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل کے شخص کو دیکھا جو ایک سواری پر سوار تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سرگوشی میں بات چیت کر رہا تھا' اُس نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور عمامہ کو پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل تھے جو یہ کہہ رہے تھے کہ اب میں بنوقریظہ کی طرف روانہ ہو جاؤں۔

1046- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَجُلٌ جَالِسٌ يُحَدِّثُهُ فِي الْمَقَامِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جُزْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ رَاَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: فَاِنَّهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن عامر نے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا' اُس وقت ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا مقامِ ابراہیم کے پاس بات چیت کر رہا تھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا پھر میں گزر گیا' جب میں واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہو چکے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا تھا جو میرے ساتھ تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل تھے اور اُنہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔

1046- عزاہ الهيثمي في المجمع 313/9، رواه الطبراني في الكبير: 3226، والبزار: 2710.

Marfat.com

واقعۂ افک میں وحی کا نزول

1047- وحَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، كُلِّهِمْ عَنْ عَائِشَةَ قِصَّةَ حَدِيثِ الْاِفْكِ بِطُولِهِ اِلَى قَوْلِهَا:

فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللّٰهُ يُبَرِّئُنِي بِبَرَاءَتِي، وَلَكِنْ لَمْ اَكُنْ اَرْجُو اَنْ يُنَزِّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى، لَشَأْنِي كَانَ اَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلَى، وَلَكِنْ كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يُرِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَنَامِهِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا خَرَجَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَخَذَهُ مَا كَانَ يَاْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى اِنَّهُ لَيَنْحَدِرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسحاق بن راشد نے زہری کے حوالے سے' عروہ سے' سعید بن مسیب سے' علقمہ بن وقاص سے' عبیداللہ بن عبداللہ سے' ان تمام حضرات نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے واقعۂ افک کے بارے میں طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں اپنے بستر پر لیٹ گئی' اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا تھا کہ میں بری الذمہ ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میری برأت کو ظاہر کر دینا تھا' لیکن مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ میری ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کوئی ایسی وحی نازل کرے گا جس کی تلاوت کی جائے گی' کیونکہ میرے نزدیک میری حیثیت اس سے کمتر تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کسی ایسی وحی کے حوالے سے کلام کرے جس کی تلاوت بھی کی جائے' مجھے یہ توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو خواب میں کوئی ایسی چیز دکھا دے گا کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میری برأت کو ظاہر کر دے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے اُٹھے نہیں تھے اور گھر والوں میں سے بھی کوئی باہر نہیں گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہی کیفیت طاری ہوئی جو اس حالت میں طاری ہوتی ہے یہاں تک کہ

1047- رواه البخاري: 2661، ومسلم: 2770، وأبو داؤد: 4735، وأحمد 197/6، وعبد الرزاق: 9748، وابن حبان: 4212، والبيهقي 302/7.

Marfat.com

مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يَنْزِلُ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: أَمَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

شدید سردی کے دن میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ موتیوں کی طرح نکلتا تھا' یہ اُس وحی کے بوجھ کی وجہ سے ہوتا تھا جو آپ پر نازل ہوتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ مسکرا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو سب سے پہلی بات ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت کو ظاہر کر دیا ہے۔

فَقَدْ بَرَّأَكِ وَذَكَرَ قِصَّةَ نُزُولِ الْآيَاتِ فِي الرَّدِّ عَلَى أَهْلِ الْإِفْكِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

اُس کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آیات نازل ہونے اور الزام لگانے والوں کو مسترد کیے جانے کا پورا واقعہ ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو شروع سے لے کر آخر تک بیان کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَتَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبِيَاءَ وَجَعَلَهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ انبیاء کے سلسلہ کو ختم کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا ہے

1048- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَكْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ:

''بے شک میری اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص ایک گھر بناتا ہے' اُسے خوبصورت اور مکمل بناتا ہے لیکن اُس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے' لوگ اُس گھر کا چکر لگاتے ہیں' اُسے پسند کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: یہ اینٹ

1048- رواه البخاري: 3535، ومسلم: 2286، وأحمد 398/2، وابن حبان: 6405، والبيهقي في الدلائل 366/1.

Marfat.com

هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللبِنَةُ؟ قَالَ: فَاَنَا اللبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

کیوں نہیں لگائی گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں''۔

1049- وحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ قَالَ: اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهُ، وَتُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَيَطُوفُ النَّاظِرُونَ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِ بِنَائِهِ، اِلَّا مَوْضِعَ اللبِنَةِ، لَا يَعِيبُونَ غَيْرَهَا، فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ تِلْكَ اللبِنَةِ، فَتَمَّ الْبُنْيَانُ، وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ

''میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی طرح ہے جس کی تعمیر عمدہ کی گئی ہو اور اُس کی ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو' اور دیکھنے والے اُس کا چکر لگائیں اور اُس کی خوبصورت تعمیر پر حیران ہوں' لیکن یہ دیکھیں کہ ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے اور اُنہیں اس میں سے صرف یہی بات اچھی نہ لگے' تو میں وہ شخص ہوں جس نے اُس اینٹ کی جگہ کو بھر دیا ہے اور وہ عمارت مکمل ہوگئی ہے اور مجھ پر رسولوں کا سلسلہ ختم ہوگیا''۔

1050- وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ قَصْرٍ۔

''میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی مانند ہے'' .....

1049- انظر السابق.

Marfat.com

... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوًا مِنْهُ

اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

ایک مثال کے ذریعہ ختمِ نبوت کی وضاحت

1051- وحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهُ وَاَكْمَلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ: مَا رَاَيْنَا بُنْيَانًا اَحْسَنَ مِنْ هَذَا اِلَّا مَوْضِعَ هَذِهِ اللبِنَةِ، فَكُنْتُ اَنَا اللبِنَةُ

''میری اور مجھ سے پہلے والے دیگر انبیاء کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کوئی عمارت تعمیر کرتا ہے' اُسے خوبصورت اور مکمل بناتا ہے' صرف اُس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے' لوگ اُس عمارت کا چکر لگاتے ہیں اور اُس پر حیران ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم نے اس سے زیادہ خوبصورت عمارت اور کوئی نہیں دیکھی لیکن یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) تو میں وہ اینٹ ہوں''۔

انبیاء کی بعثت ختم ہوگئی

1052- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1051- انظر رقم:1048.

1052- رواه مسلم:523، وابن ماجه:567، وأحمد 411/2، وابن حبان:2313، والبيهقي 433/2.

Marfat.com

الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ

''مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور میرے ذریعہ انبیاء (کی بعثت) کے سلسلہ کو ختم کر دیا گیا''۔

مہرِ نبوت کا بیان

1053- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ النَّاجِيُّ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَاَيْتُ الَّذِي بِظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ جَمْعٌ قَالَ سُفْيَانُ: مِثْلُ الْمِحْجَمَةِ الضَّخْمَةِ يَعْنِي: الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر ایک مجموعہ دیکھا۔ سفیان کہتے ہیں: وہ ضخیم اُبھار کی مانند تھا۔ راوی کہتے ہیں: اُن کی مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان موجود مہر نبوت تھی۔

1054- وحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي حَسَّانَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میری خالہ مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے بھانجے کو تکلیف ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا تو میں

1053- رواہ مسلم: 2346، وأحمد 182/5، وابن حبان: 6299، وأبو یعلیٰ: 1563، والبیهقی فی الدلائل 263/1.

1054- رواہ البخاری: 190، ومسلم: 2345، والترمذی: 3646.

Marfat.com

اللهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَجِعٌ. فَمَسَحَ رَاْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ. ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ. ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلِ زِرِّ الْحَجَلَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا

نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا' پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے آ کر کھڑا ہوا تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا جو مسہری کے بٹن کی طرح تھا۔اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت زیادہ درود وسلام بھیجے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا اسْتَنْقَذَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے (جہنم میں جانے سے) بچایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے'

اس بات کا تذکرہ

1055- حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ وَهُوَ اَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ}

[الانبياء: 107]

قَالَ: مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، تَمَّتْ لَهُ الرَّحْمَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَلَا رَسُولِهِ، عُوفِيَ مِمَّا كَانَ يُصِيبُ الْاُمَمَ الْمَاضِيَةَ، مِنَ الْعَذَابِ فِي عَاجِلِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لے آئے گا تو اُس کیلئے دنیا اور آخرت کیلئے مکمل رحمت ہو گی اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں لائے گا تو وہ دنیا میں اُس عذاب سے بچ جائے گا جو سابقہ

Marfat.com

الدُّنْيَا

1056- وحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ بَنَانُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَكْرٍ اَبُو اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ}

[الانبياء. 107]

قَالَ. مَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ تَمَّتْ لَهُ الرَّحْمَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهِ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ لَمْ يُصِبْهُ مَا اَصَابَ الْاُمَمَ مِنَ الْخَسْفِ وَالْقَذْفِ وَالْمَسْخِ

اُمتوں کو دنیا میں لاحق ہوا تھا۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص آپ پر ایمان لے آئے گا اور آپ کی تصدیق کردے گا اُس کیلئے دنیا اور آخرت میں مکمل رحمت ہوگی اور جو شخص آپ پر ایمان نہیں لائے گا اور آپ کی تصدیق نہیں کرے گا تو اُسے وہ عذاب لاحق ہوگا جو سابقہ اُمتوں کو لاحق ہوا تھا جس کا تعلق زمین میں دھنسنے، پتھر مارے جانے اور مسخ کیے جانے سے تھا۔

1057- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک میں رحمت ہوں (جسے مخلوق کی طرف) تحفہ کے طور

1057- رواہ مسلم: 2599، والبخاری فی الأدب المفرد: 321، وأبو یعلی: 6174.

Marfat.com

پر بھیجا گیا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگوں پر شفقت

1058- وحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونَ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا اَضَاءَتْ جَعَلَ الذُّبَابُ وَرُبَّمَا قَالَ الذُّبَابُ وَالْبَعُوضُ يَتَقَحَّمُونَ فِيهَا، فَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک میری اور لوگوں کی مثال ایسے آدمی کی مانند ہے جو آگ جلاتا ہے اور جب آگ روشن ہو جاتی ہے تو پتنگے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اُس آگ میں گرنا شروع ہوتے ہیں' تو میں تم لوگوں کو تمہاری کمر سے پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچاتا ہوں اور تم ہو کہ اُس میں گرے جاتے ہو''۔

طائف کا واقعہ

1059- وحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ اَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ؟ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ پر کوئی ایسا دن بھی آیا جو غزوۂ اُحد کے دن سے زیادہ سخت ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1058- رواہ البخاری: 3426، ومسلم: 2284، والترمذی: 2874، وأحمد 539/2، وابن حبان: 6480.

1059- رواہ البخاری: 3531، ومسلم: 1795، وابن حبان: 6561، وابن خزیمة فی التوحید: 47، وأبو نعیم فی الدلائل: 213.

Marfat.com

لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، اِذَا عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي اِلَى مَا اَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي، فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ، فَاِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَنَادَانِي، فَقَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَ فِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِاَمْرِكَ بِمَا شِئْتَ، اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اَرْجُو اَنْ يُخْرِجَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مِنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

{وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ، وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ} [الفتح: 24]

''مجھے تمہاری قوم کی طرف سے ایسے دن کا بھی سامنا کرنا پڑا تھا اور وہ اُس دن سے بھی زیادہ سخت تھا جو مجھے اُن کی طرف سے عقبہ کے دن سامنا کرنا پڑا تھا' جب میں ابن عبد یالیل بن عبد کلال کو دعوت دینے کیلئے گیا اور اُس نے میری دعوت کو قبول نہیں کیا تو میں واپس آ رہا تھا تو پریشان تھا' اسی دوران وہاں ایک بادل آ گیا جس نے مجھ پر سایہ کیا' میں نے دیکھا تو اُس بادل کے اندر حضرت جبریل علیہ السلام موجود تھے' اُنہوں نے مجھے پکار کر کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو جواب سن لیا ہے جو اُنہوں نے آپ کو دیا ہے' تو پہاڑوں سے متعلق فرشتہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ جو آپ چاہیں اُن لوگوں کے بارے میں حکم دے دیں۔ پھر پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے سلام کیا اور بولا: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو جواب سن لیا ہے' میں پہاڑوں سے متعلق فرشتہ ہوں' میرے پروردگار نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ اپنی مرضی کے مطابق جو چاہیں مجھے حکم دیں' اگر آپ چاہیں تو میں یہ پہاڑ ان پر اُلٹا دیتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہی وہ ذات ہے جس نے مکہ کے نشیبی حصہ میں اُن کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو اُن سے روک دیا تھا' اس کے بعد کہ اُس نے تم لوگوں کو اُن کے خلاف مدد عطا کی''۔

Marfat.com

وَفِي هَذِهِ الْآيَةِ تَفَضُّلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمَاعَةٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، ظَفَرَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ اَنْ كَانُوا قَدْ مَكَرُوا بِهِ، فَلَمْ يُبَلِّغْهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَرَادُوا مِنَ الْمَكْرِ، فَظَفِرَ بِهِمْ، فَعَفَا عَنْهُمْ رَأْفَةً مِنْهُ وَرَحْمَةً بِهِمْ

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلِ مکہ کی ایک جماعت پر فضیلت رکھتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن پر کامیابی نصیب ہوئی تھی حالانکہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بُرائی کا ارادہ کیا تھا لیکن اُنہوں نے جس فریب کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُسے پورا نہیں ہونے دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کے خلاف کامیابی عطا کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مہربانی کی وجہ سے اور اُن لوگوں پر رحمت کی وجہ سے اُن لوگوں سے درگزر کیا۔

صلح حدیبیہ کا واقعہ

1060- وَاَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي اَصْلِ الشَّجَرَةِ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ: لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَكَانَّ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعْتُهُ عَنْ ظَهْرِهِ، وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو جَالِسَانِ بَيْنَ يَدَيِّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حدیبیہ میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُس درخت کے سائے میں موجود تھے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تحقیق اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہو گیا جب اُنہوں نے درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر لی''۔ تو اُس درخت کی ایک شاخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر آ رہی تھی' میں نے اُسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت سے ہٹایا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (اور مشرکین کا سردار) سہیل بن عمرو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم لکھو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! تو سہیل بن عمرو نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا: ہم لفظ الرحمٰن اور الرحیم سے واقف نہیں ہیں' آپ

1060- رواه أحمد 86/4، والحاكم 461/2، رواه مسلم: 1808، وأبو داؤد: 2688.

Marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَاَخَذَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو بِيَدِهِ وَقَالَ: مَا نَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيمَ. اُكْتُبْ فِي قَضِيَّتِنَا مَا نَعْرِفُ. فَقَالَ: اُكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ. هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ اَهْلَ مَكَّةَ. فَاَمْسَكَ سُهَيْلٌ بِيَدِهِ وَقَالَ: لَقَدْ ظَلَمْنَاكَ اِنْ كُنْتَ رَسُولَهُ. اُكْتُبْ فِي قَضِيَّتِكَ مَا نَعْرِفُ قَالَ: اُكْتُبْ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. وَاَنَا رَسُولُ اللّٰهِ. فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ. اِذَا خَرَجَ عَلَيْنَا ثَلَاثُونَ شَابًّا عَلَيْهِمُ السِّلَاحُ. فَثَارُوا فِي وُجُوهِنَا. فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى بِاَبْصَارِهِمْ. فَقُمْنَا اِلَيْهِمْ فَاَخَذْنَاهُمْ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ جِئْتُمْ فِي عَهْدِ اَحَدٍ؟ وَهَلْ جَعَلَ لَكُمْ اَحَدٌ اَمَانًا؟ فَقَالُوا: اللّٰهُمَّ لَا. فَخَلَّى سَبِيلَهُمْ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

{وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ. وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ. وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

ہمارے معروف طریقہ کے مطابق لکھیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لکھو! باسمک اللھم! یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ اور اہلِ مکہ کے درمیان ہو رہا ہے۔ تو سہیل نے پھر اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا: اگر آپ اللہ کے رسول ہوں تو پھر تو ہم آپ کے ساتھ زیادتی کے مرتکب ہو رہے ہوں گے' آپ ہمارے معروف طریقہ کے مطابق تحریر کروائیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لکھو! یہ وہ چیز ہے جس پر محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب صلح کر رہا ہے' ویسے میں اللہ کا رسول ہوں' یہ حضرات یہ کر رہے تھے اسی دوران تیس نوجوان ہتھیار سجا کر ان کے سامنے آ گئے' وہ حملہ کرنا چاہ رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے خلاف دعائے ضرر کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی بینائی کو رخصت کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم اُٹھ کر اُن کی طرف گئے اور اُنہیں پکڑ لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے دریافت کیا: کیا تم کسی کی پناہ میں آئے ہو! کیا کسی نے تمہیں پناہ دی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''وہی وہ ذات ہے جس نے مکہ کے نشیبی حصہ میں اُن کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو اُن سے روک دیا تھا' اس کے بعد کہ اُس نے تمہیں اُن کے خلاف کامیابی عطا کی اور تم لوگ جو عمل

Marfat.com

بَصِيرًا} [الفتح: 24]

کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُسے دیکھنے والا ہے''۔

غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

1061- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرْوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن ساعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے اللہ! میری قوم کی مغفرت کر دے کیونکہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے ہیں''۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی غزوۂ اُحد کے موقع پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی)۔

بَابُ مَا رُوِيَ اَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: یہ جو منقول ہے کہ قیامت کے دن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار دیگر تمام انبیاء کے مقابلہ میں زیادہ ہوں گے

1062- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ الْاَنْبِيَاءُ فَقَالَ:

اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَبَعًا.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے انبیاء کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء سے زیادہ ہوں

1061- رواہ ابن حبان: 973، رواہ البخاری: 3477، وأحمد 380/1.

1062- رواہ مسلم: 196.

Marfat.com

اِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ لَمَنْ يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا مَعَهُ مُصَدِّقٌ غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ

گئے انبیاء میں سے کچھ حضرات ایسے بھی ہوں گے کہ جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو اُن کے ساتھ صرف ایک ایسا شخص ہوگا جو اُن کی تصدیق کرنے والا ہوگا''۔

سب سے زیادہ پیروکار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوں گے

1063- وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ لَمَنْ يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا مَعَهُ مُصَدِّقٌ غَيْرُ وَاحِدٍ

''قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء سے زیادہ ہوں گے اور انبیاء میں ایسے بھی ہوں گے جو قیامت کے دن آئیں گے تو اُن کے ساتھ تصدیق کرنے والا ایک سے زیادہ کوئی نہیں ہوگا''۔

1064- وحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1065- وحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1063- انظر السابق۔

Marfat.com

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنِّی اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

''قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء سے زیادہ ہوں گے''۔

1066- وحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَیْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ مُوسَی بْنِ عُبَیْدَةَ، عَنْ اَیُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یَاْتِی مَعِی مِنْ اُمَّتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِثْلُ اللَّیْلِ وَالسَّیْلِ، یَحْطِمُ النَّاسَ حَطْمَةً وَاحِدَةً، تَقُولُ الْمَلَائِکَةُ: لِمَا جَاءَ مَعَ مُحَمَّدٍ مِنْ اُمَّتِہِ اَکْثَرُ مِمَّا جَاءَ مَعَ سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ

''قیامت کے دن میری اُمت میرے ساتھ یوں آئے گی جیسے رات ہوتی ہے' یا جیسے سیلاب ہوتا ہے اور وہ دیگر تمام لوگوں سے زیادہ ہوں گے' تو فرشتے کہیں گے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُن کی اُمت کے جتنے افراد آئے ہیں وہ اُن تمام افراد سے زیادہ ہیں جو دیگر تمام انبیاء کے ساتھ آئے ہیں''۔

بَابُ ذِکْرِ عَدَدِ اَسْمَاءِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّتِی خَصَّہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن اسماء کی تعداد کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا کیے ہیں

1067- حَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِیمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْکَشِّیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَکُونِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِی

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1067- رواہ أحمد 395/4، والترمذی فی الشمائل: 360، والبزار: 2379، وابن أبی شیبة 457/11، وابن حبان: 6315، والبزار: 2379.

Marfat.com

النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ، وَاَنَا نَبِيُّ الْمَلَاحِمِ، وَاَنَا الْمُقَفَّى

''میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں نبی رحمت ہوں' میں نبی ملاحم ہوں اور میں مقفی ہوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسماء مبارکہ

1068- وحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزر رہا تھا کہ اس دوران میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ، وَاَنَا نَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَاَنَا نَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ، وَاَنَا الْمُقَفَّى، وَاَنَا الْحَاشِرُ

''میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں نبی رحمت ہوں' میں نبی توبہ ہوں' میں نبی ملحمہ ہوں' میں مقفیٰ ہوں اور میں حاشر ہوں''۔

1069- وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَخُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1068- انظر السابق.

1069- رواه البخاری: 3532، ومسلم: 2354، والترمذی: 2840، وأحمد 4/81، وابن حبان: 6313، وعبد الرزاق: 19657، والحمیدی: 555.

Marfat.com

يَقُولُ: اِنَّ لِي اَسْمَاءً:

اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ، الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ، وَاَنَا الْعَاقِبُ

''میرے کچھ نام ہیں' میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں' اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں' لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا' اور میں عاقب ہوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا

1070- وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: فَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: عاقب سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ جن کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔

وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زہری نے محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے' اُن کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ لِي اَسْمَاءً: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْحَاشِرُ: الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ، وَاَنَا الْمَاحِي: الَّذِي مُحِيَ بِيَ الْكُفْرُ، وَاَنَا الْعَاقِبُ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

''میرے کچھ نام ہیں' میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں وہ حاشر ہوں کہ میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں' میرے ذریعہ کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں وہ عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

نافع کی وضاحت

1071- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ اَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1070- انظر السابق۔

1071- انظر:1069۔

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ، وَأَبُو صَالِحٍ، وَابْنُ بُكَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ: أَتُحْصِي أَسْمَاءَ رَسُولِ اللهِ الَّتِي كَانَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ يَعُدُّهَا؟ وَقَالَ نَافِعٌ: هِيَ سِتٌّ: مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ وَخَاتَمٌ وَحَاشِرٌ وَعَاقِبٌ وَمَاحٍ، فَأَمَّا حَاشِرٌ: فَبُعِثَ مَعَ السَّاعَةِ نَذِيرًا لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ، وَأَمَّا الْعَاقِبُ: فَإِنَّهُ عَقِبُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَمَّا مَاحٍ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَحَا بِهِ السَّيِّئَاتِ: سَيِّئَاتِ مَنِ اتَّبَعَهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عقبہ بن مسلم نے نافع بن جبیر بن مطعم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ عبدالملک بن مروان کے پاس آئے تو عبدالملک نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اسماء یاد ہیں جو حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ گنوایا کرتے تھے؟ تو نافع نے جواب دیا: وہ چھ ہیں' محمد' احمد' خاتم' حاشر' عاقب' ماحی' جہاں تک حاشر کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت سے پہلے مبعوث کیا گیا ہے اور ایک شدید عذاب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم لوگوں کو ڈرانے والے ہیں' جہاں تک عاقب کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے بعد آنے والے ہیں' اور جہاں تک ماحی کا تعلق ہے تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے بُرائیوں کو مٹا دے گا اُن لوگوں کی بُرائیوں کو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طٰہٰ ویٰسین ہیں

1072- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَشْرَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے پروردگار کی بارگاہ میں میرے دس نام ہیں''۔

Marfat.com

أَسْمَاءٍ

قَالَ: أَبُو الطُّفَيْلِ: قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا ثَمَانِيَةً:

مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَبُو الْقَاسِمِ، وَالْفَاتِحُ، وَالْخَاتَمُ، وَالْمَاحِي، وَالْعَاقِبُ، وَالْحَاشِرُ

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اُن میں سے آٹھ نام یاد ہیں:

''محمد' احمد' ابوالقاسم' فاتح' خاتم' ماحی' عاقب' حاشر''۔

قَالَ أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ: وَزَعَمَ سَيْفٌ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ قَالَ لَهُ: إِنَّ الِاسْمَيْنِ الْبَاقِيَيْنِ: طَهٰ، وَيَاسِينُ

ابویحییٰ تیمی نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ سیف بن وہب نامی راوی کا یہ بیان کرنا ہے کہ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے اُنہیں یہ بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باقی دو نام: طٰہٰ اور یٰسین ہیں۔ [1]

بَابُ صِفَةِ خَلْقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْلَاقِهِ الْحَمِيدَةِ الْجَمِيلَةِ الَّتِي خَصَّهُ اللهُ تَعَالَى بِهَا

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیۂ مبارک کا بیان اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن قابلِ تعریف خوبصورت اخلاق کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر عطا کیے

1073- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَنْبَأَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَازِنٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْعَتْ لَنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صِفْهُ لَنَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یوسف بن مازن بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ ہمارے سامنے بیان کیجئے!

توحضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا:

كَانَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طُولًا، وَفَوْقَ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لمبے تڑنگے نہیں تھے' آپ درمیانہ قد سے

---

[1] علامہ اقبال نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِن دونوں اسماء کا تذکرہ اس شعر میں کیا ہے:

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

Marfat.com

الرَّبْعَةِ. اِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ غَمَرَهُمْ. اَبْيَضَ شَدِيدَ الْوَضَحِ. ضَخْمَ الْهَامَةِ. اَغَرَّ اَبْلَجَ. اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ. وَاِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ. كَاَنَّ الْعَرَقَ فِي وَجْهِهِ اللُّؤْلُؤُ. لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کچھ زیادہ تھے' جب آپ لوگوں کے ساتھ تشریف لاتے تھے تو اُن سے نمایاں محسوس ہوتے تھے' آپ گورے چٹے تھے' آپ کا سر بڑا تھا' رنگ صاف تھا' چہرہ روشن تھا' پلکوں کے بال لمبے تھے' ہتھیلیاں اور پاؤں پُرگوشت تھے' جب آپ چلتے تھے تو آگے کی طرف ذرا جھک کر چلتے تھے جیسے بلندی سے نیچے کی طرف آ رہے ہوں' آپ کے چہرہ پر پسینہ موتیوں کی طرح محسوس ہوتا تھا' میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا (خوبصورت) کوئی نہیں دیکھا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان کردہ حلیہ

1074- وحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ. عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ. عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ:

كَانَ عَظِيمَ الْهَامَةِ اَبْيَضَ مُشْرَبًا حُمْرَةً. عَظِيمَ اللِّحْيَةِ. ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ. شَثْنَ الْكَفَّيْنِ. طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ. كَثِيرَ شَعْرِ الرَّاْسِ رَجِلَهُ. يَتَكَفَّاُ فِي مِشْيَتِهِ كَاَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ. لَا طَوِيلٌ وَلَا قَصِيرٌ. لَمْ اَرَ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے بتایا:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر بڑا تھا' آپ کی رنگت سفید تھی جس میں سرخی ملی ہوئی تھی' آپ کی داڑھی گھنی تھی' کندھے چوڑے تھے' ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں' سینے سے پیٹ تک بالوں کی لمبی (اور پتلی) لکیر تھی' سر کے بال زیادہ تھے اور سیدھے تھے' آپ چلتے ہوئے کچھ جھک کر چلتے تھے یوں جیسے بلندی سے نیچے کی طرف اُتر رہے ہوں' آپ نہ تو زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ چھوٹے تھے' میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا (خوبصورت) کوئی نہیں دیکھا''۔

1074- رواہ أحمد 89/1 والترمذی: 3641 وخرجه الألبانی فی الصحیحة: 2053.

Marfat.com

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ

1075- وحَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ:

مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ اَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ. لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ. بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ. لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے سرخ حُلّہ میں لمبی زلفوں والا کوئی شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا' آپ کے بال کندھے تک آتے تھے' آپ کا سینہ چوڑا تھا' آپ نہ زیادہ چھوٹے تھے اور نہ زیادہ لمبے تھے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان

1076- حَدَّثَنِي اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ قَوَامًا، وَاَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَاَحْسَنَ النَّاسِ لَوْنًا، وَاَطْيَبَ النَّاسِ رِيحًا، وَاَلْيَنَ النَّاسِ كَفًّا، مَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْهُ، وَلَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدوقامت کے حوالے سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے' چہرے کے حوالے سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے' رنگت کے اعتبار سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے' آپ کی خوشبو سب سے زیادہ پاکیزہ تھا' آپ کی ہتھیلی سب سے زیادہ نرم تھی' میں نے آپ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی مشک اور عنبر کوئی خوشبو

1075- رواہ البخاری:3551·ومسلم:2337·وأبو داؤد:4183·والترمذی:3639·والنسائی 183/8.

1076- رواہ البخاری:3561·ومسلم:2330·والترمذی:2015·وأحمد 413/1·وابن حبان:6303·والدارمی 31/1.

Marfat.com

مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً، اَلْيَنَ مِنْ كَفِّهِ، وَكَانَ رَبْعَةً، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا الْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ، اِذَا مَشَى اَظُنُّهُ قَالَ: يَتَكَفَّأُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں سونگھی اور نہ ہی کسی ریشم اور حریر کو آپ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم محسوس کیا' آپ درمیانہ قد کے مالک تھے نہ زیادہ لمبے تھے نہ زیادہ چھوٹے تھے' آپ کے بال نہ تو گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے' جب آپ چلتے تھے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے''۔

سیدہ اُم معبد رضی اللہ عنہا کی روایت

1077- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ مُحْرِزِ بْنِ الْمَهْدِيِّ نِسْبَتُهُ اِلَى الْاَزْدِ وَيُكَنَّى مُكْرَمٌ: بِاَبِي الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي سُوقِ قُدَيْدٍ قَالَ مُكْرَمٌ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامِ بْنِ حُبَيْشٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَتِيلِ الْبَطْحَاءِ يَوْمَ الْفَتْحِ، حِزَامٌ الْمُحَدِّثُ، عَنْ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ اَخُو عَاتِكَةَ بِنْتِ خَالِدٍ الَّتِي كُنْيَتُهَا اُمُّ مَعْبَدٍ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ: خَرَجَ مِنْهَا مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَاَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَمَوْلَى اَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَدَلِيلُهُمَا اللَّيْثِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُرَيْقِطٍ، مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ الْخُزَاعِيَّةِ، فَسَاَلُوهَا

ابو القاسم مکرم بن محرز بن مہدی نے' اپنے والد کے حوالے سے' حزام بن ہشام بن حبیش' (حضرت حبیش رضی اللہ عنہ وہ ہیں') جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں اور وہ فتح کے موقعہ پر بطحاء میں شہید ہو گئے تھے' کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' حزام (بن ہشام نے' اپنے دادا) حضرت حبیش بن خالد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' جو سیدہ عاتکہ بنت خالد رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں' اس خاتون کی کنیت ''ام معبد'' ہے' (اور یہ روایت اسی خاتون کے حوالے سے منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب مکہ سے نکالا گیا تو آپ وہاں سے نکلے آپ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کے ارادے سے وہاں سے نکلے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ تھے' اور راستہ بتانے والا شخص عبد اللہ بن اریقط لیثی تھا' ان حضرات کا گزر ام معبد خزاعیہ کے خیمے کے پاس سے ہوا' ان حضرات نے اس خاتون سے گوشت اور دودھ کے بارے میں دریافت کیا تا کہ اس خاتون سے یہ چیزیں خرید لیں' لیکن ان حضرات کو اس خاتون کے پاس یہ چیزیں

1077- رواه الحاكم 9/3، وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد 57/6، ورواه البيهقي في الدلائل 276/1، وابن سعد في الطبقات 230/1.

Marfat.com

لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوهُ مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ. وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ. فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ. فَقَالَ: مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ: هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلِبَهَا؟ قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي نَعَمْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا لَبَنًا فَاحْلُبْهَا. فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا. وَسَمَّى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا. فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ. وَدَرَّتْ. وَاجْتَرَّتْ. وَدَعَا بِإِنَاءٍ يَرْبِضُ الرَّهْطَ. فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ. ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ. وَسَقَى أَصْحَابَهُ. حَتَّى رَوَوْا. ثُمَّ شَرِبَ آخِرَهُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ أَرَاضُوا. ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ. حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا. تَابَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا. فَقَلَّ مَا لَبِثَتْ أَنْ جَاءَ زَوْجُهَا أَبُو مَعْبَدٍ. يَسُوقُ أَعْنُزًا عِجَافًا يَتَشَارَكْنَ هَزْلَى مُخُّهُنَّ قَلِيلٌ. فَلَمَّا رَأَى أَبُو مَعْبَدٍ. اللَّبَنَ عَجِبَ. وَقَالَ: مِنْ أَيْنَ لَكِ هَذَا اللَّبَنُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ.

نہیں ملیں' ان حضرات کے پاس زادِ سفر ختم ہو چکا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیمے کے کونے میں ایک بکری ملاحظہ فرمائی' تو دریافت کیا: اے ام معبد اس بکری کا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: کمزوری (یا بیماری) کی وجہ سے یہ دوسری بکریوں سے پیچھے رہ گئی ہے (یعنی ان کے ساتھ چرنے کے لیے نہیں جا سکی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس میں دودھ ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: یہ اس سے زیادہ کمزور ہے (یعنی دودھ دینے کے قابل نہیں ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دو گی کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں؟ اس خاتون نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں! جی ہاں! اگر آپ کو اس میں دودھ دکھائی دیتا ہے تو آپ اس کو دوہ لیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خاتون کو دعا دی' اور اس بکری کے تھن پر اپنا دست مبارک پھیرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا' اور اس خاتون کے لیے اس کی بکری کے بارے میں دعا کی' تو اس کے تھن دودھ سے بھر گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا برتن منگوایا' جو سب کے لیے کفایت کر جائے' آپ نے اس میں تیزی سے نکلنے والا دودھ دوہ لیا یہاں تک کہ وہ برتن بھر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دودھ اس خاتون کو پینے کے لیے دیا' اس نے سیر ہو کر پیا' اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کو وہ پینے کے لیے دیا' یہاں تک کہ وہ سب بھی سیر ہو گئے' پھر سب سے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نوش فرمایا' پھر وہ حضرات روانہ ہو گئے' انہوں نے بعد میں ایک مرتبہ پھر اس برتن میں دودھ دوہ لیا تھا اور وہ ام معبد کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: تھوڑی دیر گزرنے کے بعد اُس کا شوہر

Marfat.com

وَالشَّاءُ عَازِبٌ حِيَالٌ وَلَا حَلُوبَ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: لَا وَاللهِ، اِلَّا اَنَّهُ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ، مِنْ حَالِهِ كَذَا وَكَذَا قَالَ: صِفِيهِ لِي يَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ: رَاَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ اَبْلَجَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الْخَلْقِ، لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ، وَلَمْ يُزْرِهِ صُقْلَةٌ، وَسِيمًا قَسِيمًا، فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ، وَفِي اَشْفَارِهِ غَطَفٌ، وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ، اَزَجُّ اَقْرَنُ، اِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَاِنْ تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ، اَجْمَلُ النَّاسِ مِنْ بَعِيدٍ، وَاَحْلَاهُ وَاَحْسَنُهُ مِنْ قَرِيبٍ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ، فَصْلٌ، لَا نَزْرٌ وَلَا هَذَرٌ، كَاَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَنْحَدِرْنَ، رَبْعَةً، لَا بَايِسَ مِنْ طُولٍ، وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ اَنْظَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَاَحْسَنُهُمْ قَدْرًا، لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَهُ، اِنْ قَالَ اَنْصَتُوا لِقَوْلِهِ، وَاِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوا اِلَى اَمْرِهِ، مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ، لَا عَابِسٌ وَلَا مُعْتَدٍ

ابومعبد اپنی بکریاں لے کر آیا جو بھوکی تھیں اور کمزور تھیں' جب ابومعبد نے دودھ دیکھا تو وہ بڑا حیران ہوا' اُس نے کہا: اے اُم معبد! یہ دودھ تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ جبکہ یہ بکریاں باہر سے ہوکر آ رہی ہیں اور گھر میں ویسے ہی دودھ دوہنے کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ تو اُس خاتون نے بتایا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہمارے پاس سے ایک برکت والے صاحب گزرے تھے جن کی صورتِ حال اس اس طرح تھی۔ تو اُن کے شوہر نے کہا: اے اُم معبد! تم اُن کا حلیہ میرے سامنے بیان کرو! تو اُن خاتون نے بتایا: میں نے ایک ایسے صاحب کو دیکھا جو نورانی شخصیت کے مالک تھے' اُن کا چہرہ روشن تھا' شکل وصورت عمدہ تھی' نہ تو دُبلا پن اُنہیں عیب دار کرتا تھا اور نہ ہی اُنہیں موٹاپا لاحق تھا' خوبصورت اور وجیہ وشکیل تھے' اُن کی آنکھوں میں سیاہی تھی اور پلکوں کے بال لمبے تھے' اُن کی آواز نرم تھی اور گردن ذرا لمبی تھی' اُن کی ڈاڑھی گھنی تھی' اَبرو لمبے تھے اور ملے ہوئے تھے' اگر وہ خاموش ہوتے تو باوقار محسوس ہوتے اور اگر کلام کرتے تو نمایاں محسوس ہوتے (یا سر یا ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کرتے)' اُن پر چمک نمایاں تھی' دوسرے سے دیکھنے میں سب سے خوبصورت لگتے تھے اور قریب لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور پسندیدہ لگتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام مٹھاس والا تھا اور واضح تھا' نہ اُس میں کمی تھی اور نہ ہی فضول گوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام موتیوں کی لڑی کی طرح تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے' نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی (دیکھنے والے کی آنکھ) کوتاہ قامتی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمتر سمجھتی تھی' درمیانے قدوقامت کے تھے' دیکھنے میں تینوں افراد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت اور سب

Marfat.com

سے زیادہ قدرومنزلت کے مالک محسوس ہوتے تھے' اُن کے ساتھیوں نے اُنہیں گھیرا ہوا تھا' جب وہ بات کرتے تھے تو اُن کے ساتھی اُن کی بات کیلئے خاموش ہو جاتے تھے اور جب وہ حکم دیتے تھے تو وہ ساتھی اُس حکم پر عمل پیرا ہونے کیلئے لپکتے تھے' اُن کے ساتھی اُن کی خدمت کرتے تھے اور اُن کیلئے سب کچھ تیار کرتے تھے' وہ ماتھے پر بل ڈالنے والے نہیں تھے اور نہ ہی زیادتی کرنے والے تھے۔

قَالَ اَبُو مَعْبَدٍ: هُوَ وَاللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِی ذُكِرَ لَنَا مِنْ اَمْرِهٖ مَا ذُكِرَ بِمَكَّةَ. وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَصْحَبَهُ. وَلَاَفْعَلَنَّ اِنْ وَجَدْتُ اِلَى ذٰلِكَ سَبِيلًا فَاَصْبَحَ صَوْتٌ بِمَكَّةَ عَالِيًا. يَسْمَعُونَ وَلَا يَدْرُونَ مَنْ صَاحِبُهُ؟ وَهُوَ يَقُولُ:

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهٖ رَفِيقَيْنِ قَالَا خَيْمَتَیْ اُمِّ مَعْبَدِ هُمَا نَزَلَاهَا بِالْهُدَى. فَاهْتَدَتْ بِهٖ فَقَدْ فَازَ مَنْ اَمْسَى رَفِيقَ مُحَمَّدِ فَيَا لِقُصَيٍّ. مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ بِهٖ مِنْ فَعَالٍ لَا يُجَازَى وَسُؤْدَدِ لِيَهْنِ بَنِی كَعْبٍ مَقَامَ فَتَاتِهِمْ وَمَقْعَدَهَا لِلْمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدِ سَلُوا اُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَاِنَائِهَا فَاِنَّكُمْ اِنْ تَسْاَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ

تو ابومعبد نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو قریش کے متعلقہ فرد تھے جن کے معاملہ کا ذکر مکہ میں ہمارے سامنے کیا جا رہا تھا اور میں نے بھی یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اُن کا ساتھ دوں گا اور اگر میں اُن تک پہنچ پایا تو میں ایسا ضرور کروں گا۔ اُس موقع پر مکہ میں بلند آواز آئی جو لوگ سن رہے تھے لیکن اُنہیں یہ پتا نہیں چل رہا تھا کہ کہنے والا شخص کون ہے؟ وہ شخص یہ کہہ رہا تھا:

''اللہ تعالیٰ جو لوگوں کا پروردگار ہے وہ (سفر کے) دو ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے! جن دونوں نے اُم معبد کے خیمہ میں پڑاؤ کیا' وہ ہدایت کے ہمراہ وہاں ٹھہرے تو اُس خاتون نے اُس کی پیروی کی' تحقیق وہ شخص کامیاب ہو گیا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھی بن گیا اور افسوس اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے اُس چیز کو لپیٹ دیا جس کا بدلہ کچھ اور نہیں ہو سکتا اور سرداری کو (تم سے الگ کر دیا ہے تو کعب کی اولاد کو اپنی نوجوان خاتون کو مبارکباد دینی چاہیے جس کی رہائش گاہ اہلِ ایمان کیلئے پناہ گاہ بنی' تم اپنی بہن (یعنی اُم معبد) سے اُس کی بکری اور برتن کے بارے میں دریافت کرو اور اگر تم بکری سے پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) اُس خاتون سے ایسی بکری منگوائی جو دودھ دینے کے قابل نہیں

Marfat.com

عَلَيْهَا صَرِيحًا ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدِ
فَغَادَرَهَا رَهْنًا لَدَيْهَا لِحَالِبٍ
يُرَدِّدُهَا فِي مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدِ

تھی اور پھر اُس بکری نے ایسا دودھ دیا جو ایک صحیح وسالم بکری دیتی ہے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب اُس خاتون کے ہاں سے روانہ ہوئے تو کچھ دودھ اُس کے پاس بھی چھوڑ دیا جو دودھ دوہنے والے فرد (یعنی اُم معبد کے شوہر) کیلئے تھا جو اُن بکریوں کو (پانی کے) گھاٹ پر لے جاتا تھا اور گھر واپس لاتا تھا''۔

قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَاعِرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بِهَتْفِ الْهَاتِفِ. شَبَّبَ بِجَوَابِ الْهَاتِفِ، وَهُوَ يَقُولُ:

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاعر حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے جب ہاتف کے یہ اشعار سنے تو اُنہوں نے اُس کے جواب میں یہ اشعار کہے:

لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ
وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِي اِلَيْهِمْ وَيَعْتَدِ
تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ. فَضَلَّتْ عُقُولُهُمْ
وَحَلَّ عَلَى قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدَّدِ
هَدَاهُمْ بِهِ بَعْدَ الضَّلَالَةِ رَبُّهُمْ
وَاَرْشَدَهُمْ. مَنْ يَتْبَعِ الْحَقَّ يَرْشُدِ
وَهَلْ يَسْتَوِي ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَفَّهُوا
عَمَايَتُهُمْ هَادٍ بِهِ كُلَّ مُهْتَدِي
وَقَدْ نَزَلَتْ مِنْهُ عَلَى اَهْلِ يَثْرِبٍ
رِكَابُ هُدًى. حَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِاَسْعَدِ
نَبِيٌّ يَرَى مَا لَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهُ
وَيَتْلُو كِتَابَ اللهِ فِي كُلِّ مَسْجِدِ
وَاِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ
فَتَصْدِيقُهَا فِي الْيَوْمِ اَوْ فِي ضُحَى الْغَدِ

''وہ قوم رسوا ہوگئی جن کے پاس سے اُن کے نبی چلے گئے اور وہ قوم پاک ہوگئی جن کی طرف وہ نبی تشریف لے گئے' وہ نبی ایک قوم کو چھوڑ کر گئے تو اُس قوم کی عقلیں گمراہ ہوگئیں اور وہ نبی ایک قوم کے پاس آئے تو اُن کے پاس نور آ گیا' اُن کے پروردگار نے اُس نبی (یا نور) کے ذریعہ اُن لوگوں کو ہدایت نصیب کی اور اُن کی رہنمائی کی اور جو شخص حق کی پیروی کرتا ہے وہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتا ہے اور کیا گمراہ لوگوں کی قوم جس نے بیوقوفی کو اختیار کیا (ہدایت یافتہ لوگوں) کے برابر ہوسکتی ہے؟ اہلِ یثرب کے پاس ہدایت کی رکاب نے پڑاؤ کیا اور اُن کو سب سے زیادہ سعادت مندی نصیب ہوئی' نبی وہ چیز دیکھتے ہیں جو اُن کے اردگرد لوگ نہیں دیکھ پاتے ہیں اور وہ ہر مسجد میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں' اور اگر وہ کسی دن میں کسی غیر موجود چیز کے بارے میں بات کریں تو اُسی دن میں یا اُس سے اگلے دن میں دن چڑھے تک اُس بات کی تصدیق سامنے آ جاتی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دینے کی

Marfat.com

لِيَهْنِ اَبَا بَكْرٍ سَعَادَةَ جَدِّهِ بِصُحْبَتِهِ، مَنْ يُسْعِدِ اللّٰهُ يَسْعَدِ لِيَهْنِ بَنِي كَعْبٍ مَقَامَ فَتَاتِهِمْ وَمَقْعَدَهَا لِلْمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدِ

سعادت کے حوالے سے مبارکباد ہو' جسے اللہ تعالیٰ سعادت نصیب کرتا ہے وہی سعادت مند ہوتا ہے اور کعب کی اولاد کو اُن کی خاتون کی رہائش گاہ کے حوالے سے مبارکباد ہو جس کا گھر اہلِ ایمان کیلئے پناہ گاہ ثابت ہوا''۔

قَالَ مُكْرَمٌ: مَعْنَى قَوْلِهَا: يَرْبِضُ الرَّهْطَ: يَرْوِيهِمْ، وَالْعَازِبُ: الْغَائِبُ عَنْ اَهْلِهِ، وَالْحِيَالُ: الَّتِي قَدْ مَرَّ لَهَا حَوْلٌ وَلَيْسَ بِهَا لَبَنٌ وَلَمْ يَقْرَبْهَا فَحَلٌ، وَقَوْلُهُ: ثُمَّ اَرَاضُوا: اَرَاحُوا، وَالصَّقْلُ: هُوَ اللَّوْنُ الْحَسَنُ، وَالْوَسِيمُ الصَّبِيحُ، وَالْقَسِيمُ النَّصَفُ، الصَّحَلُ: صِحَّةُ الصَّوْتِ وَصَلَابَتُهُ، وَالسَّطَعُ: طُولُ الْعُنُقِ، وَالْكَثَاثَةُ: الْغِلَظُ، اَزَجُّ: طَوِيلُ الْحَاجِبَيْنِ، وَالْاَقْرَنُ: الْمُسْتَجْمِعُ شَعْرَ الْحَاجِبَيْنِ، وَالنَّزْرُ: الْقَلِيلُ، وَالْهَذْرُ: الَّذِي يَهْذِرُ بِالْكَلَامِ كَثْرَةً

مکرم فرماتے ہیں: ''يَرْبِضُ الرَّهْطَ'': کا مطلب ہے' جو انہیں سیراب کردے۔

''عازب'': جو اپنی بیوی (یا شوہر) کے پاس موجود نہ ہو۔

''حیال'': جس (بکری) پر ایک سال گزر گیا ہو' اور اس دوران اس کا دودھ نہ اترا ہو' اور کسی نر نے اس کے ساتھ جفتی نہ کی ہو۔

''ثم اراضوا'': یعنی پھر وہ حضرات روانہ ہو گئے۔

''الصقل'': خوبصورت رنگ۔

''وسیم'': یعنی صبیح (یعنی خوبصورت)۔ ''قسیم'': یعنی وجیہہ وشکیل۔ ''صحل'': آواز کی درستگی اور پختگی۔ ''سطع'': یعنی لمبی گردن۔ ''کثاثة'': یعنی (داڑھی شریف کا) گھنا ہونا۔ ''ازج'': یعنی لمبے ابرو۔ ''اقرن'' جس کے ابرو کے بال ملے ہوئے ہوں۔ ''نزر'' تھوڑا۔ ''ھذر'' جو بکثرت کلام کر کے ناگواری کا باعث بنے۔

قریش کی اُم معبد سے تفتیش

1078- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُكْرَمٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قُرَّةَ الْخُزَاعِيُّ ثُمَّ الْكَعْبِيُّ قَالَ يَحْيَى: لَمَّا اَنْ

مکرم نے یحییٰ بن قرہ خزاعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب مکہ میں یہ اعلان ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں سے نکل گئے ہیں تو مشرکین کے ہر گھر نے اس اعلان کو توجہ سے سنا' وہ لوگ بیدار

1078- انظر السابق.

Marfat.com

هَتَفَ الْهَاتِفُ بِمَكَّةَ بِمَخْرَجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَبْقَ بَيْتٌ مِنْ بُيُوتِ الْمُشْرِكِينَ، إِلَّا انْتَبَهَ بِهَتْفِ الْهَاتِفِ وَاسْتَيْقَظُوا، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحُوا اجْتَمَعُوا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ: سَمِعْتُمْ مَا كَانَ الْبَارِحَةَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، سَمِعْنَا، قَالُوا: قَدْ بَانَ لَكُمْ مَخْرَجُ صَاحِبِكُمْ عَلَى طَرِيقِ الشَّامِ مِنْ حَيْثِ تَأْتِيكُمُ الْمِيرَةُ عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ، بِقُدَيْدٍ وَاطْلُبُوهُ، فَرُدُّوهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَسْتَعِينَ عَلَيْكُمْ بِكِلْبَانِ الْعَرَبِ، فَجَمَعُوا سَرِيَّةً مِنْ خَيْلٍ ضَخْمَةٍ، فَخَرَجَتْ فِي طَلَبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى نَزَلُوا بِأُمِّ مَعْبَدٍ، وَقَدْ أَسْلَمَتْ وَحَسُنَ إِسْلَامُهَا فَسَأَلُوهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشْفَقَتْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ وَتَعَاجَمَتْ وَقَالَتْ: إِنَّكُمْ لَتَسْأَلُونَ عَنْ أَمْرٍ مَا سَمِعْتُ بِهِ قَبْلَ عَامِي هَذَا، وَهِيَ صَادِقَةٌ لَمْ تَسْمَعْهُ إِلَّا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تُخْبِرُونِي أَنَّ رَجُلًا يُخْبِرُكُمْ بِمَا فِي السَّمَاءِ؟ إِنِّي لَأَسْتَوْحِشُ مِنْكُمْ، وَلَئِنْ لَمْ تَنْصَرِفُوا عَنِّي لَأَصِيحَنَّ فِي قَوْمِي عَلَيْكُمْ، فَانْصَرَفُوا، وَلَمْ يَعْلَمُوا أَيْنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو گئے' جب صبح ہوئی تو وہ لوگ اکٹھے ہوئے' پھر اُنہوں نے ایک دوسرے سے کہا: آج صبح جو کچھ ہوا وہ تم نے سنا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے سنا ہے۔ تو اُنہوں نے کہا: تمہارے سامنے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ تمہارے متعلقہ فرد شام کے راستہ سے نکلے ہیں' یہ وہی راستہ ہے جہاں سے تم میرہ کی طرف جاتے ہوئے قدید کے مقام سے اُمعبد کے دو خیموں کے پاس سے گزرتے ہو' تو تم اُنہیں وہاں تلاش کرو اور تم اُنہیں اس سے پہلے واپس لے آؤ کہ وہ تمہارے خلاف عربوں کے مختلف لوگوں سے مدد حاصل کریں۔ تو گھڑسواروں کا ایک گروہ اکٹھا ہوا اور وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ لوگ اُم معبد کے پاس پہنچ گئے۔ اُس خاتون نے اسلام قبول کر لیا تھا اور اچھی طرح سے اسلام قبول کیا تھا' لوگوں نے اُس خاتون سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا تو اُس خاتون کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اُن لوگوں کی طرف سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہوا تو اُس نے ذو معنی مفہوم مراد لیتے ہوئے یہ کہا: تم لوگ ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کر رہے ہو جو میں نے اس سے پہلے کبھی سنی ہی نہیں ہے اور وہ اس بارے میں سچی تھی کہ اُس نے یہ بات صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی سنی تھی۔ (اُس نے یہ بھی کہا:) تم لوگ مجھے بتا رہے ہو کہ ایک شخص تمہیں اُن چیزوں کے بارے میں اطلاع دیتا ہے جو آسمانوں میں ہیں' مجھے تو تم لوگوں پر حیرانگی ہو رہی ہے' اگر تم لوگ یہاں سے واپس نہ گئے تو میں اپنی قوم میں تمہارے خلاف چیخ و پکار شروع کر دوں گی۔ تو وہ لوگ وہاں سے چلے گئے اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پتا نہیں چل سکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُخ

Marfat.com

تَوَجَّهَ. وَلَوْ قَضَى اللهُ الْكَرِيمُ: اَنْ يَسْاَلُوا الشَّاةَ مَنْ حَلَبَكِ؟ لَقَالَتْ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَذَلِكَ اَنَّهَا جُعِلَتْ شَاهِدَةً. فَعَمَّى اللهُ الْكَرِيمُ عَلَيْهِمْ مُسَاءَلَةَ الشَّاةِ. وَسَاَلُوا اُمَّ مَعْبَدٍ. فَكَتَمَتْهُمْ

کس طرف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ لوگ یہ بھی دریافت کر سکتے تھے کہ تمہاری بکری کو کس نے دوھا ہے تو پھر اُس خاتون کو یہ جواب دینا پڑتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہی ایک چیز گواہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی توجہ اُس طرف نہیں ہونے دی کہ وہ بکری کے بارے میں دریافت کرتے' اُنہوں نے اُم معبد سے جو سوال کیا تھا اُم معبد نے اُس حوالے سے اُن سے بات چھپالی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ ابْنُ صَاعِدٍ فِي كِتَابِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ، عَنْ مُكْرَمٍ وَغَيْرِهِ، مِنْ طَرَفٍ مُخْتَصَرٍ فِي بَابِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

امام آجری بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث ابن صاعد نے کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں مکرم اور دیگر راویوں کے حوالے سے مختصر طور پر نقل کی ہے جو نبوت کے دلائل سے متعلق باب میں ہے۔

مشکل الفاظ کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَقَدْ تَكَلَّمَ اَبُو عُبَيْدٍ، وَغَيْرُهُ فِي غَرِيبِ حَدِيثِ اُمِّ مَعْبَدٍ، فَاَنَا اَذْكُرُهُ فَاِنَّهُ حَسَنٌ يَزِيدُ النَّاظِرَ فِيهِ عِلْمًا وَمَعْرِفَةً

(امام آجری فرماتے ہیں:) ابوعبید اور دیگر حضرات نے اُم معبد کی غریب حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے' میں اُسے ذکر کرتا ہوں کیونکہ یہ ایک عمدہ چیز ہے اس میں توجہ دینے والے شخص کی معرفت اور علم میں اضافہ ہوگا۔

قَوْلُهُ فِي اَوَّلِ الْحَدِيثِ: وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُشَتِّينَ يَعْنِي مُرْمِلِينَ: قَدْ نَفِدَ زَادُهُمْ وَقَوْلُهُ مُشَتِّينَ: يَعْنِي دَائِبِينَ فِي الشِّتَاءِ وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الْجَدْبُ وَضِيقُ الْاَمْرِ عَلَى الْاَعْرَابِ وَقَوْلُهُ فِي الشَّاةِ: فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ: يَعْنِي فَتَحَتْ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهَا لِلْحَلْبِ.

وہ حدیث کے آغاز میں یہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ مرملین مشتین' مرملین کا مطلب یہ ہے کہ اُن کا زادِ راہ ختم ہو گیا تھا' مشتین کا مطلب یہ ہے کہ وہ گرمی میں آ چکے تھے' یہ وہ وقت تھا جس میں خشک سالی ہوتی ہے اور دیہاتیوں کیلئے صورتِ حال تنگی کا شکار ہو جاتی ہے۔ بکری کے بارے میں روایت میں یہ الفاظ: فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ' اس سے مراد یہ ہے کہ اُس کی دونوں ٹانگوں کو دودھ دوہنے کیلئے کھول دیا۔

وَقَوْلُهُ: دَعَا بِاِنَاءٍ يَرْبِضُ الرَّهْطَ: اَيْ

متن کے یہ الفاظ: يَرْبِضُ الرَّهْطَ' یعنی آپ نے اُن لوگوں

Marfat.com

يَرْوِيهِمْ، حَتَّى يَثْقُلُوا فَيَرْبِضُوا وَالرَّهْطُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى الْعَشَرَةِ، وَقَوْلُهُ: فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا: الثَّجُّ: السَّيَلَانُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا} [النبا: 14]

أَيْ سَيَّالًا

وَقَوْلُهُ: حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ: تُرِيدُ عَلَا الْإِنَاءَ بَهَاءُ اللبَنِ، وَهُوَ وَبِيصُ رَغْوَتِهِ: تُرِيدُ أَنَّهُ مَلَأَهُ،

وَقَوْلُهُ: فَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى أَرَاضُوا: يَعْنِي حَتَّى رَوَوْا، حَتَّى تَقَعُوا بِالرِّيِّ، وَقَوْلُهُ فِي الْأَعْنُزِ: يَتَشَارَكْنَ هَزْلًا: يَعْنِي قَدْ عَمَّهُنَّ الْهُزَالُ فَلَيْسَ فِيهِنَّ مَنْفَعَةٌ وَلَا ذَاتُ طَرْقٍ وَهُوَ مِنَ الِاشْتِرَاكِ يَعْنِي أَنَّهُنَّ اشْتَرَكْنَ: فَصَارَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ حَظٌّ، وَقَوْلُهُ: وَالشَّاءُ عَازِبٌ: أَيْ بَعِيدٌ فِي الْمَرْعَى، يُقَالُ عَزَبَ عَنَّا: إِذَا بَعُدَ وَيُقَالُ لِلشَّيْءِ إِذَا انْفَرَدَ: عَزَبَ،

ثُمَّ وَصَفَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَوْجِهَا أَبِي مَعْبَدٍ قَالَ: صِفِيهِ لِي، فَقَالَتْ: رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ، أَبْلَجَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الْخَلْقِ، لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ وَلَمْ

کو سیراب کر دیا یہاں تک کہ وہ بوجھل ہو گئے اور بیٹھ گئے۔ لفظ الرھط' تین سے لے کر دس افراد کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ متن کے یہ الفاظ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا' لفظ الثج کا مطلب بہنا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور ہم نے بھرے ہوئے بادلوں سے بہتا ہوا پانی نازل کیا''۔

(یہاں ''ثجاج'' کا مطلب یعنی بہتا ہوا۔

متن کے یہ الفاظ: حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ' اس سے مراد یہ ہے کہ دودھ کی وجہ سے برتن اوپر تک بھر گیا' اس سے مراد اُس کے جھاگ کی چمک ہے اور مراد یہ ہے کہ وہ برتن بھر گیا۔

متن کے یہ الفاظ: حَتَّى أَرَاضُوا' یعنی وہ سیراب ہو گئے اور سیرابی میں واقع ہو گئے۔ متن کے یہ الفاظ: فِي الْأَعْنُزِ' یعنی اُن میں لاغر ہونا عام پایا جا رہا تھا اور اُن میں کوئی فائدہ بھی نہیں تھا اور اُن میں کوئی ایسی بھی نہیں تھی جو افزائشِ نسل کے کام آ سکے' یہ لفظ اشتراک سے منقول ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بکریاں اُس میں مشترک تھیں اور ہر ایک کیلئے اُس میں سے حصہ تھا۔ متن کے یہ الفاظ: وَالشَّاءُ عَازِبٌ' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چراگاہ سے دور تھیں' یہ کہا جاتا ہے: عزب عنا' جب وہ دور ہو جائے اور کوئی چیز جب منفرد ہو تو اُس کیلئے لفظ عزب استعمال ہوتا ہے۔

پھر اس خاتون نے اپنے شوہر ابو معبد کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ بیان کیا' جب اس شخص نے کہا: تم میرے سامنے ان کا حلیہ بیان کرو! تو اس خاتون نے کہا: میں نے ایک ایسے صاحب کو دیکھے جو ظاہری طور پر خوبصورت تھے ان کا چہرہ روشن تھا' ان کے نین نقش

Marfat.com

تُزْرِيهِ صُقْلَةٌ، وَسِيمًا قَسِيمًا، فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ، وَفِي اَشْفَارِهِ غَطَفٌ، وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ، اَزَجُّ اَقْرَنُ، اِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَاِنْ تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ، اَجْمَلُ النَّاسِ وَاَبْهَاهُ مِنْ بَعِيدٍ، وَاَحْسَنُهُ وَاَحْلَاهُ مِنْ قَرِيبٍ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ، لَا نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ، كَاَنَّمَا مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَنْحَدِرْنَ، رَبْعَةٌ، لَا بَايِسَ مِنْ طُولٍ، وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ اَنْظَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَاَحْسَنُهُمْ قَدْرًا، لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَهُ، اِنْ قَالَ اَنْصَتُوا، وَاِذَا اَمَرَ تَبَادَرُوا اِلَى اَمْرِهِ مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ، لَا عَابِسٌ، وَلَا مُعْتَدٍ.

عمدہ تھے' دبلے ایسے نہیں کہ معیوب لگیں' اور موٹے بھی نہیں تھے' وجیہہ وشکیل تھے' ان کی آنکھیں سیاہ تھیں' ان کے ہونٹ باریک تھے' اور ان کی آواز ہلکی تھی' ان کی گردن لمبی' اور داڑھی گھنی تھی' ان کے ابرو باریک اور لمبے تھے' اگر وہ خاموش ہوتے تو باوقار محسوس ہوتے اور اگر کلام کرتے تو سر (یا ہاتھ کو) اُٹھا کر کرتے' ان پر خوبصورتی غالب تھی' دور سے سب سے حسین وجمیل محسوس ہوتے اور قریب سے سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے میٹھے محسوس ہوتے ان کے گفتگو میٹھی ہوتی' نہ بالکل کم اور نہ بہت زیادہ' ان کی گفتگو یوں محسوس ہوتی جیسے لڑی میں سے موتی گر رہے ہیں' وہ درمیانے قد کے مالک تھے' نہ (زیادہ) لمبے ہونے کی وجہ سے برے محسوس ہوتے' نہ کوتاہ قامتی کی وجہ سے آنکھ انہیں کمتر محسوس کرتی' وہ درمیانے (قد وقامت کے) تھے' تینوں افراد میں وہ دیکھنے میں سب سے زیادہ (خوبصورت) اور زیادہ قدر ومنزلت کے مالک لگتے تھے' ان کے ساتھیوں نے انہیں درمیان میں کیا ہوا تھا' اگر وہ (اپنے ساتھیوں سے) یہ کہتے: تم خاموش ہو جاؤ! تو وہ لوگ خاموش ہو جاتے' اور اگر وہ اپنے (ساتھیوں کو) کوئی حکم دیتے تو وہ لوگ ان کے حکم (پر عمل پیرا ہونے کے لیے) لپکتے تھے' وہ ایسے تھے کہ ان کے ساتھی ان کی خدمت کرتے تھے' اور (ان کے ساتھی) ان کے کام کرتے تھے' وہ نہ تو ماتھے پر بل ڈالنے والے تھے اور نہ ہی زیادتی کرنے والے تھے۔

قَوْلُهَا: اَبْلَجُ الْوَجْهِ: تُرِيدُ مُشْرِقُ الْوَجْهِ، وَقَوْلُهَا: لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ: وَالنُّحْلَةُ: الدِّقَّةُ، وَقَوْلُهَا: لَمْ تُزْرِيهِ صُقْلَةٌ، وَالصَّقْلُ: اَيْ وَلَا تَاْخُذُ الْخَاصِرَةَ، وَقَوْلُهَا:

اس خاتون کا یہ کہنا: أَبْلَجُ الْوَجْهِ: اِس سے' اُس کی مراد یہ تھی کہ آپ روشن چہرے کے مالک تھے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ لفظ النُّحْلَةُ: کا مطلب دبلا ہونا ہے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: لَمْ تُزْرِيهِ صُقْلَةٌ لفظ الصَّقْلُ: یعنی انہیں موٹاپے نے اپنی

Marfat.com

وَسِيمٌ الْحَسَنُ الْوَضِيءُ: يُقَالُ: وَسِيمٌ بَيِّنُ الْوَسَامَةِ وَعَلَيْهِ مِيسَمُ الْحُسْنِ، وَالْقَسِيمُ: الْحَسَنُ، وَالْقَسَامَةُ: الْحُسْنُ، وَالدَّعَجُ: السَّوَادُ فِي الْعَيْنِ، وَقَوْلُهَا: وَفِي أَشْفَارِهِ عَطَفٌ بِالْعَيْنِ عِنْدَهُمْ أَشْبَهُ وَهُوَ أَنْ تَطُولَ الْأَشْفَارُ ثُمَّ تَنْعَطِفُ إِذَا كَانَ بِالْغَيْنِ كَأَنَّهُ يُقَالُ: غَطَفٌ وَمَنْ قَالَ: بِالْعَيْنِ قَالَ: هُوَ فِي الْأُذُنِ وَهُوَ أَنْ يُدْبِرَ إِلَى الرَّأْسِ وَيَنْكَسِرَ طَرَفُهَا، وَقَوْلُهَا: وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ: تُرِيدُ فِي صَوْتِهِ كَالْبَحَّةِ وَهُوَ أَنْ لَا يَكُونَ حَادًّا

اپیٹ میں نہیں لیا تھا۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَسِيمٌ الْحَسَنُ الْوَضِيءُ: یہ کہا جاتا ہے: وَسِيمٌ بَيِّنُ الْوَسَامَةِ (خوبصورت جس کی خوبصورتی واضح ہو) یعنی جوخوبصورت ہو۔ الْقَسِيمُ: یعنی خوبصورت' الْقَسَامَةُ: کا مطلب خوبصورتی ہے۔ الدَّعَجُ: آنکھ میں سیاہی ہونا۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَفِي أَشْفَارِهِ عَطَفٌ: اہل علم کے نزدیک یہ لفظ (عطف) ''ع'' کے ساتھ ہونا زیادہ موزوں ہے' اور اس سے مراد پلکوں کا لمبا ہونا' (اور لمبی ہو کر) مڑ جانا ہے' جبکہ یہ لفظ ''غ'' کے ساتھ ہو یعنی ''غطف'' ہو' اور اگر ''ع'' کے ساتھ ہو' یہ کان کی صفت ہوگی جبکہ وہ سر کی طرف مڑا ہو' اور اس کنارہ چھوٹا ہو۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ اس کی مراد یہ تھی' آپ کی آواز ہلکی تھی' تیز (کراری) نہیں تھی۔

وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّلْبِيَةِ حَتَّى يَصْحَلَ صَوْتُهُ بِالتَّلْبِيَةِ يَعْنِي بَحَّ صَوْتُهُ، قَالَ الشَّاعِرُ:

وَقَدْ صَحِلَتْ مِنَ النَّوْحِ الْحُلُوقُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّلْبِيَةِ حَتَّى يَصْحَلَ صَوْتُهُ بِالتَّلْبِيَةِ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند آواز میں تلبیہ پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ تلبیہ (بلند آواز میں پڑھنے) کی وجہ سے آپ کی آواز بیٹھ جاتی تھی''۔ شاعر نے کہا ہے:

''نوحہ کرنے کی وجہ سے حلق (کی آواز) بیٹھ گئی''۔

قَوْلُهَا: فِي عُنُقِهِ سَطَعٌ: أَيْ طُولٌ: يُقَالُ: فِي الْفَرَسِ عُنُقٌ سَطْعَاءُ إِذَا طَالَتْ عُنُقُهَا وَانْتَصَبَتْ وَقَوْلُهَا: أَقْرَنُ: يَعْنِي أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ، وَالزَّجَجُ طُولُ الْحَاجِبَيْنِ وَدِقَّتُهُمَا، وَالْقَرَنُ: أَنْ يَطُولَ الْحَاجِبَانِ حَتَّى يَلْتَقِيَ طَرَفَاهُمَا وَيُقَالُ: الْأَبْلَجُ هُوَ أَنْ

اس خاتون کا یہ کہنا: فِي عُنُقِهِ سَطَعٌ: یعنی (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن میں) طول (لمبا ہونا) پایا جاتا تھا۔ گھوڑے کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: عُنُقٌ سَطْعَاءُ: جبکہ اس کی گردن لمبی ہو اور بلند ہو۔ اس خاتون کا یہ کہنا: أَقْرَنُ: یعنی لمبے اور باریک ابروؤں کے مالک تھے' لفظ ''الزَّجَجُ'' کا مطلب ابروؤں کا لمبا اور باریک ہونا ہے۔ الْقَرَنُ: سے مراد یہ ہے کہ ابرو اتنے لمبے تھے کہ ان دونوں

Marfat.com

يَنْقَطِعَ الْحَاجِبَانِ فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا نَقِيًّا، وَقَوْلُهَا إِذَا تَكَلَّمَ سَمَا: تُرِيدُ عَلَا بِرَأْسِهِ أَوْ يَدِهِ، وَقَوْلُهَا فِي وَصْفِ مَنْطِقِهِ: فَصْلٌ، لَا نَزْرَ وَلَا هَذَرَ: أَيْ إِنَّهُ وَسَطٌ، لَيْسَ بِقَلِيلٍ وَلَا كَثِيرٍ، وَقَوْلُهَا: مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ: كَأَنَّهَا تَقُولُ: مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ كَمَا رَوَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، لَيْسَ بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالطَّوِيلِ، قَوْلُهَا: وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ: أَيْ لَا تَحْتَقِرُهُ وَلَا تَزْدَرِيهِ، قَوْلُهَا: مَحْفُودٌ: أَيْ مَخْدُودٌ، يُقَالُ: الْحَفَدَةُ: الْأَعْوَانُ يَخْدِمُونَهُ، قَوْلُهَا: مَحْشُودٌ: هُوَ مِنْ قَوْلِكَ: حَشَدْتُ لِفُلَانٍ فِي كَذَا، إِذَا أَرَدْتَ أَنَّكَ اعْتَدَدْتَ لَهُ، وَصَنَعْتَ لَهُ، وَقَوْلُهَا: لَا عَابِسٌ: يَعْنِي: لَا عَابِسُ الْوَجْهِ مِنَ الْعُبُوسِ، وَلَا مُعْتَدٍ: يَعْنِي بِالْمُعْتَدِي الظَّالِمَ، لَيْسَ بِظَالِمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے کنارے مل جاتے تھے' ایک قول کے مطابق لفظ ''الْأَبْلَجُ'' سے مراد یہ ہے: دونوں ابرو ایک دوسرے سے الگ تھے یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان کی جگہ صاف تھی۔ اس خاتون کا یہ کہنا: إِذَا تَكَلَّمَ سَمَا: اِس سے اُس کی مراد یہ ہے: (کلام کرتے ہوئے آپ) سر' یا ہاتھ کو اُٹھا لیتے تھے۔ آپ کے کلام کا نقشہ کھینچتے ہوئے اُس خاتون کا یہ کہنا: فَصْلٌ لَا نَزْرَ وَلَا هَذَرَ یعنی وہ درمیانہ ہوتا تھا' نہ کم ہوتا تھا نہ زیادہ ہوتا تھا۔ اس خاتون کا یہ کہنا: مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ گویا کہ وہ یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانہ قدو قامت کے مالک تھے' جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ ''نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوتاہ قامت تھے اور نہ ہی (زیادہ) لمبے تھے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ: یعنی کوتاہی قامت کی وجہ سے (دیکھنے والے کی) آنکھ انہیں حقیر نہیں سمجھتی تھی اور پرے نہیں کرتی تھی۔ اس خاتون کا یہ کہنا: مَحْفُودٌ: یعنی آپ ''مخدود'' تھے' ''الْحَفَدَةُ'' کا مطلب ہے ساتھی ان کی خدمت کرتے تھے۔ اس خاتون کا یہ کہنا: مَحْشُودٌ: یہ آپ کے اس قول سے (ماخوذ ہوگا) حَشَدْتُ لِفُلَانٍ فِي كَذَا۔ جبکہ آپ نے اُس کے لیے کچھ تیاری کا ارادہ کیا ہو' اور اس کے لیے کچھ تیار کیا ہو۔ اس خاتون کا یہ کہنا: لَا عَابِسٌ: یعنی آپ چہرے پر بل ڈالنے والے نہیں تھے' یہ لفظ ''عبوس'' (تیوری چڑھا لینا) سے ماخوذ ہے۔ وَلَا مُعْتَدٍ: اس سے مراد ظالم ہونا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظالم نہیں تھے۔

Marfat.com

حضرت ہند بن ابو ہالہ کا بیان کردہ حلیہ مبارک

1079- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ اَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَمِيعُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَبُو جَعْفَرٍ الْعِجْلِيُّ. اَمْلَاهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنِي: رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، مِنْ وَلَدِ اَبِي هَالَةَ زَوْجِ اُخْتِ خَدِيجَةَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنٍ لِاَبِي هَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ اَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاَنَا اَشْتَهِي اَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا اَتَعَلَّقُ بِهِ. فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَخْمًا مُفَخَّمًا. يَتَلَاْلَاُ وَجْهُهُ تَلَاْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ. وَاَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ. عَظِيمَ الْهَامَةِ. رَجِلَ الشَّعْرِ اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ. وَاِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ. اِذَا هُوَ وَفْرَةٌ. اَزْهَرَ اللَّوْنِ. وَاسِعَ الْجَبِينِ. اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ. سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمْ. عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ. اَقْنَى الْعِرْنِينِ. لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ.

جمیع بن عمیر نے اپنی تحریر کے حوالے سے بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھنوئی ابو ہالہ کی اولاد کے حوالہ سے' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابو ہالہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' وہ حلیہ بہت اچھا بیان کرتے تھے۔ میں نے اُن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ کے بارے میں دریافت کیا' میری یہ خواہش تھی کہ وہ میرے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیۂ مبارک بیان کریں اور میں اُسے یاد رکھوں تو اُنہوں نے یہ بیان کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوقار اور قابلِ تعظیم شخصیت کے مالک تھے' آپ کا چہرۂ مبارک یوں جگمگاتا تھا جس طرح چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانے قد سے ذرا لمبے تھے اور (زیادہ) طویل القامت سے کچھ کم تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سرمبارک بڑا تھا' بال سیدھے تھے' اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالوں کی مینڈھیاں الگ کرتے تو خود بخود مانگ بن جاتی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال کانوں کی لَو سے آگے نہیں جاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنگت روشن اور چمکدار تھی' پیشانی کشادہ تھی' اَبرو باریک تھے اور ملے ہوئے نہیں تھے' اُن کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے عالم میں نمایاں ہو جاتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناک بلندی مائل تھی' اُس میں ایک چمک تھی جو اُس کو گھیرے رہتی تھی' جو توجہ نہیں دیتا تھا وہ اُس کو بلند گمان کرتا تھا' ڈاڑھی مبارک گھنی تھی' رخسار سیدھے تھے' منہ گول تھا' دانت کشادہ تھے' سینہ سے پیٹ تک بالوں کی باریک لکیر تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1079- رواہ ابن سعد فی الطبقات 122/1، والترمذی فی الشمائل: 7، والبیهقی فی دلائل النبوة 285/1، وعزاہ الهیثمی فی المجمع 278/4.

Marfat.com

يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ اَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ، سَهْلَ الْخَدَّيْنِ، ضَلِيعَ الْفَمِ، اَشْنَبَ مُفَلَّجَ الْاَسْنَانِ، دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ، كَاَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ، مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ، بَادِنًا مُتَمَاسِكًا، سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ، عَرِيضَ الصَّدْرِ، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ، اَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ، مَوْصُولَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ، عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ، اَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ، وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاَعَالِيَ الصَّدْرِ، طَوِيلَ الزَّنْدَيْنِ، رَحْبَ الرَّاحَةِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، سَائِرَ اَوْ سَائِلَ يَعْنِي الْاَطْرَافَ سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، يَشُكُّ خَمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ، مَسِيحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ، اِذَا زَالَ قَلَعًا، يَخْطُو تَكَفُّؤًا وَيَمْشِي هَوْنًا اِذَا مَشَى كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا، خَافِضَ الطَّرْفِ، نَظَرُهُ اِلَى الْاَرْضِ اَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهِ اِلَى السَّمَاءِ، جُلَّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ، يَسُوقُ اَصْحَابَهُ، يَبْدُرُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ قَالَ: قُلْتُ: صِفْ لِي مَنْطِقَهُ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُتَوَاصِلَ

کی گردن چاندی کی بنی ہوئی محسوس ہوتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدوقامت درمیانہ تھا' جسمانی ہیئت بھاری لیکن موزوں تھی' سینہ اور پیٹ برابر تھے' چھاتی چوڑی تھی' کندھے کشادہ تھے' جوڑ بھاری تھے' جب آپ نے (اوپری جسم سے) کپڑا اُتارا ہوتا تو سب سے زیادہ چمکدار محسوس ہوتے' سینہ سے لے کر ناف تک لکیر کی طرح باریک سے بال تھے' سینہ پر اور پیٹ پر ان کے علاوہ بال نہیں تھے' کلائیوں اور کندھوں اور سینہ کے اوپری حصہ پر بال تھے' کلائیاں چوڑی تھیں' ہتھیلی کشادہ تھی' دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پُرگوشت تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطراف پھیلے ہوئے تھے (یعنی اعضاء چوڑے تھے)' پاؤں کے تلوے اوپر کی طرف اُٹھے ہوئے تھے جن کے نیچے سے پانی گزر جاتا تھا' جب آپ چلتے تھے تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے اور ذرا تیز چلتے تھے یوں جیسے بلندی سے نیچے کی طرف آ رہے ہوں' جب (کسی کی طرف) متوجہ ہوتے تھے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے' نگاہیں جھکا کے رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر آسمان کے مقابلہ میں زیادہ تر زمین پر رہتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر زیادہ تر ملاحظہ کیلئے ہوتی تھی' اپنے اصحاب کو اپنے آگے چلنے کیلئے کہتے تھے اور جب کسی سے ملاقات ہوتی تو سلام میں پہل کرتے تھے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو کے بارے میں بتائیں؟ اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل حزین رہتے' ہمیشہ سوچ بچار کرتے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راحت نہ رہتی' زیادہ تر خاموش رہتے' ضرورت کے بغیر گفتگو نہیں کرتے تھے' کلام واضح ہوتا تھا اور

Marfat.com

الْاَحْزَانِ، دَائِمَ الْفِكْرِ. لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ، طَوِيلَ السَّكْتِ. لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ، يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِاَشْدَاقِهِ، وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ. فَضُولَ، لَا فَضُولَ وَلَا تَقْصِيرَ. دَمِثَ. لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِينِ، يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ، وَاِنْ دَقَّتْ. لَايَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا. غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ. لَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا. وَلَا مَا كَانَ لَهَا. فَاِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ. لَمْ يَعْرِفْهُ اَحَدٌ وَلَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ. حَتَّى يَنْتَصِرَ لَهُ. وَلَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا. اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا. وَاِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا. وَاِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا يَضْرِبُ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنَى بَاطِنَ كَفِّهِ الْيُسْرَى. وَاِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ. وَاِذَا فَرِحَ غَضَّ. جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ وَيَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بھرپور طریقہ سے اُسے ختم کرتے تھے' جامع کلمات استعمال کرتے تھے جو واضح ہوتے تھے' نہ فضول ہوتے تھے اور نہ کم ہوتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرم مزاج تھے نہ تو (دوسروں سے) لاتعلق رہتے تھے اور نہ ہی کسی کی بے عزتی کرتے تھے' نعمت کی تعظیم کرتے تھے خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اور کسی بھی نعمت کی مذمت نہیں کرتے تھے' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے پینے کی کسی چیز کی مذمت یا مدح نہیں کرتے تھے' دنیا کی وجہ سے غضب ناک نہیں ہوتے تھے' نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا کے ساتھ کوئی واسطہ تھا لیکن جب حق کی خلاف ورزی ہوتی تھی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت تبدیل ہو جاتی تھی اور کوئی بھی چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غضب کو روک نہیں سکتی تھی جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق کی مدد نہیں کر دیتے تھے' اپنی ذات کیلئے کبھی غصہ نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی بدلہ لیتے تھے' جب اشارہ کرتے تھے تو پوری ہتھیلی کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے اور جب حیرانگی کا اظہار کرتے تھے تو ہتھیلی کو پلٹ دیتے تھے' جب بات چیت کرتے تھے تو دائیں ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کے ساتھ ملا لیتے تھے اور جب غصہ میں آتے تھے تو منہ پھیر لیتے تھے اور رُخ موڑ لیتے تھے' جب خوش ہوتے تھے تو نگاہ جھکا لیتے تھے' عام طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا صرف مسکراہٹ ہوتی تھی' (اور مسکراتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت) اَولوں کی طرح (سفید اور چمکدار) محسوس ہوتے تھے۔

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا. ثُمَّ حَدَّثْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي اِلَيْهِ. فَسَاَلَهُ عَمَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ. وَوَجَدْتُهُ قَدْ سَاَلَ اَبَاهُ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک عرصہ تک اس روایت کو (حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) سے چھپا کے رکھا' پھر جب میں نے اُنہیں یہ روایت بیان کی تو یہ بات سامنے آئی کہ وہ اس بارے میں مجھ سے پہلے (حضرت ہند بن

Marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ. عَنْ مَدْخَلِہِ وَمَخْرَجِہِ وَشَکْلِہِ. فَلَمْ یَدَعْ مِنْہُ شَیْئًا

ابوہالہ رضی اللہ عنہ) سے رجوع کر چکے تھے' اُنہوں نے بھی (حضرت ہند رضی اللہ عنہ) سے وہی سوال کیا تھا جو میں نے اُن سے کیا تھا اور پھر مجھے یہ پتا چلا کہ اُنہوں نے (یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں اور گھر سے باہر کے معاملات کے بارے میں اپنے والد سے بھی دریافت کیا تھا۔ تو اُنہوں نے اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا' (یعنی سب کچھ وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا)۔

قَالَ الْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: فَسَاَلْتُ اَبِی عَنْ دُخُولِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: کَانَ دُخُولُہُ لِنَفْسِہِ مَاْذُونًا لَہُ فِی ذٰلِکَ. فَکَانَ اِذَا اَوٰی اِلَی مَنْزِلِہِ جَزَّاَ دُخُولَہُ ثَلَاثَۃَ اَجْزَاءٍ: جُزْءًا لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءًا لِاَھْلِہِ. وَجُزْءًا لِنَفْسِہِ. ثُمَّ جَزَّاَ جُزْاَہُ بَیْنَہُ وَبَیْنَ النَّاسِ فَیَرُدُّ ذٰلِکَ بِالْخَاصَّۃِ عَلَی الْعَامَّۃِ وَلَا یَدَّخِرُ عَنْھُمْ شَیْئًا. وَکَانَ مِنْ سِیرَتِہِ فِی جُزْءِ الْاُمَّۃِ ایثَارُ اَھْلِ الْفَضْلِ بِاِذْنِہِ. وَقَسْمِہِ عَلَی قَدْرِ فَضْلِھِمْ فِی الدِّینِ. فَمِنْھُمْ ذُو الْحَاجَۃِ وَمِنْھُمْ ذُو الْحَاجَتَیْنِ وَمِنْھُمْ ذُو الْحَوَائِجِ. فَیَتَشَاغَلُ بِھِمْ وَیَشْغَلُھُمْ فِیمَا اَصْلَحَھُمْ وَالْاُمَّۃُ کَذَا مِنْ مَسْاَلَتِہِ عَنْھُمْ وَاِیثَارِہِ بِالَّذِی یَنْبَغِی لَھُمْ وَیَقُولُ: لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ وَاَبْلِغُونِی حَاجَۃَ مَنْ لَا یَسْتَطِیعُ

(حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) نے بتایا: میں نے اپنے والد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (گھر میں) تشریف لانے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تھے تو گھر میں اپنے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے' ایک حصہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہوتا تھا' ایک حصہ اہلِ خانہ کیلئے ہوتا تھا اور ایک حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی ذات کیلئے ہوتا تھا۔ اپنی ذات والے مخصوص حصہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کیلئے استعمال کرتے تھے' یہ وقت ہر خاص و عام کو نصیب ہوتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے کچھ بھی لوگوں سے بچا کے نہیں رکھتے تھے' جو وقت اُمت کیلئے مخصوص ہوتا تھا اُس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت دینے اور وقت کی تقسیم کے حوالے سے فضیلت والے لوگوں کی دینی فضیلت کے حوالے سے ترجیحی رویہ اختیار کرتے تھے' کسی شخص کو ایک کام ہوتا تھا' کسی کو دو کام ہوتے تھے' کسی کو زیادہ کام ہوتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کام کرتے تھے اور لوگوں کی بہتری کے کام کرتے تھے' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے اُن کے معاملات کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور جو چیز اُن کیلئے موزوں ہوتی تھی اُس

Marfat.com

اِبْلَاغَهَا. فَاِنَّهُ مَنْ اَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ اِبْلَاغَهَا ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. لَا يَذْكُرُ عِنْدَهُ اِلَّا ذٰلِكَ وَلَا يَقْبَلُ مِنْ اَحَدٍ غَيْرِهِ يَدْخُلُونَ رُوَّادًا وَلَا يَفْتَرِقُونَ اِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ وَيَخْرُجُونَ اَدِلَّةً. يَعْنِي عَلَى الْخَيْرِ

حوالے سے اُن کے ساتھ ایثار سے کام لیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: موجود شخص غیر موجود تک تبلیغ کر دے اور جو شخص اپنی حاجت مجھ تک نہیں پہنچا سکتا اُس کے بارے میں مجھ تک اطلاع پہنچاؤ کیونکہ جو شخص کسی ایسے شخص کی حاجت مندی کی اطلاع حاکمِ وقت کو دے جو خود اپنی حاجت کی اطلاع نہ دے سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (اطلاع دینے والے شخص) کے دونوں قدموں کو جما ہوا رکھے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے (صرف اسی طرح کے اُمور) کا ذکر ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سے اس کے علاوہ قبول نہیں کرتے تھے' لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں علم کے حصول کیلئے حاضر ہوتے تھے اور (علم کے ساتھ) کھانا کھا کر اُٹھ کر جاتے تھے' وہ لوگ (بھلائی کے بارے میں) آگاہی حاصل کر کے جاتے تھے۔

قَالَ: وَسَاَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِهِ، كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْزِنُ لِسَانَهُ اِلَّا مِمَّا يَعْنِيهِ، وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ، وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيهِ عَلَيْهِمْ، وَيَحْذَرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَطْوِيَ عَنْ اَحَدٍ بِشْرَهُ، وَلَا خُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهُ، وَيَسْاَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ، وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيهِ، وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيُوهِنُهُ، مُعْتَدِلُ الْاَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ، لَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ اَنْ يَغْفُلُوا اَوْ يَمَلُّوا، لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ، لَا يَقْصُرُ

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باہر کے معاملات کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دوران کیا کرتے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر ضروری گفتگو نہیں کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں اُلفت پیدا کرتے تھے' اُنہیں متنفر نہیں کرتے تھے' ہر قوم کے معزز فرد کی عزت افزائی کرتے تھے اور اُسے (یعنی معزز فرد ہی کو) اُن لوگوں کا نگران مقرر کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتیاط سے کام لیتے تھے لیکن پھر بھی کوئی شخص آپ کی طرف سے یہ چیز نہیں دیکھتا تھا کہ آپ نے ناگواری کا اظہار کیا ہو' جو لوگ موجود نہیں ہوتے تھے اُن کی خیر خبر دریافت کرتے تھے' لوگوں کے معاملات کے بارے میں تحقیق کرتے تھے' اچھائی کی تعریف کرتے تھے اور اُس کی تائید کرتے تھے اور بُرائی کی خرابی بیان

Marfat.com

عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ. الَّذِينَ يَلُونَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ اَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ نَصِيحَةً وَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً وَاَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُؤَازَرَةً.

کرتے تھے اور اُس کمزور کرتے تھے' معاملات میں میانہ روی اختیار کرتے تھے' اختلاف نہیں کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس اندیشہ کے تحت غافل نہیں ہوتے تھے کہ کہیں لوگ غفلت کا شکار نہ ہو جائیں' یا اُکتاہٹ کا شکار نہ ہو جائیں' ہر صورتِ حال کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیار رہتے تھے' حق میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے تھے اور اُس سے تجاوز بھی نہیں کرتے تھے' لوگوں میں سے بہترین لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے' اُن میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ زیادہ فضیلت اُس شخص کو حاصل ہوتی تھی جو خیر خواہ ہو اور زیادہ قدر و منزلت اُس شخص کی ہوتی تھی جو دوسروں کے ساتھ اچھا طرزِ عمل اختیار کرتا ہو۔

قَالَ: وَسَاَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَا يَقُومُ وَلَا يَجْلِسُ اِلَّا عَلَى ذِكْرٍ. وَلَا يُوَطِّنُ الْاَمَاكِنَ. وَيَنْهَى عَنْ اِيطَانِهَا. وَاِذَا انْتَهَى اِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ. وَيَاْمُرُ بِذَلِكَ. يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبٍ. لَا يَحْسَبُ جَلِيسُهُ اَنَّ اَحَدًا اَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْهُ. مَنْ جَالَسَهُ اَوْ قَاوَمَهُ لِحَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ. وَمَنْ سَاَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ اِلَّا بِهَا اَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ مِنْهُ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ. فَصَارَ لَهُمْ اَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً. مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَاَمَانَةٍ. لَا تُرْفَعُ فِيهِ

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (محفل میں) تشریف فرما ہونے کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دوران کیا کرتے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی بیٹھتے تھے' یا (محفل سے) اُٹھتے تھے تو ذکر کرتے تھے' آپ بیٹھنے کیلئے جگہ کو مخصوص نہیں کرتے تھے اور بیٹھنے کیلئے جگہ مخصوص کرنے سے (دوسروں کو بھی) منع کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو وہیں تشریف فرما ہو جاتے جو محفل کی آخری حد ہوتی تھی اور اسی بات کا حکم دیتے تھے' بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کو اُن کا حصہ (یعنی توجہ) دیتے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھنے والوں میں کوئی یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ کوئی دوسرا شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اُس سے زیادہ معزز ہے' جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھتا' کوئی شخص کسی کام کے سلسلہ میں اُٹھ کر چلا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس انتظار کرتے جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا' اگر کوئی شخص کوئی ضرورت

Marfat.com

الْاَصْوَاتُ وَلَا تُؤَبَّنُ فِيهِ الْحُرُمُ، وَلَا تُثَنَّى فَلَتَاتُهُ، مُتَعَادِلِينَ يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ، يُوَقِّرُونَ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ الصَّغِيرَ، وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ، وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ،

کی چیز مانگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے (خالی ہاتھ) واپس نہیں کرتے تھے وہ چیز دے دیتے تھے' یا زبانی طور پر (ہمدردی کا اظہار) کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا اور خوش اخلاقی لوگوں کیلئے کشادہ تھی' جس طرح (اولاد کیلئے) باپ ہوتا ہے' حق کے حوالے سے سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک برابر کی حیثیت رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل بُردباری' حیاء' صبر اور امانت کی محفل ہوتی تھی جس میں آوازیں بلند نہیں ہوتی تھیں اور حرام باتیں نہیں ہوتی تھیں' لوگ اُس محفل میں تقویٰ کے حوالے سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے' لوگ تواضع کا اظہار کرتے تھے' بڑوں کی تعظیم کرتے تھے' چھوٹوں پر رحم کرتے تھے' حاجت مندوں کیلئے ایثار کرتے تھے اور غریب الوطن شخص کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ سِيرَتِهِ فِي جُلَسَائِهِ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَائِمَ الْبِشْرِ، سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ، لَيْسَ بِفَظٍّ، وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَّابٍ، وَلَا عَيَّابٍ، وَلَا مَدَّاحٍ يَتَغَافَلُ عَنْ مَا لَا يُشْتَهَى فَلَا يُؤْسَ مِنْهُ وَلَا يَخِيبُ فِيهِ، قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ: الْمِرَاءِ، وَالْإِكْثَارِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ، وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ: كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يُعَيِّرُهُ، وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ، لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ، إِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا، وَلَا

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم نشین افراد کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ رہتے تھے' نرم اخلاق کے مالک تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُرے اخلاق کے مالک' سخت مزاج یا چیخ و پکار کرنے والے نہیں تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیب جوئی نہیں کرتے تھے' (خواہ مخواہ کی) تعریف نہیں کرتے تھے' جن چیزوں کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اُن کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مایوس نہیں ہوا جاتا تھا اور اس حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرابی کا شکار نہیں ہوتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کے حوالے سے تین چیزیں چھوڑ دی ہوئی تھیں: مشکوک مذہبی بحث' بکثرت (کلام) اور لایعنی چیزوں کا تذکرہ' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے حوالے سے تین چیزیں چھوڑ دی ہوئی

Marfat.com

يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ، مَنْ تَكَلَّمَ أَنْصَتُوا لَهُ حَتَّى يَفْرُغَ، حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ أَوَّلِهِمْ، يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ، وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ يَسْتَجْلِبُونَهُمْ وَيَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا عَنْ مُكَافِئٍ، وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَجُولَ، فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ،

تھیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے' کسی کو عار نہیں دلاتے تھے اور کسی کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہیں کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف وہ گفتگو کرتے تھے جس کے ثواب کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمید ہوتی تھی' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات چیت کرتے تھے تو آپ کے ساتھی یوں ہوتے تھے جیسے اُن کے سروں پر پرندے موجود ہیں' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہوتے تھے تو وہ لوگ بات چیت کیا کرتے تھے' وہ لوگ بات چیت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں اختلاف نہیں کرتے تھے' اگر کوئی شخص بات کرتا تھا تو اُس کے فارغ ہونے تک دوسرے لوگ خاموش رہتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں لوگ پہلے زمانہ کی باتیں بھی کیا کرتے تھے' جس بات پر لوگ ہنستے تھے اُس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہنس پڑتے تھے' جس بات پر لوگ حیرانگی کا اظہار کرتے تھے اُس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حیرانگی کا اظہار کرتے تھے' اجنبی شخص کی گفتگو اور سوال پوچھنے کے دوران زیادتی (یعنی بدتمیزی) پر صبر سے کام لیتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ جب تم کسی ضرورت مند کو دیکھو تو اُس کی مدد کرو' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی طرف سے تعریف قبول نہیں کرتے تھے' البتہ بدلہ میں (تعریف کرنے والے) کی طرف سے قبول کر لیتے تھے' کسی بھی شخص کی بات درمیان میں نہیں کاٹتے تھے جب تک وہ شخص کسی ممنوعہ چیز کا ارتکاب نہیں کرتا تھا (اگر وہ غلط بات کہتا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع کر کے یا (محفل سے) اُٹھ کے اُس کی بات کاٹ دیتے تھے۔

وَسَأَلْتُهُ كَيْفَ كَانَ سُكُوتُ النَّبِيِّ صَلَّى

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: عَلَى اَرْبَعٍ: عَلَى الْحِلْمِ، وَالْحَذَرِ، وَالتَّقْدِيرِ، وَالتَّفْكِيرِ، فَاَمَّا تَقْدِيرُهُ فَفِي تَسْوِيَةِ النَّظَرِ وَالِاسْتِمَاعِ بَيْنَ النَّاسِ، وَاَمَّا تَفَكُّرُهُ فَفِيمَا يَفْنَى وَيَبْقَى، وَجُمِعَ لَهُ الْحِلْمُ فِي الصَّبْرِ، فَكَانَ لَا يُغْضِبُهُ شَيْءٌ وَلَا يَسْتَفِزُّهُ اَحَدٌ، جُمِعَ لَهُ الْحَذَرُ فِي اَرْبَعٍ: اَخْذُهُ بِالْحَسَنِ لِيُقْتَدَى بِهِ، وَتَرْكُهُ الْقَبِيحَ لِيُنْتَهَى عَنْهُ، وَاجْتِهَادُهُ الرَّاْيَ فِيمَا اَصْلَحَ اُمَّتَهُ، وَالْقِيَامُ فِيهَا، وَجَمَعَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَسْلِيمًا كَثِيرًا

اُن سے سوال کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاموشی کیسی ہوتی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: چار چیزیں ہوتی تھیں: بُردباری' احتیاط' تخمینہ اور غوروفکر۔ جہاں تک تخمینہ کا تعلق ہے تو وہ لوگوں کے معاملات کے بارے میں باتیں سننے اور اُن کا جائزہ لینے کے حوالے سے ہوتا تھا' جہاں تک غوروفکر کا تعلق ہے تو وہ اس بارے میں ہوتا تھا کہ جو کچھ فنا ہو چکا ہے اور جو باقی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے صبر میں بُردباری کو ملا دیا گیا تھا' تو کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غضب ناک نہیں کرتی تھی اور نہ ہی کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوفزدہ نہیں کر سکتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے چار چیزوں کے حوالے سے احتیاط جمع کر دی گئی تھی: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھائی کو اختیار کرتے تھے تاکہ اُس کی پیروی کی جائے' بُرائی کو ترک کر دیتے تھے تاکہ اُس سے باز رہا جائے' اُمت کی بہتری کے اُمور کے بارے میں پوری کوشش کرتے تھے اور عملی طور پر اس کیلئے اقدامات کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کیلئے دنیا و آخرت (کی بھلائی اور بہتری) جمع کر دی تھی' اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھرپور درود وسلام نازل کرے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ صِفَةِ خَلْقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحُسْنِ صُورَتِهِ الَّتِي اَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَصِفَةِ اَخْلَاقِهِ الشَّرِيفَةِ الَّتِي خَصَّهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهَا مَا فِيهِ كِفَايَةٌ لِمَنْ تَعَلَّقَ مِنْ اُمَّتِهِ بِطَرَفٍ مِنْهَا، وَنَسْاَلُ اللّٰهَ مَوْلَانَا الْكَرِيمَ الْمَعُونَةَ عَلَى الِاقْتِدَاءِ بِشَرَائِعِ نَبِيِّهِ، وَلَنْ يَسْتَطِيعَ

امام آجری فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری شکل و صورت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبصورتی جس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت افزائی کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ معزز اخلاق جو اللہ تعالیٰ نے بطورِ خاص آپ کو عطا کیے' اُن کے حوالے سے میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس میں اُس شخص کیلئے کفایت پائی جاتی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے تعلق رکھتا ہو اور اس حوالے سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہو' ہم اللہ تعالیٰ' جو ہمارا کریم پروردگار ہے' اُس سے اس بارے میں مدد کی دعا مانگتے ہیں کہ ہم اُس کے نبی

Marfat.com

اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اَنْ يَتَخَلَّقَ بِاَخْلَاقِهِ اِلَّا مَنِ اخْتَصَّهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ مِمَّنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَصَحَابَتِهِ. وَاِلَّا فَمَنْ دُونَهُمْ يَعْجِزُ عَنْ ذٰلِكَ. وَلٰكِنْ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ وَمُرَادُهُ فِي طَلَبِ التَّخَلُّقِ بِاَخْلَاقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَجَوْتُ لَهُ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِيمِ اَنْ يُثِيبَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمُرَادِهِ وَاِنْ ضَعُفَ عَنْهَا عَمَلُهُ.

کی شریعت (یا طریقوں) کی پیروی کریں' لوگوں میں سے کوئی بھی شخص صرف اُسی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی پیروی کر سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو یہ چیز نصیب کرے اور یہ وہ شخص ہو گا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ خانہ' اولاد اور اصحاب سے محبت رکھتا ہو' جو شخص ان کے علاوہ ہو گا وہ اس حوالے سے عاجز رہے گا' جس شخص کی نیت اور مراد یہ ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی پیروی کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کیلئے مجھے یہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی نیت اور مراد کے مطابق اُسے اجروثواب عطا کرے گا' اگرچہ اس حوالے سے اُس شخص کا عمل کمزور ہو۔

1080- كَمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ وَصَفَ الْمُؤْمِنَ بِاَخْلَاقٍ كَرِيمَةٍ شَرِيفَةٍ. فَقَالَ فِيمَا وَصَفَهُ بِهِ: اِنْ سَكَتَ تَفَكَّرَ. وَاِنْ تَكَلَّمَ ذَكَرَ. وَاِذَا نَظَرَ اعْتَبَرَ. وَاِذَا اسْتَغْنَى شَكَرَ. وَاِذَا ابْتُلِيَ صَبَرَ. نِيَّتُهُ تَبْلُغُ. وَقُوَّتُهُ تَضْعُفُ. يَنْوِي كَثِيرًا مِنَ الْعَمَلِ. يَعْمَلُ بِطَاقَتِهِ مِنْهُ

جیسا کہ یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مؤمن کے پسندیدہ اور عمدہ اخلاق کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ جب وہ خاموش ہو گا تو غور وفکر کرے گا' جب کلام کرے گا تو ذکر کرے گا' جب دیکھے گا تو عبرت حاصل کرے گا' جب خوشحال ہو گا تو شکر کرے گا' جب آزمائش میں مبتلا ہو گا تو صبر کرے گا' اُس کی نیت (اجروثواب تک) پہنچ جائے گی اگرچہ اُس کی قوت کمزور ہو' وہ بہت سے اعمال کی نیت کرے گا لیکن اپنی طاقت کے مطابق ہی اُن پر عمل کرے گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَلَمْ تَسْمَعُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِلَى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. {وَاِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ} [القلم: 4]

امام آجری فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! کیا آپ نے وہ نہیں سنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک تم عظیم اخلاق پر فائز ہو''۔

يُقَالُ: عَلَى اَدَبِ الْقُرْآنِ. فَمَنْ كَانَ

یہ بات کہی جاتی ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق) قرآن کے

Marfat.com

اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَوَلِّيَهُ بِالْاَخْلَاقِ الشَّرِيفَةِ، فَلَيْسَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلُهُ فِي شَرَفِ الْاَخْلَاقِ

آداب تھے تو جس ہستی کو اللہ تعالیٰ نے معزز اخلاق سے نوازا ہو' اخلاق کے حوالے سے فضیلت کے لحاظ سے اُن کے بعد یا اُن سے پہلے کوئی بھی اُن جیسا نہیں ہوسکتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق' قرآن تھا

1081- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ}

[القلم: 4]

فَخُلُقُهُ الْقُرْآنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق کیسا تھا؟ تو اُنہوں نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک تم عظیم اخلاق پر فائز ہو''۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق' قرآن تھا۔

1082- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ}

[القلم: 4]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطیہ عوفی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک تم عظیم اخلاق پر فائز ہو''۔

1081- رواہ مسلم: 746.

Marfat.com

قَالَ: اَدَبُ الْقُرْآنِ

عطیہ بیان کرتے ہیں: (اس سے مراد) قرآن کے آداب ہیں۔

وہب بن منبہ کا بیان

1083- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ السُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدَ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: قَرَاْتُ اَحَدًا وَسَبْعِينَ كِتَابًا، فَوَجَدْتُ فِي جَمِيعِهَا اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُعْطِ جَمِيعَ النَّاسِ، مِنْ بَدْءِ الدُّنْيَا اِلَى انْقِضَائِهَا مِنَ الْعَقْلِ فِي جَنْبِ عَقْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا كَحَبَّةِ رَمْلٍ مِنْ بَيْنَ جَمِيعِ رِمَالِ الدُّنْيَا، وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْجَحُ النَّاسِ عَقْلًا وَاَفْضَلُهُمْ رَاْيًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوادریس نے وہب بن منبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے اکہتر کتابیں پڑھیں اور اُن تمام میں یہ بات ہی پائی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے آغاز سے لے کر اُس کے اختتام تک جتنی بھی عقل لوگوں کو عطا کی ہے' وہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل کے مقابلہ میں یوں ہے جس طرح دنیا کی ساری ریت کے مقابلہ میں ریت کا ایک ذرّہ ہوتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقل کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ بھاری پلڑا رکھتے ہیں اور رائے (دانشمندی) کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔

حدیث کے مشکل الفاظ کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَاَنَا اُبَيِّنُ مِنْ غَرِيبِ حَدِيثِ اَبِي هَالَةَ، الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَلَى مَا بَيَّنَهُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِثْلِ: اَبِي عُبَيْدٍ، وَغَيْرِهِ، فَاِنَّهُ عِلْمٌ حَسَنٌ لِاَهْلِ الْعِلْمِ وَغَيْرِهِمْ.

قَوْلُهُ فِي اَوَّلِ الْحَدِيثِ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَاْلَاُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اب میں ابن ابوہالہ سے منقول روایت میں مذکور غریب الفاظ کی وضاحت کروں گا اور یہ وضاحت اُن علماء کے حوالے سے ہوگی جو مقدم حیثیت رکھتے ہیں جیسے ابوعبید اور دیگر حضرات۔ کیونکہ یہ اہلِ علم اور دیگر لوگوں کیلئے ایک عمدہ علم ہو گا۔

روایت کے آغاز میں اُن کا یہ کہنا: ''فَخْمًا مُفَخَّمًا'' یعنی عظیم معظم' یہ کہا جاتا ہے: وہ ایسا عظیم ہے جس کی عظمت واضح ہے۔ اور یہ

Marfat.com

وَجْهُهُ تَلَالُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ: مَعْنَاهُ: عَظِيمًا، مُعَظَّمًا، يُقَالُ: فَخُمَ بَيِّنُ الْفَخَامَةِ وَيُقَالُ: اَتَيْنَا فُلَانًا فَفَخَّمْنَاهُ، اَىْ عَظَّمْنَاهُ وَرَفَعْنَا مِنْ شَأْنِهِ وَقَالَ الشَّاعِرُ:

نَحْمَدُ مَوْلَانَا الْاَجَلَّ الْاَفْخَمَا

بات کہی جاتی ہے: ہم فلاں کے پاس آئے اور اُس کی تعظیم کی اور اُس کی شان کو بلند کیا۔ شاعر نے کہا ہے:

''ہم اپنے مولا کی حمد بیان کرتے ہیں جو جلیل القدر اور عظمت کا مالک ہے''۔

وَقَوْلُهُ: اَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ: الْمُشَذَّبُ: الطَّوِيلُ الْبَائِنُ، وَاَصْلُ التَّشْذِيبِ التَّفْرِيقُ يُقَالُ: شَذَّبْتُ الْمَالَ اِذَا فَرَّقْتُهُ، فَكَانَ الْمُفْرِطَ الطَّوِيلَ خَلْقُهُ وَلَمْ يُجْمَعْ، يُرِيدُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَكُنْ مُفْرِطَ الطُّولِ وَلَكِنَّهُ بَيْنَ الرَّبْعَةِ وَبَيْنَ الْمُشَذَّبِ، وَقَوْلُهُ: اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ: يُرِيدُ شَعْرَهُ، يُرِيدُ اَنَّهُ كَانَ لَا يَفْرِقُ شَعْرَهُ اِلَّا اَنْ يَفْتَرِقَ الشَّعْرُ مِنْ قِبَلِهِ، وَيُقَالُ: كَانَ هٰذَا فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلُهُ: اَزْهَرُ اللَّوْنِ: يُرِيدُ اَبْيَضَ اللَّوْنِ مُشْرِقًا، مِثْلُ قَوْلِهِمْ: سِرَاجٌ يُزْهِرُ، اَىْ يُضِيءُ، وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الزُّهْرَةُ لِشِدَّةِ ضَوْئِهَا، فَاَمَّا الْاَبْيَضُ غَيْرُ الْمُشْرِقِ فَهُوَ الْاَمْهَقُ، وَقَوْلُهُ: اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ: يَعْنِي طُولَ الْحَاجِبَيْنِ وَدِقَّتَهُمَا، وَسُبُوغَهُمَا اِلَى

متن کے الفاظ میں لفظ ''مشذب'' کا مطلب: نمایاں' طویل ہونا ہے۔ ''تشذیب'' کا لغوی معنی فرق کرنا ہے جیسے مال میں فرق کیا جائے تو اُس کیلئے لفظ ''شذبت المال'' استعمال ہو گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دراز قامت تھے اور راوی کی مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طویل القامتی میں افراط نہیں پایا جاتا تھا بلکہ آپ کا قدوقامت درمیانہ ہونے اور (زیادہ) طویل القامتی کے درمیان کا تھا۔ متن کے یہ الفاظ: اگر آپ بال بنا لیتے تھے تو مانگ نکل آتی تھی' مراد یہ ہے کہ بال الگ ہو جاتے تھے' اُن کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالوں میں مانگ نہیں نکالتے تھے' البتہ آگے کی طرف سے بال الگ ہو جاتے تھے (یعنی مانگ سی بن جاتی تھی)۔ ایک قول کے مطابق ایسا ابتدائے اسلام میں تھا' بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانگ نکالا کرتے تھے۔ متن کے الفاظ: ''ازهر اللون'' سے مراد یہ ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ چمکدار سفید تھا جیسے عرب کہتے ہیں: ''سراج یزهر'' یعنی وہ روشنی دیتا ہے' اسی سے لفظ ''زهرہ'' ماخوذ ہے کیونکہ اُس کی چمک زیادہ ہوتی ہے' جو سفید رنگت چمکدار نہ ہو اُس کیلئے لفظ ''امهق'' استعمال ہوتا ہے۔ متن کے الفاظ ''ازج الحواجب'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَبرو لمبے اور باریک تھے اور

Marfat.com

مُؤَخَّرِ الْعَيْنَيْنِ ثُمَّ وَصَفَ الْحَوَاجِبَ فَقَالَ: سَوَابِغُ فِي غَيْرِ قَرَنٍ. وَالْقَرَنُ اَنْ يَطُولَ الْحَاجِبَانِ حَتَّى يَلْتَقِيَ طَرَفَاهُمَا قَالَ الْاَصْمَعِيُّ: كَانَتِ الْعَرَبُ تَكْرَهُ الْقَرَنَ، وَيُسْتَحَبُّ الْبَلَجُ، وَالْبَلَجُ اَنْ يَنْقَطِعَ الْحَاجِبَانِ فَيَكُونُ مَا بَيْنَهُمَا نَقِيًّا. وَقَوْلُهُ: اَقْنَى الْعِرْنِينِ: يَعْنِي الْمِعْطَسَ وَهُوَ الْمَرْسِنُ وَالْقَنَا فِيهِ، طُولُهُ وَدِقَّةُ اَرْنَبَتِهِ وَحَدَبٌ فِي وَسَطِهِ. وَقَوْلُهُ: يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ: يَعْنِي ارْتِفَاعَ الْقَصَبَةِ وَحُسْنَهَا وَاسْتِوَاءَ اَعْلَاهَا. وَاِشْرَافَ الْاَرْنَبَةِ قَلِيلًا. يَقُولُ: يَحْسُنُ قَنَا اَنْفِهِ اعْتِدَالٌ يَحْسَبُهُ قَبْلَ التَّاَمُّلِ اَشَمَّهُ. وَقَوْلُهُ: ضَلِيعَ الْفَمِ: يَعْنِي عَظِيمَهُ. يُقَالُ: ضَلِيعٌ بَيِّنُ الضَّلَاعَةِ. وَمِنْهُ قَوْلُ الْجِنِّيِّ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيعٌ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَحْمَدُ ذَلِكَ وَتَذُمُّ صِغَرَ الْفَمِ. قَوْلُهُ: دَقِيقُ الْمَسْرُبَةِ: وَالْمَسْرُبَةُ الشَّعْرُ الْمُسْتَرَقُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ اِلَى السُّرَّةِ قَوْلُهُ: كَاَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ: يَعْنِي الْجِيدَ الْعُنُقَ. وَالدُّمْيَةَ الصُّورَةَ وَشَبَّهَهَا فِي بَيَاضِهَا بِالْفِضَّةِ. وَقَوْلُهُ: بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ: وَالْبَادِنُ: الضَّخْمُ،

آنکھوں کے کنارے تک پہنچتے تھے' اُس کے بعد اُنھوں نے اَبروؤں کی صفت بیان کرتے ہوئے یہ کہا: ''فی غیر قرن'' قرن سے مراد یہ ہے کہ وہ اتنے لمبے ہوں کہ اُن کے کنارے آپس میں مل جاتے۔ اصمعی کہتے ہیں: عرب اَبروؤں کے ملنے کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں اور ''بلج'' کو پسندیدہ قرار دیتے ہیں' ''بلج'' سے مراد یہ ہے کہ اَبرو ملے ہوئے نہ ہوں اور اُن کے درمیان کی جگہ صاف ہو۔ متن کے الفاظ: ''اقنی العرنین'' سے مراد چھینکے کی جگہ یعنی ناک کا اگلا حصہ ہے اور اس میں ''القنا'' سے مراد ناک کا لمبا ہونا اور اُس کے بانسے کا باریک ہونا اور درمیانی حصہ کا اُٹھا ہوا ہونا ہے۔ متن کے یہ الفاظ: ''اشم'' سے مراد یہ ہے کہ ناک کے بانسے کی بلندی اور ناک کو ستواں ہونے کے حوالہ سے اُس کی خوبصورتی کی وجہ سے دیکھنے والا ایسا محسوس کرتا تھا اور بانسہ' معمولی سا اُٹھا ہوا تھا' وہ یہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ناک اعتدال کے ساتھ اُٹھا ہوا تھا اور دیکھنے والا غور کیے بغیر دیکھنے پر یہ سمجھتا کہ شاید یہ (زیادہ) اُٹھا ہوا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''ضلیع الفم'' سے مراد اُس کا بڑا ہونا ہے جس طرح ایک جن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: ''میں اُن جنات میں سے بڑا ہوں''۔ عرب اس چیز کی تعریف کرتے ہیں اور وہ منہ کے چھوٹا ہونے کی مذمت کرتے ہیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ''دقیق المسربة'' مسربہ اُن بالوں کو کہتے ہیں جو گلے کے نیچے سے لے کر ناف تک ہوتے ہیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ''کان عنقه جید دمیة فی صفاء الفضة'' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن بناوٹ کے اعتبار سے خوبصورت تھی اور اُس کی چمک کے حوالہ سے اُسے اُنہوں نے چاندی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ اُن کے یہ الفاظ:

Marfat.com

يُقَالُ: بَدَنَ الرَّجُلُ، وَبَدَّنَ بِالتَّشْدِيدِ إِذَا اَسَنَّ، وَمَعْنَى قَوْلُهُ: مُتَمَاسِكٌ: يُرِيدُ اَنَّهُ مَعَ بَدَانَتِهِ مُتَمَاسِكُ اللحْمِ، لَيْسَ بِمُسْتَرْخِيهِ، وَقَوْلُهُ: سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ: يَعْنِي اَنَّ بَطْنَهُ غَيْرُ مُسْتَفِيضٍ فَهُوَ مُسَاوٍ لِصَدْرِهِ وَاَنَّ صَدْرَهُ عَرِيضٌ فَهُوَ مُسَاوٍ لِبَطْنِهِ وَقَوْلُهُ: ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ: يَعْنِي الْاَعْضَاءَ هُوَ فِي وَصْفِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَهُ اَنَّهُ كَانَ جَلِيلَ الْمُشَاشِ اَيْ عَظِيمَ رُءُوسِ الْعِظَامِ مِثْلِ الرُّكْبَتَيْنِ وَالْمِرْفَقَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ، وَقَوْلُهُ: اَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ: يَعْنِي مَا جُرِّدَ عَنْهُ الثَّوْبُ مِنْ بَدَنِهِ، وَهُوَ اَنْوَرُ مِنَ النُّورِ، يُرِيدُ شِدَّةَ بَيَاضِهِ، وَقَوْلُهُ: طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ: وَالزَّنْدُ مِنَ الذِّرَاعِ مَا انْحَسَرَ عَنْهُ اللحْمُ، وَلِلزَّنْدِ رَاْسَانِ: الْكُوعُ، وَالْكُرْسُوعُ، فَالْكُرْسُوعُ رَاْسُ الزَّنْدِ الَّذِي يَلِي الْخِنْصَرَ، وَالْكُوعُ رَاْسُ الزَّنْدِ الَّذِي يَلِي الْاِبْهَامَ يُقَالُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ: اَنَّهُ كَانَ عَرِيضَ زَنْدِهِ شِبْرًا، وَقَوْلُهُ: رَحْبُ الرَّاحَةِ: يُرِيدُ اَنَّهُ وَاسِعُ الرَّاحَةِ، وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَحْمَدُ ذَلِكَ وَتَمْدَحُ بِهِ وَتَذُمُّ صِغَرَ الْكَفِّ وَضِيقَ الرَّاحَةِ، قَوْلُهُ: شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ: يَعْنِي اَنَّهُمَا اِلَى الْغِلَظِ وَالْقِصَرِ،

''بادن متماسك'' بادن سے مراد چوڑا چکلا ہونا ہے' یہ کہا جاتا ہے: ''بدن الرجل'' اور ''بدن'' یعنی شد کے ساتھ اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب آدمی عمر رسیدہ ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ''متماسك'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم چوڑا ہونے کے باوجود گوشت ڈھلکا ہوا نہیں تھا بلکہ کھنچا ہوا تھا۔ اُن کے یہ الفاظ: ''سواء البطن والصدر'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیٹ باہر نکلا ہوا نہیں تھا بلکہ وہ سینہ کے برابر تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ چوڑا تھا لیکن وہ پیٹ کے برابر تھا۔ اُن کے یہ الفاظ: ''ضخم الكراديس'' میں کرادیس سے مراد اعضاء ہیں' جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے: ''جليل المشاش'' یعنی مرکزی ہڈیاں بڑی تھیں جیسے دونوں گھٹنے' دونوں کہنیاں' دونوں کندھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''انور المتجرد'' یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کے اوپری حصہ پر لباس نہیں ہوتا تھا تو آپ سب سے زیادہ روشن محسوس ہوتے' اُن کی مراد یہ تھی کہ آپ کے جسم کا رنگ انتہائی سفید تھا۔ اُن کے الفاظ: ''طويل الزندين'' سے مراد کلائی ہے جہاں سے گوشت ہٹ جاتا ہے' کلائی کے دو حصے ہوتے ہیں: کوع اور کرسوع' کرسوع اُس حصہ کو کہتے ہیں جو کلائی کا وہ کنارہ ہے جو چھوٹی انگلی کی طرف ہو' اور کوع اُس کنارہ کو کہتے ہیں جو انگوٹھے کی طرف ہو۔ حسن بصری کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اُن کی کلائی زیادہ چوڑی تھی۔ اُن کے یہ الفاظ: ''رحب الراحة'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی کشادہ تھی اور عرب اس چیز کی تعریف کرتے ہیں اور اس حوالہ سے مدح بیان کرتے ہیں' جبکہ ہتھیلی کا چھوٹا ہونا یا تنگ ہونا قابلِ مذمت شمار

Marfat.com

قَوْلُهُ: سَائِلُ الْاَطْرَافِ: يَعْنِي الْاَصَابِعَ. اَنَّهَا طُوَالٌ لَيْسَتْ بِمُتَعَقِّدَةٍ وَلَا مُنْقَبِضَةٍ. وَقَوْلُهُ: خُمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ: يَعْنِي الْاَخْمَصَ فِي الْقَدَمِ مِنْ تَحْتِهَا وَهُوَ مَا ارْتَفَعَ عَنِ الْاَرْضِ فِي وَسَطِهَا. اَرَادَ بِقَوْلِهِ خُمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُمَا مُرْتَفِعٌ وَاَنَّهُ لَيْسَ بِاَرَحَّ وَالْاَرَحُّ هُوَ الَّذِي يَسْتَوِي بَاطِنُ قَدَمِهِ حَتَّى يَمَسَّ جَمِيعُهُ الْاَرْضَ وَيُقَالُ لِلْمَرْاَةِ الضَّامِرَةِ الْبَطْنِ خُمْصَانَةٌ. قَوْلُهُ: مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ: يَعْنِي اَنَّهُ مَمْسُوحُ الْقَدَمَيْنِ فَالْمَاءُ اِذَا صُبَّ عَلَيْهِمَا مَرَّ عَلَيْهِمَا مَرًّا سَرِيعًا لِاِسْتِوَائِهِمَا. قَوْلُهُ: اِذَا زَالَ زَالَ تَقَلُّعًا: هُوَ بِمَنْزِلَةِ مَا وَصَفَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا مَشَى تَقَلَّعَ. وَقَوْلُهُ: يَخْطُو تَكَفُّؤًا وَيَمْشِي هَوْنًا: يَعْنِي اَنَّهُ يَمْتَدُّ اِذَا خَطَا وَيَمْشِي فِي رِفْقٍ غَيْرَ مُخْتَالٍ. لَا يَضْرِبُ غَطْفًا. وَالْهَوْنُ بِفَتْحِ الْهَاءِ الرِّفْقُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا} [الفرقان: 63] فَاِذَا ضَمَمْتَ الْهَاءَ فَهُوَ الْهَوَانُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: {عَذَابَ الْهُونِ} [الانعام: 93] قَوْلُهُ: ذَرِيعُ الْمِشْيَةِ: يُرِيدُ اَنَّهُ مَعَ هٰذَا الْمَشْيِ سَرِيعُ

کرتے ہیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ''شثن الكفين والقدمين'' سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں بھاری تھے اور زیادہ بڑے نہیں تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''سائل الاطراف'' میں اطراف سے مراد انگلیاں ہیں' یعنی وہ لمبی تھیں' ایسا نہیں ہے کہ وہ تنگ یا چھوٹی تھیں۔ اُن کے یہ الفاظ: ''خمصان الاخمصين'' سے مراد یہ ہے کہ پاؤں کے نچلے حصہ میں اخمص تھا' یعنی وہ درمیان میں سے زمین سے اونچا تھا' اُن کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں درمیان میں سے اونچے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''ارح'' نہیں تھے' ارح سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاؤں کا تلوا بالکل سیدھا ہو اور پورا پاؤں زمین کے ساتھ مس ہوتا ہو۔ جس طرح (چھریرے جسم کی) دُبلے پیٹ والی عورت کو ''خمصانہ'' کہا جاتا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''مسيح القدمين'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں پاؤں ممسوح تھے' یعنی جب اُن پر پانی ڈالا جاتا تو تیزی سے گزر جاتا کیونکہ وہ دونوں پاؤں سیدھے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''اذا زال زال تقلعا'' یہ اُسی طرح ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ صفت بیان کی تھی: ''اذا مشى تقلع'' (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے ہوئے قدم جما کر چلتے تھے)۔ اُن کے یہ الفاظ: ''يخطو تكفؤا ويمشي هونا'' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے ہوئے لمبا قدم اُٹھاتے تھے اور پاؤں آرام سے زمین پر رکھتے تھے' تکبر کرنے والوں کی طرح زور سے نہیں رکھتے تھے۔ لفظ ''الهون'' میں ہاء پر زبر ہے اور اس سے مراد نرمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں کہ جب وہ زمین پر چلتے ہیں تو نرمی سے (چلتے ہیں)''۔

Marfat.com

الْمِشْيَةِ. يُقَالُ: فَرَسٌ ذَرِيعٌ بَيِّنُ الذَّرَاعَةِ، اِذَا كَانَ سَرِيعًا، وَامْرَاَةٌ تَذْرَاعُ اِذَا كَانَتْ سَرِيعَةَ الْغَزْلِ. قَوْلُهُ: اِذَا مَشَى كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ: مَعْنَى الصَّبُّ الِانْحِدَارُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَهٰذِهِ صِفَاتُ خَلْقِهِ، وَاَمَّا صِفَاتُ اَخْلَاقِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَوْلُهُ: يَسُوقُ اَصْحَابَهُ: يُرِيدُ اَنَّهُ اِذَا مَشَى مَعَ اَصْحَابِهِ قَدَّمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَشَى وَرَاءَهُمْ. وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: يَبْسُرُ اَصْحَابَهُ: وَالْبَسْرُ السَّوْقُ، قَوْلُهُ: دَمِثًا: وَالدَّمِثُ مِنَ الرِّجَالِ السَّهْلُ اللَّيِّنُ، قَوْلُهُ: لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِينِ: يُرِيدُ اَنَّهُ لَا يَحْقِرُ النَّاسَ وَلَا يُهِينُهُمْ وَلَيْسَ بِالْجَافِي الْغَلِيظِ الْفَظِّ وَلَا الْحَقِيرِ الضَّعِيفِ. قَوْلُهُ: يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَاِنْ دَقَّتْ: يَقُولُ: اِنَّهُ لَا يَسْتَصْغِرُ شَيْئًا اُوتِيَهُ، وَاِنْ كَانَ صَغِيرًا، وَلَا يَحْقِرُهُ، وَقَوْلُهُ: وَلَا يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ: يَعْنِي اَنَّهُ كَانَ لَا يَصِفُ الطَّعَامَ بِطَيِّبٍ وَلَا فَسَادٍ اِنْ كَانَ فِيهِ، وَقَوْلُهُ: اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ: مَعْنَى اَعْرَضَ عَدَلَ بِوَجْهِهِ وَذٰلِكَ فِعْلُ الْحَذِرِ مِنَ الشَّيْءِ وَالْكَارِهِ لِلْاَمْرِ، وَاَشَاحَ، الْاِشَاحَةُ تَكُونُ بِمَعْنَيَيْنِ: اَحَدُهُمَا الْجِدُّ

اور اگر آپ اس لفظ میں ہاء پر پیش پڑھیں تو یہ توہین کے معنی میں استعمال ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''توہین کا عذاب''۔

اُن کے یہ الفاظ: ''ذریع المشیة'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس طرح چلنے کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیز چلا کرتے تھے' یہ کہا جاتا ہے: گھوڑا ذریع کے طور پر چلا جو ذراعت واضح تھی جبکہ وہ تیز چلا ہو' اسی طرح عورت کیلئے لفظ ''تذراع'' استعمال ہوتا ہے جبکہ وہ تیزی سے سوت کاتتی ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ''اذا مشی کانما ینحط من صبب'' لفظ ''صب'' کا معنی: اوپر سے نیچے کی طرف آنا ہے۔

امام آجری فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری حلیہ کا بیان تھا جہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے بیان کا تعلق ہے (تو اُس کے الفاظ کی وضاحت یہ ہے:)

اُن کے یہ الفاظ: ''یسوق اصحابه'' سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کو اپنے آگے چلنے کیلئے کہتے تھے اور خود اُن کے پیچھے چلتے تھے۔ ایک اور روایت میں ''یبسر اصحابه'' کے الفاظ ہیں اور ''بسر'' کا مطلب چلانا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''دمثا'' دمث اُس شخص کو کہتے ہیں جو آسان اور نرم ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ''لیس بالجافی ولا المهین'' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی تحقیر اور توہین نہیں کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو سخت مزاج اور شدت پسند تھے اور نہ ہی کمزور اور حقیر تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یعظم النعمة وان دقت'' وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو چیز دی جاتی تھی آپ اُسے کمتر نہیں سمجھتے تھے'

Marfat.com

فِي الْاَمْرِ وَالْاِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ، يُقَالُ: اَشَاحَ اِذَا عَدَلَ بِوَجْهِهِ وَهٰذَا مَعْنَى الْحَرْفِ فِي هٰذَا وَمِنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ، اَيْ عَدَلَ بِوَجْهِهِ وَذٰلِكَ فِعْلُ الْحَذِرِ مِنَ الشَّيْءِ وَالْكَارِهِ الْاَمْرَ وَقَوْلُهُ: يَفْتَرُّ: اَيْ يَبْتَسِمُ وَمِنْهُ يُقَالُ: فَرَرْتُ الدَّابَّةَ اِذَا نَظَرْتُ اِلَى سِنِّهَا، وَقَوْلُهُ: عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ يَعْنِي: الْبَرَدَ شَبَّهَ ثَغْرَهُ بِهِ، وَالْغَمَامُ السَّحَابُ، وَقَوْلُهُ: فِي دُخُولِهِ: جَزَّاَ جُزَاهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ: وَيَرُدُّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ: يَعْنِي اَنَّ الْعَامَّةَ كَانَتْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ فِي مَنْزِلِهِ كُلَّ وَقْتٍ وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُوَصِّلُ اِلَيْهَا حَقَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ بِالْخَاصَّةِ الَّتِي تَصِلُ اِلَيْهِ، فَتُوَصِّلُهُ اِلَى الْعَامَّةِ، وَقَوْلُهُ: يَدْخُلُونَ رُوَّادًا: هُوَ جَمْعُ رَائِدٍ وَالرَّائِدُ اَصْلُهُ الَّذِي يَبْعَثُ بِهِ الْقَوْمُ يَطْلُبُ لَهُمُ الْكَلَاَ وَمَسَاقِطَ الْغَيْثِ وَلَمْ يُرِدِ الْكَلَاَ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ وَلٰكِنَّهُ ضَرَبَهُ مَثَلًا لِمَا يَلْتَمِسُونَ عِنْدَهُ مِنَ الْعِلْمِ وَالنَّفْعِ فِي دِينِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ، وَقَوْلُهُ: لَا يَتَفَرَّقُونَ اِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ: الذَّوَاقُ اَصْلُهُ الطَّعْمُ، وَلَمْ يُرِدِ الطَّعْمَ هَا هُنَا، وَلٰكِنَّهُ ضَرَبَهُ مَثَلًا لِمَا

اگرچہ وہ چھوٹی سی ہوتی تھی اور اُسے حقیر نہیں سمجھتے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''لا یذم ذواقا ولا یمدحه'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کو عمدہ یا خراب نہیں کہتے تھے' اگرچہ اُس کھانے میں وہ چیز پائی جاتی تھی۔ اُن کے یہ الفاظ: ''اذا غضب اعرض واشاح'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعراض کرتے تھے تو پورا رُخ پھیر لیتے تھے اور ایسا اُس وقت ہوتا تھا جب کسی چیز سے روکنا مقصود ہو' یا کسی معاملہ پر ناگواری کا اظہار مقصود ہو۔ لفظ ''الاشاحة'' دو معنی میں استعمال ہوتا ہے' ایک معنی یہ ہے کہ کسی معاملہ کے بارے میں بھرپور کوشش کی جائے اور ایک معنی یہ ہے کہ چہرہ پھیر لیا جائے اور یہاں یہی مفہوم مراد ہے' جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان میں یہی معنی مقصود ہے: ''آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ وہ نصف کھجور کے ذریعہ ہو''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پھیر لیا اور اشاحۃ کیا' یعنی چہرہ پھیر لیا' اور یہ کسی چیز سے بچنے کیلئے' یا کسی معاملہ پر ناگواری کے اظہار کیلئے ہوتا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یفتر'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیتے' عربی میں کہا جاتا ہے: ''فررت الدابة'' جب میں نے اُس کے دانتوں کا جائزہ لیا ہو۔ اُن کے یہ الفاظ: ''حب الغمام'' اس سے مراد اَولے ہیں' اُن کے ساتھ تشبیہ چمک کی وجہ سے دی گئی ہے' ''الغمام'' سے مراد بادل ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے معاملات کے بارے میں اُن کا یہ کہنا: ''جزا جزاه بینه وبین الناس ویرد ذلك بالخاصة علی العامة'' اس سے مراد یہ ہے کہ عام لوگ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ کے گھر میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے' البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس مخصوص حصہ میں سے اُن عام افراد کا حق اُن تک پہنچا دیتے تھے جو

Marfat.com

يَنَالُونَهُ عِنْدَهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَقَوْلُهُ: يَخْرُجُونَ اَدِلَّةً: يَعْنِي يَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِهِ بِمَا قَدْ تَعَلَّمُوهُ، فَيَدُلُّونَ عَلَيْهِ النَّاسَ وَيُنَبِّئُونَهُمْ بِهِ وَهُوَ جَمْعُ دَلِيلٍ، مِثْلُ: شَحِيحٌ وَاَشِحَّةٌ، وَسَرِيرٌ وَاَسِرَّةٌ، وَقَوْلُهُ: وَذَكَرَ مَجْلِسَهُ: لَا تُؤَبَّنُ فِيهِ الْحُرَمُ: يَعْنِي لَا تُقْذَفُ فِيهِ، يُقَالُ: اَبَّنْتُهُ بِكَذَا مِنَ الشَّرِّ، اِذَا رَمَيْتُهُ وَمِنْهُ حَدِيثُ الْاِفْكِ: اَشِيرُوا عَلَيَّ فِي اُنَاسٍ اَبَّنُوا اَهْلِي بِمَنْ وَاللّٰهِ، مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَمِنْهُ رَجُلٌ مَأْبُونٌ اَيْ: مَعْرُوفٌ بِخَلَّةِ سُوءٍ رُمِيَ بِهَا، وَقَوْلُهُ: وَلَا تُثَنَّى فَلَتَاتُهُ: يَعْنِي اَيْ لَا يَتَحَدَّثُ بِهَفْوَةٍ اَوْ زَلَّةٍ اِنْ كَانَتْ فِي مَجْلِسِهِ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ، وَمِنْهُ يُقَالُ: ثَنَوْتُ الْحَدِيثَ اِذَا اَذَعْتُهُ، وَالْفَلَتَاتُ جَمْعُ فَلْتَةٍ وَهِيَ هَا هُنَا الزَّلَّةُ وَالسَّقْطَةُ، وَقَوْلُهُ: اِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ، كَاَنَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرَ: يَعْنِي اَنَّهُمْ يَسْكُنُونَ، فَلَا يَتَحَرَّكُونَ وَيَغُضُّونَ اَبْصَارَهُمْ، وَالطَّيْرُ لَا تَسْقُطُ اِلَّا عَلَى سَاكِنٍ، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ حَلِيمًا وَقُورًا: اِنَّهُ لَسَاكِنُ الطَّائِرِ، وَقَوْلُهُ: لَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ اِلَّا عَنْ مُكَافِئٍ: عَنَى اِذَا ابْتُدِئَ بِمَدْحٍ كَرِهَ ذٰلِكَ فَاِذَا

اُن خاص افراد کے حوالے سے ہوتا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو سکتے تھے اور پھر وہ خواص' عام افراد تک (دینی تعلیمات یا ضروریات کی چیزیں) پہنچا دیتے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یدخلون روادا'' یہ لفظ ''رائد'' کی جمع ہے' یہ اُس شخص کو کہتے ہیں جسے لوگ اس لیے آگے بھیج دیتے ہیں تا کہ وہ اُن کیلئے گھاس والی جگہ اور بارش کے نزول کا مقام تلاش کرے' یہاں مراد گھاس نہیں ہے بلکہ اُنہوں نے مثال بیان کی ہے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں علم کے حصول کیلئے اور دین و دنیا کے نفع کے حصول کیلئے حاضر ہوتے تھے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''لا یتفرقون الا عن ذواق'' ذواق کا اصل مطلب کھانا ہے' لیکن یہاں کھانا مراد نہیں ہے بلکہ اُنہوں نے یہ مثال بیان کی ہے کہ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے بھلائی نصیب ہوتی تھی۔ اُن کے یہ الفاظ: ''یخرجون ادلة'' یعنی جب وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے نکلتے تھے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کر چکے ہوتے تھے اور وہ اس کے حوالے سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے اور لوگوں کو اُس علم کے بارے میں اطلاع دیتے تھے' یہ لفظ ''دلیل'' کی جمع ہے' جیسے لفظ ''شحیح و اشحة'' اور ''سریر و اسرة'' ہے۔ اُن کے یہ الفاظ جس میں اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل کا ذکر کیا: ''لا توبن فیه الحرم'' یعنی اُس میں اُنہیں ڈالا نہیں جاتا تھا' یہ کہا جاتا ہے: ''ابنته بکذا من الشر'' میں نے اُسے خرابی سے اس طرح الگ کر لیا۔ اسی طرح حدیث افک میں ہے: ''اشیروا علی فی اناس ابنوا اهلی بمن والله ما علمت علیه من سوء قط'' (تم مجھے اُن لوگوں کے حوالے سے مشورہ دو جنہوں نے میری اُس اہلیہ کے حوالہ سے الزام عائد کیا ہے

Marfat.com

اصْطَنَعَ مَعْرُوفًا فَأَثْنَى عَلَيْهِ مُثْنٍ وَشَكَرَهُ قَبِلَ ثَنَاءَهُ

جو اُس شخص کے حوالہ سے ہے جس کے بارے میں مجھے کسی بُرائی کا علم نہیں ہے)۔ اسی طرح لفظ ''رجل مابون'' کا مطلب ایسا شخص ہے جس پر یہ الزام ہو کہ وہ بُرا ساتھی ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''لا تثنی فلتاته'' یعنی اُس محفل میں ہفوات اور لغزشیں نہیں ہوتی تھیں' اگرچہ محفل میں دوسرے لوگ بھی موجود ہوتے تھے' اسی لفظ سے یہ جملہ ہے: ''ثنوت الحدیث'' جب آپ نے اُسے بکھیر دیا ہو' لفظ ''الفلتات'' لفظ ''فلتة'' کی جمع ہے اور یہاں اس سے مراد پھسلنا اور گر جانا ہے۔ اُن کے یہ الفاظ: ''اذا تکلم اطرق جلساؤه کان علی رء وسهم الطیر'' یعنی وہ لوگ یوں ساکن بیٹھے رہتے تھے کہ حرکت نہیں کرتے تھے اور وہ نگاہیں جھکا کے رکھتے تھے' اس کی وجہ یہ ہے کہ پرندہ کسی ساکن چیز پر ہی بیٹھتا ہے' جب کوئی شخص بُردبار اور باوقار ہو تو اُس کیلئے یہ کہا جاتا ہے: وہ پرندہ کو ساکن کرنے والا ہے (یعنی پرندہ آ کر بیٹھ سکتا ہے)۔ اُن کے یہ الفاظ: ''لا یقبل الثناء الا عن مکافئ'' اس سے اُن کی مراد یہ ہے کہ اگر صرف تعریف کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو ناپسند کرتے تھے' لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کے ساتھ اچھائی کرتے اور پھر کوئی آپ کی تعریف کرتا اور شکر گزاری کا اظہار کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی تعریف کو قبول کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ إِلَيْهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس خصوصیت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف سیر کروائی

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، رَحِمَهُ اللهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو

Marfat.com

وَمِمَّا خَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مِمَّا أَكْرَمَهُ بِهِ، وَعَظَّمَ شَأْنَهُ زِيَادَةً مِنْهُ لَهُ فِي الْكَرَامَاتِ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ حَتَّى وَصَلَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ عُرِجَ بِهِ إِلَى السَّمَاوَاتِ فَرَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى. رَأَى مَلَائِكَةَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَأَى إِخْوَانَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى وَصَلَ إِلَى مَوْلَاهُ الْكَرِيمِ فَأَكْرَمَهُ بِأَعْظَمِ الْكَرَامَاتِ، وَفَرَضَ عَلَيْهِ وَعَلَى أُمَّتِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَذَلِكَ بِمَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ بِمَكَّةَ سَرَّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهِ أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَسْخَنَ بِهِ أَعْيُنَ الْكَافِرِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ،

خصوصیات عطا کی ہیں جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت افزائی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کی عظمت کو زیادہ کیا اور اپنی طرف سے جو مزید نعمت' بزرگی کے حوالے سے عطا کی' وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسم اور عقل سمیت سیر کروائی یہاں تک کہ آپ کو بیت المقدس لے گیا' پھر وہاں سے آسمان کی طرف اوپر لے گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیوں کو ملاحظہ فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کے فرشتوں کو' اپنے بھائی دیگر انبیاء کرام کو دیکھا یہاں تک کہ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں بھی حاضر ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ عزت والی چیزوں سے سرفراز کیا اور آپ پر اور آپ کی اُمت پر پانچ نمازیں فرض کیں' یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں ایک ہی رات میں پیش آیا تھا' اگلے دن صبح آپ پھر مکہ میں تھے' اس واقعہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیں اور کافروں اور تمام ملحدین کی آنکھوں کو گرم کر دیا۔

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ} [الاسراء: 1]

وَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أُسْرِيَ بِهِ وَكَيْفَ رَكِبَ الْبُرَاقَ وَكَيْفَ عُرِجَ بِهِ وَنَحْنُ نَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو لے گئی رات کے ایک حصہ میں' مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک' وہ مسجد اقصیٰ جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اُس بندہ کو اپنی نشانیاں دکھائیں' بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے کہ آپ کو کیسے سیر کرائی گئی' کیسے آپ براق پر سوار ہوئے' کیسے آپ اوپر گئے؟ تو اگر اللہ نے چاہا تو اب ہم اُن روایات کو ذکر کریں گے۔

Marfat.com

واقعۂ معراج کا بیان

1084- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ اَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَاَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ حِكْمَةً وَاِيمَانًا مَعًا فَاَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ اَطْبَقَهُ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي اِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جَاءَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ: جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: اِفْتَحْ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَافْتَحْ فَفَتَحَ قَالَ: فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا اِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ اَسْوِدَةٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ اَسْوِدَةٌ، فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابن شہاب زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے گھر کی چھت کو کھولا گیا' میں اُس وقت مکہ میں تھا' جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اُنہوں نے میرے سینہ کو کھولا اور اُسے زمزم کے ذریعہ دھویا' پھر وہ سونے سے بنا ہوا ایک طشت لے کر آئے جو حکمت اور ایمان دونوں کے ساتھ بھرا ہوا تھا' اُنہوں نے وہ (حکمت اور ایمان) میرے سینہ میں ڈال دیا اور پھر اُسے بند کر دیا' پھر اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے' جب میں آسمان کے پاس آیا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو! اُس نے دریافت کیا: کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جبریل! اُس نے دریافت کیا: کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں' اُس نے دریافت کیا: کیا اُنہیں پیغام دے کر بلوایا گیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم دروازہ کھولو' تو اُس نے دروازہ کھول دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب ہم آسمانِ دنیا پر چڑھے تو وہاں ایک صاحب موجود تھے جن کے دائیں طرف

1084- رواہ البخاری:3342 ومسلم:163

Marfat.com

فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ: قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ عَنْ شِمَالِهِ بَكَى، قَالَ: ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: لِخَازِنِهَا: افْتَحْ فَفَتَحَ، فَقَالَ: لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ خَازِنُ سَمَاءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَعِيسَى، وَمُوسَى، وَإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي سَمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ،

لوگ موجود تھے اور بائیں طرف لوگ موجود تھے' جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتے تھے تو ہنستے تھے اور جب بائیں طرف دیکھتے تھے تو روتے تھے۔ اُنہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور جو دائیں طرف اور بائیں طرف لوگ موجود ہیں یہ اُن کی اولاد ہیں' ان میں سے دائیں طرف والے لوگ اہلِ جنت ہیں اور بائیں طرف والے لوگ اہلِ جہنم ہیں' جب یہ اپنے دائیں طرف دیکھتے ہیں تو ہنس پڑتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں' پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ ہم دوسرے آسمان پر آئے تو اُنہوں نے اُس کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو! اُس نے دروازہ کھول دیا' اُس دربان کے ساتھ بھی اُس کی مانند مکالمہ ہوا جو آسمانِ دنیا کے دربان کے ساتھ ہوا تھا' پھر اُس نے دروازہ کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ذکر کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمانوں میں حضرت آدم' حضرت ادریس' حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی' تاہم یہ بات ثابت نہیں ہو سکی کہ اُن کے مقامات کیا تھے (یعنی کون سے آسمان پر کس نبی سے ملاقات ہوئی؟)۔ تاہم اُنہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کو آسمانِ دنیا پر پایا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا تھا۔ (اُس کے بعد حدیث کا بقیہ حصہ ہے)

وَقَالَ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب جبرائیل اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ. قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا اِدْرِيسُ قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا عِيسَى قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. وَالِابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا اِبْرَاهِيمُ

حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب میں گزرنے لگا تو میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے بھی یہی کہا کہ نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید! میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے بھی کہا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید! میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے فرمایا: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید ہو! میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

ابن شہاب کی ایک روایت

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ بِمُسْتَوَى الْعَرْشِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى اُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ: فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ بِمُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. فَقَالَ:

ابن شہاب زہری نے ابن حزم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہم نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں عرش کے سامنے آ گیا۔ ابن حزم اور حضرت انس بن مالک نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں' میں وہ لے کر واپس آیا' جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کے پروردگار نے آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اُس نے اُن پر پچاس نمازیں

Marfat.com

مُوسَى، مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى اُمَّتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ: مُوسَى، رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ، وَهِيَ خَمْسُونَ {مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ} [ق: 29] قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشَّاهَا مَا غَشَّى مِنْ أَلْوَانٍ مَا أَدْرِي مَا هِيَ قَالَ: ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

فرض کی ہیں۔تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے پروردگار سے رجوع کریں کیونکہ آپ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رجوع کیا تو اُس نے نصف (نمازیں) معاف کر دیں۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: پھر اپنے پروردگار سے رجوع کریں (یعنی کمی کیلئے کہیں) آپ کی اُمت ان کی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں نے دوبارہ اپنے پروردگار سے رجوع کیا تو اُس نے کہا: یہ پانچ ہیں لیکن اجروثواب کے اعتبار سے پچاس ہوں گی کیونکہ میرا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ پھر میں واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے کہا: آپ واپس اپنے پروردگار سے رجوع کریں۔تو میں نے کہا: اب مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: پھر جبریل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر سدرۃ المنتہیٰ تک آئے تو اُسے مختلف قسم کے رنگوں نے ڈھانپ لیا ہوا تھا' مجھے اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ یہ کیا چیز ہے' پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں موتیوں کے شگوفے تھے اور وہاں کی مٹی مشک کی تھی''۔

حضرت ابوسعید خدری کی نقل کردہ روایت

1085- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

Marfat.com

{سُبْحَانَ الَّذِی اَسْرَی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی} [الاسراء: 1]

''پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندہ کو رات کے ایک حصہ میں' مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک''۔

قَالَ: حَدَّثَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اپنے واقعہ معراج کے بارے میں بتایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُتِیتُ بِدَابَّةٍ هِیَ اَشْبَهُ الدَّوَابِّ بِالْبَغْلِ، لَهُ اُذُنَانِ مُضْطَرِبَتَانِ وَهُوَ الْبُرَاقُ الَّتِی کَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ تَرْکَبُهُ قَبْلِی، فَرَکِبْتُهُ فَانْطَلَقَ بِی تَقَعُ یَدَاهُ عِنْدَ مُنْتَهَی بَصَرِهٖ، فَسَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ یَمِینِی: یَا مُحَمَّدُ، عَلَی رِسْلِكَ اَسْاَلُكَ، فَمَضَیْتُ، فَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَیْهِ، ثُمَّ سَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ شِمَالِی: یَا مُحَمَّدُ، عَلَی رِسْلِكَ اَسْاَلُكَ، فَمَضَیْتُ وَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَیْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْنِی امْرَاَةٌ عَلَیْهَا مِنْ کُلِّ زِینَةِ الدُّنْیَا رَافِعَةً یَدَیْهَا تَقُولُ: عَلَی رِسْلِكَ اَسْاَلُكَ، فَمَضَیْتُ فَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَیْهَا، ثُمَّ اَتَیْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ اَوْ قَالَ: الْمَسْجِدَ الْاَقْصَی، فَنَزَلْتُ عَنِ الدَّابَّةِ فَاَوْثَقْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِی کَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ تُوثِقُ بِهَا، ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّیْتُ فِیهِ، فَقَالَ لِی جِبْرِیلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ: مَاذَا رَاَیْتَ فِی وَجْهِكَ؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ

''میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو جانوروں میں سے خچر کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا' اُس کے دو کان تھے جو ہل رہے تھے' یہ وہ براق تھا جس پر مجھ سے پہلے کے انبیاء نے سواری کی تھی' میں بھی اُس پر سوار ہو گیا' وہ مجھے لے کر روانہ ہوا تو اُس کا ایک قدم وہاں تک جاتا تھا جہاں تک نگاہ جاتی ہے' میں نے اپنے دائیں طرف ایک نداء سنی: اے محمد! آپ ٹھہریں! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے (یا میں آپ سے کچھ مانگتا ہوں)۔ میں چلتا رہا' میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی' پھر میں نے اپنے بائیں طرف ایک آواز سنی' کسی نے مجھے پکار کر کہا: اے محمد! آپ ٹھہر جایئے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے (یا میں آپ سے کچھ مانگتا ہوں)۔ لیکن میں چلتا رہا' میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی' پھر میرے پاس ایک عورت آئی جس پر دنیا کی ہر قسم کی زیب و زینت موجود تھی' اُس نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے اور کہہ رہی تھی: آپ ٹھہر جایئے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔ لیکن میں چلتا رہا اور میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی یہاں تک کہ میں بیت المقدس آ گیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مسجد اقصیٰ آ گیا' وہاں میں جانور سے اُترا اور میں نے اُسے اُس حلقہ کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء

Marfat.com

يَمِينِي: يَا مُحَمَّدُ عَلَى رِسْلِكَ اَسْاَلُكَ، فَمَضَيْتُ وَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَيْهِ فَقَالَ: ذَلِكَ دَاعِيَ الْيَهُودِ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ وَقَفْتَ عَلَيْهِ لَتَهَوَّدَتْ اُمَّتُكَ قُلْتُ: ثُمَّ سَمِعْتُ نِدَاءً عَنْ يَسَارِي: يَا مُحَمَّدُ عَلَى رِسْلِكَ اَسْاَلُكَ، فَمَضَيْتُ وَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَيْهِ فَقَالَ: ذَاكَ دَاعِي النَّصَارَى اَمَا اِنَّكَ لَوْ وَقَفْتَ عَلَيْهِ تَنَصَّرَتْ اُمَّتُكَ قُلْتُ: ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْنِي امْرَاَةٌ عَلَيْهَا مِنْ كُلِّ زِينَةِ الدُّنْيَا رَافِعَةً يَدَيْهَا، تَقُولُ: عَلَى رِسْلِكَ، اَسْاَلُكَ، فَمَضَيْتُ وَلَمْ اُعَرِّجْ عَلَيْهَا فَقَالَ: تِلْكَ الدُّنْيَا تَزَيَّنَتْ لَكَ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ وَقَفْتَ عَلَيْهَا لَاخْتَرْتَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ، قَالَ: ثُمَّ اُتِيتُ بِاِنَاءَيْنِ: اَحَدُهُمَا فِيهِ لَبَنٌ، وَالْآخَرُ: فِيهِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ فَاشْرَبْ اَيَّهُمَا شِئْتَ، فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَوْ اَخَذْتَ الْفِطْرَةَ

اپنے جانوروں کو باندھا کرتے تھے' پھر میں مسجد میں داخل ہوا' میں نے اُس میں نماز ادا کی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا: آپ نے کیا دیکھا تھا؟ میں نے کہا: میں نے اپنے دائیں طرف ایک پکار سنی تھی: اے محمد! آپ ٹھہر جایئے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔ لیکن میں چلتا رہا' میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں دی۔ تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ وہ یہودیت کی طرف دعوت دینے والا تھا' اگر آپ اُس کے پاس ٹھہر جاتے تو آپ کی اُمت یہودیت اختیار کر لیتی۔ میں نے جبریل علیہ السلام کو بتایا کہ میں نے اپنے بائیں طرف بھی ایک آواز سنی تھی: اے محمد! آپ ٹھہریئے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے' لیکن میں چلتا رہا اور اُس طرف توجہ نہیں دی۔ تو جبریل علیہ السلام نے بتایا: وہ عیسائیت کی طرف دعوت دینے والا تھا' اگر آپ اُس کے پاس ٹھہر جاتے تو آپ کی اُمت عیسائیت اختیار کر لیتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر ایک عورت میرے سامنے آئی تھی جس پر دنیا کی ہر قسم کی زیب و زینت تھی' اُس نے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے اور وہ یہ کہہ رہی تھی: آپ ٹھہر جایئے! میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے' لیکن میں چلتا رہا' میں نے اُس کی طرف توجہ نہیں کی۔ تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ وہ دنیا تھی جو آراستہ ہو کر آپ کے سامنے آئی تھی' اگر آپ اُس کے پاس ٹھہر جاتے تو آپ نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو اختیار کر لینا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے جن میں سے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی' جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: آپ کسی ایک کو حاصل کر لیں اور ان دونوں میں سے جس کو چاہیں اُسے پی لیں۔ تو میں نے دودھ کو لیا اور اُسے پی لیا' تو جبریل

Marfat.com

علیہ السلام نے کہا: آپ نے فطرت کے مطابق کام کیا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے۔

حضرت ابوسعید کی نقل کردہ ایک اور روایت

1086- قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ، غَوَتْ أُمَّتُكَ،

معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا: ''اگر آپ شراب کو اختیار کر لیتے تو آپ کی اُمت نے گمراہ ہو جانا تھا''۔

وَقَالَ: أَبُو هَارُونَ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ جِيءَ بِالْمِعْرَاجِ الَّذِي تَعْرُجُ فِيهِ أَرْوَاحُ بَنِي آدَمَ فَإِذَا أَحْسَنُ مَا رَأَيْتُ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْمَيِّتِ كَيْفَ يُحَدُّ بِبَصَرِهِ إِلَيْهِ؟ فَعُرِجَ بِنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى بَابِ سَمَاءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفَتَحُوا لِي وَسَلَّمُوا عَلَيَّ وَإِذَا مَلَكٌ يَحْرُسُ السَّمَاءَ، يُقَالُ لَهُ: إِسْمَاعِيلُ، مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، مَعَ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مِائَةُ أَلْفِ مَلَكٍ قَالَ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: پھر مجھے معراج کروائی گئی اور میں بلند ہو کر اُس مقام پر آیا جہاں اولادِ آدم کی ارواح ہوتی ہیں تو وہ جگہ سب سے زیادہ خوبصورت تھی' کیا تم نے میت کو دیکھا ہے کہ کیسے اُس کی نگاہ اُس کی طرف گئی ہوئی ہوتی ہے؟ پھر وہ مجھے ساتھ لے کر اوپر کی طرف بڑھے یہاں تک کہ ہم آسمانِ دنیا کے دروازہ تک پہنچ گئے' جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جبریل! اُن فرشتوں نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دریافت کیا گیا: کیا اُنہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا گیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے میرے لیے دروازہ کھول دیا اور مجھ پر درود بھیجا' تو وہ فرشتہ جو آسمان کی حفاظت کر رہا تھا اُس کا نام اسماعیل تھا اور اُس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے ہیں اُن میں سے ہر ایک فرشتہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ}

''تمہارے پروردگار کے لشکروں کو صرف وہی جانتا ہے''۔

Marfat.com

[المدثر: 31]

قَالَ: فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا هُوَ تُعْرَضُ عَلَيْهِ أَرْوَاحُ ذُرِّيَّتِهِ، فَإِذَا كَانَ رُوحُ مُؤْمِنٍ قَالَ: رُوحٌ طَيِّبٌ وَرِيحٌ طَيِّبَةٌ، اجْعَلُوا كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَإِذَا كَانَ رُوحُ كَافِرٍ قَالَ: رِيحٌ خَبِيثَةٌ وَرُوحٌ خَبِيثٌ، اجْعَلُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ لَهُمْ مَشَافِرُ كَمَشَافِرِ الْإِبِلِ وَقَدْ وُكِّلَ بِهِمْ مَنْ يَأْخُذُ بِمَشَافِرِهِمْ وَيَجْعَلُ فِي أَفْوَاهِهِمْ صَخْرًا مِنْ نَارٍ، فَتَخْرُجُ مِنْ أَسَافِلِهِمْ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ {الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا} [النساء: 10] الْآيَةَ ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ تُجْبَذُ لُحُومُهُمْ فَتُلْمَسُ فِي أَفْوَاهِهِمْ فَيُقَالُ: كُلُوا كَمَا أَكَلْتُمْ فَإِذَا أَكْرَهُ مَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْهَمَّازُونَ، اللَّمَّازُونَ، الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، ثُمَّ نَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: وہاں ایک شخص تھا جو بالکل اُسی طرح تھا جیسے اُس دن تھا جب اللہ تعالیٰ نے اُسے پیدا کیا تھا اُس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی اور اُس کے سامنے اُس کی اولاد کی ارواح پیش کی جا رہی تھی' جب کسی مؤمن کی روح ہوتی تھی تو وہ کہتا تھا: یہ پاکیزہ روح ہے اور پاکیزہ خوشبو ہے' تم اسے علیّین میں نوٹ کر لو' اور جب کسی کافر کی روح ہوتی تو وہ کہتا تھا: یہ خبیث روح ہے اور بُودار بُو ہے' تم اسے سجّین میں نوٹ کر لو۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ آپ کے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے مجھے سلام کیا اور مجھے خوش آمدید کہا' پھر وہ بولے: نیک نبی کو خوش آمدید! پھر میں نے دیکھا کہ وہاں کچھ لوگ تھے جن کے اونٹوں کے جیسے ہونٹ تھے اور اُن کے ہونٹوں کو پکڑنے کیلئے کچھ لوگوں کو مقرر کیا گیا تھا وہ اُن کے منہ میں آگ کے بنے ہوئے پتھر ڈالتے تھے جو اُن کے نیچے سے نکل جاتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھاتے تھے اور یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھرا کرتے تھے۔ پھر میں نے دیکھا تو کچھ لوگ نظر آئے جن کے گوشت کھینچے جا رہے تھے اور اُن کے منہ میں ڈالے جا رہے تھے' اُن سے کہا جاتا تھا: تم لوگ کھاؤ جیسے پہلے کھاتے تھے' تو یہ ناپسندیدہ ترین منظر تھا۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا: یہ غیبت کرنے والے لوگ ہیں جو عیب جوئی کیا کرتے تھے اور لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ پھر میں نے دیکھا تو مجھے کچھ لوگ نظر آئے جو ایک دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے جس پر

Marfat.com

عَلَى مَائِدَةٍ عَلَيْهَا لَحْمٌ مَشْوِيٌّ كَاَحْسَنِ مَا رَاَيْتُ مِنَ اللحْمِ وَاِذَا حَوْلَهُمُ الْجِيَفُ، فَجَعَلُوا يُقْبِلُونَ عَلَى الْجِيَفِ، يَاْكُلُونَ مِنْهَا وَيَدَعُونَ ذَلِكَ اللحْمَ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الزُّنَاةُ عَمَدُوا اِلَى مَا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ وَتَرَكُوا مَا اَحَلَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ،

بھنا ہوا گوشت رکھا ہوا تھا اور وہ میں نے جو دیکھا ہے اُس میں سب سے بہترین گوشت تھا لیکن اُس کے اردگرد مُردار پڑا ہوا تھا اور وہ سب مُردار کی طرف جا رہے تھے اور اُسے کھا رہے تھے اور اُس گوشت کو چھوڑ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ زنا کرنے والے لوگ ہیں' یہ اُس چیز کا قصد کرتے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کیلئے حرام قرار دیا تھا اور اُس چیز کو ترک کر دیتے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کیلئے حلال قرار دیا تھا۔

ثُمَّ نَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ لَهُمْ بُطُونٌ كَاَنَّهَا التَّنُّورُ وَهُمْ عَلَى سَابِلَةِ آلِ فِرْعَوْنَ، فَاِذَا مَرَّ بِهِمْ آلُ فِرْعَوْنَ ثَارُوا فَتَمِيلُ بِاَحَدِهِمْ بَطْنُهُ فَيَقَعُ فَيَطَؤُهُمْ آلُ فِرْعَوْنَ بِاَرْجُلِهِمْ وَهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَى النَّارِ غُدُوًّا وَعَشِيًّا، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ اَكَلَةُ الرِّبَا فِي بُطُونِهِمْ فَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ {الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ} [البقرة: 275] ثُمَّ نَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِنِسَاءٍ مُعَلَّقَاتٍ بِاَرْجُلِهِنَّ فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ اللاتِي يَزْنِينَ، وَيُقْتَلْنَ اَوْلَادَهُنَّ، ثُمَّ صَعِدْنَا اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاِذَا اَنَا بِيُوسُفَ، وَحَوْلَهُ تَبَعٌ مِنْ اُمَّتِهِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، ثُمَّ مَضَيْنَا اِلَى

پھر میں نے دیکھا تو وہاں مجھے کچھ لوگ نظر آئے جن کے پیٹ تنور کی مانند تھے اور وہ آلِ فرعون کے راستہ میں تھے' جب آلِ فرعون اُن کے پاس سے گزرتے تو یہ لپک جاتے' اُن میں سے کوئی ایک اپنے پیٹ کو لے کر آگے ہوتا تو گر جاتا اور آلِ فرعون اپنے پاؤں کے ذریعے اُنہیں روند دیتے' ان لوگوں کے سامنے صبح و شام آگ پیش کی جاتی تھی۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: یہ اپنے پیٹ میں سود کھانے والے لوگ ہیں' ان کی مثال اُس شخص کی مانند ہے جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو۔ پھر میں نے دیکھا کہ کچھ خواتین ہیں جو اپنے پاؤں کے بل لٹکی ہوئی ہیں' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کرتی تھیں اور اپنی اولاد کو قتل کر دیا کرتی تھیں۔ پھر ہم دوسرے آسمان کی طرف چڑھے تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے' اُن کے اردگرد اُن کی اُمت میں سے اُن کے پیروکار موجود تھے' اُن کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمک رہا تھا)' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور مجھے

Marfat.com

السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ، يَحْيَى، وَعِيسَى، شَبِيهٌ أَحَدُهُمْ بِصَاحِبِهِ ثِيَابُهُمَا وَشَعْرُهُمَا فَسَلَّمَا عَلَيَّ وَرَحَّبَا بِي، ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا} [مريم: 57]

ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ الْمُحَبَّبُ فِي قَوْمِهِ وَحَوْلَهُ تَبَعٌ كَثِيرٌ مِنْ أُمَّتِهِ فَوَصَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: طَوِيلُ اللِّحْيَةِ، تَكَادُ لِحْيَتُهُ تَمَسُّ سُرَّتَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، ثُمَّ مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَرَحَّبَ بِي، فَوَصَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعْرِ، لَوْ كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصَانِ خَرَجَ شَعْرُهُ مِنْهُمَا، فَقَالَ مُوسَى: يَزْعُمُ النَّاسُ أَنِّي أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهَذَا أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنِّي، وَلَوْ كَانَ وَحْدَهُ لَمْ أُبَالِ وَلَكِنْ كُلُّ نَبِيٍّ وَمَنِ اتَّبَعَهُ مِنْ أُمَّتِهِ، ثُمَّ

خوش آمدید کہا۔ پھر ہم تیسرے آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں دو خالہ زاد بھائی' یعنی حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام موجود تھے' وہ دونوں ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے تھے' اُن کا لباس بھی اور اُن کے بال بھی ایک دوسرے جیسے تھے' اُن دونوں نے مجھے سلام کیا اور اُن دونوں نے مجھے خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر آئے تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور مجھے خوش آمدید کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے اُسے بلند مقام کی طرف اُٹھالیا''۔

(اس سے یہی مراد ہے کہ وہ چوتھے آسمان پر ہیں)۔

پھر ہم پانچویں آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے جو اپنی قوم کے افراد کے درمیان تھے اور اُن کے اردگرد اُن کی اُمت کے بہت سے افراد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ اُن کی داڑھی لمبی تھی' اُن کی داڑھی تقریباً ناف تک آ رہی تھی' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چھٹے آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود تھے' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور خوش آمدید کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک ایسے شخص تھے جن کے بال زیادہ تھے' اگر اُنہوں نے دو قمیصیں بھی پہنی ہوئی ہوتیں تو بھی اُس میں سے اُن کے بال نکل آتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز میں ہوں' حالانکہ یہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجھ سے زیادہ معزز ہیں' اگر وہ

Marfat.com

مَضَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ جَالِسٌ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَقِيلَ لِي: هَذَا مَكَانُكَ وَمَكَانُ أُمَّتِكَ، ثُمَّ تَلَا:

{إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ} [آل عمران: 68]

ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ، فَصَلَّيْتُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ نَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِشَجَرَةٍ إِنْ كَانَتِ الْوَرَقَةُ مِنْهَا لَمُغَطِّيَةٌ هَذِهِ الْأُمَّةَ وَإِذَا فِي أَصْلِهَا عَيْنٌ تَخْرُجُ فَانْشَعَبَتْ شُعْبَتَيْنِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ: أَمَّا هَذَا فَهُوَ نَهَرُ الرَّحْمَةِ، وَأَمَّا هَذَا فَهُوَ الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَاغْتَسَلْتُ مِنْ نَهَرِ الرَّحْمَةِ فَغُفِرَ لِي مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِي وَمَا تَأَخَّرَ، ثُمَّ أُخِذْتُ عَلَى الْكَوْثَرِ حَتَّى دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَإِذَا فِيهَا رُمَّانٌ

اکیلے ہوتے تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی لیکن ہر نبی کے ساتھ اُس کی اُمت کے کچھ افراد تھے جو اُس کی پیروی کرتے تھے۔ پھر ہم ساتویں آسمان کی طرف بڑھے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے جو اپنی پشت کو بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور بولے: نیک نبی کو خوش آمدید! پھر مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کا اور آپ کی اُمت کا ٹھکانہ ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک لوگوں میں سے ابراہیم کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن کی پیروی کی اور یہ نبی ہے اور ایمان والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کا دوست ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) پھر میں بیت المعمور میں داخل ہو گیا' میں نے اُس میں نماز ادا کی' اُس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر قیامت تک دوبارہ اُن کی باری نہیں آتی' پھر میں نے دیکھا تو وہاں ایک درخت موجود تھا کہ اُس کا ایک پتا پوری اُمت کو ڈھانپ لیتا' اُس کی جڑ میں سے ایک چشمہ نکل رہا تھا جس کے دو حصے ہو رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا کہ یہ رحمت کی نہر ہے اور یہ حوضِ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرے گا۔ تو میں نے رحمت کی نہر میں غسل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی' پھر میں نے کوثر کو لیا (یا میں اُس کی طرف آیا) اور میں جنت میں داخل ہو گیا تو اُس میں ایسی چیزیں تھیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں اور کسی انسان کے دل میں اُن کا خیال بھی نہیں آیا ہو گا' اُس میں انار ایسے تھے جیسے مقتبہ اونٹوں کی کھال ہوتی ہے اور اُس میں پرندے یوں

Marfat.com

كَاَنَّهُ جُلُودُ الْاِبِلِ الْمُقَتَّبَةِ. وَاِذَا فِيهَا طَيْرٌ كَاَنَّهَا الْبُخْتُ.

تھے جیسے بختی اونٹ ہوتا ہے۔

فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ هَذِهِ لَطَيْرٌ نَاعِمَةٌ فَقَالَ: آكِلُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا يَا اَبَا بَكْرٍ. وَاِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَاْكُلَ مِنْهَا. وَرَاَيْتُ جَارِيَةً فَسَاَلْتُهَا: لِمَنْ اَنْتِ؟ فَقَالَتْ: لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فَبَشَّرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِي بِاَمْرٍ وَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً. فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: بِمَ اَمَرَكَ رَبُّكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ: ارْجِعْ اِلَى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيفَ. فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَنْ يَقُومُوا بِهَذَا فَرَجَعْتُ اِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَسَاَلْتُهُ. فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا. ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى مُوسَى. فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ اِلَى رَبِّي اِذَا مَرَرْتُ بِمُوسَى حَتَّى فَرَضَ عَلَيَّ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَقَالَ لِي مُوسَى: ارْجِعْ اِلَى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ رَجَعْتُ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ اَوْ قَالَ: مَا اَنَا بِرَاجِعٍ فَقِيلَ لِي: فَاِنَّ لَكَ بِهَذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ صَلَاةً. الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَمَنْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ ثُمَّ لَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً. وَمَنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو پرندہ نعمت والا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! میں اُس میں سے کھاؤں گا اور مجھے یہ اُمید ہے کہ تم بھی اُس میں سے کھاؤ گے۔ میں نے وہاں ایک خاتون دیکھی' اُس سے دریافت کیا کہ تم کس کی بیوی ہو؟ اُس نے جواب دیا: زید بن حارثہ کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اس خاتون کے حوالے سے بشارت دی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے ایک حکم دیا اور مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں' جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کے پروردگار نے آپ کو کیا حکم دیا ہے؟ میں نے کہا: اُس نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا: آپ واپس جائیں! اور اُس سے تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی اُمت انہیں ادا نہیں کر پائے گی۔ میں اپنے پروردگار کی طرف واپس گیا اور اُس سے درخواست کی تو اُس نے مجھے دس معاف کر دیں۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا' پھر میں مسلسل اپنے پروردگار کی طرف جاتا رہا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرتا (تو وہ اور کم کرنے کیلئے کرتے) یہاں تک کہ پروردگار نے مجھ پر پانچ نمازیں فرض کیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کہا کہ آپ اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور تخفیف کی درخواست کریں۔ تو میں نے کہا: اب مجھے واپس جاتے ہوئے حیاء آتی ہے' میں واپس نہیں جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو ان

Marfat.com

عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ وَاحِدَةً

پانچ کے بدلے میں پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا کیونکہ ایک نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے' جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر اُس پر عمل نہ کرے تو اُس کیلئے بھی ایک نیکی نوٹ کی جائے گی اور جو شخص اُس پر عمل کر لے گا تو اُس کیلئے دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی اور جو شخص بُرائی کا ارادہ کرے اور اُس پر عمل نہ کرے تو اُس کیلئے کچھ بھی نوٹ نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ اُس پر عمل کر لے تو اُس کیلئے ایک بُرائی نوٹ کی جائے گی''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

1087- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُسَرَّجًا مُلَجَّمًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: اسْكُنْ، فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ فَارْفَضَّ عَرَقًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس براق لایا گیا' یہ اُس رات کی بات ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر کرائی گئی' اُس پر زین رکھی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی' وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اُچھلنے لگا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اُس سے کہا: تم ٹھہر جاؤ! تم پر ایسا کوئی شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) زیادہ معزز ہو۔ تو وہ (پشیمانی کی وجہ سے) عرق آلود ہو گیا۔

حضرت ابن عباس کی نقل کردہ روایت

1088- أَنْبَأَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

1087- رواه الترمذي: 3130، وصححه الألباني في صحيح الترمذي: 2503.

1088- رواه أحمد 309/1، وعزاه الهيثمي في المجمع 64/1.

Marfat.com

عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ اَوْفَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي قَالَ: ثُمَّ اَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ قَالَ: فَضِقْتُ بِاَمْرِي وَعَلِمْتُ اَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِيَّ فَقَعَدْتُ مُعْتَزِلًا حَزِينًا فَمَرَّ بِي عَدُوُّ اللّٰهِ اَبُو جَهْلٍ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ اِلَيَّ، ثُمَّ قَالَ كَالْمُسْتَهْزِئِ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُسْرِيَ بِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ: فَقَالَ: اِلَى اَيْنَ؟ قُلْتُ: اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ: ثُمَّ اَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: فَلَمْ يُرِهِ اَنَّهُ مُكَذِّبُهُ مَخَافَةَ اَنْ يَجْحَدَ الْحَدِيثَ قَالَ: فَقَالَ: اِنْ دَعَوْتُ اِلَيْكَ قَوْمَكَ اَتُحَدِّثُهُمْ مِثْلَ مَا حَدَّثْتَنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ: يَا مَعْشَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ هَلُمُّوا اِلَيَّ قَالَ: فَانْتُقِضَتِ الْمَجَالِسُ فَجَاءُوا حَتَّى جَلَسُوا اِلَيْهِمَا قَالَ: فَقَالَ اَبُو

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب مجھے رات کے وقت معراج کروائی گئی تو اگلے دن میں مکہ میں موجود تھا' مجھے اپنے معاملہ کی مشکل کا احساس ہوا اور مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے' میں الگ تھلگ پریشان بیٹھا ہوا تھا' میرے پاس سے اللہ کا دشمن ابوجہل گزرا' وہ آیا اور میرے پاس آ کر بیٹھ گیا' پھر اُس نے مذاق اُڑانے کے انداز میں پوچھا: کیا کچھ ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! اُس نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات مجھے سیر کروائی گئی۔ اُس نے دریافت کیا: کہاں کی؟ میں نے جواب دیا: بیت المقدس تک کی۔ ابوجہل نے کہا: اور پھر صبح کے وقت آپ ہمارے درمیان بھی موجود ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: ابوجہل کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ رائے نہیں تھی کہ آپ اُس کے ساتھ غلط بیانی کریں گے' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُن کی بات کا انکار نہ کیا جائے۔ ابوجہل نے کہا: اگر میں آپ کی قوم کو آپ کے پاس بلا کر لاؤں تو کیا آپ اُنہیں بھی وہ بات بیان کریں گے جو آپ نے مجھے بیان کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو ابوجہل نے کہا: اے کعب بن لوی کے خاندان کے لوگو! میرے پاس آؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ محفل بھر گئی اور لوگ آ گئے اور ان دونوں کے پاس بیٹھ گئے تو ابوجہل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: آپ اپنی

Marfat.com

جَهْلٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدِّثْ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُسْرِيَ بِيَ اللَّيْلَةَ فَقَالُوا: إِلَى أَيْنَ؟ فَقُلْتُ: إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالُوا: ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: فَبَيْنَ مُصَفِّقٍ وَآخَرَ وَاضِعٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مُسْتَعْجِبًا لِلْكَذِبِ زَعَمَ، قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا الْمَسْجِدَ؟ قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ مَنْ قَدْ سَافَرَ إِلَى ذَلِكَ الْبَلَدِ وَرَأَى الْمَسْجِدَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَهَبْتُ أَنْعَتُ فَمَا زِلْتُ أَنْعَتُ حَتَّى لُبِسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ قَالَ: فَجِيءَ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَتَّى وُضِعَ دُونَ دَارِ عَقِيلٍ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: أَمَّا النَّعْتُ فَقَدْ أَصَبْتَ

قوم کو بھی وہ بات بیان کیجئے جو آپ نے مجھے بیان کی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات مجھے سیر کرائی گئی۔ لوگوں نے دریافت کیا: کہاں تک کی؟ میں نے جواب دیا: بیت المقدس تک کی۔ لوگوں نے دریافت کیا: پھر آپ صبح ہمارے درمیان بھی موجود ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے حیرانگی کا اظہار کیا' کسی نے تالی پیٹی' کسی نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا' اُن کا یہ گمان تھا کہ یہ غلط بیانی ہے۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: کیا آپ یہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے سامنے اُس مسجد کا نقشہ بیان کریں؟ راوی بیان کرتے ہیں: حاضرین میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جو اُس شہر تک سفر کر کے گئے ہوئے تھے اور اُنہوں نے وہ مسجد دیکھی ہوئی تھی (اور اُنہیں یہ بات معلوم تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی وہاں نہیں گئے ہیں)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے اُن لوگوں کے سامنے اُس کا نقشہ بیان کرنا شروع کیا' میں مسلسل اُن کے سامنے بیان کرتا رہا یہاں تک کہ کسی جگہ پر نقشہ بیان کرنے میں مجھے اُلجھن ہوئی تو وہ مسجد میرے سامنے آ گئی' میں اُس کی طرف دیکھ رہا تھا' وہ عقیل کے گھر کے پیچھے نظر آ رہی تھی' میں اُس کی طرف دیکھ کر (بیان کرتا جا رہا تھا)۔ تو لوگوں نے کہا: جہاں تک نقشہ کی بات ہے تو وہ آپ نے درست بیان کیا ہے۔

حضرت ابوبکر کی تصدیق اور صدیق کا خطاب

1089- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي

امام عبدالرزاق نے معمر کے حوالے سے' زہری کے حوالے سے' عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ جلدی سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بولے: یہ آپ کے آقا' ان کا یہ کہنا ہے کہ گزشتہ رات اُنہیں بیت المقدس تک

Marfat.com

حَدِيثِهِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سَعَى رِجَالٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوا لَهُ: هَذَا صَاحِبُكَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَدْ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَوَ قَالَ ذَاكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَأَنَا أَشْهَدُ إِنْ كَانَ قَالَ ذَاكَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوا: تُصَدِّقُهُ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ الشَّامَ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَرَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَعَمْ، أَنَا أُصَدِّقُهُ بِأَبْعَدَ مِنْ ذَلِكَ، أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَلِذَلِكَ سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: الصِّدِّيقَ

سیر کرائی گئی اور پھر اُسی رات میں وہ واپس بھی آ گئے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اُنہوں نے یہ بات کہی ہے؟ اُن لوگوں نے کہا: جی ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر اُنہوں نے یہ بات کہی ہے تو اُنہوں نے سچ بیان کیا ہوگا۔ اُن لوگوں نے کہا: کیا آپ اُن کی اس بات کو سچ قرار دے رہے ہیں کہ وہ ایک ہی رات میں ''شام'' چلے بھی گئے ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں اس سے زیادہ دور کی باتوں کے حوالے سے بھی اُن کی تصدیق کرتا ہوں' میں تو آسمان کی خبروں کے بارے میں بھی اُن کی تصدیق کرتا ہوں جو صبح وشام آتی ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اسی لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ''صدیق'' کا خطاب دیا گیا۔

امام آجری کی بحث

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ مَيَّزَ جَمِيعَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرِي لَهُ عَلِمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَسْرَى بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَيْهِ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ، لَا أَنَّ الْإِسْرَاءَ كَانَ مَنَامًا وَذَلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ لَوْ قَالَ: وَهُوَ بِالْمَشْرِقِ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي بِالْمَغْرِبِ لَمْ يُرَدَّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ وَلَمْ يُعَارَضْ وَإِذَا قَالَ: كُنْتُ لَيْلَتِي بِالْمَغْرِبِ، لَكَانَ قَوْلُهُ كَذِبًا، وَكَانَ قَدْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جو شخص ان تمام روایات کو جمع کرے جو ہم نے ذکر کی ہیں' وہ یہ بات جان لے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جسم اور عقل سمیت سیر کروائی گئی تھی' ایسا نہیں ہے کہ یہ سفر نیند کے عالم میں (خواب کے دوران ہوا تھا) اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جو مشرق میں موجود ہو' وہ یہ کہے کہ میں خواب میں گزشتہ رات مغرب چلا گیا تھا تو اُس کے قول کو مسترد نہیں کیا جائے گا اور کوئی بھی اُس کے مدمقابل نہیں آئے گا' اور اگر وہ شخص یہ کہے کہ گزشتہ رات میں مغرب میں تھا تو اب اُس کا قول جھوٹ شمار ہوگا اور یہ کہا جائے گا کہ تم نے ایک بڑی بات کہی ہے جبکہ وہ شہر اتنی دور ہو کہ

Marfat.com

تَقَوَّلَ بِعَظِيمٍ اِذَا كَانَ مِثْلُ ذَلِكَ الْبَلَدِ غَيْرَ وَاصِلٍ اِلَيْهِ فِي لَيْلَتِهِ لَا خِلَافَ فِي هَذَا، فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ: لِاَبِي جَهْلٍ وَلِسَائِرِ قَوْمِهِ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنِّي بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ عَلَى وَجْهِ الْمَنَامِ لَقَبِلُوا مِنْهُ ذَلِكَ وَلَمْ يَتَعَجَّبُوا مِنْ قَوْلِهِ وَلَقَالُوا لَهُ: صَدَقْتَ وَذَلِكَ اَنَّ الْاِنْسَانَ قَدْ يَرَى فِي النَّوْمِ كَاَنَّهُ فِي اَبْعَدِ مِمَّا اَخْبَرْتَنَا وَلَكِنَّهُ لَمَّا قَالَ لَهُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ كَانَ خِلَافًا لِلْمَنَامِ عِنْدَ الْقَوْمِ وَكَانَ هَذَا فِي الْيَقَظَةِ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ، فَقَالُوا لَهُ: فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ ذَهَبْتَ اِلَى الشَّامِ وَاَصْبَحْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا؟ ثُمَّ قَوْلُهُمْ: لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: هَذَا صَاحِبُكَ يَزْعُمُ اَنَّهُ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ رَجَعَ مِنْ لَيْلَتِهِ وَقَوْلُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَهُمْ وَمَا رَدَّ عَلَيْهِمْ، كُلُّ هَذَا دَلِيلٌ لِمَنْ عَقَلَ وَمَيَّزَ عَلِمَ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهُ اَسْرَى بِهِ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ وَشَاهَدَ جَمِيعَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ، وَدُخُولُهُ الْجَنَّةَ، وَجَمِيعُ مَا رَاَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَفَرَضَ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ كُلُّ ذَلِكَ لَا

وہاں ایک رات میں پہنچا نہ جا سکتا ہو' اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تو اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل سے اور دیگر لوگوں سے یہ کہا ہوتا کہ میں نے گزشتہ رات خواب میں یہ دیکھا گویا کہ میں بیت المقدس میں موجود ہوں' تو اُن لوگوں نے آپ کی اس بات کو قبول کر لینا تھا اور آپ کی اس بات پر حیرانگی کا اظہار نہیں کرنا تھا اور آپ کو یہ کہنا تھا کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کیونکہ آدمی نیند کے دوران اس سے زیادہ دور کی چیز بھی دیکھ سکتا ہے جو آپ نے ہمیں بیان کی ہے۔ لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے یہ فرمایا کہ گزشتہ رات مجھے بیت المقدس کی سیر کروائی گئی' تو اب اُن لوگوں کے نزدیک یہ واقعہ نیند کا نہیں تھا' یہ بیداری کا واقعہ تھا اور یہ سیر آپ کے جسم اور عقل سمیت ہوئی تھی' اسی لیے اُن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: کیا ایک ہی رات میں آپ ''شام'' چلے بھی گئے اور صبح پھر ہمارے درمیان موجود ہیں۔ پھر اُن لوگوں کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا کہ آپ کے آقا یہ کہتے ہیں کہ اُنہیں بیت المقدس تک سیر کرائی گئی اور پھر اُسی رات وہ واپس بھی آ گئے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جواب' جو اُنہوں نے اُن لوگوں کو دیا' یہ سب اس بات کی دلیل ہیں اُس شخص کیلئے جو عقل رکھتا ہے اور تمیز کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ خصوصیت عطا کی ہے کہ آپ کی جسم اور آپ کی عقل سمیت آپ کو سیر کروائی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمانوں میں جو کچھ بھی دیکھا اُن سب کا آپ نے مشاہدہ کیا' آپ جنت میں داخل ہوئے' آپ نے اپنے پروردگار کی تمام نشانیوں کو دیکھا' پروردگار نے آپ پر نماز فرض کی۔ ان سب کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ نیند کے دوران ہوا' بلکہ یہ جسم اور عقل سمیت ہوا تھا

Marfat.com

يُقَالُ مَنَامٌ بَلْ بِجَسَدِهِ وَعَقْلِهِ، وَفَضْلَةٌ خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهَا. فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مَنَامٌ. فَقَدْ أَخْطَأَ فِي قَوْلِهِ وَقَصَّرَ فِي حَقِّ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَدَّ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ وَتَعَرَّضَ لَعَظِيمٍ وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ

اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی ہے' جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ ایسا نیند کے دوران ہوا تھا تو وہ اپنی بات میں غلطی کرتا ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کوتاہی کرتا ہے' قرآن وسنت (سے ثابت ہونے والے مفہوم) کو مسترد کرتا ہے اور ایک بڑی بات کے درپے ہوتا ہے۔ باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل ہوسکتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّؤْيَةِ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو یہ خصوصیت عطا کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا' اس کا تذکرہ

1090- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اصْطَفَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْخُلَّةِ، وَاصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكَلَامِ، وَاصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّؤْيَةِ

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کے طور پر منتخب کیا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کیلئے منتخب کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیدار کیلئے منتخب کیا''۔

سورۂ نجم کی آیت کی وضاحت

1091- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

Marfat.com

الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْأُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

{وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى}

[النجم: 13]

قَالَ: رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس (نبی) نے اُسے (یعنی حق کا جلوہ) دوسری مرتبہ دیکھا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

1092- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان

1093- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیج کر اُن سے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے

1092- رواه أحمد 285/1، والترمذي: 3276، وابن أبي عاصم في السنة: 439، وأخرجه الألباني في صحيح الترمذي: 2614.

Marfat.com

عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ: هَلْ رَاَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: اَنْ نَعَمْ. فَرَدَّ اِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَسُولَهُ اَنْ كَيْفَ رَآهُ؟ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنَّهُ رَآهُ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ مِنْ دُونِهِ فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ ذَهَبٍ يَحْمِلُهُ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: مَلَكٌ فِي صُورَةِ رَجُلٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ نَسْرٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ اَسَدٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ ثَوْرٍ

پروردگار کو دیکھا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں جواب دیا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے قاصد کو دوبارہ اُن کے پاس بھیجا اور دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے کیسے دیکھا تھا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں جواب بھجوایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو ایک سرسبز باغ میں دیکھا تھا جس کا فرش سونے کا بنا ہوا تھا' پروردگار سونے کی بنی ہوئی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اُس کرسی کو چار فرشتوں نے اُٹھایا ہوا تھا' ایک فرشتہ کی شکل انسان جیسی تھی' ایک فرشتہ کی شکل باز جیسی تھی' ایک فرشتہ کی شکل شیر جیسی تھی اور ایک فرشتہ کی شکل بیل جیسی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جواب

1094- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: بَعَثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ: هَلْ رَاَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَبَعَثَ اِلَيْهِ: اَنْ نَعَمْ. قَدْ رَآهُ فَرَدَّ رَسُولَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیج کے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں جواب بھجوایا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے قاصد کو دوبارہ واپس بھیجا اور دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے کیسے دیکھا تھا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب بھجوایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو

Marfat.com

اِلَيْهِ، فَقَالَ: فَكَيْفَ رَآهُ؟ قَالَ: رَآهُ عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ ذَهَبٍ، تَحْمِلُهُ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: مَلَكٌ فِي صُورَةِ رَجُلٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ اَسَدٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ ثَوْرٍ، وَمَلَكٌ فِي صُورَةِ نَسْرٍ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ دُونَهُ فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ

دیکھا کہ وہ سونے کی بنی ہوئی کرسی پر ہے اور اُس کرسی کو چار فرشتوں نے اُٹھایا ہوا ہے' ایک فرشتہ آدمی کی شکل کا تھا' ایک فرشتہ شیر کی شکل کا تھا' ایک فرشتہ بیل کی شکل کا تھا اور ایک فرشتہ باز کی شکل کا تھا اور پروردگار اُس وقت ایک سرسبز باغ میں موجود تھا اور اُس کے آگے سونے کا فرش تھا۔

اُمیہ بن ابوصلت کے شعر کی تصدیق

1095- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْشَدَ قَوْلَ: اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ الثَّقَفِيِّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیہ بن ابوصلت ثقفی کا یہ شعر پڑھا:

رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِهِ
وَالنَّسْرُ لِلْاُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

''ایک آدمی اور اُس کے دائیں پاؤں کے نیچے بیل اور دوسری طرف باز اور گھات لگائے ہوئے شیر''۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔

1096- وَحَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعُطَارِدِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1095- رواه أحمد 256/1. وذكره الهيثمي في المجمع 127/8. وضعفه الألباني في تخريج أحاديث السنة: 579.

1096- انظر السابق.

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَنْشَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ:

رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِهِ
وَالنَّسْرُ لِلْاُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمیہ بن ابوصلت کا یہ شعر پڑھا:

''ایک آدمی اور بیل اُس کے دائیں پاؤں کے نیچے اور باز دوسری طرف اور گھات لگائے ہوئے شیر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس نے سچ کہا ہے۔

عکرمہ کا جواب

1097- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ الْاُشْنَانِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ: هَلْ رَاَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: نَعَمْ فَمَا زَالَ يَقُولُ: رَآهُ، حَتَّى انْقَطَعَ نَفَسُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عباد بن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو سنا' اُن سے سوال کیا گیا:

کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور وہ یہ اُس وقت تک کہتے رہے کہ میں نے دیکھا کہ اُن کی سانس پھول گئی۔

پروردگار سے مکالمہ

1098- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَاِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1098- رواہ الترمذی: 3231، وأحمد 1/368، وصححه الألبانی فی ارواء الغلیل: 684.

Marfat.com

اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اللجْلَاجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

رَاَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ؟، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلَى؟ قُلْتُ: رَبِّ فِي الْكَفَّارَاتِ، الْمَشْيِ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَاِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ، وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

''میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا اُس نے فرمایا: اے محمد! ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: اے پروردگار! کفارات کے بارے میں اور زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر باجماعت نماز کیلئے جانے کے بارے میں اور ناپسندیدہ صورتِ حال میں اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں' کہ جو شخص ان کی حفاظت کرے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جائے گا جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا۔

پروردگار کا فرمان

1099- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اللجْلَاجِ، اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَدَا يَوْمًا عَلَى اَصْحَابِهِ مُسْتَبْشِرًا يَعْرِفُونَ فِي وَجْهِهِ السُّرُورَ، فَقَالَ لَهُمْ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے (اس بارے میں دریافت کیا)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بتایا:

1099- انظر السابق۔

Marfat.com

اِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَتَانِي اللَيْلَةَ فِي اَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، يَخْتَصِمُونَ فِي الْكَفَّارَاتِ الْمَشْيِ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَاِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ، فَقَالَ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ، مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

''گزشتہ رات میرا پروردگار (خواب میں) میرے پاس سب سے خوبصورت شکل وصورت میں آیا اور فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں! اے میرے پروردگار! سعادت تیری طرف سے حاصل ہوسکتی ہے۔ پروردگار نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اے میرے پروردگار! وہ کفارات کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں اور باجماعت نماز کیلئے پیدل چل کر جانے کے بارے میں اور شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ پروردگار نے فرمایا: اے محمد! تم نے ٹھیک کہا ہے! جو شخص ایسا کرے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جائے گا جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''۔

تفصیلی روایت

1100- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ اللجْلَاجِ، يُحَدِّثُ مَكْحُولًا، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَايِشٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

1100- رواہ أحمد 378/5.

Marfat.com

رَاَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي اَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ لِي: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلَى يَا مُحَمَّدُ؟ قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ اَيْ رَبِّي قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلَى؟ قُلْتُ: اَنْتَ اَعْلَمُ اَيْ رَبِّ، فَوَضَعَ كَفَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ تَلَا:

{وَكَذَلِكَ نُرِي اِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ}

ثُمَّ قَالَ لِي: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلَى يَا مُحَمَّدُ؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ: وَمَا الدَّرَجَاتُ؟ قُلْتُ: الْمَشْيُ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ خَلْفَ الصَّلَوَاتِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ قَالَ: وَفِيمَ؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قُلْتُ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَبَذْلُ السَّلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، قَالَ: قُلِ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْحَسَنَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينَ، وَاَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ، وَتَغْفِرَ لِي، وَتَرْحَمَنِي، وَاِذَا اَرَدْتَ

''میں نے (خواب میں) اپنے پروردگار کو سب سے زیادہ خوبصورت شکل وصورت میں دیکھا' اُس نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! ملاءاعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے عرض کی: تُو زیادہ بہتر جانتا ہے! میرے پروردگار! تو اُس نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے وہ جان لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھا دی تا کہ وہ یقین رکھنے والوں میں رہے''۔

پھر پروردگار نے فرمایا: اے محمد! ملاءِ اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: درجات کے بارے میں۔ اُس نے دریافت کیا: درجات سے مراد کیا ہے؟ میں نے عرض کی: باجماعت نماز کیلئے پیدل چل کر جانا' نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا' سخت سردی میں اچھی طرح وضو کرنا۔ اُس نے دریافت کیا: اور کس چیز کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: کفارات کے بارے میں۔ اُس نے دریافت کیا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کی: کھانا کھلانا' سلام پھیلانا اور اُس وقت نماز ادا کرنا جب لوگ سو رہے ہوں۔ پروردگار نے فرمایا: تم یہ کہو!

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ میں نیکیاں کروں اور گناہوں کو ترک کردوں اور مسکینوں سے محبت رکھوں اور یہ کہ تُو میری توبہ قبول کرلے اور میری مغفرت کردے اور مجھ پر رحم کرے اور جب

Marfat.com

بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي وَاَنَا غَيْرُ مَفْتُونٍ،

تُو کسی قوم کے درمیان آزمائش پیدا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے ایسی حالت میں موت دینا کہ میں اُس آزمائش سے محفوظ رہوں"۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَعَلَّمُوهُنَّ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُنَّ لَحَقٌّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ کلمات سیکھ لو' اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ کلمات حق ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ مَا فَضَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْكَرَامَاتِ عَلَى جَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں جو فضیلت عطا کی جس کا تعلق مختلف بزرگیوں سے ہے اور یہ فضیلت تمام انبیاء پر عطا ہوئی ہے

1101- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کے حوالے سے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي: اُرْسِلْتُ اِلَى الْاَبْيَضِ وَالْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي، وَاُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

"مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں' مجھے ہر سفید فام' سیاہ فام اور سرخ فام کی طرف مبعوث کیا گیا' میرے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا' رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال قرار نہیں دیا گیا تھا اور مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے"۔

1101- والحدیث حسنه الألبانی فی الارواء: 285.

Marfat.com

زمین کی کنجیاں عطا ہونا

1102- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ قُلْنَا: مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ، وَسُمِّيتُ اَحْمَدَ، وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا، وَجُعِلَتْ اُمَّتِي خَيْرَ الْاُمَمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے محمد بن علی بن حنفیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اُنہوں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا ہے جو انبیاء میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' مجھے زمین کی کنجیاں دی گئیں' میرا نام احمد رکھا گیا' میرے لیے مٹی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا اور میری اُمت کو سب سے بہتر اُمت بنایا گیا''۔

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

1103- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الطَّرِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1102- رواہ أحمد 98/1۔

1103- رواہ مسلم: 522۔

Marfat.com

حُعلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تربتها [illegible] وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَاُوتِيتُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ اَحَدٌ مِنْهُ قَبْلِي وَلَا يُعْطَى اَحَدٌ مِنْهُ بَعْدِي

''ہمیں دیگر لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت عطا کی گئی ہے' ہمارے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے' ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند قرار دیا گیا ہے اور مجھے سورۂ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں جو عرش کے نیچے موجود خزانے سے عطا کی گئی ہیں' مجھ سے پہلے کسی کو ان میں سے کچھ بھی عطا نہیں کیا گیا اور میرے بعد ان میں سے کچھ بھی عطا نہیں کیا جائے گا''۔

اُمتِ مسلمہ کی خصوصیت

1104- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، وَهَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمَدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ مَسْجِدًا، وَجُعِلَ تُرَابُهَا لَنَا طَهُورًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَاُوتِيتُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ اَحَدٌ قَبْلِي وَلَا اَحَدٌ

''ہمیں دیگر لوگوں پر تین حوالے سے فضیلت دی گئی ہے' ہمارے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز بنایا گیا ہے اور اُس کی مٹی کو ہمارے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے اُس وقت جب ہمیں پانی نہیں ملتا اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند بنایا گیا ہے اور مجھے عرش کے نیچے موجود خزانے سے سورۂ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں' ان میں سے کچھ بھی مجھ سے پہلے کسی کو

1104- انظر السابق۔

Marfat.com

بَعْدِی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچ خصوصیات

1105- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَمِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اُعْطِيتُ خَمْسًا فَلَا اَقُولُ فَخْرًا: بُعِثْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَاُحِلَّ لِيَ الْمَغْنَمُ، وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ قَبْلِي، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَهُوَ يَسِيرُ اَمَامِي مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَاُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ فَاَخَّرْتُهَا لِاُمَّتِي وَهِيَ اِنْ شَاءَ اللهُ نَائِلَةٌ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' مجھے ہر سرخ وسیاہ فام کی طرف مبعوث کیا گیا' میرے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا' میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں ہوا' رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور یہ رعب ایک ماہ کے فاصلہ سے (دشمن کو لاحق ہو جاتا ہے) اور مجھے شفاعت عطا کی گئی' میں نے اپنی اُمت کیلئے اُسے اختیار کیا ہے' اگر اللہ نے چاہا تو وہ ہر شخص کو نصیب ہوگی جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھ خصوصیات

1106- وَاَنْبَاَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل

1105- رواہ أحمد 350/1 وابن أبي شيبة 303/6.

1106- رواہ مسلم: 523.

Marfat.com

عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ

کرتے ہیں:

''مجھے دیگر انبیاء پر چھ حوالوں سے فضیلت عطا کی گئی ہے' مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے' رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا' میرے لیے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز قرار دیا گیا' مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور میرے ذریعہ انبیاء (کی بعثت) کے سلسلہ کو ختم کیا گیا''۔

1107- اَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَنِي عَلَى الْاَنْبِيَاءِ، اَوْ قَالَ: اُمَّتِي عَلَى الْاُمَمِ بِاَرْبَعٍ: اَرْسَلَنِي اِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَجَعَلَ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَاَيْنَمَا اَدْرَكَتِ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِي الصَّلَاةُ فَاِنَّهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طَهُورُهُ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ مَسِيرَةَ شَهْرٍ قُذِفَ فِي قُلُوبِ اَعْدَائِي وَاُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے دیگر انبیاء پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میری اُمت کو دیگر تمام اُمتوں پر چار حوالوں سے فضیلت عطا کی ہے' اُس نے مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا ہے' اُس نے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے تو میری اُمت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کو پائے گا تو وہ جگہ اُس کے نماز ادا کرنے کی ہوگی اور وہیں وہ طہارت حاصل کر سکے گا اور ایک ماہ کے فاصلہ سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی جو میرے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دیا گیا اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا''۔

1107- رواہ الترمذی: 1553، وصححہ الألبانی فی الارواء 316/1.

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے
جو بڑا مہربان' نہایت رحم والا ہے!

يقول عمر بن ابراهيم عفا الله عنه: أنبأنا الفيه أبو الحسن أحمد بن مقبل الدثنى غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين سنة عشرين وستمائة.قال: حدثنا الفقيه الامام أبو الحسن أحمد بن محمد بن عبد الله بن مسعود بن سلمة البريهى ثم السكسكى رحمة الله عليه فى مدينة أب فى أيام من شهر ذى الحجة سنة ثمانى وسبعين وخمسمائة. قال: أنبأنا الفقيه الحافظ أبو الحسن على بن أبى بكر بن التُّبع بن فضيل رحمة الله. قال: أنبأنا الشيخ الفيه أسعد بن خير بن يحيى بن عيسى بن ملامس رحمه الله عن أبيه خير بن يحيى، قال: حدثنا أبو بكر أحمد بن محمد البزار المكى، عن محمد بن الحسين، الآجرى رحمة الله عليه

قال محمد بن الحسين رحمه الله:

عمر بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: ابوالحسن احمد بن مقبل الدثنی نے ہمیں یہ بات بتائی' اللہ تعالیٰ اُنہیں اور اُن کے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کرے! یہ 620ہجری کی بات ہے' وہ بیان کرتے ہیں: فقیہ' امام ابوالحسن احمد بن محمد بن عبداللہ بن مسعود بن سلمہ بریہی ثم سکسکی نے ''اب'' نامی شہر میں ذوالحج کے مہینہ میں 578ہجری میں ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: فقیہ' حافظ ابوالحسن علی بن ابوبکر بن تبع بن فضیل نے ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: شیخ فقیہ اسد بن خیر بن یحییٰ بن عیسیٰ بن لامس نے اپنے والد خیر بن یحییٰ کے حوالے سے ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: ابوبکر احمد بن محمد بزار مکی نے امام محمد بن حسین آجری کے حوالے سے ہمیں یہ بات بتائی۔

امام محمد بن حسین آجری بیان کرتے ہیں:

Marfat.com

بَابُ ذِكْرِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ مِمَّا شَاهَدَهُ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا خَصَّهُ بِهَا مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اُن دلائل (یعنی معجزات) کا تذکرہ جن کا مشاہدہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا' یہ وہ معجزات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیے

1108- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ اَبْصَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ بَطْنَهُ مِنَ الْجُوعِ بِحَجَرٍ، فَخَرَجَ اِلَى اَهْلِهِ فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ لَوْ صَنَعْتِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَاِنِّي رَاَيْتُهُ عَصَبَ بَطْنَهُ مِنَ الْجُوعِ بِحَجَرٍ فَصَنَعْتُ لَهُ شَيْئًا قَدْ ذَكَرَهُ الصَّلْتُ فَانْطَلَقْتُ فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ: قُومُوا فَقَامَ ثَمَانُونَ رَجُلًا، فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّمَا هِيَ خُبْزَةُ شَعِيرٍ صَنَعْتُهَا لَكَ فَقَالَ: ادْعُ بِهَا فَجَاءَ بِالْخُبْزَةِ فَدَعَا عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فَاَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَمَاعَةُ اَصْحَابِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے اور بولے: اے اُم سلیم! اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کھانا تیار کر دو (تو یہ مناسب ہوگا) کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا۔ تو سیدہ اُم سلیم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تھوڑا سا کھانا تیار کر دیا' جس کا ذکر صلت بن مسعود نامی راوی نے کیا ہے۔ (آگے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) میں گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا تو آپ نے اہلِ صفہ سے فرمایا: تم لوگ بھی اُٹھو! تو اسّی افراد اُٹھ گئے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ جَو کی ایک روٹی ہے جو میں نے آپ کیلئے تیار کروائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اسے لے کر آؤ! تو وہ روٹی کو لے آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کیلئے برکت کی دعا کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے تمام صحابہ نے اُسے کھایا یہاں تک کہ وہ لوگ سیر ہو گئے اور گھر والوں نے بھی اُسے کھایا وہ بھی سیر ہو

1108- رواه الترمذی:2372 وعزاه الهيثمی فی المجمع 307/8 للطبرانی فی الأوسط خرجه الألبانی فی الصحيحة:615.

Marfat.com

حَتَّى شَبِعُوا. وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ حَتَّى شَبِعُوا وَاَهْدَيْنَا

گئے اور پھر ہم نے وہ روٹی تحفہ کے طور پر (پڑوس وغیرہ میں) بھجوائی۔

حضرت ابوطلحہ کے گھر کا واقعہ

1109- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا اَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ وَرِدَاءٍ تَبِينُ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ اَرْسَلَتْنِي اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُو طَلْحَةَ اَرْسَلَكَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا قَالَ: فَانْطَلَقَ، وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ اَبُو

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی اہلیہ) سیدہ اُم سلیم سے کہا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس ہوئی ہے جو شاید بھوک کی وجہ سے ہے' تو کیا تمہارے پاس (پکانے کیلئے) کچھ ہے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُس خاتون نے جَو کی کچھ ٹکیاں نکالیں اور پھر اپنی چادر لے کر اُس کے نصف حصہ میں روٹیاں لپیٹ دیں اور چادر کا نصف حصہ کھلا تھا' پھر اُنہوں نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں موجود پایا' آپ کے پاس کچھ افراد تھے' میں اُن کے پاس آ کر کھڑا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ابوطلحہ نے تمہیں بھجوایا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آس پاس موجود لوگوں سے کہا: تم لوگ اُٹھو! راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوئے' میں ان حضرات کے آگے چلتا ہوا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُنہیں اس صورتِ حال کے بارے میں بتایا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اُم سلیم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے جو ہم اُن

1109- رواہ البخاری:3578، ومسلم:1612، والترمذی:3634.

Marfat.com

طَلْحَةَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتِ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو طَلْحَةَ، حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا اُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكِ؟ فَاَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ فَقَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ، فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ حَتَّى شَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ اَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

سب لوگوں کو کھلائیں۔ تو سیدہ اُم سلیم نے جواب دیا: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا کر ملے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے اور گھر کے اندر داخل ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُم سلیم! تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ لے آؤ۔ تو سیدہ اُم سلیم وہ روٹیاں لے آئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت اُن کے ٹکڑے کیے گئے' سیدہ اُم سلیم نے کُپی میں سے اُس پر گھی نچوڑا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے بارے میں جو اللہ کو منظور تھا' وہ پڑھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہا' اُن لوگوں نے کھانا کھالیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو کر نکل گئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہو۔ اُنہوں نے بھی کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کیلئے کہو۔ یوں اُن تمام لوگوں نے کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے' اُس وقت اُن لوگوں کی تعداد ستّر یا شاید اسّی تھی۔

حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کا واقعہ

1110- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْوَرْدِ، عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیلئے کھانا تیار کیا جو ان دونوں حضرات کیلئے کافی تھا' میں ان دونوں کے پاس وہ کھانا لے کر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور انصار کے معززین میں سے تیس افراد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوایوب انصاری

Marfat.com

صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْرَ مَا يَكْفِيهِمَا فَاَتَيْتُهُمَا بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي ثَلَاثِينَ مِنْ اَشْرَافِ الْاَنْصَارِ قَالَ: فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيَّ، مَا عِنْدِي شَيْءٌ اَزِيدُهُ قَالَ: فَكَاَنِّي تَثَاقَلْتُ، فَقَالَ: اذْهَبْ وَادْعُ لِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ اَشْرَافِ الْاَنْصَارِ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا، فَقَالَ: اطْعَمُوا فَاَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا، ثُمَّ شَهِدُوا اَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، ثُمَّ بَايَعُوهُ قِبَلَ اَنْ يَخْرُجُوا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي سِتِّينَ مِنْ اَشْرَافِ الْاَنْصَارِ قَالَ اَبُو اَيُّوبَ: فَوَاللهِ لَاَنَا بِالسِّتِّينَ اَجْوَدُ مِنِّي بِالثَّلَاثِينَ قَالَ: فَدَعَوْتُهُمْ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَفَّعُوا فَاَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا، ثُمَّ شَهِدُوا اَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَبَايَعُوهُ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجُوا ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي تِسْعِينَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: فَلَاَنَا اَجْوَدُ مِنِّي بِالتِّسْعِينَ مِنِّي بِالسِّتِّينَ وَالثَّلَاثِينَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا، ثُمَّ شَهِدُوا اَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَبَايَعُوهُ قِبَلَ اَنْ يَخْرُجُوا قَالَ: فَاَكَلَ مِنْ طَعَامِي مِائَةٌ وَثَمَانُونَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس سے بڑی پریشانی ہوئی کیونکہ میرے پاس تو اُس سے زیادہ اور کچھ نہیں تھا۔ میں ابھی اسی پریشانی میں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور انصار کے معززین میں سے تیس افراد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں نے اُن حضرات کو بلایا' وہ لوگ آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کھانا کھاؤ۔ اُن لوگوں نے کھانا کھایا اور واپس چلے گئے' اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں' اُنہوں نے نکلنے سے پہلے آپ کی بیعت بھی کی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور انصار کے معززین میں سے ساٹھ افراد کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ساٹھ افراد تو میرے نزدیک تیس کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھے' میں اُنہیں بلا کر لے آیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ شروع کرو! (یعنی کھانا کھاؤ) اُنہوں نے بھی کھانا کھایا اور واپس چلے گئے' اُنہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور جانے سے پہلے آپ کی بیعت کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور میرے پاس نوّے انصار کو بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ساٹھ اور تیس کے مقابلہ میں تو نوّے افراد میرے نزدیک کہیں زیادہ تھے' میں اُن کو بھی بلا کر لایا' اُنہوں نے بھی کھانا کھایا اور کھا کر واپس گئے اور اُنہوں نے جانے سے پہلے اس بات کی گواہی دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کی بیعت بھی کی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو یوں میرے کھانے سے 180 افراد نے کھانا کھایا اور اُن سب کا تعلق انصار سے تھا۔

Marfat.com

حضرت سمرہ بن جندب کا مشاہدہ

1111- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: اَنْبَانَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ. عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُتِيَ بِقَصْعَةٍ فِيهَا لَحْمٌ فَتَعَاقَبُوهَا مِنْ غُدْوَةٍ اِلَى الظُّهْرِ. يَقُومُ قَوْمٌ وَيَقْعُدُ آخَرُونَ قَالَ: فَقِيلَ لِسَمُرَةَ: هَلْ كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هَا هُنَا وَاَشَارَ اِلَى السَّمَاءِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ٹکڑا لایا گیا جس میں گوشت موجود تھا تو اُسے کھانے کیلئے لوگ صبح سے لے کر دوپہر تک یکے بعد دیگرے آتے رہے' ایک قوم اُٹھتی تھی اور دوسرے آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا وہ بڑھ رہا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تمہیں کس بات پر حیرانگی ہو رہی ہے! اُس میں اس طرف سے اضافہ ہو رہا تھا' اُنہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

ایک غزوہ کا واقعہ

1112- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُومِيِّ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ. عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَاَصَابَتِ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

مطلب بن عبداللہ' عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری کے حوالے سے' اُن کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''ایک جنگ میں شرکت کیلئے جاتے ہوئے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے' لوگوں کو بھوک لاحق ہو گئی' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1111- رواہ الترمذی: 3629. وخرجہ الألبانی فی صحیح الترمذی: 2866.

1112- رواہ ابن حبان فی موارد الظمأن 31/1.

Marfat.com

فَاسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي نَحْرِ بَعْضِ ظُهُورِهِمْ، وَقَالُوا: يُبَلِّغُنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ بِنَا إِذَا لَقِينَا عَدُوَّنَا رِجَالًا وَلَكِنْ إِنْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؛ أَنْ تَدْعُوَ النَّاسَ بِبَقِيَّةِ أَزْوَادِهِمْ فَتَجْمَعَهَا ثُمَّ تَدْعُوَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُبَلِّغُنَا بِدَعْوَتِكَ أَوْ يُبَارِكُ لَنَا فِي دَعْوَتِكَ، فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِبَقِيَّةِ أَزْوَادِهِمْ فَجَاءُوا بِهِ يَجِيءُ الرَّجُلُ بِالْحَثْيَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَفَوْقَ ذَلِكَ قَالَ: فَكَانَ أَعْلَاهُمُ الَّذِي جَاءَ الصَّاعَ مِنَ التَّمْرِ فَجَمَعَهُ عَلَى نِطَعٍ ثُمَّ دَعَا النَّاسَ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَمَا بَقِيَ فِي الْجَيْشِ وِعَاءٌ إِلَّا مَلَأَهُ وَبَقِيَ مِثْلَهُ. فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، وَأَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهِمَا إِلَّا حَجَبَتَاهُ عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی سواریوں کے جانوروں میں سے کچھ کو قربان کرلیں۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی صورتِ حال سے دوچار کر دیا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسی صورت میں ہمارا کیا بنے گا کہ جب ہم دشمن کے سامنے پیادہ ہوکر جائیں گے' یارسول اللہ! اس لیے مناسب یہ ہے کہ آپ لوگوں کو یہ فرمائیں کہ وہ اپنے زادِسفر میں سے بچی ہوئی تمام باقی چیزیں لے کر آئیں' آپ اُنہیں ایک جگہ اکٹھا کر کے اُن میں برکت کی دعا کریں تو آپ کی دعا کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ یہ چیزیں ہمارے لیے پوری کر دے گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ کی دعا کی وجہ سے ہمارے لیے برکت رکھ دے گا۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگوں سے کہا کہ وہ باقی بچ جانے والا تمام زادِسفر لے کر آئیں۔ وہ لوگ وہ چیزیں لے کر آئے' کوئی شخص مٹھی بھر اناج لے کر آیا' کوئی اس سے کچھ زیادہ لے کر آیا' جو شخص سب سے زیادہ لے کر آیا تھا وہ کھجور کا ایک صاع لے کر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سب چیزیں ایک دسترخوان پر اکٹھی کر دیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اپنے برتن لانے کیلئے کہا۔تو اُس وقت لشکر میں موجود ہر برتن بھر گیا اور پھر بھی اُتنی ہی چیزیں باقی رہ گئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو بھی مؤمن بندہ ان دونوں باتوں پر ایمان رکھتے ہوئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

Marfat.com

حاضر ہوگا تو یہ دونوں اُس کیلئے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گے''۔

حضرت ابوہریرہ کی روایت

1113- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَكَوْنَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَقَالَ: اجْمَعُوا اَزْوَادَكُمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْحِفْنَةِ مِنَ التَّمْرِ، وَبِالْحِفْنَةِ مِنَ السَّوِيقِ، وَطَرَحُوا الْاَنْطَاعَ وَالْعَبَاءَ اَوْ قَالَ الْاَكْسِيَةَ فَوَضَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ:

كُلُوا. فَاَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا، وَاَخَذْنَا فِي مَزَاوِدِنَا، ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، مَنْ جَاءَ بِهِمَا غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ اپنا زادِ سفر اکٹھا کرو۔ تو کوئی شخص مٹھی بھر کھجوریں لے آیا' کوئی مٹھی بھر جَو لے آیا' اُن سب نے انہیں ایک دسترخوان پر ڈال دیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عباء پر یا چادر پر ڈال دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُس پر رکھا اور پھر ارشاد فرمایا:

''تم لوگ کھاؤ! تو ہم نے کھانا شروع کیا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور ہم نے اُسے اپنے زادِ سفر کے طور پر بھی حاصل کر لیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں' جو شخص ان دونوں (کلمات) کو لے کر آئے گا جبکہ وہ ان دونوں میں شک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

حضرت ابن عباس کی روایت

1114- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ اَيْضًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1113- رواه مسلم: 27، وأحمد 421/2.

1114- رواه أحمد 305/1.

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ خُثَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّا فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ بَلَغَهُ اَنَّ قُرَيْشًا تَقُولُ: مَا يَتَتَابَعُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ هَزْلًا وَلَا ضَعْفًا. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ انْتَحَرْنَا مِنْ ظَهْرِنَا، فَاَكَلْنَا مِنْ لُحُومِهَا وَشُحُومِهَا اَصْبَحْنَا غَدًا اِذَا غَدَوْنَا عَلَى الْقَوْمِ وَبِنَا جَمَامٌ فَقَالَ: لَا وَلَكِنِ ايْتُونِي بِفَضْلِ اَزْوَادِكُمْ فَبَسَطُوا اَنْطَاعًا فَصَبُّوا عَلَيْهَا مَا فَضَلَ مِنْ اَزْوَادِهِمْ، فَدَعَا لَهُمْ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، فَاَكَلُوا حَتَّى تَضَلَّعُوا شِبَعًا، ثُمَّ كَفَتُوا مَا فَضَلَ مِنْ فُضُولِ اَزْوَادِهِمْ فِي جُرُبِهِمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے ساتھ صلح کے لیے ''مر'' کے مقام پر پڑاؤ کیا تو آپ کو یہ بات پتا چلی کہ قریش یہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب انتہائی لاغر اور کمزور ہو چکے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم سواریوں کے جانوروں کو قربان کریں اور اُن کا گوشت کھائیں اور اُن کی چربی کھائیں تو جب ہم دشمن کے سامنے جائیں گے تو ہم سیر ہوں گے (اور بھرپور طاقت ہوگی)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تم میرے پاس اپنے زادِسفر میں سے باقی بچی ہوئی چیزیں لے کر آؤ۔ پھر لوگوں نے ایک دسترخوان بچھایا اور اُس پر اپنے زادِسفر میں سے بچی ہوئی چیزیں لا کر رکھنی شروع کیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سامان میں برکت کی دعا کی تو اُن لوگوں نے اُسے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر اُنہوں نے اُسے جمع بھی کیا جو اُس میں سے باقی بچ گیا تھا' اُسے اُنہوں نے اپنے تھیلوں میں اکٹھا کر لیا۔

حضرت جابر کے گھر کا واقعہ

1115- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا حَفَرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندق کھود رہے تھے تو مسلمانوں کو شدید پریشانی اور شدید بھوک لاحق تھی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

1115- رواہ البخاری: 4101 ومسلم: 2039 وأحمد 300/3۔

Marfat.com

وَسَلَّمَ الْخَنْدَقَ اَصَابَ الْمُسْلِمِينَ جَهْدٌ وَجُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى رَبَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَطْنِهِ صَخْرَةً مِنَ الْجُوعِ قَالَ جَابِرٌ: فَانْطَلَقْتُ اِلَى اَهْلِي فَذَبَحْتُ عَنَاقًا كَانَتْ عِنْدِي، وَقُلْتُ لِاَهْلِي: اَعِنْدَكُمْ دَقِيقٌ؟ قَالُوا: عِنْدَنَا اَمْدَادٌ مِنْ دَقِيقِ شَعِيرٍ قَالَ: فَاَمَرْتُهُمْ فَخَبَزُوهُ وَصَنَعُوا طَعَامَهُمْ. ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي صَنَعْتُ لَكَ وَلِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِكَ طَعَامًا فَقَالَ: انْطَلِقْ فَهَيِّئْ طَعَامَكَ حَتَّى آتِيَكَ قَالَ: فَفَعَلْتُ قَالَ: ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْجَيْشُ جَمِيعًا قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّمَا هِيَ عَنَاقٌ صَنَعْتُهَا وَشَيْءٌ مِنْ دَقِيقِ شَعِيرٍ لَكَ وَلِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِكَ قَالَ: فَدَعَا بِالْقَصْعَةِ وَقَالَ: ائْدَمْ فِيهَا قَالَ: فَفَعَلْتُ، ثُمَّ ذَكَرَ عَلَيْهِ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَفَعَلْتُ حَتَّى اِذَا طَعِمُوا وَشَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ: اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً اُخَرَ فَفَعَلْتُ حَتَّى اِذَا شَبِعُوا اَدْخَلْتُ عَشَرَةً آخَرِينَ حَتَّى شَبِعَ الْجَيْشُ جَمِيعًا وَاِنَّ الطَّعَامَ نَحْوًا مِمَّا كَانَ

بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا' میں نے ایک بکری ذبح کی جو میرے گھر میں موجود تھی' میں نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تمہارے پاس آٹا ہے؟ اُس نے کہا: ہمارے پاس جَو کے آٹے کے کچھ مُد ہیں۔ میں نے اُسے ہدایت کی کہ وہ روٹی پکائے اور کھانا تیار کرے۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے عرض کی: میں نے آپ کیلئے اور آپ کے اصحاب میں سے کچھ حضرات کیلئے کھانا تیار کروایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور کھانا تیار کرو' میں تمہارے پاس آتا ہوں۔ میں نے ایسا کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ پورا لشکر تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو ایک چھوٹی سی بکری تھی جسے میں نے تیار کروایا ہے اور تھوڑا سا جَو کا آٹا تھا جو آپ کے کچھ اصحاب کیلئے تھا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ برتن منگوایا' آپ نے ارشاد فرمایا: اس پر سالن لا کر رکھو۔ میں نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس پر اللہ کا نام لینا شروع کیا اور برکت کی دعا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر بلاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا' اُنہوں نے کھانا کھایا اور سیر ہو کر باہر چلے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر بلاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا' یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گئے تو میں نے دس اور لوگوں کو بلایا یہاں تک کہ پورا لشکر سیر ہو گیا اور کھانا اُسی طرح تھا جس طرح پہلے تھا۔

Marfat.com

نور کے چشمے لہرائیں

1116- وَحَدَّثَنَا الْبَغَوِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَعْدُ اَبُو عُثْمَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: شَكَى النَّاسُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشَ قَالَ: فَدَعَا بِعُسٍّ، وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيهِ، ثُمَّ وَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الْعُسِّ ثُمَّ قَالَ: اسْتَقُوا فَرَاَيْتُ الْعُيُونَ تَنْبُعُ مِنْ بَيْنَ اَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا' آپ نے پانی منگوا کر اُس میں انڈیلا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُس پیالے میں رکھا اور پھر ارشاد فرمایا: پانی حاصل کرنا شروع کرو! تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے پھوٹتے ہوئے دیکھے۔[1]

1117- اَنْبَاَنَا اَبُو عُبَيْدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِاِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ مَا يَغْمُرُ اَصَابِعَهُ اَوْ لَا يَكَادُ يَغْمُرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں اتنا پانی تھا جس میں انگلیاں ڈوب سکتی تھیں' یا شاید انگلیاں ڈوبنے کے قریب ہو سکتی تھیں' تو لوگوں نے اُس پانی کے ذریعہ وضو کرنا شروع کیا اور پانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ رہا

---

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

1116- رواہ البخاری:3576، ومسلم:1856، وأحمد 343/3.

1117- رواہ البخاری:3572، ومسلم:2276.

Marfat.com

اَصَابِعَهُ شَكَّ سَعِيدٌ فَجَعَلُوا يَتَوَضَّئُونَ، وَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ قَالَ: فَقُلْنَا لِاَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ: قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ

تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اُس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: تین سو کے لگ بھگ تھی۔

حضرت زیاد بن حارث کی روایت

1118- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعَمَ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ. حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا حَتَّى اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَزَلَ فَتَبَرَّزَ. ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيَّ وَقَدْ تَلَاحَقَ اَصْحَابُهُ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مَاءٍ يَا اَخَا صُدَاءٍ قُلْتُ: لَا اِلَّا شَيْءٌ قَلِيلٌ لَا يَكْفِيكَ فَقَالَ: اجْعَلْهُ فِي اِنَاءٍ ثُمَّ ائْتِنِي بِهِ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِي الْاِنَاءِ فَرَاَيْتُ بَيْنَ كُلِّ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهِ عَيْنًا تَفُورُ فَقَالَ:

زیاد بن نعیم حضرمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے صحابیٔ رسول حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک سفر کے دوران میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا ہوا تھا' صبح صادق کے قریب آپ سواری سے اُترے اور قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف واپس تشریف لائے' آپ کے کچھ اصحاب بھی شامل ہو چکے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: اے صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے فرد! کیا کوئی پانی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! صرف تھوڑا سا ہے وہ آپ کیلئے کافی نہیں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے کسی برتن میں ڈال کر میرے پاس لے کر آؤ۔ میں اُسے لے کر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ہتھیلی برتن میں رکھی تو میں نے دیکھا کہ آپ کی تمام انگلیوں میں سے ہر دو انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے فرد! اگر مجھے اپنے پروردگار سے حیاء نہ آ رہی ہوتی تو ہم سب اس پانی کو پی بھی لیتے اور جانوروں کو سیراب بھی کر لیتے' تم میرے ساتھیوں میں یہ اعلان کر دو کہ جس شخص کو پانی کی ضرورت ہے (وہ

1118- رواہ الحارث فی مسندہ 627/2، والبیهقی فی السنن 381/1.

Marfat.com

لَوْلَا اَنِّی اَسْتَحْیِی مِنْ رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ یَا اَخَا صُدَاءٍ لَسَقَیْنَا وَاسْتَقَیْنَا. نَادِ فِی اَصْحَابِی مَنْ لَهُ حَاجَةٌ فِی الْمَاءِ فَنَادَیْتُ فِیهِمْ فَاَخَذَ مَنْ اَرَادَ مِنْهُمْ

آ کر حاصل کر لے)۔ میں نے اُن حضرات کے درمیان اعلان کیا تو اُن میں سے جس نے پانی لینا تھا اُس نے حاصل کر لیا۔

حضرت ابوہریرہ کی کھجوروں کی تھیلی

1119- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ الْبَغَوِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَیْشِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ اَبِی مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: اُصِبْتُ بِثَلَاثٍ: بِمَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ صُوَیْحِبَهُ وَخُوَیْدِمَهُ، وَبِقَتْلِ عُثْمَانَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ، وَالْمِزْوَدَةِ، وَمَا الْمِزْوَدَةُ؟ قَالُوا: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَمَا الْمِزْوَدَةُ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ قَالَ: فَقَالَ لِی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هَلْ مِنْ شَیْءٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، شَیْءٌ مِنْ تَمْرٍ فِی مِزْوَدٍ قَالَ: فَاْتِینِی بِهِ فَاَتَیْتُهُ بِهِ فَاَدْخَلَ یَدَهُ فَاَخْرَجَ قَبْضَةً فَبَسَطَهَا ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِی عَشْرَةً فَدَعَوْتُ لَهُ عَشَرَةً. فَاَكَلُوا حَتَّی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے تین سانحات کا سامنا کرنا پڑا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا حالانکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادنیٰ ساتھی اور ادنیٰ خادم تھا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اور ایک تھیلی کا' وہ تھیلی بھی کیا چیز تھی! لوگوں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! وہ تھیلی کیا چیز تھی؟ اُنہوں نے بتایا: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے' لوگوں کو بھوک لاحق ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! ایک تھیلی میں تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے پاس لے کر آؤ۔ میں وہ آپ کے پاس لے کر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُس میں داخل کیا اور اُس میں سے مٹھی بھر کھجوریں نکال کر اُنہیں پھیلایا اور پھر فرمایا: میرے پاس دس آدمیوں کو بلا کر لاؤ۔ میں دس آدمیوں کو آپ کے پاس بلا کر لایا' اُنہوں نے کھجوریں کھائیں یہاں تک کہ سیر ہو گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُس میں داخل کیا اور مٹھی بھر کھجوریں نکال کر اُن کو پھیلایا' پھر فرمایا: میرے پاس دس آدمی بلا کر لاؤ۔ میں دس آدمیوں کو آپ کے پاس بلا کر لایا' اُنہوں نے کھجوریں کھائیں یہاں تک کہ سیر ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح

1119- رواہ البیہقی 110/6 وذکرہ ابن کثیر فی الشمائل: 245.

Marfat.com

شَبِعُوا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فَاَخْرَجَ قَبْضَةً فَبَسَطَهَا ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عَشَرَةً فَدَعَوْتُ لَهُ عَشَرَةً فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا. فَمَا زَالَ يَصْنَعُ ذَلِكَ حَتَّى اَكَلَ الْجَيْشُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا. ثُمَّ قَالَ لِي: خُذْ مَا جِئْتَ بِهِ وَادْخِلْ يَدَكَ وَاقْبِضْهُ وَلَا تَكُبَّهُ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَبَضْتُ عَلَى اَكْثَرِ مِمَّا جِئْتُ بِهِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَمَّا اَكَلْتُ مِنْهُ؟ اَكَلْتُ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاَطْعَمْتُ. وَاَكَلْتُ حَيَاةَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَطْعَمْتُ. وَحَيَاةَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَاَطْعَمْتُ. وَحَيَاةَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَاَطْعَمْتُ. فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. انْتُهِبَ مِنِّي فَذَهَبَ الْمِزْوَدُ

کرتے رہے یہاں تک کہ سارے لشکر نے کھجوریں کھائیں اور تمام لوگ سیر ہو گئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جو چیز لے کر آئے تھے وہ واپس لے لو' تم اپنا ہاتھ اس میں داخل کر کے مٹھی بھر کھجوریں نکال لیا کرنا لیکن اس کو اُلٹا نہ کرنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے وہ تھیلی واپس لی تو اُس میں اُس سے زیادہ کھجوریں تھیں جتنی میں لے کر آیا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ میں نے اُس میں سے کتنی کھجوریں کھائی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں' میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں لے کر کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں' میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں' میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں لے کر کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بھی میں نے خود بھی اُس میں سے کھجوریں کھائیں اور دوسروں کو بھی اُس میں سے کھجوریں کھلائیں' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اُس میں سے کھجوریں نکلنی بند ہو گئیں اور پھر وہ تھیلی گم ہو گئی۔

ایک پیالہ دودھ اصحابِ صفّہ کے لیے کافی ہونا

1120- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ: اَخْبَرَنَا

مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اُس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! بھوک کی شدت کی وجہ سے میں اپنے پیٹ پر سختی سے پتھر باندھا کرتا تھا اور بھوک کی شدت کی وجہ سے میں اپنا جگر زمین کے اوپر رکھ دیتا تھا'

1120- رواہ البخاری: 6452، وأحمد 515/2، والترمذی: 2479۔

Marfat.com

مُجَاهِدٌ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَاِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ بِي اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَسْاَلُهُ عَنْهَا اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي، فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: اَبَا هِرٍّ الْحَقْ، فَاَتَّبَعْتُهُ، فَدَخَلَ فَاَذِنَ لِي فَوَجَدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ لِاَهْلِهِ: مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: اَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْ آلُ فُلَانٍ فَقَالَ لِي: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ انْطَلِقْ اِلَى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ قَالَ: فَاَحْزَنَنِي ذٰلِكَ. وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ، لَا يَاْوُونَ اِلَى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ، اِذَا جَاءَتْ صَدَقَةٌ اَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَذُرْ مِنْهَا شَيْئًا، وَاِذَا جَاءَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَشْرَكَهُمْ فِيهَا وَاَصَابَ مِنْهَا، فَاَحْزَنَنِي اِرْسَالُهُ اِيَّايَ، وَقُلْتُ: كُنْتُ اَرْجُو اَنْ اَشْرَبَ مَنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَغَذَّى بِهَا، فَمَا يُغْنِي هٰذَا

ایک دن میں لوگوں کے راستہ میں بیٹھا ہوا تھا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے' میں نے اُن سے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا' میں نے اُن سے یہ سوال صرف اس لیے کیا تھا کیونکہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے (اور گھر جا کر کھانا کھلائیں گے) لیکن وہ گزر گئے' اُنہوں نے ایسا نہیں کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے' میرے ذہن میں جو تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کا اندازہ ہو گیا اور میرے چہرے پر جو تھا وہ بھی آپ کو پتا چل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! آؤ! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چل پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے اندر تشریف لے گئے' آپ نے مجھے اندر آنے کی اجازت دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر میں دودھ کا ایک پیالہ ملا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اُنہوں نے بتایا: فلاں صاحب نے' یا آلِ فلاں نے آپ کو تحفہ کے طور پر بھجوایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ! تم اہلِ صفہ کے پاس جاؤ اور اُنہیں بلا کر لاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات سے غمگین ہو گیا' اہلِ صفہ اسلام کے مہمان تھے' اُن کا کوئی گھر بار' کوئی مال و متاع نہیں تھا' جب کوئی صدقہ آتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اُن لوگوں کی طرف بھجوا دیتے تھے' آپ اس میں سے کچھ بھی نہیں لیتے تھے اور جب کوئی تحفہ آپ کی خدمت میں آتا تھا تو آپ اس میں اُن کو بھی شریک کر لیتے تھے اور خود بھی اُسے استعمال کرتے تھے۔ مجھے اس بات نے غمگین کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کیلئے پیغام بھجوایا ہے' میں نے سوچا کہ مجھے تو یہ اُمید تھی کہ میں اس دودھ کو پی لوں گا اور اس

Marfat.com

اللبَنُ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا الرَّسُولُ. فَاِذَا جَاءُوا اَمَرَنِي وَكُنْتُ اُعْطِيهِمْ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَمِنْ طَاعَةِ رَسُولِهِ بُدٌّ، فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوا، اسْتَاْذَنُوا. فَاَذِنَ لَهُمْ. فَاَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ. فَقَالَ: اَيْ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: قُمْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ: فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ اُعْطِي الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يُرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّهُ اِلَيَّ، ثُمَّ اُعْطِي الْآخَرَ. فَيَشْرَبُ حَتَّى يُرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّهُ اِلَيَّ، حَتَّى رُوِيَ جَمِيعُ الْقَوْمِ وَانْتَهَيْتُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيَّ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: اَبَا هِرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ وَقَالَ: اشْرَبْ فَشَرِبْتُ وَقَالَ: اشْرَبْ فَشَرِبْتُ. فَمَا زَالَ يَقُولُ: اشْرَبْ وَاَشْرَبُ. حَتَّى قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ: فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ الْاِنَاءَ فَسَمَّى وَحَمِدَ اللهَ وَشَرِبَ مِنْهُ

کے ذریعہ غذا حاصل کروں گا' اتنا سا دودھ اہلِ صفہ کے کس کام آئے گا! میں قاصد کے طور پر جاؤں گا' جب وہ لوگ آئیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم دیں گے کہ میں اُن لوگوں کو وہ دودھ دوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی فرمانبرداری اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا' میں اُن لوگوں کے پاس گیا' اُنہیں بلا کر لایا' وہ لوگ آئے اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اجازت دی' وہ لوگ گھر میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اُٹھو اور انہیں دو۔ میں نے وہ پیالہ لیا اور ایک شخص کو دیا' اُس نے وہ پی لیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا' پھر اُس نے وہ مجھے واپس کر دیا' پھر میں نے دوسرے کو دیا اُس نے بھی پیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا' پھر وہ اُس نے مجھے واپس کر دیا یہاں تک کہ تمام لوگ سیر ہو گئے' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ لیا اور اُسے اپنے ہاتھ پر رکھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور مسکرائے' آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ اور پی لو۔ میں بیٹھا اور میں نے پی لیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور پیو! میں نے اور پیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور پیو! میں نے اور پیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل یہی کہتے رہے: اور پیو! اور میں پیتا رہا یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اب مجھے اس کیلئے کوئی گنجائش نہیں ملتی۔ پھر میں نے وہ پیالہ نبی

Marfat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپس کیا تو آپ نے بسم اللہ پڑھ کر اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر کے اُس کو پی لیا۔

حضرت ثوبان کی روایت

1121- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ اَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ بِنَا ضَيْفٌ بَدَوِيٌّ فَجَلَسَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَامَ بُيُوتِهِ، فَجَعَلَ يَسْاَلُهُ عَنِ النَّاسِ كَيْفَ فَرَحُهُمْ بِالْاِسْلَامِ وَكَيْفَ حُزْنُهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَمَا زَالَ يُخْبِرُهُ مِنْ ذَلِكَ بِالَّذِي يَسُرُّهُ حَتَّى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ نَضِرًا، حَتَّى اِذَا انْتَفَخَ النَّهَارُ، وَحَانَ اَكْلُ الطَّعَامِ اَنْ يُؤْكَلَ، دَعَانِي فَاَشَارَ اِلَيَّ مُسْتَخْفِيًا لَا يَاْلُوا اَنِ ائْتِ بَيْتَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَيْفًا، قَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ مَا اَصْبَحَ فِي بَيْتِنَا شَيْءٌ يَاْكُلُهُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ فَرَدَّنِي اِلَى نِسَائِهِ، كُلُّهُنَّ يَعْتَذِرْنَ بِمَا اعْتَذَرَتْ بِهِ

عروہ بن رویم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی شخص ہمارے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے لوگوں کے بارے میں دریافت کرنا شروع کیا کہ وہ اسلام کے حوالے سے کیسے خوش ہیں! اور نماز کے حوالے سے کیسے پریشان ہیں؟ وہ مسلسل آپ کو اس بارے میں بتاتا رہا یہاں تک کہ اُس نے آپ کو ایسی بات بتائی جو آپ کو خوش کر گئی' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو خوش ہوتے ہوئے دیکھا۔ جب دن چڑھ گیا اور کھانا کھانے کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا او رمیری طرف پوشیدہ طور پر اشارہ کیا کہ تم عائشہ کے گھر جاؤ اور اُسے بتاؤ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مہمان آیا ہے۔ (میں نے جا کے بتایا) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو ہدایت کے ہمراہ اور دینِ حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! ہمارے گھر میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جسے لوگوں میں سے کوئی کھا سکے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی تمام ازواج کے گھر بھیجا اور اُن تمام ازواج نے وہی معذرت کی جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے معذرت کی تھی' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکھا کہ اُس پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے' وہ دیہاتی بھی سمجھدار تھا' اُسے اندازہ ہو گیا۔ وہ دیہاتی مسلسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتا رہا یہاں تک کہ

Marfat.com

عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. حَتَّى رَأَيْتُ لَوْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِفَ. وَكَانَ الْبَدَوِيُّ عَاقِلًا فَفَطِنَ. فَمَا زَالَ الْبَدَوِيُّ يُعَارِضُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتَّى قَالَ: إِنَّا أَهْلُ الْبَادِيَةِ مُعَانُونَ فِي زَمَانِنَا لَسْنَا كَأَهْلِ الْحَضَرِ. إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَنَا الْقَبْضَةُ مِنَ التَّمْرِ يَشْرَبُ عَلَيْهَا أَوِ الشَّرْبَةُ مِنَ اللَّبَنِ فَذَلِكَ الْخِصْبُ. فَمَرَّتْ عِنْدَ ذَلِكَ عَنْزٌ لَنَا قَدِ احْتَلَبَتْ. كُنَّا نُسَمِّيهَا ثَمْرَاءَ فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بِاسْمِهَا وَقَالَ: ثَمْرَا ثَمْرَا. فَأَقْبَلَتْ إِلَيْهِ تُحَمْحِمُ فَأَخَذَ بِرِجْلِهَا وَمَسَحَ ضَرْعَهَا وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ فَحَفَلَتْ. فَدَعَانِي بِمِحْلَبٍ لَنَا. فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَحَلَبَ وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ. فَمَلَأَهُ. ثُمَّ قَالَ: ادْفَعْ بِاسْمِ اللهِ فَدَفَعْتُ إِلَى الضَّيْفِ فَشَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً ضَخْمَةً. ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَضَعَهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُدْ فَعَادَ. ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَضَعَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ: عُدْ فَكَرَّرَ حَتَّى امْتَلَأَ وَشَرِبَ مَا شَاءَ اللهُ. ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ وَمَلَأَهُ ثُمَّ قَالَ: أَبْلِغْ هَذَا عَائِشَةَ فَلْتَشْرَبْ مِنْهُ مَا بَدَا لَهَا ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَحَلَبَ فِيهِ

اُس نے کہا: ہم دیہاتی لوگ اپنے رہن سہن کے اعتبار سے شہریوں کی مانند نہیں ہوتے ہیں' ہمارے لیے تو اتنا کافی ہے کہ مٹھی بھر کھجوریں کھا کر اوپر سے تھوڑا سا دودھ پی لیں' یہی چیز سیر کرنے کیلئے کافی ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران ہماری ایک بکری پاس سے گزری جس کا دودھ دوہ لیا گیا تھا' ہم نے اُس کا نام ثمراء رکھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے اُس کے نام سے بلایا اور فرمایا: ثمراء! ثمراء! تو وہ دوڑتی ہوئی آپ کی طرف آئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی ٹانگ کو پکڑا اور اُس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور پھر فرمایا: اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! تو اُس کے تھن میں دودھ آ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دودھ کا برتن لانے کیلئے کہا' وہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آیا' آپ نے دودھ دوہ لیا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! اس کو بھر دو' پھر آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! رُک جاؤ۔ پھر میں نے وہ دودھ مہمان کو دیا' اُس مہمان نے اُس میں سے ڈھیر سارا دودھ پیا' اُس نے دودھ کا برتن رکھنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اور پیو! اُس نے پھر پیا' اُس نے پھر رکھنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اور پیو! ایسا تکرار کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ جتنا اللہ کو منظور تھا اُس مہمان نے اُس میں سے پیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس برتن میں اور دودھ دوہ لیا' فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اسے بھر دو۔ پھر فرمایا: یہ عائشہ کو پہنچا دو' اُسے جتنا مناسب لگے اُتنا اس میں سے پی لے۔ پھر میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے اُس میں اور دودھ دوہ لیا' فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اسے

Marfat.com

وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ فَمَلَاَهُ ثُمَّ اَرْسَلَنِي اِلَى نِسَائِهِ كُلَّمَا شَرِبَتِ امْرَاَةٌ رَدَّنِي اِلَى الْاُخْرَى وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ حَتَّى رَدَّهُنَّ كُلَّهُنَّ، ثُمَّ رَدَدْتُ اِلَيْهِ وَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ وَقَالَ: ارْفَعْ اِلَيَّ فَرَفَعْتُهُ فَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ فَشَرِبَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اَعْطَانِي، فَلَمْ آلُ اَنْ اَضَعَ شَفَتَيَّ عَلَى دَرَجِ الْقَدَحِ فَشَرِبْتُ شَرَابًا اَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَاَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِهَا فِيهَا.

بھر دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی تمام ازواج کے پاس بھیجا' جب بھی ایک اہلیہ وہ دودھ پی لیتیں (اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس واپس آتا) تو آپ مجھے دوسری اہلیہ کی طرف بھیج دیتے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مرتبہ یہی فرماتے: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے! یہاں تک کہ اُن تمام ازواج نے دودھ پی کر واپس کر دیا' میں پھر واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ میں لایا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جتنا اللہ کو منظور تھا وہ پیا اور پھر مجھے دیا تو میں نے پیالہ کے کونے پر اپنے ہونٹ رکھنے میں کوئی تاخیر نہیں کی اور میں نے ایک ایسا مشروب پیا جو شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اس بکری کے مالکان کیلئے اس میں برکت رکھ دے۔

حضرت ابورافع کی روایت

1122- وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' ہمارے ہاں بکری بھنی ہوئی رکھی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابورافع! مجھے ایک دستی دو۔ میں نے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی' آپ نے اُسے کھالیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابورافع! مجھے دستی دو۔

1122- رواہ أحمد 8/6۔

Marfat.com

بُنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى، عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَقَالَ: يَا اَبَا رَافِعٍ، نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ فَاَكَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا رَافِعٍ، نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ فَاَكَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا رَافِعٍ، نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ: وَهَلْ لِلشَّاةِ اِلَّا ذِرَاعَانِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَكَتَّ لَاَعْطَيْتَنِي مَا دَعَوْتُ بِهَا

میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی' آپ نے اُسے کھالیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابورافع! مجھے دستی دو۔ میں نے عرض کی: کیا بکری میں صرف دو ہی دستیاں نہیں ہوتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگرتم خاموش رہتے تو جب تک میں طلب کرتا رہتا تم مجھے دیتے رہتے۔

حضرت نعمان بن مقرن کی روایت

1123- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ فِي اَرْبَعِمِائَةٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ: فَاَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ بِبَعْضِ اَمْرِهِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا مَعَنَا طَعَامٌ نَتَزَوَّدُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: يَا عُمَرُ زَوِّدْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا عِنْدِي اِلَّا فَضْلٌ مِنْ تَمْرٍ مَا

حضرت نعمان بن مقرن بیان کرتے ہیں: ہم مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے چار سو افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بعض احکامات دیئے تو اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے پاس اتنا اناج نہیں ہے جسے ہم زادِ سفر کے طور پر استعمال کرسکیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! انہیں زادِ سفر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس جو اضافی کھجوریں ہیں' میرا نہیں خیال کہ وہ ان کے کام آسکیں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور انہیں زادِ سفر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں ساتھ لے کر گئے' اُنہوں نے (اپنی گودام کا) دروازہ کھولا تو اُس میں اضافی کھجوریں اتنی تھیں جتنا خاکستری اونٹ ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے اپنی

1123- رواه أحمد 5/445.

Marfat.com

اَرَى اَنْ يُغْنِيَ عَنْهُمْ شَيْئًا قَالَ: فَانْطَلِقْ فَزَوِّدْهُمْ قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا فَفَتَحَ عَلَيْهِ فَاِذَا فِيهَا فَضْلَةٌ مِنْ تَمْرٍ مِثْلِ الْبَعِيرِ الْاَوْرَقِ قَالَ: فَاَخَذَ الْقَوْمُ حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ فَالْتَفَتُّ وَمَا اَفْقِدُ مِنْهُ مَوْضِعَ تَمْرَةٍ وَقَدِ احْتَمَلَ مِنْهُ اَرْبَعُمِائَةِ رَجُلٍ

ضرورت کے مطابق وہ کھجوریں حاصل کیں۔ میں کھجوریں لینے والوں کے آخر میں تھا' جب میں نے توجہ کی تو مجھے اُن کھجوروں میں کچھ بھی کمی محسوس نہیں ہوئی' حالانکہ چارسو افراد نے اُن میں سے کھجوریں لی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت

1124- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنْتُ اَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ، فَاَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ هَلْ مَعَكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قُلْتُ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: فَاْتِنِي شَاةً، فَاَتَيْتُهُ بِجَذَعَةٍ لَمْ يَمَسَّهَا الْفَحْلُ، فَمَسَحَ ضَرْعَهَا وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ حَلَبَ فِي قَعْبٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَ اَبَا بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: اقْلِصْ فَقَلَصَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (مکہ مکرمہ میں) میں عقبہ بن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تمہارے پاس دودھ ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک بکری میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ایک ایسی بکری آپ کے پاس لے کر آیا جس کے ساتھ کسی نر نے قربت نہیں کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے تھن پر ہاتھ پھیرا' برکت کی دعا کی پھر اُس کا دودھ ایک پیالے میں دوہ لیا اور اُسے پی لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا' اُنہوں نے بھی پی لیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تھن سے فرمایا: خشک ہو جاؤ! تو وہ خشک ہو گیا۔

1124- رواه أحمد 379/1، وابن حبان: 6504.

Marfat.com

حَدِيثُ الْحَنَّانَةِ

1125- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُوضَعَ الْمِنْبَرُ، فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ، وَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَنَّ ذَلِكَ الْجِذْعُ حَتَّى سَمِعْنَا حَنِينَهُ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ

حنّانہ (یعنی رونے والے تنے) کا واقعہ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن مسیب' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

منبر بنائے جانے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' جب منبر (مسجد میں) رکھا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے تو کھجور کا وہ تنا رونے لگا یہاں تک کہ ہم نے اُس کے رونے کی آواز سنی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے' آپ نے اپنا دستِ مبارک اُس پر رکھا تو اُسے سکون آیا۔

حضرت جابر کی روایت

1126- وَاَخْبَرَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ الْقَاضِي قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ اِلَى جَنْبِ صَخْرَةٍ اَوْ خَشَبَةٍ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَنِدُ عَلَيْهِ يَخْطُبُ ثُمَّ اتَّخَذَ مِنْبَرًا فَكَانَ يَقُومُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پتھر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لکڑی یا شاید کسی چیز کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے دوران اُس کے ساتھ ٹیک لگا لیا کرتے تھے' پھر آپ نے منبر بنوایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے تو وہ (ستون یا پتھر یا جو بھی چیز تھی) رونے لگا جس کے پاس کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1125- رواہ البخاری:3584۔

1126- رواہ أحمد 306/3 وابن ماجہ:1417 وخرجہ الألبانی فی صحیح ابن ماجہ:1164۔

Marfat.com

فَحَنَّتْ تِلْكَ الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا حَنِينًا سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَهَا أَوْ قَالَ: فَمَسَّهَا فَسَكَنَتْ

خطبہ دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اُس کے رونے کی آواز اہلِ مسجد نے سنی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس پر ہاتھ پھیرا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو مَس کیا تو اُسے سکون آیا۔

حضرت انس کی روایت

1127- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى جَنْبِ خَشَبَةٍ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوا لِي مِنْبَرًا فَبَنَوْا لَهُ عَتَبَتَيْنِ، فَلَمَّا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ: وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعْتُ الْخَشَبَةَ تَحِنُّ حَنِينَ الْوَالِهِ، فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' جس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹیک لگا لیا کرتے تھے' جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لیے ایک منبر بنوا دو۔ لوگوں نے آپ کیلئے دو سیڑھیوں کا منبر بنا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے تو وہ لکڑی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی میں رونے لگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اُس وقت مسجد میں موجود تھا' میں نے اُس لکڑی کے رونے کی آواز سنی یوں جیسے کوئی جانور اپنے بچہ کیلئے روتا ہے' وہ لکڑی اُس وقت تک روتی رہی جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے اُتر کر اُس کے پاس تشریف نہیں لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے ساتھ نہیں لگایا' اُس کے بعد وہ خاموش ہوئی۔

حسن بصری کا بیان

قَالَ: فَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا بَكَى ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللهِ الْخَشَبَةُ تَحِنُّ إِلَى

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو رو پڑتے تھے اور پھر فرماتے تھے: اے اللہ کے

1127- رواه أحمد 226/3، والترمذي: 3631، وخرجه الألباني في الصحيحة: 2174.

Marfat.com

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوْقًا اِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَاَنْتُمْ اَحَقُّ اَنْ تَشْتَاقُوا اِلَى لِقَائِهِ

بندو! ایک لکڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدرومنزلت کی وجہ سے آپ سے محبت رکھتے ہوئے روتی ہے' تو تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کے مشتاق رہو۔

1128- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ اِلَى خَشَبَةٍ فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوا لِي مِنْبَرًا فَبَنَوْا لَهُ مِنْبَرًا، اِنَّمَا كَانَ عَتَبَتَيْنِ فَتَحَوَّلَ مِنَ الْخَشَبَةِ اِلَى الْمِنْبَرِ فَحَنَّتْ وَاللهِ الْخَشَبَةُ حَنِينَ الْوَالِهِ قَالَ: فَقَالَ اَنَسٌ: فَاَنَا وَاللهِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ اَسْمَعُ ذَلِكَ، فَوَاللهِ مَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَمَشَى اِلَيْهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن جب خطبہ دیتے تھے تو آپ اپنی پشت ایک لکڑی کے ساتھ لگا لیتے تھے' جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے ایک منبر بنا دو۔ لوگوں نے آپ کیلئے منبر بنا دیا جو دو سیڑھیوں کا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکڑی کے پاس سے منبر پر منتقل ہوئے تو وہ لکڑی رونے لگی' اللہ کی قسم! وہ لکڑی یوں رونے لگی جیسے کوئی جانور (اپنے بچہ کیلئے) روتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اللہ کی قسم! میں اُس وقت مسجد میں موجود تھا اور اُس کے رونے کی آواز سن رہا تھا' اللہ کی قسم! وہ اُس وقت تک روتی رہی جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے اُتر کر چلتے ہوئے اُس کے پاس نہیں آئے اور آپ نے اُسے اپنے ساتھ نہیں لگایا' اس کے بعد اُسے سکون آیا۔

فَبَكَى الْحَسَنُ وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ الْخَشَبُ يَحِنُّ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَفَلَيْسَ الرِّجَالُ

حسن بصری نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد روتے ہوئے کہا: اے مسلمانوں کے گروہ! ایک لکڑی تو اللہ کے رسول کی (محبت کی) وجہ سے روتی ہے تو کیا انسانوں میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو

1128- انظر السابق.

Marfat.com

الَّذِينَ يَرْجُونَ لِقَاءَهُ اَحَقُّ اَنْ يَشْتَاقُوا اِلَيْهِ؟

1129- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ جَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ وَالْقَوْمُ يَجِيئُونَ فَلَا يَكَادُونَ يَسْمَعُونَ كَلَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى يُرَاجِعُوا مَنْ عِنْدَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ كَثُرُوا وَاِنَّ الْجَائِيَ يَجِيءُ فَلَا يَكَادُ يَسْمَعُ كَلَامَكَ حَتَّى يَرْجِعَ، فَلَوْ اَنَّكَ اتَّخَذْتَ شَيْئًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ مُرْتَفِعًا مِنَ الْاَرْضِ فَتُسْمِعُ النَّاسَ كَلَامَكَ قَالَ: فَمَا شِئْتُمْ قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَى غُلَامٍ لِامْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ نَجَّارٍ وَاِلَى طَرْفَاءَ الْغَابَةِ فَجَعَلُوا لَهُ مِنْهُ مِرْقَاتَيْنِ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَيَخْطُبُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

آپ کی بارگاہ میں حاضری کی اُمید رکھتا ہو' وہ تو اس بات کا زیادہ حقدار ہوگا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشتیاق محسوس کرے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب مدینہ منورہ میں لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو پہلے کچھ لوگ آتے اور پھر بعد میں دوسرے لوگ آتے' تو کچھ لوگ اللہ کے رسول کا کلام سن نہیں پاتے تھے یہاں تک کہ وہ اُن لوگوں کی طرف رجوع کرتے تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوتے تھے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے اور بعض اوقات کوئی آنے والا بعد میں آتا ہے اور وہ واپس جانے تک آپ کا (کوئی بھی) کلام نہیں سن پاتا' اگر آپ کوئی ایسی چیز استعمال کریں جس پر کھڑے ہوکر آپ خطبہ دیں اور وہ زمین سے اونچی ہو تو اس طرح آپ لوگوں کو اپنا کلام سنا سکیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو تم مناسب سمجھو! راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے غلام کو پیغام بھیجا' جو بڑھئی کا کام کرتا تھا کہ وہ جنگل کی طرف سے لکڑیاں کاٹ کر لائے' اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دو سیڑھیاں بنائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس منبر پر تشریف فرما ہوکر اُس پر خطبہ دیتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی مرتبہ ایسا کیا تو وہ لکڑی رونے لگی جس کے پاس کھڑے ہوکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے خطبہ دیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی طرف گئے' آپ نے اپنا دستِ مبارک اُس پر رکھا تو اُسے سکون آیا۔

1129- رواہ أحمد 330/5، وبنحوہ رواہ البخاری: 377.

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ

بَابُ ذِكْرِ سُجُودِ الْبَهَائِمِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْظِيمًا لَهُ وَاِكْرَامًا لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1130- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يُوسُفَ الْكِنْدِيُّ اَبُو عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي رِجَالٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ؛ كُنَّا نَحْنُ اَحَقُّ بِالسُّجُودِ لَكَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ فَقَالَ: اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي فِي اُمَّتِي اَنْ يَسْجُدَ اَحَدٌ لِاَحَدٍ، وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

اونٹ کا سجدہ کرنا

1131- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَالَ:

باب: اس بات کا تذکرہ کہ جانوروں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور آپ کے اکرام کیلئے آپ کو سجدہ کرنا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے' آپ کے ساتھ کچھ انصاری لوگ بھی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: باغ میں کچھ بکریاں تھیں' اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس بکری کے مقابلہ میں اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں کسی کیلئے بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے' اگر کسی کیلئے ایسا کرنا مناسب ہوتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1130- رواہ أحمد 67/6 وضعفه الألبانی فی الارواء 58/7.

Marfat.com

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ: رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللهِ سَجَدَتْ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ، فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ قَالَ: اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوا اَخَاكُمْ، فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ، وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اَمَرَ امْرَاَتَهُ اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلَى جَبَلٍ اَحْمَرَ، وَمِنْ جَبَلٍ اَحْمَرَ اِلَى جَبَلٍ اَسْوَدَ، لَكَانَ نَوْلُهَا اَنْ تَفْعَلَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ مہاجرین اور انصار کے ساتھ تھے' ایک اونٹ آیا اور اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کیا' آپ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! جانور اور درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور اپنے بھائی (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا احترام کرو' کسی شخص کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے' اگر میں نے کسی کو یہ حکم دینا ہوتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو یہ حکم دے کہ وہ سیاہ پہاڑ کو سرخ پہاڑ کی طرف اور سرخ پہاڑ کو سیاہ پہاڑ کی طرف منتقل کرے تو اُس عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسا کرے۔

اس بارے میں ایک اور روایت

1132- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى اَبِي مُصْعَبٍ وَكَتَبْتُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ وَقَرَاْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَنْظُرُ فِي كِتَابِهِ، قُلْتُ: حَدَّثَكَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِي مَالِكٍ قَالَ: اشْتَرَى اِنْسَانٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ بَعِيرًا يَنْضَحُ عَلَيْهِ، فَاَدْخَلَهُ الْمِرْبَدَ فَحَرِبَ الْجَمَلُ، فَلَا يَقْدِرُ اَحَدٌ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ اِلَّا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ثعلبہ بن ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے بنوسلمہ سے ایک اونٹ خریدا جس پر پانی لایا جاتا تھا' اُس نے اُسے اپنے گودام میں داخل کیا' وہ اونٹ مشتعل ہو گیا جو بھی شخص اندر داخل ہو کر اُس کے پاس جانے کی کوشش کرتا تھا وہ اُس پر حملہ کر دیتا تھا' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے' آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو کھول

Marfat.com

تَخَبَّطَهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: افْتَحُوا عَنْهُ فَقَالُوا: إِنَّا نَخْشَى عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْهُ فَقَالَ: افْتَحُوا عَنْهُ فَفَتَحُوا عَنْهُ، فَلَمَّا رَآهُ الْجَمَلُ خَرَّ سَاجِدًا، فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا أَحَقَّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ مِنْ هَذِهِ الْبَهِيمَةِ قَالَ: كَلَّا لَوِ انْبَغَى لِشَيْءٍ مِنَ الْخَلْقِ أَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَانْبَغَى لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

دو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے کھول دو! جب لوگوں نے اُسے کھول دیا اور اُس اونٹ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو وہ آپ کے سامنے سجدہ میں گر گیا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس جانور کے مقابلہ میں ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! اگر مخلوق میں سے کسی کیلئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کو سجدہ کرنا مناسب ہوتا تو عورت کیلئے یہ مناسب تھا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرتی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَفِي هَذَا بَابٌ طَوِيلٌ مِمَّا شَاهَدَهُ الصَّحَابَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس بارے میں ایک طویل باب ہے جس کا مشاہدہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآخِرَةِ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

باب: آخرت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر تمام انبیاء پر فضیلت کا تذکرہ

1133- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ آدَمَ فَمَنْ دُونَهُ

''میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا' (قیامت کے دن) ''لواء حمد'' میرے ہاتھ میں ہوگا اور حضرت آدم

1133- رواه أحمد 2/3، والترمذي: 3148، وابن ماجه: 4308، والحاكم 83/1، وخرجه الألباني في صحيح ابن ماجه: 3477.

Marfat.com

اِلَّا وَهُوَ تَحْتَ لِوَائِي

1134- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَعْنِي مُحَمَّدًا الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِي

علیہ السلام اور اُن کے علاوہ ہر نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا' میرے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' اُس دن' ہر نبی حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ (ہر نبی) میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا''۔

1135- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَابِدُ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ

''میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا''۔

1136- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے انبیاء کرام علیہم السلام کا

1134- انظر السابق.

Marfat.com

اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ، ذُكِرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لِسَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاِنَّ بِيَدِي لِوَاءَ الْحَمْدِ اِنَّ تَحْتَهُ لَآدَمَ وَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ

ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن میں تمام بنی نوع انسان کا سردار ہوؤں گا اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا اور ''لواء حمد'' میرے ہاتھ میں ہوگا' حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ باقی سب اُس کے نیچے ہوں گے اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: اِيشْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا فَخْرَ؟ قِيلَ لَهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ: يَحْتَمِلُ مِنْ تَوَاضُعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَوْلَاهُ الْكَرِيمِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ، اَيْ اِنِّي لَسْتُ اَفْخَرُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا وَلَكِنِّي اُحَدِّثُكُمْ بِنِعَمِ اللّٰهِ الْكَرِيمِ عَلَيَّ، اِذْ كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَالَ لَهُ:

{وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ}

[الضحى: 11]

فَحَدَّثَهُمْ بِنِعَمِ اللّٰهِ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان: ''یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا'' اس میں کیا احتمال ہے؟ تو اُس سے کہا جائے گا: ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن اس میں یہ احتمال بھی پایا جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار اور اہلِ ایمان کے سامنے تواضع کے طور پر یہ بات ارشاد فرمائی ہے' یعنی میں اس حوالے سے تمہارے سامنے فخر کا اظہار نہیں کر رہا بلکہ میں اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت تمہیں بیان کر رہا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرمایا ہے:

''اور تم اپنے پروردگار کی نعمت کو بیان کرو''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں بیان کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کی ہیں۔

بَابُ مَا رُوِيَ اَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ النَّاسِ دُخُولًا الْجَنَّةَ

باب: یہ جو روایت منقول ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

1137- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1137- خرجه الألباني في الصحيحة:1570.

Marfat.com

قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَاْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا جو جنت کے دروازہ کی کنڈی کو پکڑ کر اُسے کھٹکھٹاؤں گا''۔

جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹانا

1138- وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابْنَا اَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

''میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا جو جنت کے دروازہ کو کھٹکھٹائے گا''۔

1139- وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صُبَيْحٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْجُنَيْدِ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ مُغِيرَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالُوا: اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1138- رواہ مسلم: 196.

1139- رواہ مسلم: 197، وأحمد 136/3.

Marfat.com

عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

آتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ اَنْتَ؟، فَاَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ اُمِرْتُ، لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ

''میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور دروازہ کھولنے کیلئے کہوں گا تو دربان پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد ہوں! تو دربان کہے گا: آپ ہی کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے میں کسی کیلئے (جنت کا دروازہ) نہ کھولوں''۔

1140- وَحَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَاْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا

قَالَ اَنَسٌ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: فَاُقَعْقِعُهَا

قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ مَرَّةً اُخْرَى: قَالَ: وَقَالَ اَنَسٌ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهَا

وَوَصَفَهَا سُفْيَانُ وَوَصَفَهُ لَنَا ابْنُ عَبَّادٍ وَجَعَلَ يَقُولُ: هٰكَذَا اَيْمِينًا وَشِمَالًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا جو جنت کی دروازے کی کنڈی پکڑ کر اُسے کھٹکھٹاؤں گا''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے یہ فرما رہے تھے کہ میں اسے کھٹکھٹاؤں گا۔

ابن عباد نامی راوی نے یہ بات بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اُسے حرکت دے رہے تھے۔

سفیان نامی راوی نے یہ کر کے دکھایا تھا اور ابن عباد نامی راوی نے ہمارے سامنے اسے کر کے دکھایا تھا اور انہوں نے اس طرح کیا تھا' یعنی دائیں اور بائیں کیا تھا۔

1140- انظر: 1139.

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَضَمَّ مُوسَى بْنُ هَارُونَ يَدَهُ وَجَعَلَ يُحَرِّكُهَا،

(امام آجری فرماتے ہیں:) موسیٰ بن ہارون نامی راوی نے (اس روایت کو بیان کرتے ہوئے) اپنے ہاتھ کو ملایا اور پھر اُسے حرکت دی۔

وَضَمَّ اَبُو بَكْرٍ الْآجُرِّيُّ يَدَهُ وَجَعَلَ يُحَرِّكُهَا. وَضَمَّ اَبُو الْقَاسِمِ يَدَهُ وَحَرَّكَهَا، وَضَمَّ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الْفَضْلِ يَدَهُ وَحَرَّكَهَا

امام ابوبکر آجری (یعنی اس کتاب کے مصنف) نے اپنے ہاتھ کو ملایا اور پھر اُسے حرکت دینا شروع کی۔ (کتاب کے ناقل) ابوالقاسم نے اپنے ہاتھ کو ملایا اور پھر اُسے حرکت دی۔ ابوبکر بن ابوالفضل نے اپنے ہاتھ کو ملایا اور اُسے حرکت دی۔

1141- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ قَالَ: قَالَ اَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَنَا اَوَّلُ مَنْ فِي الْجَنَّةِ

''میں جنت میں جانے والا پہلا فرد ہوؤں گا''۔

بَابُ ذِكْرِ مَا اُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّفَاعَةِ لِلْخَلْقِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ خُصُوصًا لَهُ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی طور پر مخلوق کی شفاعت کا منصب عطا کیا جائے گا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ، اَعْنِي كِتَابَ الشَّرِيعَةِ فِي بَابِ: مَنْ كَذَّبَ بِالشَّفَاعَةِ فَلَمْ اُحِبَّ اِعَادَتَهُ خَشْيَةَ اَنْ يَطُولَ بِهِ الْكِتَابُ. وَبَابُ: الْحَوْضِ الَّذِي

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس سے پہلے ہم اس کتاب میں' یعنی کتاب ''الشریعہ'' باب: ''جو شخص شفاعت کو جھٹلاتا ہے'' میں اس حوالے سے روایات ذکر کر چکے ہیں' تو مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں اُن روایات کو دُہراؤں کیونکہ یہ اندیشہ ہے کہ اس طرح کتاب طویل ہو جائے گی۔ اسی طرح باب: ''وہ حوض جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا

1141- رواه الترمذی:3147.

Marfat.com

أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ذَكَرْتُهُ فِي بَابِ: مَنْ كَذَّبَ بِالْحَوْضِ فَلَمْ أُحِبَّ إِعَادَتَهُ وَنَذْكُرُ هَا هُنَا مَا لَمْ يَتَقَدَّمْ ذِكْرُهُ

جائے گا'' اس کا تذکرہ میں نے اس باب میں کیا ہے: ''جو شخص حوض کو جھٹلاتا ہے'' تو مجھے اُس کو دُہرانا پسند نہیں ہے' اب ہم یہاں وہ چیزیں ذکر کریں گے جو اس سے پہلے ذکر نہیں ہوئی ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْكَوْثَرِ الَّذِي أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ

باب: اُس کوثر کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں عطا کیا جائے گا

1142- أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: قَالَ لِي مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ: مَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي الْكَوْثَرِ؟ قُلْتُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اسماعیل بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: عطاء بن سائب نے ہمیں یہ بات بتائی کہ محارب بن دثار نے مجھ سے دریافت کیا: سعید بن جبیر نے حوضِ کوثر کے بارے میں کیا بیان کیا ہے؟ تو میں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا ہے کہ اس سے مراد خیر کثیر ہے۔

1143- قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ يَجْرِي عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوثر' جنت میں موجود ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اُس کا پانی جواہرات اور یاقوت پر بہتا ہے''۔

کوثر' جنت کی نہر ہے

1144- وَأَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1143- رواه الترمذی: 3599. وابن ماجه: 4334. وخرجه الألبانی فی صحیح الترمذی.

1144- انظر السابق.

Marfat.com

مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، تُرْبَتُهُ مِنْ اَطْيَبِ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ اَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَاَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ

''کوثر' جنت میں موجود ایک نہر کا نام ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اُس کا پانی جواہرات اور یاقوت پر بہتا ہے' اُس کی مٹی مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے' اُس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے''۔

1145- وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَنْبَاَهُمْ: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَمَا اَنَا اَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْ عَرَضَ لِي نَهَرٌ حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ، فَقَالَ الْمَلَكُ: اَتَدْرِي مَا هَذَا؟ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَ رَبُّكَ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِلَى اَرْضِهِ فَاَخْرَجَ مِنْ طِينِهِ الْمِسْكَ

''میں جنت میں چل رہا تھا کہ اسی دوران میرے سامنے ایک نہر آئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے بنے ہوئے تھے' فرشتہ نے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے پروردگار نے آپ کو عطا کی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یا اُس فرشتہ نے) اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اُس کی مٹی میں سے مشک نکال کر دکھایا''۔

1146- وَاَخْبَرَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے

1145- رواہ البخاری:6581، وأحمد 164/3، وأبو داؤد:4748، والترمذی:3598۔

1146- رواہ أحمد 236/3، والترمذی:2678، والحاکم 537/2، وصححہ الألبانی فی صحیح الجامع:4614۔

Marfat.com

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْكَوْثَرُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: هُوَ نَهَرٌ اَعْطَانِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ طُيُورٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ . فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهَا لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ: آكِلُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا

عرض کی: یارسول اللہ! کوثر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو میرے پروردگار نے مجھے عطا کی ہے' یہ جنت میں ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو نعمت والی چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان (پرندوں کا گوشت) کو کھانے والا زیادہ نعمت میں ہوگا۔

1147- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: اَغْفَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْفَاءَةً فَرَفَعَ رَاْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَاِمَّا قَالَ لَهُمْ وَاِمَّا قَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: اِنَّهُ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ، فَقَرَاَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا قَرَاَهَا قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟ . قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَاِنَّهُ نَهَرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کو جھکا کے رکھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اُٹھایا تو مسکرا رہے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی لوگوں کو بتایا' یا لوگوں نے آپ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم: انا اعطیناک الکوثر'' آپ نے اس سورت کو مکمل تلاوت کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پڑھ لیا تو فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کوثر سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے جس کا میرے

1147- رواه مسلم: 400 وأحمد 102/3.

Marfat.com

حَوْضٌ يَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ كَعَدَدِ الْكَوَاكِبِ

پروردگار نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے' یہ جنت میں ہے اور اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے' اس پر ایک حوض ہے جس حوض پر میری اُمت قیامت کے دن آئے گی اور اُس (حوض) کے برتن ستاروں کی تعداد جتنے ہیں''۔

1148- وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا نَهَرًا حَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي إِلَى مَا يَجْرِي فِيهِ الْمَاءُ فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هَذَا؟ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

''میں جنت میں داخل ہوا' میں نے اُس میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے بنے ہوئے خیمے تھے' میں نے اپنا ہاتھ اُس کے بہتے ہوئے پانی میں ڈالا تو وہ مشکِ اذفر تھا۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے''۔

1149- وَأَخْبَرَنَا ابْنُ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللهُ: الْكَوْثَرُ نَهَرٌ أُعْطِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُطْنَانِ الْجَنَّةِ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا بُطْنَانُ الْجَنَّةِ قَالَتْ: وَسَطُ الْجَنَّةِ، شَاطِئَاهُ دُرٌّ مُجَوَّفٌ أَوْ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کوثر وہ نہر ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطنان جنت میں عطا کی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ بطنان جنت سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جنت کا درمیانی حصہ' اس (نہر) کے دونوں کناروں پر کھوکھلے جواہرات ہوں گے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی

1148- رواه أحمد 103/3.

1149- رواه البخاری: 4965.

Marfat.com

کوشک ہے)

1150- وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ} [الكوثر: 1]

قَالَ: هُوَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ عُمْقُهُ سَبْعُونَ اَلْفَ فَرْسَخٍ، مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، شَاطِئَاهُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ، خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ جنت میں موجود ایک نہر ہے' جس کی گہرائی ستّر ہزار فرسخ ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس کے دونوں کناروں پر موتیوں' زبرجد اور یاقوت (کے پتھر لگے ہوئے ہیں)' اللہ تعالیٰ نے یہ دیگر تمام انبیاء کے مقابلہ میں بطورِ خاص اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو یہ خصوصیت عطا کی ہے کہ قیامت کے دن وہ آپ کو مقامِ محمود پر فائز کرے گا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَعْطَى نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الشَّرَفِ الْعَظِيمِ وَالْحَظِّ الْجَزِيلِ مَا لَمْ يُعْطِهِ نَبِيًّا قَبْلَهُ مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظیم شرف اور زبردست حصہ عطا کیا ہے جو آپ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں کیا' اس حوالے سے کچھ چیزیں وہ ہیں جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ محمود عطا کیا ہے

Marfat.com

وَاَعْطَاهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ يَزِيدُهُ شَرَفًا وَفَضْلًا. جَمَعَ اللهُ الْكَرِيمُ لَهُ فِيهِ كُلَّ حَظٍّ جَمِيلٍ مِنَ الشَّفَاعَةِ لِلْخَلْقِ وَالْجُلُوسِ عَلَى الْعَرْشِ.

تاکہ آپ کے شرف اور عزت میں اضافہ ہو' اس ''مقام'' میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مخلوق کی شفاعت اور عرش پر بیٹھنے کے حوالے سے ہر عمدہ حصہ جمع کر دیا ہے۔

خَصَّ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاَقَرَّ لَهُ بِهِ عَيْنَهُ يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ سَرَّ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ مِمَّا خَصَّ بِهِ نَبِيَّهُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ الْعَظِيمَةِ وَالْفَضِيلَةِ الْجَمِيلَةِ تَلَقَّاهَا الْعُلَمَاءُ بِاَحْسَنِ الْقَبُولِ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ذَلِكَ.

اللہ تعالیٰ نے یہ ''مقام'' بطورِ خاص ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا ہے اور اس کے ذریعہ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا ہے' یہ وہ مرتبہ ہے جس پر پہلے والے اور بعد والے لوگ رشک کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے اہلِ ایمان کو یہ خوشی عطا کی ہے کہ اُس نے اُن کے نبی کو اس مرتبہ کے حوالے سے عظیم بزرگی اور عمدہ فضیلت سے نوازا ہے۔ علماء نے ان روایات کو اچھے طریقہ سے قبول کیا ہے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جاتی ہے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا}

[الاسراء: 79]

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

''اور رات کے کسی حصہ میں تم تہجد پڑھو جو تمہارے لیے نفل ہوگی' عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

حضرت حذیفہ کی روایت

1151- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

1151- رواه ابن أبي عاصم في السنة: 789 وصححه الألباني.

Marfat.com

بُنِ الْيَمَانِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ:

يَجْمَعُ اللهُ الْخَلْقَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ، وَيُنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ، عُرَاةً، حُفَاةً، قِيَامًا، سُكُونًا، فَيُنَادِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، وَعَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ. مِنْكَ وَاِلَيْكَ، وَلَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا اور ایسی حالت ہوگی کہ کوئی پکارنے والا اُن سب تک اپنی آواز پہنچا سکے گی اور نگاہ اُن سب پر جا سکے گی' وہ سب لوگ برہنہ جسم' برہنہ پاؤں کھڑے ہوئے ہوں گے اور ساکن ہوں گے' اُس وقت پروردگار فرمائے گا: اے محمد! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں! اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے اور ساری بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے' ہدایت والا وہ ہے جسے تُو نے ہدایت عطا کی ہو' تیرے بندے تیرے سامنے موجود ہیں' تیری طرف آ کر تیری ہی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے' تیرے مقابلے میں تیرے علاوہ اور کوئی جائے نجات اور جائے پناہ نہیں ہے' تُو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے' تُو ہر عیب سے پاک ہے' اے بیت (یعنی بیت اللہ) کے پروردگار''۔

قَالَ: فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو یہ مقامِ محمود ہے۔

قَالَ اِسْحَاقُ: وَحَدَّثَنَاهُ شَرِيكٌ بِهَذَا الْاِسْنَادِ فَزَادَ: الَّذِي يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ

اسحاق بیان کرتے ہیں: شریک نے اسی سند کے ساتھ یہ روایت ہمیں بیان کی ہے اور اُس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (یہ وہ مقامِ محمود ہے) جس پر سب پہلے والے اور بعد والے رشک کریں گے۔

1152- حَدَّثَنَا اَيْضًا قَاسِمٌ الْمُطَرِّزُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1152- انظر السابق.

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ الْعَبْسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اِسْحَاقَ الْاَزْرَقِ سَوَاءً وَزَادَ:

الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

صلہ بن زفر عبسی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

اُس کے بعد راوی نے اسحاق ازرق کی ذکر کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

1153- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ: ثنا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ، وَاِنَّ مُحَمَّدًا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَكْرَمُ الْخَلَائِقِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور تمہارے آقا اللہ کے خلیل ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہیں''۔

Marfat.com

وَقَرَاَ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

1154- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ، وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَرَاَ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

پھر اُنہوں نے اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

مقامِ محمود کی وضاحت

1155- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

Marfat.com

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنِّي لَقَائِمٌ يَوْمَئِذٍ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ

قَالَ: فَقَالَ مُنَافِقٌ لِشَابٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ: سَلْهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ. فَسَاَلَهُ قَالَ: يَوْمَ يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ يَئِطُّ بِهِ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَيُجَاءُ بِكُمْ عُرَاةً حُفَاةً فَيَكُونُ اَوَّلُ مَنْ يُكْسَى اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْسُوا خَلِيلِي، فَيُؤْتَى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اُكْسَى عَلَى اَثَرِهِ فَاَقُومُ عَنْ يَمِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقَامًا مَحْمُودًا يَغْبِطُنِي بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، وَيَسِيرُ لِي نَهَرٌ مِنَ الْكَوْثَرِ اِلَى حَوْضِي قَالَ: يَقُولُ الْمُنَافِقُ: لَمْ اَسْمَعْ كَالْيَوْمِ قَطُّ لَقَلَّمَا جَرَى نَهَرٌ اِلَّا عَلَى حَالٍ وَرَضْرَاضٍ، فَسَلْهُ فِيمَ يَجْرِي النَّهَرُ، فَقَالَ: فِي حَالَةٍ مِنَ الْمِسْكِ وَرَضْرَاضٍ قَالَ: يَقُولُ الْمُنَافِقُ: لَمْ اَسْمَعْ كَالْيَوْمِ قَطُّ لَقَلَّمَا يَجْرِي نَهَرٌ قَطُّ اِلَّا كَانَ لَهُ نَبَاتٌ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لِذَلِكَ النَّهَرِ نَبَاتٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَا هُوَ قَالَ: قُضْبَانُ الذَّهَبِ قَالَ: فَسَلْهُ هَلْ لِتِلْكَ الْقُضْبَانِ ثَمَرٌ قَالَ: نَعَمِ

''میں اُس دن مقامِ محمود پر کھڑا ہوؤں گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک منافق نے ایک انصاری نوجوان سے کہا: تم ان سے دریافت کرو کہ مقامِ محمود سے مراد کیا ہے؟ اُس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک ایسا دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر جلوہ گر ہوگا اور وہ کرسی اُس کی وجہ سے یوں آواز نکالے گی جس طرح لوہے کا پالان آواز نکالتا ہے اور وہ اتنی بڑی ہے جتنے آسمان اور زمین بڑے ہیں' پھر تم لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) برہنہ جسم اور برہنہ پاؤں لایا جائے گا' سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ! تو دو سفید چادریں لائی جائیں گی جو جنت کی چادروں میں سے ہوں گی' پھر اُس کے بعد مجھے لباس پہنایا جائے گا تو میں اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف مقامِ محمود پر کھڑا ہو جاؤں گا اور اُس وقت مجھ پر تمام پہلے والے اور بعد والے لوگ رشک کریں گے اور پھر کوثر (نامی نہر سے) ایک حصہ چلتا ہوا میرے حوض پر آئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس منافق نے کہا: میں نے آج کی طرح کی گفتگو کبھی نہیں سنی' کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی نہر جاری ہو رہی ہو اور اُس میں چھوٹے پتھر موجود رہیں' تم اُن سے دریافت کرو کہ وہ نہر کن چیزوں پر جاری ہوگی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس سوال کے جواب میں) فرمایا: وہ ایسی حالت میں ہوگی کہ وہ مشک اور چھوٹے پتھروں پر جاری ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: اُس منافق نے کہا: میں نے آج کی طرح کا ایسا کلام نہیں سنا' عام طور پر جو نہر جاری ہوتی ہے تو اُس کے پاس نباتات

Marfat.com

اللُّؤْلُؤُ وَالْجَوْهَرُ قَالَ: فَسَلْهُ عَنْ شَرَابِ الْحَوْضِ قَالَ الْاَنْصَارِیُّ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا شَرَابُ الْحَوْضِ؟ قَالَ: اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَی مِنَ الْعَسَلِ مَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا، وَمَنْ حَرَمَهُ لَمْ یُرْوَ بَعْدَهَا اَبَدًا

بھی ہوتے ہیں' اُس انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اُس نہر کے پاس نباتات بھی ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے عرض کی: وہ کیا ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سونے کے پودے (یا شاخیں)۔ اُس منافق نے کہا: تم اُن سے دریافت کرو کہ کیا اُن شاخوں پر پھل بھی لگا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! موتی اور جواہرات لگے ہوں گے۔ اُس نے کہا: تم ان سے حوض کے مشروب کے بارے میں دریافت کرو' انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! حوض کا مشروب کیا ہوگا (یا کیسا ہوگا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' جس شخص کو اللہ تعالیٰ اُس (حوض میں) سے مشروب پلا دے گا اُسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی اور جو شخص اس سے محروم رہے گا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن سلام کا بیان

1156- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ وَاَبُو مُحَمَّدٍ یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفٌ السَّدُوسِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِيَامَةِ جِيءَ بِنَبِيِّكُمْ فَاُقْعِدَ بَيْنَ یَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَی كُرْسِيِّهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ لِاَبِي سَعِيدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب قیامت کا دن ہوگا تو تمہارے نبی کو لایا جائے گا' اُنہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے اُس کی کرسی پر بٹھا دیا جائے گا' تو ایک شخص نے ابوسعید جریری نامی راوی سے کہا: اے ابوسعید! جب اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر ہوگا تو کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: تمہارا ستیاناس ہو! دنیا میں یہ وہ حدیث ہے جو میری آنکھوں کیلئے سب سے زیادہ ٹھنڈک کا باعث ہے (یعنی مجھے سب سے زیادہ پسند ہے)۔

Marfat.com

الْجُرَيْرِيِّ: يَا اَبَا سَعِيدٍ: اِذَا كَانَ عَلَى كُرْسِيِّهِ فَهُوَ مَعَهُ قَالَ: وَيْلَكُمْ، هَذَا اَقَرُّ حَدِيثٍ فِي الدُّنْيَا لِعَيْنِي

مقامِ محمود سے مراد شفاعت کا مقام ہے

1157- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَحَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

قَالَ: الشَّفَاعَةُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد شفاعت ہے۔

وَفِي حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ:

ابواسامہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

هُوَ الْمَقَامُ الَّذِي يَشْفَعُ فِيهِ لِاُمَّتِهِ

''اس سے مراد وہ مقام ہے جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کیلئے شفاعت کریں گے''۔

1158- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے

1157- رواہ أحمد 422/2 والترمذی: 3136۔

1158- انظر السابق۔

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدَ الْاَوْدِیُّ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، فِی قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

هُوَ الْمَقَامُ الَّذِی اَشْفَعُ فِيهِ لِاُمَّتِی

1159- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ: الشَّفَاعَةُ

بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مقامِ محمود سے مراد شفاعت ہے۔

مقامِ محمود کی مراد سے متعلق مجاہد کی روایت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَاَمَّا حَدِيثُ مُجَاهِدٍ فِی فَضِيلَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَفْسِيرُهُ لِهَذِهِ الْاٰيَةِ: اَنَّهُ يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ، فَقَدْ تَلَقَّاهَا الشُّيُوخُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالنَّقْلِ لِحَدِيثِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کے بارے میں مجاہد کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے اور اس آیت کی تفسیر کا تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عرش پر بٹھائے گا' تو اہلِ علم میں سے مشائخ نے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو نقل کرنے والے افراد نے اسے اچھی طرح سے حاصل کیا ہے اور عمدہ طریقہ

Marfat.com

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَلَقَّوْهَا بِأَحْسَنِ تَلَقٍّ، وَقَبِلُوهَا بِأَحْسَنِ قَبُولٍ، وَلَمْ يُنْكِرُوهَا، وَأَنْكَرُوا عَلَى مَنْ رَدَّ حَدِيثَ مُجَاهِدٍ إِنْكَارًا شَدِيدًا وَقَالُوا: مَنْ رَدَّ حَدِيثَ مُجَاهِدٍ فَهُوَ رَجُلُ سُوءٍ

سے اسے قبول کیا ہے' ان حضرات نے اس کا انکار نہیں کیا' اور جس شخص نے اس حدیث کو قبول نہیں کیا' اُس کا اُنہوں نے شدت سے انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے: جو شخص مجاہد کی روایت کو مسترد کرے گا وہ ایک بُرا شخص ہوگا۔

قُلْتُ: فَمَذْهَبُنَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَبُولُ مَا رَسَمْنَاهُ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَقَبُولُ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ، وَتَرْكُ الْمُعَارَضَةِ وَالْمُنَاظَرَةِ فِي رَدِّهِ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ رَشَادٍ وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ، وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ جَمَاعَةٌ

میں یہ کہتا ہوں: ہمارا یہ مسلک ہے' باقی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' کہ اس مسلک کے بارے میں ہم نے جو روایات نقل کی ہیں اُنہیں قبول کریں' جو اس سے پہلے ذکر ہو چکی ہیں اور مجاہد کی نقل کردہ روایت کو بھی قبول کریں اور اس کو مسترد کرنے کیلئے معارضہ یا مناظرہ کرنے کے عمل کو ترک کریں' باقی اللہ تعالیٰ ہدایت کے بارے میں توفیق دینے والا ہے اور اس بارے میں مددگار ہے۔ یہ روایت ایک جماعت نے ہمیں بیان کی ہے۔

1160- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ.

{عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: يُقْعِدُكَ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے مجاہد کے حوالے سے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔

1161- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

Marfat.com

الطَّرِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ

1162- قَالَ ابْنُ اَبِي دَاوُدَ: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، {عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: يُقْعِدُهُ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ

مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: یعنی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔

1163- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے مجاہد کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: یعنی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔

1164- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے مجاہد کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

Marfat.com

مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: يُجْلِسُهُ عَلَى الْعَرْشِ

مجاہد بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا''۔

1165- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

{عَسَى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الاسراء: 79]

قَالَ: يُجْلِسُهُ اَوْ يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

لیث نے مجاہد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا''۔

مجاہد فرماتے ہیں: یعنی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا''۔(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' تاہم مفہوم اس کا یہی ہے)

ایک دعا اور اُس کی فضیلت

1166- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْاَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

(یہاں ایک روایت میں الفاظ مختلف ہیں)

1166- والحديث عزاه الهيثمي في المجمع 163/10 للبزار والطبراني.

Marfat.com

رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ فِي حَدِيثِهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

مَنْ قَالَ:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهَذِهِ الْفَضِيلَةُ فِي الْقُعُودِ عَلَى الْعَرْشِ لَا نَدْفَعُهَا وَلَا نُمَارِي فِيهَا، وَلَا نَتَكَلَّمُ فِي حَدِيثٍ فِيهِ فَضِيلَةٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ يَدْفَعُهُ وَلَا يُنْكِرُهُ.

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهَذَا الْحَدِيثُ يُقَارِبُ الْأَحَادِيثَ فِي مَعْنَى يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ

امام آجری کی بحث

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِيشْ مَعْنَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ}

[الاسراء: 79]

جو شخص یہ دعا کرتا ہے:

''اے اللہ! تُو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نازل فرما اور اُنہیں قیامت کے دن اپنی بارگاہ میں اُس مقرب مقام پر فائز فرما (جس کا تُو نے اُن کے ساتھ وعدہ کیا ہے)''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اُس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

ابن صاعد کہتے ہیں: عرش پر بیٹھنے کے بارے میں یہ فضیلت اس کو ہم نہ تو پرے کریں گے اور نہ ہی اس کے بارے میں شک کریں گے اور نہ ہی اُس حدیث کے بارے میں کلام کریں گے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت منقول ہے' کسی ایسے حوالے سے کلام جو اس روایت کو پرے کرتا ہو' یا جو اس کا انکار کرتا ہو۔

ابن صاعد بیان کرتے ہیں: یہ حدیث بھی اُن احادیث کے قریب ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہوگا:

''اور رات میں تم تہجد ادا کرو' یہ تمہارے لیے نفل ہے''۔

Marfat.com

اَهِيَ نَافِلَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ غَيْرِهِ مِنَ النَّاسِ؟ وَهَلْ قِيَامُ اللَّيْلِ وَاجِبٌ عَلَى غَيْرِهِ؟ اَوْ نَافِلَةٌ لَهُ خَاصَّةً؟ قِيلَ لَهُ: مَعْنَاهُ مَعْنًى حَسَنٌ

کیا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نفل ہے اور دوسرے لوگوں کیلئے نفل نہیں ہے؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ دیگر لوگوں کیلئے رات کے وقت نوافل ادا کرنا واجب ہیں؟ یا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بطورِ خاص نفل ہیں؟ تو اُس شخص کو جواب دیا جائے گا: اس کا مفہوم بہت عمدہ ہے۔

اعْلَمْ اَنَّهُ كَانَ قِيَامُ اللَّيْلِ وَاجِبًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى اُمَّتِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا} [المزمل: 2]

فَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُومُهُ وَاُمَّتُهُ، وَيَصْعُبُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ تَقْدِيرُ اللَّيْلِ لِلْقِيَامِ، فَتَفَضَّلَ اللهُ الْكَرِيمُ عَلَى نَبِيِّهِ وَعَلَى اُمَّتِهِ فَنَسَخَ عَنْهُ وَعَنْهُمْ قِيَامَ اللَّيْلِ؛ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَاللهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ اَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ} اِلَى آخِرِ السُّورَةِ،

فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ مَنْ شَاءَ قَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْهُ اِذَا اَدَّى فَرَائِضَهُ كَمَا اَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَنْ قَامَهُ كَفَّرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ.

یہ بات آپ جان لیں کہ پہلے رات کے وقت نوافل ادا کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اُمت پر واجب تھا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اسی بات کا تذکرہ ہے:

''اے چادر اوڑھنے والے! تم رات کو نوافل ادا کرو' البتہ اُس کا تھوڑا حصہ ادا نہ کرو' یا اُس کا نصف حصہ یا اُس سے کچھ کم ہو یا اُس سے کچھ زیادہ ہو' تم قرآن کو ٹھہر ٹھہر کے پڑھو''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اُمت کے افراد رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے' رات کے وقت نوافل ادا کرنا اہلِ ایمان کیلئے دشواری کا باعث ہوتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اُمت پر یہ فضل کیا کہ یہ چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اور آپ کی اُمت کیلئے منسوخ کر دی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں یہی مراد ہے:

''اور اللہ تعالیٰ رات اور دن کو شمار کرتا ہے' وہ یہ جانتا ہے کہ تم اس کا شمار نہیں کر سکتے تو اُس نے تمہاری توبہ قبول کی تو تمہیں جتنا قرآن آتا ہو' اُتنا پڑھ لیا کرو'' یہ سورت کے آخر تک ہے۔

تو اُس کے بعد رات کے نوافل کا حکم یہ ہو گیا کہ جو شخص چاہے وہ ادا کرے اور جو شخص چاہے وہ ادا نہ کرے' جبکہ وہ فرائض کو اُس طرح سے ادا کر چکا ہو جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کا حکم دیا ہے' لیکن جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے

Marfat.com

اُس کے گناہوں کو دور کر دے گا۔

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:
{نَافِلَةً لَكَ} [الاسراء: 79]
مَعْنَاهُ: اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ. فَلَيْسَ لَكَ ذُنُوبٌ تُكَفَّرُ عَنْكَ. وَاِنَّمَا قِيَامُكَ اللَّيْلَ وَجَمِيعُ اَعْمَالِ الطَّاعَاتِ فَضْلٌ لَكَ فِي دَرَجَاتِكَ عِنْدَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ نَافِلَةً لَكَ. وَسَائِرِ اُمَّتِكَ مَا عَمِلُوهُ مِنَ الطَّاعَاتِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ. اِنَّمَا يَعْمَلُونَ فِي كَفَّارَاتِ الذُّنُوبِ. وَاَنْتَ فَلَا ذُنُوبَ لَكَ تُكَفِّرُهَا قِيَامُ اللَّيْلِ نَافِلَةٌ لَكَ يَا مُحَمَّدُ

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:
''تمہارے لیے نفل ہے''۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' تو اب تمہارے تو گناہ ہیں ہی نہیں کہ وہ اُن کا کفارہ بنیں' تو تمہارا رات کے وقت قیام کرنا اور نیکی کے تمام کام' تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہارے درجات میں اضافہ کا باعث ہوں گے اور یہ تمہارے لیے نفل ہوں گے اور تمہاری تمام اُمت کیلئے بھی' جو بھی اطاعت میں سے اس پر عمل کریں گے جس کا تعلق رات کے قیام سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو' تو وہ گناہوں کے کفارہ کیلئے ایسا کریں گے اور تمہارا تو کوئی گناہ ہے ہی نہیں کہ جس کا یہ کفارہ بنے' تو رات کا قیام اے محمد! تمہارے لیے نفل ہوگا۔

مجاہد کی وضاحت

1167- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الشَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ. عَنْ اَبِي عُثْمَانَ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ. عَنْ مُجَاهِدٍ. فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً} [الاسراء: 79] لَكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے:
''اور رات کے وقت تم تہجد پڑھو' یہ تمہارے لیے نفل ہے''۔

قَالَ: لَمْ تَكُنِ النَّافِلَةُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. خَاصَّةً مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ.

مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ نفل کسی کیلئے بھی نہیں تھا صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بطورِ خاص تھا' اُس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے تو اب فرائض کے ہمراہ آپ جو

Marfat.com

فَمَا عَمِلَ مِنْ عَمَلٍ مَعَ الْمَكْتُوبَاتِ فَهُوَ نَافِلَةٌ لَهُ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ. مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ لَا يَعْمَلُ فِي كَفَّارَةِ الذُّنُوبِ. وَالنَّاسُ يَعْمَلُونَ مَا سِوَى الْمَكْتُوبَةِ فِي كَفَّارَةِ ذُنُوبِهِمْ. فَلَيْسَ لِلنَّاسِ نَوَافِلُ اِنَّمَا هِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھی عمل کریں گے وہ آپ کیلئے نفل ہوگا جو فرائض کے علاوہ ہو' اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہوں کے کفارہ کیلئے تو کوئی عمل کرتے نہیں ہیں جبکہ لوگ فرائض کے علاوہ جتنے بھی عمل کرتے ہیں وہ اُن کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' تو لوگوں کیلئے یہ چیز نفل نہیں ہوگی' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نفل ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَضَائِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرَةٌ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَقَدْ وَعَدَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهُ سَيُعْطِيهِ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْكَرَامَاتِ حَتَّى يَرْضَى وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى} [الضحى: 5]

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بے شمار ہیں' دنیا اور آخرت میں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ آخرت میں آپ کو وہ مرتبہ و مقام عطا کرے گا کہ جس سے آپ راضی ہو جائیں گے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں وہ عطا کرے گا جس سے تم راضی ہو جاؤ گے''۔

1168- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ. عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ. عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ. عَنْ اَبِيهِ قَالَ: عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ مَفْتُوحٌ عَلَى اُمَّتِهِ كَفْرًا كَفْرًا فَسُرَّ بِذَلِكَ. فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یہ چیز پیش کی گئی کہ آپ کی اُمت پر کیا کچھ کشادہ ہوگا' آپ اس بات پر خوش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

1168- رواہ الحاکم 526/2 وعزاہ الہیثمی فی المجمع 138/7.

Marfat.com

رَوَالضُّحَى} [الضحى: 1] اِلَى قَوْلُهُ: {وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى} [الضحى: 5].

''والضحیٰ'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اتنا عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔

فَاَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْفَ قَصْرٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ؛ تُرَابُهُنَّ الْمِسْكُ. فِي كُلِّ قَصْرٍ مَا يَنْبَغِي لَهُ مِنَ الْاَزْوَاجِ وَالْخَدَمِ

تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک ہزار محلات عطا کیے ہیں کہ جن کی مٹی مشک کی بنی ہوئی ہے اور ہر ایک محل میں جتنے آپ چاہیں گے اُتنی ازواج اور خادم ہوں گے۔

1169- وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْاَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ مَفْتُوحٌ عَلَى اُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ كَفْرًا كَفْرًا. فَسُرَّ بِذَلِكَ. فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یہ چیز پیش کی گئی کہ آپ کے بعد آپ کی اُمت کو کس کس قسم کی کشادگی نصیب ہوگی' آپ اس بات پر خوش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

{وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى} [الضحى: 5]

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اتنا عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔

قَالَ: فَاَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ اَلْفَ قَصْرٍ. فِي كُلِّ قَصْرٍ مَا يَنْبَغِي لَهُ مِنَ الْاَزْوَاجِ وَالْخَدَمِ

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں ایک ہزار محلات عطا کیے ہیں جن میں جتنے آپ چاہیں گے اُتنی بیویاں اور خادم ہوں گے۔

1169- انظر السابق.

Marfat.com

1170- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ شَاذَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

رَاَيْتُ مَا هُوَ مَفْتُوحٌ عَلَى اُمَّتِي كَفْرًا كَفْرًا، فَسَرَّنِي ذَلِكَ فَنَزَلَتْ {وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجَى} اِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى} [الضحى: 5]

قَالَ: اُعْطِيَ اَلْفَ قَصْرٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ تُرَابُهَا الْمِسْكُ، فِي كُلِّ قَصْرٍ مَا يَنْبَغِي لَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے یہ بات دکھائی گئی کہ میری اُمت کیلئے کیا کیا کچھ کشادہ کیا جائے گا تو میں اس بات پر خوش ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی:

''وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجَى'' یہ آیت یہاں تک ہے:

''اور تمہارا پروردگار تمہیں اتنا عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے موتیوں سے بنے ہوئے ایک ہزار محلات دیئے گئے ہیں جن کی مٹی مشک کی بنی ہوئی ہے اور ہر ایک محل میں وہ کچھ ہوگا جو اُس کے لائق ہوگا۔

بَابُ ذِكْرِ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا تذکرہ

1171- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ التَّاجِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اللہ کی قسم! میں نے اُس دن سے زیادہ روشن' زیادہ نورانی اور

1170- انظر: 1168۔

1171- رواہ الترمذی: 3622 والحاکم 57/3 وصححہ ووافقہ الذہبی۔

Marfat.com

اَنَسٍ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ يَوْمًا اَضْوَاَ وَلَا اَنْوَرَ وَلَا اَحْسَنَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا رَاَيْتُ يَوْمًا اَظْلَمَ وَلَا اَقْبَحَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیادہ خوبصورت دن اور کوئی نہیں دیکھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں (یعنی ہجرت کر کے پہلی مرتبہ مدینہ منورہ) تشریف لائے تھے اور میں نے اُس دن سے زیادہ تاریک اور زیادہ بُرا دن کوئی نہیں دیکھا جس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا۔

1172- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا مَاتَ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو وہاں کی ہر جگہ جگمگا اُٹھی تھی اور جب آپ کا وصال ہوا تو وہاں کی ہر چیز تاریک ہوگئی۔

حضرت جبریل کی بارگاہِ رسالت میں حاضری

1173- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ بَحْرٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بن حسن بن علی اپنے والد (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

1172- انظر السابق۔

1173- عزاہ الہیثمی فی المجمع 35/9 للطبرانی۔

Marfat.com

قَالَ:

لَمَّا كَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ هَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ بِمَا تَجِدُ خَاصَّةً لَكَ وَاِكْرَامًا لَكَ وَتَفْضِيلًا لَكَ. يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ: اَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا وَاَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي هَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ خَاصَّةً لَكَ وَاِكْرَامًا لَكَ وَتَفْضِيلًا لَكَ يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ: اَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا، وَاَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا . فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ هَبَطَ جِبْرِيلُ وَمَعَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ وَمَعَهُ مَلَكٌ عَلَى شِمَالِهِ يُقَالُ لَهُ: اِسْمَاعِيلُ، جُنْدُهُ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ، جُنْدُ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مِائَةُ اَلْفٍ، {وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ} [المدثر: 31]، اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي لِقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ، فَسَبَقَهُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تَجِدُ مِنْكَ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے تین دن پہلے حضرت جبریل علیہ السلام' آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! اُس ذات نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی صورتِ حال کے بارے میں آپ سے زیادہ بہتر جانتی ہے اور مجھے آپ کو خصوصیت عطا کرنے کیلئے اور آپ کی عزت افزائی کیلئے اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے بھیجا ہے' اُس نے آپ سے یہ فرمایا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! میں خودکو مغموم پا رہا ہوں اور اے جبریل! میں خودکو پریشان پا رہا ہوں۔ اگلے دن حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: مجھے اُس ذات نے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی صورتِ حال کے بارے میں آپ سے زیادہ بہتر جانتی ہے' ایسا آپ کی خصوصیت کے اظہار' آپ کی عزت افزائی اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے کیا ہے اور اُس نے آپ سے یہ فرمایا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! میں خودکو مغموم پا رہا ہوں اور اے جبریل! میں خود کو پریشان پا رہا ہوں۔ جب تیسرا دن آیا تو حضرت جبریل علیہ السلام' آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے ساتھ ملک الموت بھی تھا اور اُس کے ساتھ بائیں طرف ایک فرشتہ تھا جس کا نام اسماعیل تھا' اُس کے لشکر کی تعداد ستّر ہزار فرشتوں پر مشتمل تھی جن میں سے ہر ایک فرشتہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے تھے' تو تمہارے پروردگار کے لشکروں کے بارے میں صرف وہی جانتا ہے' اُس فرشتہ نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر

Marfat.com

خَاصَّةٌ لَكَ وَاِكْرَامًا لَكَ وَتَفْضِيلًا لَكَ، يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ: اَجِدُنِي مَغْمُومًا وَاَجِدُنِي مَكْرُوبًا قَالَ: وَاسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ وَاعْلَمْ اَنَّهُ لَمْ يَسْتَاْذِنْ عَلَى اَحَدٍ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَاْذِنُ عَلَى اَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ يَا جِبْرِيلُ قَالَ: فَدَخَلَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ رَبِّي وَرَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَرَنِي اَنْ اُطِيعَكَ فِيمَا تَاْمُرُنِي بِهِ، اِنْ اَمَرْتَنِي اَنْ اَقْبِضَ نَفْسَكَ قَبَضْتُهَا وَاِنْ كَرِهْتَ تَرَكْتُهَا قَالَ: وَتَفْعَلُ ذَلِكَ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ: بِذَلِكَ اُمِرْتُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ: فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اشْتَاقَ اِلَيْكَ وَاَحَبَّ لِقَاءَكَ، فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى مَلَكِ الْمَوْتِ فَقَالَ: امْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْنَا قَائِلًا يَقُولُ وَمَا نَرَى شَيْئًا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کرے۔ حضرت جبریل علیہ السلام ان تمام فرشتوں سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! آپ پر سلام ہو! اُس ذات نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی صورتِ حال کے بارے میں زیادہ بہتر جانتی ہے اور یہ آپ کی خصوصیت کے اظہار' آپ کی عزت افزائی اور آپ کی فضیلت کے اظہار کیلئے ہے' اُس نے آپ سے یہ فرمایا ہے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں خود کو مغموم پا رہا ہوں اور میں خود کو پریشان پا رہا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد! یہ موت کا فرشتہ ہے جو آپ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے اور آپ یہ بات جان لیں کہ اس نے آپ سے پہلے کسی سے اجازت نہیں مانگی اور نہ ہی آپ کے بعد کسی سے اجازت مانگے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! اُسے اندر آنے کیلئے کہو۔ وہ اندر آیا اور اُس نے کہا: اے حضرت محمد! آپ پر سلام ہو! میرے اور آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ آپ مجھے جو بھی ہدایت کریں گے میں آپ کی فرمانبرداری کروں گا' اگر آپ مجھے یہ حکم دیں گے کہ میں آپ کی جان قبض کرلوں تو میں اُس کو قبض کرلوں گا اور اگر آپ اس کو ناپسند کریں گے تو میں اس کو ترک کر دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ملک الموت! کیا تم ایسا کرو گے؟ اُس نے عرض کی: اے حضرت محمد! مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ آپ کا مشتاق ہے اور آپ کی حاضری کو پسند کرتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک الموت

Marfat.com

فِي اللهِ عَزَاءٌ مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَعِوَضٌ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلَفٌ مِنْ كُلِّ مَا فَاتَ، فَبِاللهِ فَثِقُوا، وَإِيَّاهُ فَارْجُوا، فَإِنَّ الْمَحْرُومَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ

کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا: تمہیں جو حکم دیا گیا ہے تم اُسے پورا کرو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض کر لی گئی' اسی دوران ہم نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا' ہمیں نظر کوئی نہیں آیا:

''ہر ہلاک ہونے والے کے حوالے سے تعزیت اللہ تعالیٰ ہی سے کی جا سکتی ہے اور ہر مصیبت کا عوض اور ہر فوت ہو جانے والی کی جگہ دوسری چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے تو تم لوگ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھو' اُسی سے اُمید رکھو' محروم وہ شخص ہوتا ہے جو ثواب سے محروم رہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ رَسَمْتُ فِي كِتَابِ فَضَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاتَهُ، وَغُسْلَهُ، وَكَيْفَ صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوَقْتَ دَفْنِهِ، وَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ، وَثَوَابَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ حَالًا بَعْدَ حَالٍ، وَنَذْكُرُ بَعْدَ هَذَا فَضْلَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَصْهَارًا وَأَنْصَارًا، وَوُزَرَاءَهُمُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل' آپ کی وفات کا تذکرہ' آپ کو غسل دیئے جانے کا' آپ کی نمازِ جنازہ ادا کیے جانے کا' آپ کے دفن کے وقت کا' آپ کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی گئی؟ اور جو شخص آپ پر درود بھیجتا ہے اُس کے ثواب کا تذکرہ کیا ہے' اب ہم اس کے بعد آپ کے اصحاب کے فضائل کا تذکرہ کریں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے منتخب کیا تھا جو آپ کے عزیز بھی تھے' مددگار بھی تھے' آپ کے وزراء بھی تھے' جن کا تعلق مہاجرین اور انصار سے ہے' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہوں اور ہمیں ان کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اشعار

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: بَلَغَنِي أَنَّهُ لَمَّا دُفِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَوَقَفَتْ عَلَى قَبْرِهِ فَأَنْشَأَتْ تَقُولُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کر دیا گیا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس کھڑی ہوئیں اور اُنہوں نے یہ اشعار کہے:

Marfat.com

اَمْسَى بِخَدِّى لِلدُّمُوعِ رُسُومُ
اَسَفًا عَلَيْكَ وَفِى الْفُؤَادِ كُلُومُ
وَالصَّبْرُ يَحْسُنُ فِى الْمَوَاطِنِ
كُلِّهَا اِلَّا عَلَيْكَ فَاِنَّهُ مَذْمُومُ
لَاعَيْبَ فِى حُزْنِى عَلَيْكَ لَوْ
اَنَّهُ كَانَ الْبُكَاءُ لِمُقْلَتَىَّ يَدُومُ

''میری یہ حالت ہے کہ آنسوؤں کی وجہ سے میرے رخساروں پر لکیریں بن گئی ہیں (اے اللہ کے رسول!) یہ آپ کے غم کی وجہ سے ہے اور دل میں زخم بن چکے ہیں' ہر طرح کی صورتِ حال میں صبر اچھا ہوتا ہے لیکن آپ کے حوالہ سے اس کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ قابلِ مذمت ہوتا ہے' آپ پر میرے غم کے اظہار پر کوئی عیب نہیں لگایا جا سکتا' اگرچہ میری آنکھوں سے ہمیشہ آنسو رواں رہیں''۔

❖❖❖❖❖

Marfat.com

فضائل صحابہ کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَفَضِّلِ عَلَيْنَا بِالنِّعَمِ الدَّائِمَةِ، وَالْاَيَادِي الْجَمِيلَةِ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً، سِرًّا وَعَلَانِيَةً، حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ اَنَّ مَوْلَاهُ الْكَرِيمَ يُحِبُّ الْحَمْدَ. فَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، ذَاكَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَاَصْحَابِهِ الْمُنْتَجَبِينَ وَاَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' جس نے ہم پر یہ فضل کیا کہ دائمی نعمتیں عطا کیں اور ظاہری و باطنی' پوشیدہ اور علانیہ عمدہ نعمتیں عطا کیں' یہ ایک ایسے شخص کی بیان کی ہوئی حمد ہے جو یہ بات جانتا ہے کہ اُس کا کریم پروردگار حمد کرنے کو پسند کرتا ہے' تو ہر حال میں حمد اُسی کیلئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور تمام بعد والوں کے سردار پر درود نازل کرے جو حضرت محمد ہیں' جو تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ہیں اور اُن کی پاکیزہ آل اور اُن کے منتخب اصحاب اور اُن کی ازواج پر بھی درود نازل کرے جو اہلِ ایمان کی مائیں ہیں۔

تمہیدی کلمات

اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّهُ مِمَّا يَسَّرَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ لِي مِنْ رَسْمِ كِتَابِ الشَّرِيعَةِ، يَسَّرَ لِي اَنْ رَسَمْتُ فِيهِ مِنْ فَضَائِلِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَذْكُرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَضَائِلَ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، الَّذِينَ اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَهُ وَاَصْهَارَهُ وَاَنْصَارَهُ وَالْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِهِ فِي اُمَّتِهِ، وَهُمُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ

امابعد! جب اللہ تعالیٰ نے میرے لیے یہ چیز آسان کی کہ میں کتاب ''الشریعہ'' تحریر کروں تو اُس نے میرے لیے یہ چیز بھی آسان کی کہ میں اُس میں اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کروں اور پھر اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے فضائل بیان کروں' اللہ تعالیٰ اُن حضرات سے راضی ہو' یہ وہ حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے منتخب کیا' انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر' آپ کا عزیز' آپ کا مددگار اور آپ کے بعد آپ کی اُمت میں آپ کا جانشین بنایا' یہ مہاجرین اور انصار ہیں جن

Marfat.com

الَّذِينَ نَعَتَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ بِأَحْسَنِ النَّعْتِ وَوَصَفَهُمْ بِأَجْمَلِ الْوَصْفِ، وَأَخْبَرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ نَعَتَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ بِأَحْسَنِ النَّعْتِ وَوَصَفَهُمْ بِأَجْمَلِ الْوَصْفِ. {ذَلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ} [الحديد: 21]

کی صفات اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں عمدہ طریقہ سے بیان کی ہیں اور اُن کا وصف خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اُس نے ان لوگوں کا تذکرہ تورات اور انجیل میں عمدہ طریقہ سے کیا ہے اور ان کی صفات عمدہ طریقہ سے بیان کی ہیں' یہ اللہ تعالیٰ کا وہ فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے۔

مہاجرین کا تعارف

فَأَمَّا الْمُهَاجِرُونَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَإِنَّهُمْ آمَنُوا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ، وَصَدَّقُوا الْإِيمَانَ بِالْعَمَلِ، صَبَرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةٍ، آثَرُوا الذُّلَّ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِزِّ فِي غَيْرِ اللهِ، وَآثَرُوا الْجُوعَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الشِّبَعِ فِي غَيْرِ اللهِ، عَادَوْا فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ، وَهَاجَرُوا مَعَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَارَقُوا الْآبَاءَ وَالْأَبْنَاءَ وَالْأَهْلَ وَالْعَشَائِرَ، وَتَرَكُوا الْأَمْوَالَ وَالدِّيَارَ وَخَرَجُوا فُقَرَاءَ، كُلُّ ذَلِكَ مَحَبَّةً مِنْهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَرَ عِنْدَهُمْ مِنْ جَمِيعِ مَنْ ذَكَرْنَاهُ بِإِيمَانٍ صَادِقٍ، وَعُقُولٍ

جہاں تک مہاجرین کا تعلق ہے تو یہ لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے' انہوں نے عمل کے ہمراہ' ایمان کی تصدیق کی' سختیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبر سے کام لیا' غیر اللہ کے ساتھ رہ کر ظاہری غلبہ حاصل کرنے کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے (دین کی پیروی کرتے ہوئے) ظاہری طور پر کمتر حیثیت کو قبول کیا' غیر اللہ کے ساتھ رہ کر سیر ہونے کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے (دین کے ساتھ رہ کر) بھوکے رہنے کو ترجیح دی' انہوں نے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے قریب اور دور کے لوگوں سے دشمنی مول لی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی' اپنے آباؤ اجداد' اولاد' اہلِ خانہ اور خاندانوں کو چھوڑ دیا' اپنی زمینوں اور علاقوں کو چھوڑ دیا اور غربت کے عالم میں نکل کھڑے ہوئے' یہ سب کام اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کی وجہ سے سرانجام دیئے۔ اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' ان حضرات (مہاجرین) کے نزدیک ہر اُس چیز سے زیادہ قابلِ ترجیح تھے جن کا ہم نے ذکر کیا (یعنی جان و مال' خاندان' اموال وغیرہ) ان کا ایمان سچا تھا، ان کی عقلیں تائید یافتہ تھیں' شخصیت معزز تھی' رائے ٹھیک تھی' صبر عمدہ تھا اور

Marfat.com

مُؤَيَّدَةٍ، وَاَنْفُسٍ كَرِيمَةٍ، وَرَأْيٍ سَدِيدٍ، وَصَبْرٍ جَمِيلٍ بِتَوْفِيقٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ. {أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22]

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کی وجہ سے تھا' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور یہ اُس سے راضی ہوگئے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں' خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کے گروہ (کے لوگ) ہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔

انصار کا تعارف

وَاَمَّا الْاَنْصَارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. فَهُمْ قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنُصْرَةِ دِينِهِ وَاتِّبَاعِ نَبِيِّهِ. فَآمَنُوا بِهِ بِمَكَّةَ. وَبَايَعُوهُ. وَصَدَقُوا فِي بَيْعَتِهِمْ اِيَّاهُ فَاَحَبُّوهُ. وَنَصَرُوهُ. {وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي اُنْزِلَ مَعَهُ} [الاعراف: 157]. وَاَرَادُوا اَنْ يُخْرِجُوهُ مَعَهُمْ اِلَى الْمَدِينَةِ مَحَبَّةً مِنْهُمْ لَهُ. فَسَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تَرْكَهُ اِلَى وَقْتٍ. ثُمَّ خَرَجُوا اِلَى الْمَدِينَةِ فَاَخْبَرُوا اِخْوَانَهُمْ بِاِيمَانِهِمْ فَآمَنُوا وَصَدَّقُوا. فَلَمَّا هَاجَرَ اِلَيْهِمُ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اسْتَبْشَرُوا بِذَلِكَ. وَسُرُّوا بِقُدُومِهِ عَلَيْهِمْ. فَاَكْرَمُوهُ. وَعَظَّمُوهُ. وَعَلِمُوا اَنَّهَا نِعْمَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ. ثُمَّ قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدَهُمْ. فَفَرِحُوا بِقُدُومِهِمْ. وَاَكْرَمُوهُمْ بِاَحْسَنِ الْكَرَامَةِ. وَوَسَّعُوا لَهُمُ الدِّيَارَ.

جہاں تک انصار کا تعلق ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی دین کی مدد کیلئے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کیلئے منتخب کیا' یہ مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کرلیا تھا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بیعت کی تھی وہ سچی بیعت تھی' یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتے تھے' آپ کی مدد کرنا چاہتے تھے اور اُس نور کی پیروی کرتے تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نازل ہوا تھا' یہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ مدینہ منورہ لے جائیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں سے یہ کہا کہ اس کو کچھ وقت کیلئے مؤخر کردیں' پھر یہ لوگ وہاں سے مدینہ منورہ واپس چلے گئے' انہوں نے اپنے ایمان کے بارے میں اپنے بھائیوں کو بتایا تو ان کے بھائی بھی ایمان لے آئے اور اُنہوں نے بھی تصدیق کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے ان کی طرف تشریف لے گئے تو اُنہوں نے اس کو خوشخبری کے طور پر قبول کیا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری پر خوش ہوئے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام کیا اور آپ کی تعظیم کی اور یہ بات جان لی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف

Marfat.com

وَآثَرُوهُمْ عَلَى الْاَهْلِ، وَالْاَوْلَادِ، وَاَحَبُّوهُمْ حُبًّا شَدِيدًا، وَصَارُوا اِخْوَةً فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَتَآلَفَتِ الْقُلُوبُ بِتَوْفِيقٍ مِنَ الْمَحْبُوبِ بَعْدَ اَنْ كَانُوا اَعْدَاءً.

سے اُن پر ہونے والی ایک نعمت ہے۔ ان کے بعد مہاجرین آئے تو یہ لوگ مہاجرین کی آمد پر بھی خوش ہوئے' انہوں نے مہاجرین کا اچھے طریقہ سے احترام کیا' ان کیلئے اپنے علاقوں میں گنجائش پیدا کی' اُنہیں اپنے اہلِ خانہ اور اپنی اولاد پر ترجیح دی اور اُن کے ساتھ شدید محبت رکھی' یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے کے بھائی بن گئے' ان کے دلوں میں اُلفت قائم ہوگئی جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کی وجہ سے تھے حالانکہ یہ لوگ پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

{هُوَ الَّذِي اَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ. لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا مَا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ}

[الانفال: 63]

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

''وہی وہ ذات ہے جس نے اپنی مدد اور اہلِ ایمان کے ذریعے تمہاری تائید کی اور ان (لوگوں) کے دلوں میں محبت پیدا کر دی حالانکہ (ان کی حالت یہ تھی) کہ زمین میں جو کچھ بھی موجود ہے' اگر تم وہ سب خرچ دیتے تو بھی اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اُلفت پیدا کی' بے شک وہ غالب اور حکمت والا ہے''۔

ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَمِيعِ:

{وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَا}

[آل عمران: 103]

پھر اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں سے ارشاد فرمایا:

''اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو جب (پہلے) تم دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی تو تم اُس کی نعمت کی وجہ سے بھائی بھائی بن گئے اور (پہلے) تم جہنم کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہیں اُس (جہنم میں گرنے) سے بچالیا''۔

فَاجْتَمَعُوا جَمِيعًا عَلَى مَحَبَّةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَحَبَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

تو یہ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی محبت کے حوالے سے اکٹھے ہو گئے اور اُس رسول کی مدد کرنے میں ایک

Marfat.com

وَسَلَّمَ، وَعَلَى الْمُعَاوَنَةِ عَلَى نُصْرَتِهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لَهُ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، لَا تَأْخُذُهُمْ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، فَنَعَتَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارَ فِي كِتَابِهِ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْهُ بِكُلِّ نَعْتٍ حَسَنٍ جَمِيلٍ، وَوَعَدَهُمُ الْجَنَّةَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا، وَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ، {أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22].

دوسرے سے تعاون کرنے میں اکٹھے ہو گئے' تنگی اور آسانی' خوشی اور ناپسندیدگی ہر حال میں اطاعت وفرمانبرداری پر متفق ہوئے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی انہوں نے پرواہ نہیں کی' تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر مہاجرین اور انصار کی صفت بیان کی جو عمدہ طریقہ سے بیان کی اور اُن کے ساتھ جنت کا وعدہ کیا جس میں یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے اور ہمیں یہ بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو چکا ہے اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں اور خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی کامیاب ہوتا ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاذْكُرْ لَنَا مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہمارے سامنے وہ چیز ذکر کریں جو آپ کی بیان کردہ بات پر دلالت کرتی ہے۔

قُلْتَ؛ قِيلَ لَهُ: لَا يَسَعُنَا أَنْ نَنْطِقَ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَأَقَاوِيلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَسَأَذْكُرُ لَكَ مِنْ ذَلِكَ مَا يُقِرُّ اللهُ الْكَرِيمُ بِهِ أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ وَيُسْخِنُ بِهِ أَعْيُنَ الْمُنَافِقِينَ، وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا قَصَدْنَا لَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا کہ ہمارے پاس یہ گنجائش نہیں ہے کہ ہم کسی بھی حوالے سے (اپنی طرف سے) کلام کریں' ہم صرف وہ کلام کریں گے جو کتاب وسنت اور صحابہ کرام کے اقوال کے مطابق ہو۔ اب میں آپ کے سامنے وہ آیات ذکر کروں گا جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کرے گا اور جس کے ذریعہ منافقین کی آنکھوں کو گرم کر دے گا تو ہم نے جو قصد کیا ہے اُس کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے۔

Marfat.com

بَابُ ذِكْرِ مَا مَدَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ فِي كِتَابِهِ مِمَّا أَكْرَمَهُمُ اللهُ بِهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مہاجرین اور انصار کا کس طرح ذکر کیا ہے کہ جس کے حوالے سے اُن کی عزت افزائی کی ہے

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ} [التوبة: 100]

''اور سبقت لے جانے والے پہلے لوگ جن کا تعلق مہاجرین اور انصار سے ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اچھائی کے ہمراہ اُن کی پیروی کی' اللہ تعالیٰ (ان سب سے) راضی ہو گیا ہے اور یہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ لوگ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ} [الانفال: 72]

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں کے ہمراہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی' یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَئِكَ مِنْكُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور اُنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے (مہاجرین کو) پناہ دی اور مدد کی' یہی لوگ حقیقی طور پر مؤمن ہیں' اُن کیلئے مغفرت اور معزز رزق ہے اور وہ لوگ جو اس کے بعد ایمان لائے اور اُنہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد میں حصہ لیا' وہ بھی تم میں سے ہیں اور اللہ کی کتاب میں رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار

Marfat.com

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیمٌ}

[الانفال:75,74]

ہوتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ} إِلَى قَوْلِهِ: {فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ}

[الاعراف: 8]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''غریب مہاجرین کیلئے جنہیں اُن کے علاقوں اور اموال سے نکال دیا گیا' وہ اللہ کا فضل اور رضامندی تلاش کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول کی مدد کرتے ہیں' یہی لوگ سچے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ اور ایمان کو اُن سے پہلے ٹھکانہ بنا لیا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ} إِلَى قَوْلِهِ: {فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ} [آل عمران: 195] إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ} [آل عمران: 195]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو قیام کی حالت میں اور بیٹھ کر اور پہلوؤں کے بل (لیٹ کر) اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں:) اے ہمارے پروردگار! تُو نے اسے بے وجہ نہیں پیدا کیا' تُو ہر عیب سے پاک ہے' تو تُو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''تو اُن کے پروردگار نے اُن کی دعا کو قبول کیا' بے شک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا' خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث ہو' تم ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہو'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور اللہ تعالیٰ کے پاس عمدہ ثواب ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ لَهُمُ

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''لیکن رسول اور وہ لوگ جو اُس کے ہمراہ ایمان لائے اُنہوں نے اپنے اموال اور جانوں کے ذریعہ جہاد کیا' ان لوگوں کیلئے

Marfat.com

الْخَيْرَاتُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ}

[التوبة: 89]

بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ ہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَكَانَ اللهُ غَفُورًا رَحِيمًا}

[النساء: 100]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور جو شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے' اللہ اور اُس کے رسول کی ہجرت کرتے ہوئے' اور پھر اُسے موت آ لیتی ہے تو اُس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ} [الاعراف: 43] الْآيَةَ.

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اُن کے سینوں میں جو کینہ ہے' ہم اُسے نکال دیں گے اور وہ وہاں ہوں گے (جہاں) اُن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گے اور وہ یہ کہیں گے: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت نصیب کی' ورنہ ہم خود تو ہدایت حاصل کرنے والے نہیں تھے' اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب نہ کرتا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ. لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا} [الانفال: 62] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہی وہ ذات ہے جس نے اپنی مدد اور اہلِ ایمان کے ذریعہ تمہاری تائید کی اور اُن (اہلِ ایمان) کے درمیان اُلفت قائم کر دی' اگر تم زمین میں موجود سب کچھ خرچ کر دیتے'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''پھر بے شک تمہارے پروردگار نے اُن کیلئے جنہوں نے ہجرت کی' اس کے بعد کہ اُنہیں آزمائش کا شکار کیا گیا' اور پھر اُنہوں

Marfat.com

مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ} [النحل: 110]

نے جہاد کیا اور صبر سے کام لیا' تو اس کے بعد تمہارا پروردگار مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ} [النحل: 41]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی' اس کے بعد کہ اُن پر ظلم ہوا تو ہم اُنہیں دنیا میں بھی اچھائی عطا کرے گا اور آخرت کا اجر تو زیادہ ہے' کاش کہ وہ لوگ اس کا علم رکھتے' وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{يَوْمَ لَا يُخْزِي اللهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ: رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ} [التحريم: 8]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''اُس دن اللہ تعالیٰ نبی اور اُس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا' اُن کا نور اُن کے آگے چل رہا ہوگا اور اُن کے دائیں طرف ہوگا' وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تُو ہمارے نور کو ہمارے لیے مکمل کر دے اور ہماری مغفرت کر دے' بے شک تُو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا} [الفتح: 18]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تحقیق اللہ تعالیٰ' اہلِ ایمان سے راضی ہو گیا' جب اُنہوں نے درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر لی' تو وہ یہ جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں ہے' تو اُس نے اُن پر سکینت نازل کی اور اُنہیں فتح قریب کا بدلہ دیا''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم ایسی قوم کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو کہ وہ لوگ اُس شخص سے محبت رکھیں جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے' خواہ وہ (مخالفت کرنے والا) اُن کے باپ دادا ہوں' یا اُن کے بیٹے ہوں' یا اُن کے بھائی ہوں' یا رشتہ دار ہوں' یہ وہ

Marfat.com

الْاِيمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ اُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22]

لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی طرف سے روح کے ذریعہ اُن کی تائید کی ہے اور وہ اُنہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اُس سے راضی ہو گئے' یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں' خبردار! بے شک اللہ کا گروہ ہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا} [الفتح: 29] اِلَى قَوْلِهِ: {مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَاَجْرًا عَظِيمًا} [الفتح: 29]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے خلاف سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں' تم اُنہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں دیکھو گے کہ وہ اللہ کا فضل اور اُس کی رضامندی تلاش کر رہے ہوں گے'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''اُن سے مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے''۔

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

{وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا} [النور: 55]

اُس نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے' اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ زمین میں اُنہیں نائب مقرر کیا ہے جس طرح اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو نائب بنایا تھا اور اُن کیلئے اُن کے دین کو مستحکم کر دے گا جس دین کے حوالے سے وہ اُن کیلئے راضی ہوا ہے اور اُن کے خوف کے بعد وہ اُنہیں امن نصیب کرے گا' وہ لوگ میری عبادت کرتے ہیں' وہ کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتے ہیں''۔

امام آجری کے توصیفی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَقَدْ وَاللهِ اَنْجَزَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكَرِيمُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اُس کو پورا کیا اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Marfat.com

لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ مَا وَعَدَهُمْ بِهِ، جَعَلَهُمُ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ الرَّسُولِ، وَمَكَّنَهُمْ فِي الْبِلَادِ، فَفَتَحُوا الْفُتُوحَ، وَغَنِمُوا الْاَمْوَالَ، وَسَبَوْا ذَرَارِيَّ الْكُفَّارِ، وَاَسْلَمَ عَلَى اَيْدِيهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ خَلْقٌ كَثِيرٌ، وَاَعَزُّوا دِينَ اللهِ عَزَّ جَلَّ، وَاَذَلُّوا اَعْدَاءَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَظَهَرَ اَمْرُ اللهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، وَسَنُّوا لِلْمُسْلِمِينَ السُّنَنَ الشَّرِيفَةَ، وَكَانُوا بَرَكَةً عَلَى جَمِيعِ الْاُمَّةِ، اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ

بعد خلفاء بنایا' اُنہیں زمین میں حکومت عطا کی' اُنہیں فتوحات عطا کیں' اُنہیں مالِ غنیمت عطا کیا' اُن لوگوں نے کفار کے بچوں کو قیدی بنایا' بہت سے کفار نے اُن کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا' ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوط کیا اور اللہ کے دشمنوں کو ذلیل کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو گیا خواہ مشرکین کو یہ اچھا نہ لگتا ہو' انہوں نے مسلمانوں کیلئے عمدہ طریقہ کا آغاز کیا اور یہ پوری اُمت کیلئے برکت تھے۔ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ عنہم۔ (قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ اُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} [المجادلة: 22]

''اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور یہ اُس سے راضی ہو گئے' یہ اللہ کا گروہ ہیں' خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والے ہیں''۔

ایک زبردست قول

يُقَالُ: مَنْ اَحَبَّ اَبَا بَكْرٍ فَقَدْ اَقَامَ الدِّينَ، وَمَنْ اَحَبَّ عُمَرَ، فَقَدْ اَوْضَحَ السَّبِيلَ، وَمَنْ اَحَبَّ عُثْمَانَ فَقَدِ اسْتَنَارَ بِنُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى، وَمَنْ قَالَ الْحُسْنَى فِي اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ

یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ دین کو مضبوط کر لیتا ہے' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ راستہ کو واضح کر لیتا ہے' جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے روشنی حاصل کر لیتا ہے اور جو شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ مضبوط رسّی کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے اور جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں اچھی بات کہتا ہے وہ نفاق سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، رَحِمَهُ اللهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) ان تمام حضرات میں سے ہر ایک

Marfat.com

وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا لَا يُحْصَى كَثْرَةً، نَفَعَنَا اللهُ بِحُبِّهِمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ. وَأَنَا أَذْكُرُ إِنْ شَاءَ اللهُ بَعْدَ هَذَا مَا فَضَّلَهُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے فضائل ایسے ہیں کہ جنہیں کثرت کی وجہ سے شمار نہیں کیا جا سکتا' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے محبت کی وجہ سے ہمیں نفع عطا کرے' بے شک وہ سننے والا اور قریب ہے۔ اب اگر اللہ نے چاہا تو میں اب وہ فضائل بیان کروں گا جو فضائل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات کے بیان کیے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ مَا نَعَتَهُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَالْحَظِّ الْجَزِيلِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عظیم فضیلت اور زبردست حصہ کے حوالے سے ان حضرات کی کیا صفات بیان کی ہیں

1174- أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

''مہاجرین اور انصار' دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں (یا مددگار ہیں)''۔

1175- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّهِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1174- رواه أحمد 363/4، والحاكم 81/4، وخرجه الألباني في الصحيحة: 1036.

1175- انظر السابق.

Marfat.com

عَنْ زِرٍّ، وَاَبِي وَائِلٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

''مہاجرین اور انصار' دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں''۔

1176- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: حَتَّى تَقْطَعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهُ فَقَالَ اِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلایا تا کہ بحرین کی زمینیں اُنہیں جاگیر کے طور پر عطا کیں' تو اُنہوں نے عرض کی: (ہم انہیں اُس وقت تک قبول نہیں کریں گے) جب تک آپ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی ان کی مانند جاگیریں عطا نہیں کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے بعد ترجیحی سلوک کا سامنا کرو گے تو تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو۔

قیامت کے دن مہاجرین کی فضیلت

1177- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى اَبِي مُصْعَبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِلْمُهَاجِرِينَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ

''مہاجرین کیلئے سونے سے بنے ہوئے منبر ہوں گے جن پر وہ

1176- رواہ البخاری: 3794، ومسلم: 1845۔

1177- رواہ الحاکم 77/4، وخرجہ الألبانی فی ضعیف الجامع: 4754۔

Marfat.com

يَجْلِسُونَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ اَمِنُوا مِنَ الْفَزَعِ

قیامت کے دن بیٹھے ہوئے ہوں گے اور وہ گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے"۔

مہاجرین، حوضِ کوثر پر سب سے پہلے آئیں گے

1178- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، وَشَيْبَةُ بْنُ الْاَحْنَفِ الْاَوْزَاعِيُّ قَالَا: سَمِعْنَا اَبَا سَلَّامٍ الْاَسْوَدَ يُحَدِّثُ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ حَوْضَهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا لَهُ؟ فَقَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشَّعِثَةُ رُءُوسُهُمْ، الدَّنِسَةُ ثِيَابُهُمْ، الَّذِينَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ، وَلَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوسلام نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حوض کا ذکر کیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس پر سب سے پہلے کون لوگ آئیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غریب مہاجرین جن کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں، جن کے کپڑے میلے کچیلے ہوتے ہیں، جن کیلئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے اور یہ لوگ صاحبِ حیثیت خواتین سے نکاح نہیں کر سکتے۔

مہاجرین جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے

1179- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ اِدْرِيسَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكٍ الْقَزْوِينِيُّ بِقَزْوِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ، عَنْ اَبِي عُشَّانَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1178- رواہ الترمذی: 2444، وأحمد 275/5، وابن ماجہ: 4303، والحاکم 184/4۔

1179- رواہ الحاکم 72/2، وعزاہ الہیثمی فی المجمع 259/10۔

Marfat.com

الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

هَلْ تَدْرُونَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالُوا: اللهُ اَعْلَمُ وَرَسُولُهُ قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ، وَيُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمُوتُ اَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ شَاءَ مِنْ مَلَائِكَتِهِ: اِيتُوهُمْ فَحَيُّوهُمْ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا نَحْنُ سُكَّانُ سَمَائِكَ وَخِيرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ اَفَتَأْمُرُنَا فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: اِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا لِي يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا، وَتُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ، وَتُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، يَمُوتُ اَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً قَالَ: فَيَاْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذَلِكَ فَيَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ

''کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو' اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے کون جنت میں داخل ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں مہاجرین داخل ہوں گے جن کے ذریعہ سوراخوں کو بند کیا جاتا ہے اور اُن کے ذریعہ ناپسندیدہ صورتِ حال سے بچا جاتا ہے' اُن میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے تو اُس کی خواہش اُس کے سینہ میں ہی ہوتی ہے وہ اُسے پوری کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا' اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جس سے چاہے گا اُس سے فرمائے گا: تم اُن لوگوں کے پاس جاؤ اور اُنہیں سلام کرو۔ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں اور تیری مخلوق میں بہترین لوگ ہیں' کیا تُو ہمیں یہ حکم دے رہا ہے کہ ہم اُنہیں سلام کریں؟ پروردگار فرمائے گا: یہ میرے ایسے بندے ہیں جنہوں نے میری عبادت کی' انہوں نے کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرایا' ان کے ذریعہ سوراخوں کو بند کیا جاتا ہے اور ان کے ذریعہ ناپسندیدہ صورتِ حال سے بچا جاتا تھا' ان میں سے کسی شخص کا ایسی صورتِ حال میں انتقال ہوتا تھا کہ اُس کی ضرورت اُس کے سینہ میں ہوتی تھی وہ اُسے پوری کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تو اُس وقت فرشتے اُن لوگوں کے پاس آئیں گے' وہ ہر دروازے سے اُن پر داخل ہوں گے (اور یہ کہیں گے' جس کا ذکر

Marfat.com

قرآن میں ہے:)

{سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ} [الرعد: 24]

''تم پر سلام ہو! اُس حوالے سے جو تم نے صبر کیا ہے اور آخرت کا ٹھکانا بہترین ہے''۔

انصار کی فضیلت کا بیان

1180- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، سَمِعَ اَنَسًا يَقُولُ: عَلِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الشِّعْبَ اَحْرَزُ مِنَ الْوَادِي، فَقَالَ:

لَوْ سَلَكَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا، وَسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ، اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ، الْاَنْصَارُ عَيْبَتِي وَكَرِشِي، اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَكَرَاتِ، وَتَذْهَبُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا لَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ: جِئْتَنَا طَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ، وَخَذَلَكَ النَّاسُ فَنَصَرْنَاكَ .فَبَكَوْا، وَقَالُوا: لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ الْمِنَّةُ عَلَيْنَا .

ابن جدعان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات جانتے تھے کہ نشیبی حصہ کے مقابلے میں گھاٹی زیادہ محفوظ ہوتی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر انصار کسی گھاٹی پر چلیں اور دوسرے لوگ نشیبی حصہ میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا' اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا' تم اُن کے اچھے افراد کی اچھائی کو قبول کرو اور اُن کے بُرے افراد (کی بُرائی سے) درگزر کرو' انصار میرے قریبی اور رازدار لوگ ہیں۔ (پھر آپ نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا:) کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بھیڑ بکریاں لے جائیں اور تم لوگ اللہ کے رسول کو لے جاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو کہ آپ اُس وقت ہمارے پاس آئے تھے جب آپ کو نکال دیا گیا تھا تو ہم نے آپ کو پناہ دی تھی' لوگوں نے آپ کو رسوا کرنا چاہا تھا اور ہم نے آپ کی مدد کی تھی۔ (یہ بات سننے کے بعد) انصار رونے لگے اور بولے: ہم پر اللہ اور اُس کے رسول ہی کا فضل ہے''۔

1180- رواہ البخاری:3799۔

Marfat.com

انصار کے ساتھ اظہارِ یکجہتی

1181- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطَاءٍ شَاذَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَوْ اَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ

قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: لَقَدْ آوَوْا وَنَصَرُوا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا' اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات نے پناہ دی تھی اور مدد کی تھی' اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر نازل ہو۔

حضرت ابوبکر کا انصار کو خراجِ تحسین

1182- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ وَهْبُ اللهِ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، وَخَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُنَا وَمَثَلُ الْاَنْصَارِ كَمَا قَالَ الْغَنَوِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر نے اپنی سند کے ساتھ امام شافعی کے حوالے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

ہماری (یعنی مہاجرین کی) اور انصار کی مثال اُس طرح ہے جس طرح جعفر کے بچوں سے غنوی نے یہ شعر کہا تھا:

1181- رواہ البخاری:3779.

Marfat.com

لِبَنِي جَعْفَرٍ:

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا جَعْفَرًا حِينَ اَشْرَفَتْ
بِنَا نَعْلُنَا فِي الْوَاطِئِينَ فَزَلَّتِ
اَبَوْا اَنْ يَمَلُّونَا وَلَوْ اَنَّ اُمَّنَا
تُلَاقِي الَّذِي يَلْقَونَ مِنَّا لَمَلَّتِ

''اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے جعفر کو جزائے خیر دے! جب اُس نے ہمیں دیکھا کہ چلنے والوں میں ہمارے جوتے پھسل رہے ہیں (تو اُس نے ہماری مدد کی) اور ہم سے اُکتاہٹ کا شکار ہونے سے انکار کر دیا حالانکہ اُن لوگوں نے ہماری جس صورتِ حال کا سامنا کیا تھا اگر اُس طرح کی صورتِ حال کا سامنا ہماری ماں نے کیا ہوتا تو وہ بھی اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتی۔

1183- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الْاَنْصَارُ شِعَارٌ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ

''انصار جسم کے ساتھ والا لباس ہیں اور دیگر لوگ اوپر اوڑھنے والی چادر ہیں' اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا''۔

1184- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1183- رواہ أحمد 67/3.

1184- رواہ البخاری: 3779، وأحمد 191/3.

Marfat.com

وَسَلَّمَ:

لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ

''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا''۔

انصار سے محبت کی تلقین

1185- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: اَخْبَرَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ اَبِي ثَفَالٍ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّتَهُ، تُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

رباح بن عبدالرحمٰن نے اپنی دادی کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لَا يُؤْمِنُ بِي مَنْ لَا يُحِبُّ الْاَنْصَارَ

''وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہیں کرتا''۔

انصار سے بغض کا انجام

1186- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَهُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَا، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَسَاَلَنَا فَقُلْنَا: كُنَّا فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اَوَلَا اَزِيدُكُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعد بن ابراہیم نے حکم بن مینا کے حوالے سے' یزید بن حارثہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ میں کچھ انصار کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اُنہوں نے ہم سے دریافت کیا تو ہم نے جواب دیا کہ ہم انصار کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' اُنہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک اور بات مزید بتاؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1185- أخرجه أحمد 382/6.

1186- رواه أحمد 96/4 خرجه الألباني في الصحيحة: 191.

Marfat.com

حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ اَحَبَّ الْاَنْصَارَ اَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ الْاَنْصَارَ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ

''جو شخص انصار سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھے گا اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے بغض رکھے گا''۔

انصار سے بھلائی کی تلقین

1187- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ هَمَّ بِعَرِيفِ الْاَنْصَارِ اَنْ يَقْتُلَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

اسْتَوْصُوا بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا اَوْ مَعْرُوفًا اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

علی بن زید بیان کرتے ہیں:

مصعب بن زبیر نے انصار کے کسی بڑے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' مصعب بن زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''انصار کے بارے میں بھلائی کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اچھائی کی تلقین قبول کرو' تم اُن کے اچھے افراد کی (اچھائی کو) قبول کرو اور اُن کے بُرے فرد (کی بُرائی سے) درگزر کرو''۔

قَالَ: فَنَزَلَ مُصْعَبٌ مِنْ سَرِيرِهِ عَلَى بِسَاطِهِ، فَاَلْزَقَ عُنُقَهُ، اَوْ قَالَ: خَدَّهُ، اَوْ قَالَ: تَمَعَّكَ، فَقَالَ: اَمْرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّاْسِ وَالْعَيْنِ، اَمْرُ

راوی بیان کرتے ہیں: تو مصعب بن زبیر اپنی چارپائی سے نیچے اُتر کر چٹائی پر آ گئے اور اُنہوں نے اپنی گردن جھکالی اور بولے: ان صاحب کو لے جائیں! (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اُنہوں نے کہا: اللہ کے رسول کا حکم سر آنکھوں پر ہے!

1187- أخرجه أحمد 241/3.

Marfat.com

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ

اللہ کے رسول کا حکم سر آنکھوں پر ہے۔

انصار اور اُن کے بچوں کیلئے دعا

1188- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا عُمَرُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! انصار کی' انصار کے بچوں کی اور انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کردے''۔

1189- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بچوں کی اور انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کردے''۔

1190- حَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عوف بن سلمہ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنی دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1188- رواہ البخاری:4906،ومسلم:2506۔

1189- انظر السابق۔

Marfat.com

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اللّٰهُمَّ. اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ. وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ. وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ. وَلِمَوَالِيَ الْاَنْصَارِ

''اے اللہ! انصار کی' انصار کے بچوں کی' انصار کے بچوں کے بچوں کی اور انصار کے غلاموں کی مغفرت کردے''۔

مہاجرین اور انصار کیلئے دعائے مغفرت

1191- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ. وَاَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ. فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

''اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے' تُو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کردے''۔

انصار سے محبت کی اہمیت

1192- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ الظَّفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ. عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ. عَنْ اَبِي سَلَمَةَ. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1191- رواہ البخاری:379،ومسلم:1805.

1192- رواہ البیہقی فی الشعب 44/1.

Marfat.com

مَا آمَنَ بِي مَنْ لَمْ يُحِبَّنِي، وَمَا اَحَبَّنِي مَنْ لَمْ يُحِبَّ الْاَنْصَارَ

''وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا اور وہ شخص مجھ سے محبت نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہیں رکھتا''۔

ہمیشہ انصار کے ساتھ بھلائی کی جائے گی

1193- اَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ الْاَشْعَثِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ الْاَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فِي مَجْلِسٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: رَزِينٌ اَوِ ابْنُ رَزِينٍ فَقَالَ: مَنْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ رَاْسَهُ، وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں مہاجرین اور انصار کی ایک محفل میں تشریف فرما تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کا نام رزین' یا شاید ابن رزین تھا۔

اُس نے دریافت کیا: سعد بن عبادہ کون ہیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھا' آپ غصہ میں تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُؤْذُوا الْاَنْصَارَ، مَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ نَصَرَهُمْ، فَقَدْ نَصَرَنِي، وَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَقَدْ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِي، وَمَنْ بَغَى عَلَيْهِمْ فَقَدْ بَغَى عَلَيَّ، وَمَنْ قَضَى لَهُمْ حَاجَةً كُنْتُ فِي حَاجَتِهِ

''تم لوگ انصار کو اذیت نہ پہنچاؤ' جو شخص اُنہیں اذیت پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا' جو اُن کی مدد کرے گا وہ میری مدد کرے گا' جو اُن سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھے گا' جو اُن سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا' جو اُن کے خلاف سرکشی کرے گا وہ میرے خلاف سرکشی کرے گا' جو اُن کی ضرورت پوری کرے گا میں

Marfat.com

يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَسْرَعَ

قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَهٰذَا لِسَعْدٍ اَمْ لِلْاَنْصَارِ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ لِلْاَنْصَارِ عَامَّةً، وَلِاَعْقَابِهِمْ، وَلِاَعْقَابِ اَعْقَابِهِمْ اَبَدَ الْاَبَدِ

قیامت کے دن اُس کی ضرورت زیادہ تیزی سے پوری کروں گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا یہ حضرت سعد کے ساتھ مخصوص ہے یا انصار کیلئے عمومی طور پر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں!) بلکہ یہ انصار کیلئے عمومی طور پر ہے اور اُن کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اولاد کیلئے ہمیشہ' ہمیشہ کیلئے ہے۔

1194- وَاَنْبَاَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَوْفِيُّ الْقَاضِي، عَنْ اَبِيهِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَمِيعًا، عَنْ جَدِّهِ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ اَحَبَّنِي فَبِحُبِّي اَحَبَّ الْاَنْصَارَ، وَمَنْ اَبْغَضَنِي، فَبِبُغْضِي اَبْغَضَ الْاَنْصَارَ، لَا يُحِبُّهُمْ مُنَافِقٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ مُؤْمِنٌ، مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ، النَّاسُ دِثَارٌ وَالْاَنْصَارُ شِعَارٌ، وَلَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا وَسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ دَارَهُمْ دَارًا لِاِعْزَازِ دِينِهِ، وَلِنَبِيِّهِ اَنْصَارًا، وَاللّٰهِ مَا

''جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے انصار سے بھی محبت رکھے اور جو شخص مجھ سے بغض رکھتا ہے وہ میرے بغض کی وجہ سے انصار سے بھی بغض رکھے گا' کوئی منافق ان سے محبت نہیں رکھ سکتا اور کوئی مؤمن ان سے بغض نہیں رکھ سکتا' جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے ناپسند کرے گا' لوگ اوپر اوڑھنے والی چادر ہیں اور انصار اندرونی لباس ہیں' اگر انصار ایک وادی میں چلیں اور لوگ دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا' اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا' اے اللہ! انصار کی' انصار کے بچوں کی' انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت فرما دے' بے شک اللہ تعالیٰ نے اُن کے علاقہ کو اپنے دین کو غلبہ دینے کیلئے اور اپنے نبی

Marfat.com

شُرِعَ لِلّٰهِ مِنْ شَرِيعَةٍ، وَلَا سُنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سُنَّةٍ، وَلَا فُرِضَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَرِيضَةٍ، وَلَا جُمِعَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُمُعَةٍ، وَلَا ازْدَحَمَتْ مَنَاكِبُ الرِّجَالِ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا فِي دُورِهِمْ، وَبَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَبِأَسْيَافِهِمْ

کو مدد دینے کیلئے منتخب کیا' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جو بھی شرعی حکم نازل کیا' یا جو بھی طریقہ مقرر کیا' یا جو بھی فرض عائد کیا' یا جو جمعہ مقرر کیا تو نماز کی ادائیگی کیلئے لوگوں کے کندھے' انصار کے علاقوں میں ہی ایک دوسرے کے ساتھ ملے اور اُن کے درمیان اور اُن کی تلواروں کے درمیان ایسا ہوا''۔

بَابُ ذِكْرِ حُزْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْصَارِ السَّبْعِينَ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن ستّر انصاریوں کیلئے غمگین ہونا جو بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہو گئے تھے

1195- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ يَعْنِي: الْأَحْوَلَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَى أَهْلِ بِئْرِ مَعُونَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی بھی جنگی مہم پر اتنا غمگین نہیں دیکھا جتنے غمگین آپ بئر معونہ کے افراد پر ہوئے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَيُقَالُ: إِنَّهُمْ كَانُوا أَصْحَابَ قُرْآنٍ

سفیان بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ یہ سب لوگ قرآن کے حافظ تھے۔

انصار کے نقباء کا بیان

1196- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بھی چیز پر اتنے غمگین نہیں ہوئے تھے جتنے

1195- رواہ البخاری:1300، ومسلم:677۔

1196- انظر السابق۔

Marfat.com

يَقُولُ: مَا وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ رَجُلًا الَّذِينَ اُصِيبُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ

آپ اُن ستّر افراد پر غمگین ہوئے تھے جنہیں بئر معونہ کے واقعہ میں شہید کر دیا گیا تھا۔

قَالَ سُفْيَانُ: نُقَبَاءُ الْاَنْصَارِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَسَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَسَعْدُ بْنُ خُثَيْمَةَ، وَاَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، وَهَذَا هُوَ اَبُو جَابِرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَاَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، وَالْحَارِثُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَرَافِعُ بْنُ مَالِكٍ، وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَالْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ، وَاَبُو اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ

سفیان بیان کرتے ہیں: انصار کے نقباء یہ حضرات ہیں: حضرت سعد بن عبادہ' حضرت سعد بن ربیع' حضرت سعد بن خثیمہ' حضرت اسعد بن زرارہ' حضرت عبداللہ بن رواحہ' حضرت عبداللہ بن عمرو' حضرت عبداللہ بن عمرو' یہ حضرت جابر بن عبداللہ کے والد ہیں' حضرت ابوالہیثم بن تیہان' حضرت حارث بن قاسم' حضرت رافع بن مالک' حضرت اُسید بن حضیر' حضرت براء بن معرور اور حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہم۔

70 کے عدد سے انصار کی نسبت

1197- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ: يَا رَبِّ سَبْعِينَ مِنَ الْاَنْصَارِ، قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُونَ، وَقُتِلَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ، وَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ، وَقُتِلَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا حَتَّى عَدَّ خَمْسَ (كَذَا) مَوَاطِنَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) ابن جدعان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ستّر کے عدد کو انصار کے ساتھ کیسی نسبت ہے! غزوۂ اُحد کے موقع پر ستّر حضرات شہید ہوئے' بئر معونہ کے واقعہ میں ستّر حضرات شہید ہوئے' جنگ یمامہ میں ستّر حضرات شہید ہوئے' فلاں فلاں موقع پر ستّر حضرات شہید ہوئے یہاں تک کہ اُنہوں نے پانچ مختلف مواقع کا ذکر کیا (جہاں انصار کے ستّر افراد شہید ہوئے تھے)۔

1198- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَحْدَرِيُّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

Marfat.com

وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِي قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَبِّ سَبْعِينَ مِنَ الْاَنْصَارِ يَوْمَ اُحُدٍ، وَسَبْعِينَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ، وَسَبْعِينَ يَوْمَ مُؤْتَةَ، وَسَبْعِينَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

حماد بن سلمہ نے ثابت کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

ستّر کے عدد کو انصار کے ساتھ کیسی نسبت ہے! غزوۂ اُحد کے موقع پر انصار کے ستّر افراد شہید ہوئے' بئر معونہ کے واقعہ میں ستّر افراد شہید ہوئے' جنگ موتہ میں ستّر افراد شہید ہوئے' جنگ یمامہ میں ستّر افراد شہید ہوئے۔

بَابُ ذِكْرِ بَيْعَةِ الْاَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ بِمَكَّةَ وَتَصْدِيقِهِمْ اِيَّاهُ

باب: انصار کا مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسلام پر بیعت کرنا اور اُن کا آپ کی تصدیق کرنا

1199- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، وَاِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيَّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابومحمد عبداللہ بن صالح بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے (یہاں صرف سند ہے' حدیث اگلی روایت ہے)۔

بیعتِ عقبہ کا بیان

1200- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس سال تک حج کے موقع پر حاجیوں کی رہائش گاہوں میں مجنہ اور عکاظ کے بازاروں میں اور منیٰ میں حاجیوں کی رہائشی جگہوں پر اُن کے پاس تشریف لے جاتے رہے

1199- رواه أحمد 322/2 والحاكم 624/2.

Marfat.com

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ عَشْرَ سِنِينَ يَتْبَعُ الْحَاجَّ فِي مَنَازِلِهِمْ فِي الْمَوْسِمِ وَبِمَجَنَّةَ وَعُكَاظَ وَمَنَازِلِهِمْ مِنْ مِنًى فَيَقُولُ: مَنْ يُؤْوِينِي وَيَنْصُرُنِي حَتَّى اُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّي، وَلَهُ الْجَنَّةُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَنْصُرُهُ، وَلَا يُؤْوِيهِ، حَتَّى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْحَلُ مِنْ مِصْرَ اَوْ مِنَ الْيَمَنِ اِلَى ذِي رَحِمِهِ، فَيَاْتِيهِ قَوْمُهُ فَيَقُولُونَ لَهُ: احْذَرْ غُلَامَ قُرَيْشٍ لَا يَفْتِنُكَ، وَيَمْشِي بَيْنَ رِحَالِهِمْ يَدْعُوهُمْ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُشِيرُونَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ حَتَّى بَعَثَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ يَثْرِبَ، فَيَاْتِيهِ الرَّجُلُ مِنَّا فَيُؤْمِنُ بِهِ، وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، فَيَنْقَلِبُ اِلَى اَهْلِهِ فَيَسْلَمُونَ بِاِسْلَامِهِ، حَتَّى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِنْ دُورِ يَثْرِبَ اِلَّا فِيهَا رَهْطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُظْهِرُونَ الْاِسْلَامَ، وَبَعَثَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ فَاْتَمَرْنَا، وَاجْتَمَعْنَا سَبْعُونَ رَجُلًا مِنَّا فَقُلْنَا: حَتَّى مَتَى نَذَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْرَدُ فِي جِبَالِ مَكَّةَ وَيَخَافُ؟ فَرَحَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَيْهِ فِي الْمَوْسِمِ، فَوَاعَدْنَا شِعْبَ الْعَقَبَةِ، فَقَالَ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا ابْنَ اَخِي، لَا

اور یہ فرماتے رہے: کون مجھے پناہ دے گا اور میری مدد کرے گا؟ تاکہ میں اپنے پروردگار کے پیغام کی تبلیغ کروں' ایسے شخص کو جنت ملے گی۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو آپ کی مدد کرتا یا آپ کو پناہ دیتا' یہاں تک کہ ایک شخص مصر سے' یا شاید یمن سے سفر کر کے اپنے رشتہ داروں سے ملنے کیلئے آیا' اُس کی قوم کے افراد اُس کے پاس گئے اور اُس سے کہا: تم قریش کے اُس نوجوان سے بچ کے رہنا! کہیں وہ تمہیں کسی آزمائش کا شکار نہ کر دے' وہ لوگوں کی رہائشی جگہوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے' یہاں تک کہ اُن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے بتایا کہ یہ وہ نوجوان ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یثرب سے بھیجا' ہم میں سے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ پر ایمان لے آیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے قرآن (کی کچھ آیات) کی تعلیم دی' وہ اپنے اہلِ خانہ کی طرف واپس گیا تو اُس کی دعوت پر اُس کے اہلِ خانہ بھی مسلمان ہو گئے' یہاں تک کہ یثرب کے ہر محلہ میں کچھ نہ کچھ مسلمان ہو گئے جو اپنے اسلام کا اظہار کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا' ہم ستر افراد اکٹھے ہو کر گئے' ہم نے طے کیا کہ کب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے پہاڑوں کے درمیان رہیں گے اور خوف کی زندگی گزارتے رہیں گے' ہم لوگ روانہ ہوئے اور حج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے یہ طے کیا کہ عقبہ کی گھاٹی کے پاس (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کریں گے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! مجھے نہیں معلوم

Marfat.com

اَدْرِی مَا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ الَّذِينَ جَاءُوكَ؟ اِنِّي ذُو مَعْرِفَةٍ بِاَهْلِ يَثْرِبَ، وَاجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ مِنْ رَجُلٍ وَرَجُلَيْنِ فَلَمَّا نَظَرَ الْعَبَّاسُ فِي وُجُوهِنَا قَالَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا نَعْرِفُهُمْ، هٰؤُلَاءِ اَحْدَاثٌ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: تُبَايِعُونِي عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ، وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَلَى اَنْ تَقُولُوا فِي اللّٰهِ لَا تَاْخُذُكُمْ فِيهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَعَلَى اَنْ تَنْصُرُونِي اِذَا قَدِمْتُ اِلَيْكُمْ، وَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ اَنْفُسَكُمْ وَاَزْوَاجَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ، وَلَكُمُ الْجَنَّةُ

کہ یہ کون لوگ ہیں جو تمہارے پاس آئے ہیں' میں تو اہلِ یثرب کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ جب ہم ایک ایک دو دو کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اکٹھے ہونے لگے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہمارے چہروں کا جائزہ لیا تو بولے: یہ جو لوگ ہیں ہم ان سے واقف نہیں ہیں' یہ تو کم عمر لوگ ہیں۔ ہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ چاق و چوبند اور سستی (ہر حال میں) اطاعت وفرمانبرداری کرو گے' تنگدستی اور خوشحالی (ہر حال میں) خرچ کرو گے' نیکی کا حکم دو گے' بُرائی سے منع کرو گے اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو بھی بات کہو گے تو اس بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرو گے اور اس بات پر بیعت کرو کہ تم میری مدد کرو گے جب میں تمہارے پاس آؤں گا اور تم میرا بچاؤ اُسی طرح کرو گے جس طرح تم اپنے آپ کا' اپنی بیویوں کا' اپنے بچوں کا بچاؤ کرتے ہو (یہ سب کام کرنے کے عوض میں) تمہیں جنت ملے گی۔

فَقُمْنَا نُبَايِعُهُ، فَاَخَذَ بِيَدِهِ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ اَصْغَرُ السَّبْعِينَ اِلَّا اَنَا، فَقَالَ: رُوَيْدًا يَا اَهْلَ يَثْرِبَ، اِنَّا لَمْ نَضْرِبْ اِلَيْهِ اَكْبَادَ الْمَطِيِّ اِلَّا وَنَحْنُ نَعْلَمُ اَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، وَاِنَّ اِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً، وَقَتْلُ خِيَارِكُمْ، وَاَنْ تَعَضَّكُمُ السُّيُوفُ، فَاِمَّا اَنْتُمْ قَوْمٌ تَصْبِرُونَ عَلَيْهَا اِذَا مَسَّتْكُمْ، وَعَلَى قَتْلِ خِيَارِكُمْ، وَمُفَارَقَةِ الْعَرَبِ

(راوی بیان کرتے ہیں:) ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کرنے کیلئے اُٹھے تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا' وہ اُن ستّر افراد میں میرے علاوہ باقی سب سے کمسن تھے' اُنہوں نے کہا: اے یثرب کے رہنے والو! تم ٹھہر جاؤ! ہم سفر کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور صرف اس لیے آئے ہیں کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں' آج اگر انہیں ان کے علاقہ سے نکال کر لے جایا جاتا ہے تو یہ تمام عربوں سے علیحدگی اختیار کرنے کے مترادف ہوگا' تمہارے بہترین لوگ مارے جائیں گے' تمہاری

Marfat.com

كَافَّةً. فَخُذُوهُ وَاَجْرُكُمْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاِمَّا اَنْتُمْ تَخَافُونَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ خِيفَةً فَذَرُوهُ فَهُوَ اَعْذَرُ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالُوا: يَا اَسْعَدُ، اَمِطْ عَنَّا يَدَكَ، فَوَاللهِ لَا نَذَرُ هَذِهِ الْبَيْعَةَ وَلَا نَسْتَقِيلُهَا. فَقُمْنَا اِلَيْهِ رَجُلًا رَجُلًا. فَاَخَذَ عَلَيْنَا شَرْطَهُ الْعَبَّاسُ. وَيُعْطِينَا عَلَى ذَلِكَ الْجَنَّةَ

تلواریں توڑ دی جائیں گی' جب تمہیں اس صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا اور تمہارے بہترین لوگ مارے جائیں اور تمام عرب علیٰحدگی اختیار کر لے تو اگر تو تم اُس صورتِ حال پر صبر کرتے ہو تو ٹھیک ہے' پھر تم انہیں حاصل کر لو' تم لوگوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا لیکن اگر تمہیں اپنی ذات کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے تو پھر انہیں ان کے حال پر رہنے دو' اس صورت میں یہ چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے معذرت پیش کرنے کے حوالے سے زیادہ موزوں ہو گی۔ تو اُن لوگوں نے کہا: اے اسعد! اپنا ہاتھ ایک طرف ہٹاؤ' اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو نہیں چھوڑیں گے اور اسے واپس نہیں کریں گے۔ تو ایک ایک شخص اُٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر وہ چیز عائد کی جو شرط حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مقرر کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس کے عوض میں جنت ملنے کا وعدہ دیا۔

1201- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، بِطُولِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے طویل حدیث کے طور پر منقول ہے۔

1202- وَحَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ الْقَافِلَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَصْبَغِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَامِلٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُلْوَانُ بْنُ دَاوُدَ الْبَجَلِيُّ، عَنِ اللَّيْثِيِّ يَعْنِي:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوزناد بیان کرتے ہیں:

جب مکہ میں مشرکین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف سختی کرنا شروع کی تو آپ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

Marfat.com

اَبَا الْمُصَبِّحِ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ الْمُشْرِكُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَكَّةَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ: يَا عَمِّ امْضِ اِلَى عُكَاظَ، فَاَرِنِي مَنَازِلَ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ حَتَّى اَدْعُوَهُمْ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاَنْ يَمْنَعُونِي وَيُؤْوُنِي حَتَّى اُبَلِّغَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَرْسَلَنِي بِهِ ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: نَعَمْ، فَاَنَا مَاضٍ مَعَكَ، حَتَّى اَدُلَّكَ عَلَى مَنَازِلِ الْاَحْيَاءِ

اے چچا! آپ عکاظ (کے بازار) میں تشریف لے جائیں اور مجھے عربوں کے مختلف قبیلوں کی رہائشی جگہیں بتائیں تاکہ میں اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دوں' وہ لوگ میرا بچاؤ کریں' مجھے پناہ دیں تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن احکام کی تبلیغ کروں جن کے ہمراہ اُس نے مجھے بھیجا ہے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: ٹھیک ہے! میں تمہارے ساتھ چلوں گا اور عربوں کے مختلف قبیلوں کی رہائشی جگہوں کے بارے میں تمہیں بتاؤں گا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَذَكَرَ حَدِيثَ عَرْضِهِ عَلَى الْقَبَائِلِ قَبِيلَةً قَبِيلَةً، فَكُلٌّ لَمْ يُجِبْهُ، وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُمْ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اُس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے کہ کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف قبائل میں سے ہر ایک قبیلہ کے پاس الگ الگ جا کر اپنی دعوت پیش کی' کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کو قبول نہیں کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کے پاس سے ہو کر واپس آ گئے۔

اخْتَصَرْتُ اَنَا الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ: فَلَمَّا جَاءَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَّةُ النَّفَرُ الْخَزْرَجِيُّونَ: اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ، وَاَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَسَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَالنُّعْمَانُ بْنُ جَارِثَةَ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، فَلَقِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے اس روایت کا اختصار کیا ہے' آگے چل کر اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگلے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خزرج قبیلہ کے چھ افراد آ کر ملے: حضرت اسعد بن زرارہ' حضرت ابوالہیثم بن تیہان' حضرت عبداللہ بن رواحہ' حضرت سعد بن ربیع' حضرت نعمان بن حارثہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ کے مخصوص ایام میں جمرۂ عقبہ کے قریب رات کے وقت ان سے ملاقات کی' آپ ان کے

Marfat.com

وَسَلَّمَ، فِي أَيَّامِ مِنًى عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلًا، فَجَلَسَ إِلَيْهِمْ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِلَى عِبَادَتِهِ، وَالْمُؤَازَرَةِ عَلَى دِينِهِ الَّذِي بَعَثَ بِهِ أَنْبِيَاءَهُ وَرُسُلَهُ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَعْرِضَ عَلَيْهِمْ مِمَّا أُوحِيَ إِلَيْهِ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ مِنْ سُورَةِ إِبْرَاهِيمَ:

{وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا} [ابراهيم: 35]

إِلَى آخِرِ السُّورَةِ، فَرَقَّ الْقَوْمُ وَأَخْبَتُوا حِينَ سَمِعُوا مِنْهُ مَا سَمِعُوا، فَأَجَابُوهُ فَمَرَّ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُمْ يُكَلِّمُونَهُ وَيُكَلِّمُهُمْ، فَعَرَفَ صَوْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: سُكَّانُ يَثْرِبَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، وَقَدْ دَعَوْتُهُمْ إِلَى مَا دَعَوْتُ إِلَيْهِ مَنْ قَبْلَهُمْ مِنَ الْأَحْيَاءِ، فَأَجَابُونِي وَصَدَّقُونِي وَذَكَرُوا أَنَّهُمْ يُخْرِجُونَنِي مَعَهُمْ إِلَى بِلَادِهِمْ، فَنَزَلَ الْعَبَّاسُ وَعَقَلَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ هَذَا ابْنُ أَخِي وَهُوَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ،

پاس تشریف فرما ہوئے اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف آنے اور اُس کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور اُنہیں اُس دین کے بارے میں بتایا جس کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور رسولوں کو مبعوث کیا تھا' اُنہوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ جو چیز آپ کی طرف وحی کی گئی ہے آپ وہ اُن کے سامنے پڑھ کر سنائیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے سامنے سورۂ ابراہیم کی یہ آیات پڑھ کر سنائیں:

''اور جب ابراہیم نے کہا: اے میرے پروردگار! تُو اس شہر کو امن والا بنا دے''۔

یہ آیات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورت کے آخر تک پڑھیں۔ تو اُن لوگوں کے دل نرم ہو گئے اور جب اُنہوں نے یہ کلام سنا تو وہ حیران رہ گئے' اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت قبول کی۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا گزر وہاں سے ہوا' وہ لوگ اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پہچان لی اور دریافت کیا: اے میرے بھتیجے! یہ کون لوگ ہیں جو تمہارے پاس موجود ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ یثرب کے رہنے والے لوگ ہیں جن کا تعلق اوس اور خزرج قبیلہ سے ہے' میں نے انہیں بھی اُسی بات کی دعوت دی ہے جس بات کی دعوت میں نے ان سے پہلے دیگر قبائل کو دی تھی' ان لوگوں نے میری دعوت قبول کر لی ہے اور میری تصدیق کر دی ہے اور انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ یہ لوگ مجھے ساتھ لے کر اپنے علاقوں میں لے جائیں گے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ (سواری سے) اُترے' انہوں نے اپنی سواری کو باندھا اور پھر بولے: اے اوس اور خزرج

Marfat.com

قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد! یہ میرا بھتیجا ہے اور یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

ثُمَّ ذَكَرَ مَا جَرَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَبَّاسِ مِنَ الْخَطْبِ الطَّوِيلِ،

(مصنف بیان کرتے ہیں:) اُس کے بعد راوی نے انصاری حضرات اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان ہونے والی طویل گفتگو نقل کی ہے۔ (آگے چل کر وہ یہ بیان کرتے ہیں:)

قَالَ: فَقَامَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَقَالَ فِيمَا خَاطَبَ بِهِ الْعَبَّاسَ: وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ لَا تَطْمَئِنَّ اِلَيْنَا فِي اَمْرِهِ حَتَّى نَاْخُذَ مَوَاثِيقَنَا، فَهَذِهِ خَصْلَةٌ لَا نَرُدُّهَا عَلَى اَحَدٍ اَرَادَهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْ مَا شِئْتَ، وَالْتَفَتَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ؛ خُذْ لِنَفْسِكَ مَا شِئْتَ وَاشْتَرِطْ لِرَبِّكَ مَا شِئْتَ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشْتَرِطُ لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، اَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَلِنَفْسِي اَنْ تَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ اَنْفُسَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَكُمْ ، قَالُوا: فَذَلِكَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ

پھر حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو حاضرین میں سب سے کمسن تھے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جو بات کہی تھی اُس کے بارے میں اُنہوں نے کہا: جہاں تک آپ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ آپ ان کے معاملہ میں ہم سے اُس وقت تک مطمئن نہیں ہوں گے جب تک ہم پختہ عہد نہیں کرتے تو یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے ہم کسی ایسے شخص کے حوالے سے مسترد نہیں کریں گے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ عہد لینا چاہتا ہو' آپ جو چاہیں عہد لے لیں۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنی ذات کیلئے جو چاہیں عہد لیں اور اپنے پروردگار کیلئے جو چاہیں شرط مقرر کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے پروردگار کیلئے یہ شرط مقرر کرتا ہوں کہ تم لوگ اُس کی عبادت کرو گے اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور اپنی ذات کیلئے یہ مقرر کرتا ہوں کہ تم لوگ میرا اُن تمام چیزوں سے بچاؤ کرو گے جن سے تم اپنے آپ کا' اپنے بچوں کا اور اپنی بیویوں کا بچاؤ کرتے ہو۔ اُن لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کا ہوا (یعنی ہم آپ کے ساتھ یہ عہد کرتے ہیں)۔

قَالَ: فَقَالَ الْعَبَّاسُ: عَلَيْكُمْ بِذَلِكَ ذِمَّةُ اللهِ مَعَ ذِمَّتِكُمْ، وَعَهْدُ اللهِ مَعَ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تم پر یہ چیز لازم ہے (کہ اس عہد کو پورا کرو) اللہ تعالیٰ کی پناہ تمہاری پناہ کے ساتھ ہوگی' اللہ

Marfat.com

عُهُودِكُمْ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ تُبَايِعُونَهُ وَتُبَايِعُونَ اللهَ رَبَّكُمْ، يَدُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ أَيْدِيكُمْ لَتَجِدُنَّ فِي نُصْرَتِهِ، وَلَتَشُدُّنَّ مِنْ أَزْرِهِ، وَلَتُوَفُّنَّ لَهُ بِعَهْدِهِ بِدَفْعِ أَيْدِيكُمْ وَصَرْحِ أَلْسِنَتِكُمْ وَنَصْحِ صُدُورِكُمْ، ثُمَّ لَا تَمْنَعَنَّكُمْ رَغْبَةٌ أَشْرَفْتُمْ عَلَيْهَا، وَلَا رَهْبَةٌ أَشْرَفْتُ عَلَيْكُمْ، وَلَا يُؤْتَى مِنْ قِبَلِكُمْ قَالُوا جَمِيعًا: نَعَمْ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ سَامِعٌ شَاهِدٌ، فَإِنَّ ابْنَ أَخِي قَدِ اسْتَرْعَاهُمْ دَمَهُ وَاسْتَحْفَظَهُمْ نَفْسَهُ، اللّٰهُمَّ: فَكُنْ لِابْنِ أَخِي عَلَيْهِمْ شَهِيدًا. فَرَضِيَ الْقَوْمُ بِمَا أَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ، وَرَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ كَانُوا قَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذَا أَعْطَيْنَاكَ ذَلِكَ فَمَا لَنَا؟ قَالَ: لَكُمْ رِضْوَانُ اللهِ وَالْجَنَّةُ: قَالُوا: رَضِينَا وَقَبِلْنَا، فَأَقْبَلَ ابْنُ التَّيِّهَانِ، عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ هَذَا رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ، وَقَدْ آمَنْتُمْ بِهِ وَصَدَّقْتُمُوهُ، فَقَالُوا: بَلَى قَالَ: أَوَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَمَسْقَطِ رَأْسِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَمَوْلِدِهِ، قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَإِنْ كُنْتُمْ خَاذِلِيهِ أَوْ مُسَلِّمِيهِ

تعالیٰ کا عہد تمہارے اس عہد کے ساتھ ہوگا جو اس حرمت والے مہینہ میں حرمت والے شہر میں' تم نے ان کی بیعت کی ہے اور تم نے اللہ تعالیٰ کی اپنے پروردگار کی بیعت کی ہے' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ تمہارے ہاتھوں کے اوپر ہوگا' تم اُس کی مدد ضرور پاؤ گے اور تم انہیں مضبوطی ضرور فراہم کرو گے اور تم ان کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو ضرور پورا کرو گے' اپنے ہاتھوں کے ذریعہ پرے کر کے اور اپنی زبانوں کے ذریعہ صراحت کر کے اور اپنے سینوں کے خلوص کے ذریعہ اور پھر کوئی رغبت جو تمہارے سامنے آئے وہ تمہارے لیے رکاوٹ نہیں بنے گی اور کوئی خوف تمہارے لیے رکاوٹ نہیں بنے گا جو تمہارے سامنے آئے' اور تمہاری طرف سے کوئی (خلاف ورزی) نہیں آئے گی۔ تو اُن سب لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تُو سننے والا ہے اور گواہ ہے' میرے بھتیجے کے خون کے یہ لوگ ذمہ دار بنے ہیں اور اُس کی ذات کی حفاظت کا ذمہ انہوں نے لیا ہے' اے اللہ! تُو میرے بھتیجے کیلئے ان لوگوں کے حوالے سے گواہ ہو جا۔ تو لوگ اُس چیز سے راضی ہو گئے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کے حوالے سے اُنہیں عطا کیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی راضی ہو گئے' اس سے پہلے وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کر چکے تھے: یارسول اللہ! جب ہم آپ کو یہ سب کچھ دیں گے تو اس کے بدلے میں ہمیں کیا ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت ملے گی۔ تو اُن لوگوں نے کہا: ہم راضی ہو گئے اور ہم نے اسے قبول کیا۔ تو اسی دوران ابن تیہان اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو کہ یہ تمہاری طرف اللہ کے رسول ہیں' تم لوگ ان پر

Marfat.com

يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ لِبَلَاءٍ يَنْزِلُ بِكُمْ فَالْآنَ، فَإِنَّ الْعَرَبَ سَتَرْمِيكُمْ فِيهِ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ، فَإِنْ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ عَنِ الْأَنْفُسِ وَالْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الثَّوَابِ خَيْرٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ فَأَجَابَ الْقَوْمُ جَمِيعًا: لَا، بَلْ نَحْنُ مَعَهُ بِالْوَفَاءِ وَالصِّدْقِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَعَلَّكَ إِذَا حَارَبْنَا النَّاسَ فِيكَ، وَقَطَعْنَا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ مِنَ الْحِلْفِ وَالْجِوَارِ وَالْأَرْحَامِ، وَحَمَلَتْنَا الْحَرْبُ عَلَى شَيْشَائِهَا، وَكَشَفَتْ لَنَا عَنْ قِنَاعِهَا، وَلَحِقْتَ بِبَلَدِكَ وَتَرَكْتَنَا، وَقَدْ حَارَبْنَا النَّاسَ فِيكَ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: الدَّمُ الدَّمُ، الْهَدْمُ الْهَدْمُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: خَلِّ بَيْنَنَا يَا أَبَا الْهَيْثَمِ حَتَّى نُبَايِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَبَقَهُمْ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى بَيْعَتِهِ، فَقَالَ: أُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ الِاثْنَا عَشَرَ نَقِيبًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ،

ایمان لے آئے ہو اور تم لوگوں نے ان کی تصدیق کر دی ہے۔ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے ہو کہ یہ حرمت والے شہر میں رہتے ہیں اور یہ ان کی آبائی رہائش گاہ ہے جہاں ان کا خاندان ہے جو ان کی جائے پیدائش ہے۔ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! (ایسا ہی ہے) تو ابن تیہان نے کہا: اگر تم نے انہیں رسوائی کا شکار کرنے کی کوشش کی' یا کسی بھی مشکل صورتِ حال کا سامنا کرنے پر انہیں کبھی بھی (دشمن کے) حوالے کیا تو اس کے بارے میں ابھی غور کر لو کیونکہ عرب ان کی ذات کے حوالے سے مل کر تمہارے خلاف ہو جائیں گے' تو اگر اپنی جان اور مال اور اولاد کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں تمہارا دل اس حوالے سے مطمئن ہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر و ثواب ہے وہ تمہاری جانوں' تمہارے اموال اور تمہاری اولاد سے زیادہ بہتر ہے۔ تو تمام لوگوں نے جواب دیا: (جی نہیں!) بلکہ ہم ان کے ساتھ عہد کو پورا کریں گے اور سچے ثابت ہوں گے۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ! ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم آپ کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ جنگ کریں اور ہمارے اور اُن کے درمیان حلیف ہونے کا' پڑوسی ہونے کا' یا رشتہ داری کا جو تعلق ہے وہ ختم ہو جائے اور ہم اُن کے ساتھ جنگ کرنے پر مجبور ہوں اور پھر ایسا نہ ہو کہ یہ صورتِ حال ہو جائے کہ آپ واپس اپنے شہر میں آ جائیں اور ہمیں چھوڑ دیں جبکہ ہم نے آپ کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ جنگ کی ہوئی ہو گی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیئے' آپ نے فرمایا: خون! خون اور ھدم! ھدم۔ تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالہیثم! تم ہمارے درمیان سے

Marfat.com

ہٹ جاؤ! تا کہ ہم اللہ کے رسول کی بیعت کرلیں۔ تو حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے ہی سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔ اُنہوں نے کہا: یارسول اللہ! میں اُسی چیز پر آپ کی بیعت کرتا ہوں جس چیز پر بنی اسرائیل کے بارہ نقیبوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: اُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ الِاثْنَا عَشَرَ مِنَ الْحَوَارِيِّينَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَقَالَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ: اُبَايِعُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاُبَايِعُكَ عَلَى اَنْ اُتِمَّ عَهْدِي بِوَفَائِي وَاَصْدُقَ قَوْلِي بِفِعْلِي فِي نَصْرِكَ. وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ حَارِثَةَ: اُبَايِعُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ. وَاُبَايِعُكَ عَلَى الْاِقْدَامِ فِي اَمْرِ اللهِ لَا اُرَاقِبُ فِيهِ الْقَرِيبَ وَلَا الْبَعِيدَ، فَاِنْ شِئْتَ وَاللهِ مِلْنَا بِاَسْيَافِنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ عَلَى اَهْلِ مِنًى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ اُؤْمَرْ بِذَلِكَ وَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: اُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ، عَلَى اَنْ لَا تَاْخُذَنِي فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ وَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: اُبَايِعُ اللهَ وَاُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى اَنْ لَا اَعْصِيَ لَكُمَا اَمْرًا وَلَا اَكْذِبُكُمَا حَدِيثًا وَانْصَرَفَ الْقَوْمُ اِلَى بَلَدِهِمْ مَسْرُورِينَ. فَنَشَرُوا مَا اَعْطَاهُمْ رَسُولُ

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں اُس چیز پر آپ کی بیعت کرتا ہوں جس پر حضرت عیسیٰ کے بارہ حواریوں نے اُن کی بیعت کی تھی۔ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتا ہوں اور آپ کی بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ میں اپنے عہد کو پورا کروں گا اور آپ کی مدد کرنے میں اپنے قول کی، اپنے فعل کے ہمراہ تصدیق کروں گا۔ حضرت نعمان بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتا ہوں اور آپ کی بیعت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کے حوالے سے میں کسی قریب یا دور کے فرد سے خوفزدہ نہیں ہوؤں گا، اللہ کی قسم! اگر آپ چاہیں تو ہم ابھی اسی وقت جا کر اہلِ منیٰ پر حملہ کر سکتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات پر آپ کی بیعت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کروں گا۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتا ہوں، یارسول اللہ! اور آپ کی بیعت کرتا ہوں، اس بات پر کہ میں آپ دونوں کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا اور آپ دونوں کی کسی بات کو جھٹلاؤں گا نہیں۔

Marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ، وَحَسُنَتْ اِجَابَةُ قَوْمِهِمْ لَهُمْ حَتَّى وَافَوْهُ مِنْ قَابِلٍ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا. فَصَاحَ اِبْلِيسُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حِينَ رَاَى جَمَاعَتَهُمْ صَيْحَةً اَسْمَعَتْ جَمَاعَةَ قُرَيْشٍ، وَذَلِكَ فِي اَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَنَادَى يَا اَهْلَ مِنًى: هَذَا مُحَمَّدٌ وَاَهْلُ يَثْرِبَ، قَدِ اجْتَمَعُوا عَلَى الْحَمْلِ عَلَيْكُمْ وَاسْتِبَاحَةِ حَرِيمِكُمْ قَالَ: وَيُشَبِّهُهُ صَوْتَهُ بِصَوْتِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّهْمِيِّ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ اَتَانِي فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ اَبُو جَهْلٍ وَقَدْ اَفْزَعَنِي مَا اَفْزَعَهُ، وَاَخَذَتْنِي الْعَرْوِيُّ وَهِيَ الرِّعْدَةُ، وَقُمْتُ لِاَبُولَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ جَاءَنِي اَبُو جَهْلٍ فَاَعْجَلَنِي فَقَالَ: قُمْ اَنَائِمٌ اَنْتَ؟ اَمَا اَفْزَعَكَ مَا اَفْزَعَنَا؟ وَتَوَجَّهَ اِلَى عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَاَخْبَرَهُ بِصَوْتِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ، يُخْبِرُ اِنَّ مُحَمَّدًا وَاَهْلَ يَثْرِبَ قَدْ اَجْمَعُوا عَلَى الْحَمْلِ عَلَيْكُمْ، وَاسْتِبَاحَةِ حَرِيمِكُمْ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَاَتَيْنَا رَجُلًا وَقُورًا، مَعَهُ ذِهْنُهُ لَمْ يَرُعْهُ مَا رَاعَنَا، يَعْنِي عُتْبَةَ، فَقَالَ عُتْبَةُ: هَلْ اَتَاكُمْ فَاَخْبَرَكُمْ بِهَذَا؟ قَالُوا: لَا، وَلَكِنَّا سَمِعْنَا صَوْتَهُ قَالَ: فَلَعَلَّهُ الْخَيْثَعُورُ، يَعْنِي: اِبْلِيسَ الْكَذَّابَ ثُمَّ

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر وہ سب لوگ اپنے علاقہ کی طرف خوش وخرم واپس چلے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں جو کچھ عطا کیا تھا اُس بات کو اُنہوں نے پھیلایا جس کا تعلق وحی سے تھا تو اُن کی قوم نے اچھے طریقہ سے اُن کی دعوت کو قبول کیا' یہاں تک کہ اگلے سال یہ ستّر افراد (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کیلئے) آئے' جب شیطان نے ان حضرات کو اُس رات دیکھا تو وہ چیخ پڑا اور اُس نے قریش کے کئی افراد تک اپنی آواز پہنچائی' یہ ایامِ تشریق کی بات ہے' اُس نے بلند آواز میں پکار کر کہا: اے اہلِ منٰی! یہ محمد اور یثرب کے لوگ ہیں جو تم پر حملہ کرنے کیلئے اکٹھے ہو گئے ہیں تا کہ تمہارے حرم کی حرمت کو پامال کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: شیطان کی آواز منبہ بن حجاج سہمی کی آواز جیسی تھی۔ عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے ابوجہل گھبراہٹ کے عالم میں اپنی چادر کو گھسیٹتا ہوا میرے پاس آیا' جس چیز نے اُسے پریشان کیا ہوا تھا اُس سے میں بھی پریشان تھا اور مجھ پر کپکپی طاری تھی' میں پیشاب کرنے کیلئے اُٹھا' جب اس سے فارغ ہوا تو ابوجہل آ گیا' اُس نے جلدی سے دروازہ کھولنے کیلئے کہا اور پھر بولا: اُٹھ جاؤ! کیا تم سوئے ہوئے ہو! کیا جس چیز نے ہمیں خوف کا شکار کیا ہے اُس نے تمہیں بھی خوف کا شکار کر دیا ہے۔ پھر وہ عتبہ بن ربیعہ کی طرف گیا اور اُسے منبہ بن حجاج کی آواز کے بارے میں بتایا کہ اُس نے یہ خبر دی ہے کہ حضرت محمد اور اہلِ یثرب اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ تم پر حملہ کر دیں اور تمہارے حرم کی حرمت کو پامال کر دیں۔ عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: ہم ایک باوقار شخص کے پاس آئے تھے جس کا ذہن اُس کے ساتھ تھا' وہ اُس چیز سے پریشان نہیں ہوا جس چیز نے ہمیں پریشان

Marfat.com

قَالَ: انْهَضُوا فَمَضَى الْقَوْمُ نَحْوَ السَّبْعِينَ قَالَ عَمْرٌو: وَاللهِ لَقَالُوا سَبْعِينَ. فَظَنَنَّا اَنَّهُمْ سَبْعُمِائَةٍ. فَدَفَعْنَا اِلَى الْقَوْمِ مُعْدِينَ. فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَبَقَ اِلَيْهِمْ. وَكَلَّمَ الْقَوْمَ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ. فَقَالَ: يَا اَهْلَ يَثْرِبَ سَاءَ مَا ظَنَنْتُمْ. اِذْ مَنَّتْكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَنَّكُمْ تَخْرُجُونَ بِاَخِينَا مِنْ غَيْرِ مَلَاءٍ مِنَّا وَلَا مَشُورَةٍ تَقَحُّمًا مِنْكُمْ عَلَيْنَا وَظُهُورًا. وَلَئِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّا نُقِرُّ بِذَلِكَ اَوْ نَرْضَى بِهِ. لَبِئْسَ مَا رَاَيْتُمْ. فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ حَارِثَةَ: بَلْ نُخْرِجُهُ وَاَنْفُكَ رَاغِمٌ. وَاللهِ لَوْ نَعْلَمُ اَنَّهُ اَمْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَنْ نُخْرِجَكَ مَعَنَا لَاَعْلَقْنَا فِي عُنُقِكَ حَبْلًا. ثُمَّ سُقْنَاكَ ذَلِيلًا. قَالَ: فَارْتَدَعَ اَبُو سُفْيَانَ. وَقَالَ: مَا تِلْكَ لَكُمْ بِعَادَةٍ. وَلَوْ تَكَلَّمْتَ بِهَذَا فِي جَمْعٍ مِنَ الْمَوْسِمِ لَكَذَّبَكَ غَيْرُ وَاحِدٍ. اِنَّ الْعَرَبَ لَتَعْلَمُ اَنَّا اَعَزُّ اَهْلِ الْبَطْحَاءِ وَاَمْنَعُهُ. اَفَمَا عِنْدَكُمْ مِنَ الْجَوَابِ غَيْرَ هَذَا؟ قَالَ: يَقُولُ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلْ تَنْصَرِفُونَ عَنَّا. فَاِنَّهُ اَجْمَلُ فِي الرَّاْيِ. وَاَحْسَنُ لِذَاتِ الْبَيْنِ. وَاَمْثَلُ. قَالَ اَبُو سُفْيَانَ: وَنُغَادِرُهُ عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ:

کیا تھا۔ عمرو بن العاص کی مراد عتبہ بن ربیعہ (نام کا عرب سردار تھا)۔ عتبہ نے کہا: کیا منبہ بن حجاج نے خود تمہارے پاس آ کر تمہیں اس کی خبر دی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ہم نے اُس کی آواز سنی ہے۔ عتبہ نے کہا: ہوسکتا ہے وہ خیثعوز ہو' اُس کی مراد ابلیس کذاب تھا۔ پھر اُس نے کہا: تم لوگ اُٹھو! تو سب لوگ اُن افراد کی طرف گئے جن کی تعداد ستّر کے قریب تھی۔ عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اُنہوں نے لفظ ستّر کہا تھا' لیکن ہم یہ گمان کررہے تھے کہ وہ سات سو لوگ ہوں گے' پھر ہم اُن لوگوں کے پاس آئے۔ اُن لوگوں کی طرف سب سے پہلے جا کر بات چیت شروع کرنے والا شخص ابوسفیان بن حرب تھا۔ اُس نے کہا: اے اہلِ یثرب! تم نے جو گمان کیا ہے وہ بُرا ہے اور تم ایک غلط فہمی کا شکار ہوئے ہو کہ تم ہم سے رابطہ کیے بغیر اور مشورہ کیے بغیر ہمارے بھائی کو لے کر نکل جاؤ گے' تم ایسا کرلو گے تاکہ ہم پر اپنا زور ثابت کرو اور غلبہ دکھاؤ' اگر تم یہ گمان کررہے ہو کہ ہم اس چیز کو برقرار رکھیں گے اور اس سے راضی رہیں گے تو جو تمہاری رائے ہے وہ غلط ہے۔ تو حضرت نعمان بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! بلکہ ہم اُنہیں لے جائیں گے اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہو' اللہ کی قسم! اگر ہمیں یہ پتا ہو کہ اللہ کے رسول کا یہ حکم ہے کہ ہم نے تمہیں بھی اپنے ساتھ لے کر جانا ہے تو ہم تمہاری گردن میں رسّی ڈال کر تمہیں ذلیل کر کے ہانکتے ہوئے لے جائیں گے۔ تو ابوسفیان نے اپنی چادر جھاڑی اور بولا: تم لوگوں کا یہ طریقہ تو نہیں ہے' اگر تم نے حج کے موقع پر لوگوں کے مجمع میں یہ بات کہی ہوتی تو کئی لوگ تمہیں جھوٹا قرار دیتے کیونکہ عرب یہ بات جانتے ہیں کہ میں بطحاء کے رہنے والوں میں سب سے زیادہ

Marfat.com

نَعَمْ، تُغَادِرُونَهُ عِنْدَ قَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ غَيْرِ خَاذِلِينَ لَهُ، وَلَا اَضِنَّاءَ عَلَيْهِ، قَالَ اَبُو سُفْيَانَ: فَمَاذَا نَقُولُ لِنِسَائِنَا؟ قَالَ: تَقُولُونَ لَهُنَّ:

معزز اور سب سے زیادہ صاحبِ حیثیت ہوں' کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی اور جواب نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ ہمیں چھوڑ کے چلے جاؤ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے سب سے زیادہ خوبصورت ہے اور سب سے زیادہ واضح' مثالی اور عمدہ ہے۔ تو ابوسفیان نے کہا: کیا ہم اُنہیں تمہارے پاس چھوڑ کر چلے جائیں! تو عبداللہ بن رواحہ نے جواب دیا: جی ہاں! تم اُنہیں اُن لوگوں کے پاس چھوڑ کر جاؤ جو اُن (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت رکھتے ہیں اور وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُن سے محبت رکھتے ہیں' جو (لوگ) اُنہیں رسوائی کا شکار نہیں کریں گے اور نہ ہی اُن کے حوالے سے کنجوسی (یا بزدلی) کا مظاہرہ کریں گے۔ ابوسفیان نے کہا: ہم اپنی خواتین کو کیا جواب دیں گے؟ تو عبداللہ بن رواحہ نے کہا: تم اُن خواتین سے یہ کہنا:

فَلَمَّا رَاَيْنَا الْقَوْمَ دُونَ نَبِيِّهِمْ
كَاُسْدٍ حَمَتْ عَرِيشَهَا وَعَرَيْنَا
صَدَدْنَا صُدُودًا كَانَ خَيْرَ بَقِيَّةٍ
لِنِسْوَانِنَا مِنْ بَعْدِنَا وَبَنِينَا
وَلَمْ نَرَ اِلَّا ذَاكَ وَجْهًا اَوِ الرَّدَى
وَطَلْقًا لَنَا وَرَنِينَا
وَقُلْنَا انْصِرَافُ الْقَوْمِ مِنَ الرَّدَى
اَوِ الْحَرْبِ تَدْرِي اَعْظُمًا وَشُئُونَا

''جب ہم نے اُن لوگوں کو اپنے نبی کے آگے دیکھا تو وہ اُس شیر کی مانند تھے جو اپنی کچھار کی حفاظت کرتا ہے' ہم نے (اُن کے مخالفین کو) روک دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بعد ہماری خواتین اور ہمارے بچوں کیلئے باقی سب چیزوں سے بہتر ہیں' ہم نے آپ کو ہمیشہ اپنے ساتھ خندہ پیشانی اور مہربان پایا ہو۔ ہم نے کہا: لوگوں کا ایسے واپس چلے جانا' یا جنگ کرنا ان میں سے تم جانتے ہو کہ کون سا زیادہ مشکل اور اہم ہے''۔

قَالَ: وَتَعَاظَمَ الْاَمْرُ بَيْنَ الْقَوْمِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَنْهَضَ اِلَى بَعْضٍ، فَلَمَّا رَاَى ذَلِكَ اَبُو جَهْلٍ وَخَشِيَ الْفَضِيحَةَ لِكَثْرَةِ

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے درمیان معاملہ بڑھ گیا یہاں تک کہ ڈر ہوا کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ آور نہ ہو جائیں' جب ابوجہل نے یہ بات دیکھی اور اُسے رسوائی کا اندیشہ ہوا کیونکہ دوسری طرف

Marfat.com

الْقَوْمِ وَقِلَّةِ اَصْحَابِهِ تَقَدَّمَ فَقَالَ: اَيُّهَا الْقَوْمُ، اِنَّا لَمْ نَاْتِ لِهَذَا، اسْكُتُوا وَاسْمَعُوا قَوْلِي هَذَا وَخُذُوا اَوْ دَعُوا، فَسَكَتَ الْقَوْمُ، وَابْتَدَاَ خَطِيبًا فَقَالَ: اللاتُ مَجْدَنَا وَالْعُزَّى عِصْمَتُنَا، وَنَحْنُ اَهْلُ اللهِ وَفِي بَيْتِهِ الْمَحْجُوبِ، وَوَادِيهِ الْمُحَرَّمِ اَعَزَّ بِهِ حُرْمَتَنَا، وَدَفَعَ بِهِ عَنْ بَيْضَتِنَا، وَجَعَلَنَا وُلَاةَ بَيْتِهِ، وَمُنْتَهَى طُرُقِ الْمَنَاسِكِ، وَاَهْلَ اَلْوِيَةِ الْمَوْسِمِ، وَسِقَايَةَ الْحَاجِّ، وَحِجَابَةَ الْبَيْتِ، وَرِفَادَةَ الْكَلِّ، لَاتُنْكِرُونَ ذَلِكَ، وَلَا تَدَفَعُونَهُ، ثُمَّ اِنَّكُمْ يَا اَهْلَ يَثْرِبَ قَدْ كُنْتُمْ اِخْوَانَنَا وَجِيرَانَنَا، وَتَوَدُّونَا وَنَوَدُّكُمْ حَتَّى ارْتَكَبْتُمْ مِنَّا اَمْرًا لَمْ نَكُنْ لِنَرْتَكِبَهُ مِنْكُمْ تَقَحُّمًا مِنْكُمْ عَلَيْنَا، وَظُهُورًا بِحَقِّنَا، ثُمَّ اَرَدْتُمْ اَنْ تَخْرُجُوا بِاَخِينَا مِنْ غَيْرِ مَلَاٍ مِنَّا وَلَا مَشُورَةٍ وَلَا رِضًى، خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ عَلَى مِثْلِ هَذِهِ الْحَرَّةِ وَفِي مِثْلِ الْيَوْمِ، فَاِنَّ لَكُمْ فِي سَائِرِ ذَلِكَ مِنَ الْاَيَّامِ مَا تَلْتَمِسُونَ ذَلِكَ مِنْهُ فِي غَيْرِ ثَائِرَةٍ وَلَا قَطِيعَةٍ، هَذِهِ اَيَّامٌ عَظِيمَةُ الْحُرْمَةِ وَاجِبَةُ الْحَقِّ، الْقَطِيعَةُ فِيهَا مَرْفُوعَةٌ، وَالْعُقُوبَةُ اِلَيْهَا سَرِيعَةٌ، ثُمَّ سَكَتَ،

لوگ زیادہ تھے اور اُس کے ساتھ آنے والے افراد کم تھے تو وہ آگے بڑھا اور بولا: اے لوگو! ہم اس مقصد کیلئے نہیں آئے ہیں' تم لوگ خاموش ہو جاؤ اور میری بات سنو! پھر تمہاری مرضی ہے کہ اسے قبول کر لینا یا ترک کر دینا۔ تو سب لوگ خاموش ہو گئے' تو اُس نے خطبہ دیتے ہوئے آغاز کیا اور بولا: لات (نام کا بت) ہماری بزرگی ہے اور عزیٰ (نام کا بت) ہماری حفاظت کا ذریعہ ہے' ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں اور اُس کے گھر کے نگران ہیں' اُس کی حرمت والی وادی کے نگران ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت عطا کی ہے اور ہم سے نقصان کو پرے کیا ہے' اُس نے ہمیں اپنے گھر کا نگران بنایا ہے' حج کے تمام مناسک ہماری طرف آ کر ختم ہوتے ہیں' حج کے موقع کے تمام جھنڈے ہمارے ہوتے ہیں' حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت' بیت اللہ میں داخل ہونے دینے یا نہ ہونے دینے کا حق' تمام لوگوں کی میزبانی ہمارے ذمہ ہے' تم لوگ اس بات کا انکار نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس بات کو ایک طرف کر سکتے ہو' پھر تم لوگ' اے اہلِ یثرب! تم ہمارے بھائی تھے' ہمارے پڑوسی تھے' تم ہم سے محبت رکھتے تھے' ہم تم سے محبت رکھتے تھے یہاں تک کہ اب تم نے ہمارے ساتھ یہ کیسی حرکت کا ارتکاب کیا ہے جس کا ارتکاب ہم تمہارے ساتھ نہیں کر سکتے تھے' تم نے ہمارے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی ہے' ہمارے حق پر غلبہ پانے کی کوشش کی ہے اور پھر تم یہ ارادہ رکھتے ہو کہ تم ہماری اجازت اور مشورے اور رضامندی کے بغیر ہمارے بھائی کو یہاں سے لے جاؤ گے' تم ہمیں اور اُس کو یہیں پر رہنے دو' وہ بھی خاص طور پر اس موقع پر (جو حج کے مخصوص ایام ہیں) باقی دنوں میں تم کسی وقت آ جانا اور ان سے

Marfat.com

مل لینا اور کوئی زیادتی نہ کرنا اور تعلق کے حقوق کو پامال نہ کرنا' آج کل کے دن تو عظیم حرمت والے ہیں اور جن کے حق کا خیال رکھنا ضروری ہے' ان دنوں میں زیادتی کی پکڑ ہوتی ہے اور اُس کی سزا بھی جلدی ملتی ہے' پھر وہ (یعنی ابوجہل) خاموش ہو گیا۔

فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَانَا مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَنَا مِنَ الْعَمَی، وَاسْتَنْقَذَنَا بِنُورِ الْاِسْلَامِ مِنْ ظُلْمَةِ الْجَهَالَةِ، فَعَبَدْنَا رَبًّا وَاحِدًا، وَجَعَلْنَا مَا سِوَاهُ مِنَ الْاَنْدَادِ وَالْاَوْثَانِ دِينَ الشَّيْطَانِ اَنْصَابًا نَصَبَهَا النَّاسُ بِاَيْدِيهِمْ لَا تَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، ثُمَّ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَدْ تَكَلَّمْتُمْ؛ وَشَرُّ الْقَوْلِ مَا لَا حَقِيقَةَ لَهُ، زَعَمْتُمْ اَنَّا انْتَهَكْنَا حُرْمَتَكُمْ فِی ابْنِ اَخِيكُمْ، اِنْ اَجَبْنَا دَعْوَتَهُ، وَشَرَّفْنَا مَنْزِلَتَهُ وَاتَّبَعْنَا اَمْرَهُ، فَمَا اَسَأْنَا فِی ذٰلِكَ بِكُمْ وَلَا بِهِ، اِذَا كَانَتْ تِلْكَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَنَا، وَلَقَدْ قَطَعْنَا فِيهِ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ نَسَبًا وَاَرْحَامًا مِنْكُمْ، فَمَا الْتَمَسْنَا بِذٰلِكَ سَخَطَهُمْ، وَلَا اَرَدْنَا بِذٰلِكَ رِضَاكُمْ، فَاِنْ كُنْتُمْ اِنَّمَا فَزِعْتُمْ اِلَی مُسَاءَتِهِ لِمَكَانِنَا مِنْهُ، فَطَالَ مَا اَرَدْتُمْ بِهِ تِلْكَ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ، ثُمَّ لَا تَصِلُونَ اِلَيْهِ فَالْآنَ اِذَا عَقَدْنَا حَبْلَنَا بِحَبْلِهِ الْتَمَسْتُمُوهُ فَاَنْتُمْ

پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کیلئے مخصوص ہے جس نے گمراہی سے ہمیں ہدایت نصیب کی اور اندھے پن سے ہمیں بصیرت عطا کی اور جہالت کی تاریکیوں سے ہمیں بچا کر اسلام کا نور عطا کیا تو ہم ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور اُس کے علاوہ کسی بھی شریک یا بتوں کو ماننے کو شیطان کا دین قرار دیتے ہیں' یہ اُن کے اپنے مقرر کیے ہوئے ہیں جنہیں شیطان نے لوگوں کے ذریعہ مقرر کروایا ہے' یہ باطل معبود لوگوں کو کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے' اے قریش سے تعلق رکھنے والے افراد! تم لوگوں نے کلام کیا اور انتہائی بُری بات کہی' ایسی بات جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے' تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہارے بھتیجے کے حوالے سے تمہاری حرمت کو پامال کیا ہے' اگر ہم نے اُن کی دعوت کو قبول کر لیا ہے' اُن کی قدر و منزلت کا احترام کیا ہے اور اُن کے حکم کی پیروی کی ہے تو ہم نے تمہارے ساتھ یا اُن کے ساتھ کیا بُرائی کی ہے جبکہ ہمارے نزدیک اُن کی یہی قدر و منزلت ہے' ہم نے ان کی وجہ سے اُن لوگوں سے بھی لاتعلق اختیار کر لی ہے جو تمہارے مقابلہ میں نسب کے اعتبار سے اور رشتہ داری کے اعتبار سے (ہمارے) زیادہ قریب تھے اور ہم اس کے ذریعہ اُن لوگوں کی ناراضگی حاصل نہیں کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی ہم اس کے ذریعہ تمہاری رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں' اگر تم اُن کے ساتھ ہمارے تعلق کی

Marfat.com

الْيَوْمَ مِنْهَا اَبْعَدُ، دِمَاؤُنَا دُونَ دَمِهِ، وَاَنْفُسُنَا دُونَ نَفْسِهِ. فَاِنْ كَانَ هَذَا مِنْكُمْ مُصَانَعَةً لِلنَّاسِ، وَاَنَفًا لِسَخَطِهِمْ، فَنَحْنُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ الَّذِي اَعْطَيْنَاهُ مِنْ اَنْفُسِنَا اَشَدُّ خَوْفًا، وَعَلَى عُهُودِنَا بِالْوَفَاءِ اَشَدُّ حَدَبًا، فَلَا سَبِيلَ اِلَى مَالَا سَبِيلَ اِلَيْهِ، وَلَكِنَّا سَنَعْرِضُ عَلَيْكُمْ رَأْيًا بِمَا لَوْ تَوَسَّلْتُمْ اِلَيْنَا بِهِ مِنَ الصِّهْرِ وَالْجِوَارِ، اِنْ شِئْتُمْ اَنْ تُبَايِعُوهُ كَمَا بَايَعْنَاهُ، وَنَحْنُ لَهُ وَلَكُمْ تَبَعٌ، وَاِنْ كَرِهْتُمْ ذَلِكَ وَكَانَ ظَنُّكُمْ دَائِرَةً تَخَافُونَهَا مِنَ النَّاسِ طَلَبْتُمْ اِلَى ابْنِ اَخِيكُمْ وَكُنَّا لَكُمْ شُفَعَاءَ، فَاَخَذْتُمْ مَا تَأْمَنُونَ بِهِ عِنْدَهُ غَدًا، وَاِنْ كَانَ هَذَا مِنْكُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ كُنَّا لِابْنِ اَخِيكُمْ جُنَّةً، فَاِنْ ظَفِرَ فَاَخُوكُمْ وَاِلَّا هَلَكْنَا دُونَهُ وَسَلِمْتُمْ وَكُفِيتُمُ الشَّوْكَةَ فَلْيَسَعْكُمْ رَأْيُكُمْ وَلْتَسَعْكُمْ اَحْلَامُكُمْ.

وجہ سے خوفزدہ ہو تو تم نے ایک طویل عرصہ سے اُنہیں بھی خوف کا شکار کرنے کی کوشش کی ہے جب سے وہ تمہارے درمیان موجود ہیں' تم لوگوں نے اُن کے ساتھ رشتہ داری کے حقوق کا خیال نہیں رکھا اور اب جب ہم نے اُن کے ساتھ تعلق جوڑ لیا ہے تو تم اُنہیں حاصل کرنا چاہتا ہو' آج تم اُن سے زیادہ دور ہو چکے ہو' اُن سے پہلے ہمارے خون ہوں گے' اُن کی جان سے پہلے ہماری جانیں ہوں گی اور اگر تم لوگ اس بے چینی کا اظہار لوگوں کے خوف کی وجہ سے اور اُن کی ناراضگی کے ڈر کی وجہ سے کر رہے ہو تو ہم لوگ جبکہ اپنا آپ ان کے حوالے کر چکے ہیں تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس سے زیادہ ڈرتے ہیں اور اپنے کیے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی زیادہ کوشش کریں گے تو جس طرف کوئی راستہ نہیں جاتا اُس طرف کوئی گنجائش نہیں ہے' البتہ ہم تمہارے سامنے ایک پیشکش رکھتے ہیں کہ اگر تم ان کے ساتھ اپنے تعلق اور پڑوس کے حوالے سے کچھ چاہتے ہو' تو اگر تم چاہو تو ان کی بیعت کر لو جس طرح ہم نے ان کی بیعت کی ہے' ہم ان کے بھی پیروکار ہوں گے اور تمہارے بھی پیروکار ہوں گے اور اگر تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے' اور تمہارا گمان صرف اس حوالے سے ہے کہ تم لوگوں سے ڈرتے ہو اور تم اپنے بھتیجے کے طلبگار ہو' تو ہم تمہارے لیے سفارشی ہوں' تو تم وہ چیز اختیار کر رہے ہو کہ کل تم ان کے حوالے سے اُس سے محفوظ ہو گے اور اگر یہ بات تمہاری طرف سے حسد اور سرکشی کی وجہ سے ہے تو ہم تمہارے بھتیجے کیلئے ڈھال ہیں' اگر یہ کامیاب ہوئے تو تمہارے بھائی ہوں گے ورنہ اس سے پہلے ہم ہلاکت کا شکار ہوں گے' تم لوگ سلامت بھی رہو گے اور تمہاری شان وشوکت بھی برقرار رہے گی' تم اپنی رائے کا جائزہ لے لو اور اپنی سمجھ

Marfat.com

بوجھ آزمالو۔

فَلَمَّا كَثُرَ لَغَطُ الْقَوْمِ، قَامَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ اَنْتُمُ الْاِخْوَةُ وَالْجِيرَانُ وَالْاَصْهَارُ، وَقَدْ عَرَضْتُمْ فِي اَمْرِ هَذَا الرَّجُلِ، وَهَذَا اَمْرٌ نُرِيدُ اَنْ نُفَكِّرَ فِيهِ، وَنَنْظُرَ ثُمَّ نَعْرِضُ عَلَيْكُمْ رَاْيَنَا، فَاَمْهِلُونَا حَتَّى نَتَشَاوَرَ فِيهِ حَتَّى يَجْتَمِعَ اَمْرُنَا عَلَى اَمْرٍ يَكُونُ لَنَا وَلَكُمْ فِيهِ سَعَةٌ وَرِضًى قَالُوا: ذَلِكَ اِلَيْكَ، فَتَنَحَّى عُتْبَةُ بِاَصْحَابِهِ حُجْرَةً يَعْنِي: نَاحِيَةً فَقَالَ: هَلْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ؟ قَالَ اَبُو جَهْلٍ: قَدْ رَاَيْنَا مَا رَاَيْتَ، قَالَ: فَاِنْ كُنْتَ رَاَيْتَ مَا رَاَيْتَ فَقَدْ وَاللّٰهِ سَمِعْتُ مَنْطِقًا يَقْطُرُ دَمًا، وَرَاَيْتُ قَوْمًا قَدْ اَشْرَفُوا فِي اَنْفُسِهِمْ عَلَى حَظٍّ عَظِيمٍ، لَا يَعْدِلُهُ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ مَا هُمْ مَيِّتُونَ دُونَهُ سَاعَتَنَا هَذِهِ اَفَتَطِيبُ اَنْفُسُكُمْ بِالْمَوْتِ؟ قَالَ اَبُو جَهْلٍ وَقَدْ ضَرَعَ اِلَى الْمُنَازَعَةِ: اَفَنَرْجِعُ بِغَيْرِ شَيْءٍ؟ قَالَ: اَظُنُّكَ وَاللّٰهِ سَتَرْجِعُ بِغَيْرِ شَيْءٍ اَوْ بِشَيْءٍ عَلَيْكَ لَا لَكَ، فَاِنْ اَذِنْتُمْ لِي كَلَّمْتُ الْقَوْمَ وَآتَيْتُهُمْ مِنْ وَجْهٍ لَعَلَّهُمْ يُحْسِنُونَ اِجَابَتَكُمْ فِيهِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: فَبَدَرْتُ الْقَوْمَ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا اَبَا الْوَلِيدِ،

جب لوگوں کی آوازیں بلند ہوگئیں تو عتبہ بن ربیعہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے اوس اور خزرج قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد! تم لوگ ہمارے بھائی بھی ہو' پڑوسی بھی ہو' رشتہ دار بھی ہو' تم نے ان صاحب کے معاملہ کے بارے میں پیشکش کی ہے' یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں ہم مزید غور وفکر کرنا چاہتے ہیں' ہم اس کا جائزہ لے کر پھر تمہارے سامنے اپنی رائے پیش کریں گے' تم ہمیں مہلت دو تا کہ ہم اس بارے میں مشورہ کرلیں' تا کہ ہم سب کی ایک رائے ہو جس میں ہمارے لیے بھی اور تمہارے لیے گنجائش بھی ہو اور رضامندی بھی ہو۔ اُن لوگوں نے کہا: آپ ایسا کر سکتے ہیں۔ عتبہ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ایک طرف ہو گیا اور بولا: کیا تم لوگوں نے وہ چیز دیکھی ہے جو میں نے دیکھی ہے؟ ابوجہل نے کہا: تم نے جو چیز دیکھی ہے وہ ہم نے بھی دیکھی ہے۔ عتبہ نے کہا: اگر تم نے وہ چیز دیکھی ہے جو میں نے دیکھی ہے' تو اللہ کی قسم! میں نے ایک ایسا کلام سنا ہے جس میں سے خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں اور میں نے اُن لوگوں کو دیکھا ہے جو ایک بڑے حصہ کے حوالے سے اپنی ذات کو تیار کر رہے ہیں' وہ اس کے برابر کسی کو بھی نہیں سمجھتے ہیں' وہ اس گھڑی میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے مرنے کیلئے تیار ہیں' تو کیا موت کے ذریعہ تم لوگ مطمئن ہو جاؤ گے؟ ابوجہل جو اختلاف بڑھانا چاہ رہا تھا' اُس نے کہا: کیا ہم کچھ لیے بغیر واپس چلے جائیں؟ تو عتبہ نے کہا: تمہارے بارے میں میرا یہی گمان ہے کہ اللہ کی قسم! تم کسی چیز کے بغیر ہی واپس جاؤ گے' یا پھر کوئی ایسی صورت ہو گی جو نہ تمہارے خلاف ہو گی اور نہ تمہارے حق میں ہو گی' اگر تم لوگ مجھے

Marfat.com

تَكَلَّمْ بِمَا شِئْتَ، وَقُلْ مَا شِئْتَ فَنَحْنُ طَوْعُ يَدَيْكَ، وَلَنْ نَخْرُجَ مِنْ رَأْيِكَ، فَقَامَ عُتْبَةُ إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ إِنَّهُ لَمْ يَزَلِ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ حَسَنًا، تَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَنَا وَنَعْرِفُهُ لَكُمْ، وَتَعْرِفُونَ مَنْزِلَتَنَا مِنَ اللهِ فِي حُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، إِذْ جَعَلَنَا وُلَاةَ أَمْرِهِ وَأَكْرَمَنَا بِهِ، وَلَسْنَا نُحِبُّ أَنْ يَصِلَ إِلَيْكُمْ عَلَى أَيْدِينَا، وَلَا عَلَى أَلْسِنَتِنَا أَمْرٌ نَنْدَمُ عَلَيْهِ، وَتَنْدَمُونَ حِينَ لَا تَنْفَعُ النَّدَامَةُ، قَدْ عَرَّضْتُمْ فِي هَذَا الرَّجُلِ وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ الَّذِي يَدْعُو إِلَيْهِ مُخَالِفٌ لِجَمِيعِ أَهْلِ الْمَوْسِمِ، إِذْ طَعَنَ فِي دِينِهِمْ وَعَابَ آلِهَتَهُمْ وَسَفَّهَ رَأْيَ آبَائِهِمْ، وَقَدْ عَرَضَ نَفْسَهُ عَلَى جَمِيعِ الْقَبَائِلِ، فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ، وَبِاللهِ لَا آمَنُ أَنْ لَوْ صَاحَ صَائِحٌ فِي جَمِيعِ الْمَوْسِمِ فَأَخْبَرَهُ بِمَكَانِهِ وَمَكَانِكُمْ أَنْ يَمِيلُوا عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، وَهَذَا أَمْرٌ لَيْسَ نَنْتَهِزُهُ وَنَحْنُ عَلَى وَفَازٍ تَحْتَ اللَّيْلِ، وَسَنَعْرِضُ عَلَيْكُمُ الرَّأْيَ الَّذِي رَأَيْنَاهُ وَاتَّفَقْنَا عَلَيْهِ، إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الرَّجُلِ، وَتَجْعَلُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَجَلًا، وَنُعْطِيكُمْ عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ عَلَيْنَا

اجازت دوتو میں اُن لوگوں کے ساتھ بات چیت کروں' میں اُن کے سامنے کوئی ایسی صورت رکھتا ہوں جس کے ذریعہ وہ تمہاری بات کو اچھے طریقہ سے قبول کریں۔عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: سب لوگوں سے پہلے میں نے کہا: جی ہاں! اے ابوالولید! آپ جومناسب سمجھیں بات کریں' جو چاہیں کہیں' ہم آپ کی فرمانبرداری کریں گے اور آپ کی رائے سے اختلاف نہیں کریں گے۔ پھر عتبہ اُٹھ کر اُن لوگوں کے پاس گیا اور بولا: اے اوس اور خزرج قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد! ہمارے اور آپ کے درمیان ہمیشہ اچھی صورتِ حال رہی ہے' یہ بات آپ ہمارے حوالے سے جانتے ہیں اور ہم آپ کے حوالے سے جانتے ہیں' اس گھر کی حرمت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارا جومقام ہے' آپ اُس سے واقف ہیں کیونکہ ہم یہاں کے معاملات کے نگران ہیں اور ہمیں اس حوالے سے عزت عطا کی گئی ہے' ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہماری طرف سے آپ کے پاس کوئی ایسی چیز جائے جو ہمارے ہاتھوں کے ذریعہ یا ہماری زبان کے ذریعہ ہو اور وہ کوئی ایسی چیز ہو جس پر ہمیں ندامت کا شکار ہونا پڑا' یا آپ کو ندامت کا شکار ہونا پڑے اور ایسی صورتِ حال ہو کہ اُس ندامت سے نجات نہ ہوسکتی ہو' آپ لوگوں نے ان صاحب کے حوالے سے پیشکش کی ہے' آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ یہ جس بات کی دعوت دے رہے ہیں وہ حج کے موقع پر اکٹھے ہونے والے تمام افراد کے عقیدہ کے برخلاف ہے' انہوں نے اُن سب لوگوں کے دین پر طعنہ زنی کی ہے' اُن کے معبودوں پر اعتراضات کیے ہیں اور اُن کے آباؤاجداد کی رائے کو بیوقوفی قرار دیا ہے' انہوں نے تمام قبائل کے سامنے جا کر اپنی دعوت پیش کی لیکن اُن میں سے

Marfat.com

وَعَلَى مَنْ بَعْدَنَا، لَا نُؤْذِيهِ وَلَا نَعْرِضُ لَهُ إِلَّا بِخَيْرٍ، وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى تَنْتَهِيَ مُدَّةُ الْأَجَلِ، وَالْأَجَلُ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْكُمْ وَيَكُونَ مَعَكُمْ مِنْ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ صَدَّقُوهُ لَمْ نَعْرِضْ لَهُ، وَلَا لِمَنْ تَبِعَهُ فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ، وَلَا نَعْرِضُ لِمَنْ سَارَ إِلَيْكُمْ، وَلَا لِمَنْ أَقَامَ مَعَهُ مِنْكُمْ، وَفِي ذَلِكَ يَقْضِي اللهُ فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ مَا أَحَبَّ إِلَيْهِ، فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَقَالُوا: قَدْ أَعْطَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَّا أَمْرًا لَا نُحِبُّ إِلَّا الْوَفَاءَ بِهِ، وَهَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْمَعُ مَقَالَتَكُمْ، وَالرَّأْيُ رَأْيُهُ، وَالْأَمْرُ أَمْرُهُ، لَيْسَ مَعَهُ لَنَا أَمْرٌ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةَ أَهْلِ يَثْرِبَ وَمَقَالَةَ قُرَيْشٍ ابْتَدَأَ خَطِيبًا، فَكَانَ أَوَّلُ مَا ابْتَدَأَ بِهِ فَاتِحَةَ سُورَةِ الْأَنْعَامِ حَتَّى قَرَأَ مِنْهَا عَشْرَ آيَاتٍ وَهِيَ فِي قُرَيْشٍ، وَقَدْ كَانَ بَدْءُ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: إِنَّكُمْ تَكَلَّمْتُمْ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، فَأَصَبْتُمْ وَوُفِّقْتُمْ وَأَرْضَيْتُمُ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَقَدْ تَكَلَّمَتْ قُرَيْشٌ وَسَأَلُوكُمْ مَا سَأَلُوكُمْ، وَاللهُ أَعْلَمُ مَا الَّذِي تُرِيدُ قُرَيْشٌ فِيمَا

کسی نے بھی ان کی دعوت کو قبول نہیں کیا' اللہ کی قسم! میں اس اندیشہ سے محفوظ نہیں ہوں کہ اگر کوئی شخص حج کے دوران اکٹھے ہونے والے تمام افراد کے درمیان چیخے اور ان کے اور آپ لوگوں کے تعلق کے بارے میں بتائے تو وہ سب لوگ آپ پر یکبارگی حملہ کر دیں گے اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس کو ہم غنیمت نہیں سمجھیں گے جبکہ رات ہو چکی ہے اور ہم اُٹھنے کے لیے تیار ہیں' البتہ میں آپ کے سامنے ایک مشورہ رکھتا ہوں جو ہماری رائے ہے اور جس پر ہمارا اتفاق ہے' وہ یہ کہ اگر آپ چاہیں تو ہمارے اور ان صاحب کے درمیان معاملہ کو رہنے دیں اور ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت مقرر کر لیں' ہم آپ کو اللہ کے نام کا عہد دیتے ہیں اور اُس کے نام کا عہد کرتے ہیں جو ہمارے حوالے سے بھی اور ہمارے پیچھے (غیر موجود) افراد کے حوالے سے بھی ہوگا کہ ہم ان صاحب کو کوئی اذیت نہیں پہنچائیں گے' ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے' ان کے ساتھیوں میں سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے اُس وقت تک جب تک وہ طے شدہ مدت پوری نہیں ہوتی اور وہ مدت تین ماہ کی ہوگی' جو شخص آپ لوگوں کی طرف جانا چاہے گا اور آپ کے ساتھ رہنا چاہے گا جس کا تعلق ان کے اصحاب سے ہو جنہوں نے ان کی تصدیق کی ہے تو ہم اس کے درپے نہیں ہوں گے اور نہ ہی اُس شخص کے درپے ہوں گے جو ان مہینوں کے دوران ان کی پیروی کرتا ہے اور نہ ہی ہم اُس شخص کے درپے ہوں گے جو چل کر آپ کی طرف چلا جاتا ہے اور نہ ہی اُس شخص کے درپے ہوں گے کہ آپ میں سے جو شخص ان کے ساتھ یہاں ٹھہر جاتا ہے' تو اس حوالے سے انہی مہینوں کے دوران اللہ تعالیٰ اُس چیز کو ظاہر کر دے گا جو اُس کے نزدیک پسندیدہ ہوگی۔ اُن

Marfat.com

تَكَلَّمْتَ بِهِ. وَفِيمَا سَأَلُوا. فَإِنْ تُرِدِ الْوَفَاءَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَاللّٰهُ لَهُمْ بِالْخَيْرِ. يُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ. وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ. وَإِنْ أَرَادُوا غَيْرَ ذَلِكَ فَاللّٰهُ لِقُرَيْشٍ بِالْمِرْصَادِ. وَلِرَسُولِهِ بِالنَّصْرِ وَالْكِفَايَةِ

لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور بولے: ہم نے اپنی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک ایسا معاملہ کیا ہے کہ ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ ہم اسے پورا کریں' یہ اللہ کے رسول تمہاری گفتگو سن رہے ہیں' آخری رائے ان کی ہوگی اور حکم ان کا ہوگا' ان کی موجودگی میں ہمیں کسی فیصلہ کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ یثرب کا کلام سنا اور قریش کی گفتگو بھی سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دینا شروع کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ کے آغاز میں سورۂ انعام کی ابتدائی آیات تلاوت کیں یہاں تک کہ آپ نے اُن میں سے دس آیات کی تلاوت کی یہ آیات قریش کے بارے میں تھیں' اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اوس اور خزرج قبیلہ سے تعلق رکھنے والے وہ افراد جنہوں نے اسلام قبول کرلیا ہے! تم لوگوں نے جو کلام کیا وہ درست تھا' تمہیں توفیق دی گئی' تم نے اللہ اور اُس کے رسول کو راضی کر دیا' قریش نے بھی ایک کلام کیا اور اُنہوں نے تم سے ایک خواہش کا اظہار کیا' میں جس حوالے سے کلام کرتا ہوں اس کے بارے میں قریش کا ارادہ کیا ہے' یہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اُنہوں نے جو سوال کیا ہے (اُس کے بارے میں بھی اللہ بہتر جانتا ہے) اگر تم اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ اُن کیلئے زیادہ بہتر ہے وہ اُنہیں اُن کے اجر پورے عطا کرے گا اور اپنے فضل سے مزید بھی عطا کرے گا اور اگر اُن کا ارادہ اس کے برعکس ہو تو اللہ تعالیٰ قریش کی گھات میں ہے اور اپنے رسول کی مدد کرے گا اور اُس کیلئے کفایت کر جائے گا۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

{قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللّٰهُ

''اُن سے پہلے والے لوگوں نے بھی فریب سے کام لیا تو اللہ

Marfat.com

بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ} [النحل: 26]

اَعْطُوا الْقَوْمَ مَا سَاَلُوا، فَالَّذِی صَبَرَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ مِنْ اَذَاهُمْ فِی السِّنِينَ الْمَاضِيَةِ اَطْوَلُ مَنْ هَذَا الْاَجَلِ الَّذِی سَاَلُوهُ، فَاَعْطُوهُمْ وَخُذُوا عَلَيْهِمُ الْعُهُودَ الَّتِی اَعْطَوْهَا مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَاِنَّ فِی ذٰلِكَ تَنْفِيسًا لَكُمْ وَلَهُمْ، وَمَعْذِرَةً مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِمْ، وَحُجَّةً لَهُ عَلَيْهِمْ، فَاَعْطَاهُمُ الْقَوْمُ مَا اَرَادُوا، وَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قُرَيْشٍ، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَى الْمَدِينَةِ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ الْمَخْزُومِیُّ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مِنْ بَنِی عَبْدِ الدَّارِ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَعَيَّاشُ بْنُ اَبِی رَبِيعَةَ، اَخُو اَبُو جَهْلٍ لِاُمِّهِ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاَسْلَمَ فِی تِلْكَ الْاَشْهُرِ وَهَاجَرَ اَكْثَرُ مِنَ الْكَثِيرِ، وَوَاسَتْهُمُ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ فِی اَمْوَالِهِمْ وَدُورِهِمْ، فَلَمَّا رَاَی ذٰلِكَ الْمُشْرِكُونَ كَبُرَ عَلَيْهِمْ، وَهَمُّوا بِالْغَدْرِ حَتَّى اَجْمَعُوا لِذٰلِكَ

تعالیٰ نے اُن کی بنیادوں کو اکھاڑ دیا اور اُن کے اوپر سے چھت اُن پر آ گری' اللہ تعالیٰ اُن کے پاس وہاں سے عذاب لے کر آیا جہاں سے اُنہیں گمان بھی نہیں تھا''۔

یہ لوگ تم سے جو کہہ رہے ہیں وہ چیز انہیں دے دو! کیونکہ گزشتہ سالوں میں اللہ کے رسول نے ان کی اذیتوں پر جو صبر کیا ہے وہ اس مدت سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کی انہوں نے درخواست کی ہے' تم یہ چیز انہیں دے دو اور اس حوالے سے ان سے عہد لے لو' یہ عہد اپنی طرف سے دیں گے' اس صورت میں یہ تمہارے لیے بھی اور اُن کیلئے بھی سہولت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کیلئے عذر ہوگا اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہوگی۔ تو وہ لوگ جو چاہتے تھے اُن لوگوں نے (یعنی اہلِ یثرب نے) اُنہیں وہ چیز دے دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے ساتھ واپس تشریف لے آئے' مسلمانوں میں سے مدینہ منورہ کی طرف ابتداء میں ہجرت کرنے والے افراد میں حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما ہیں جو بنو عبدالدار میں سے تھے' اور عمار بن یاسر ہیں' عیاش بن ابوربیعہ ہیں جو ابوجہل کے ماں کی طرف سے شریک بھائی تھے' حضرت عثمان' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت عمر بن خطاب' حضرت عبداللہ بن عمر اور مہاجرین کی ایک جماعت رضی اللہ عنہم ہے۔ ان مہینوں کے دوران بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور بہت سے لوگوں نے ہجرت کی' اوس اور خزرج قبیلہ کے لوگوں نے اپنے اموال اور اپنے علاقوں کے حوالے سے ان کے ساتھ بھرپور بھائی چارگی کی' جب مشرکین کو یہ صورتِ حال نظر آئی تو اُنہیں یہ چیز بہت گراں گزری' اُنہوں نے عہد شکنی کا ارادہ کیا یہاں تک کہ وہ لوگ دارالندوہ

Marfat.com

فِي دَارِ النَّدْوَةِ. فَاَجْمَعَ لِذَلِكَ الْمَكْرِ الَّذِي اَرَادُوهُ وُجُوهُهُمْ وَاَشْرَافُهُمْ وَاَتَاهُمْ اِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللهُ فِي صُورَةِ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ مِنْ كِنَانَةَ قُرَيْشٍ فِي زِيِّ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ عَلَيْهِ بُرْدٌ. فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوا: مَا اَنْتَ؟ قَالَ: شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ، بَلَغَنِي مَا اجْتَمَعْتُمْ لَهُ فِي اَمْرِ هَذَا الرَّجُلِ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَحْضُرَ ذَلِكَ. وَلَعَلَّهُ لَمْ يَعْدِمْكُمْ مِنِّي رَاْيٌ. فَتَكَلَّمَ عُتْبَةُ. فَقَالَ: اَرَى اَنْ تُخْرِجُوهُ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِكُمْ فَتَكْفِيكُمُوهُ الْاَحْيَاءُ. فَاِنْ ظَفِرَ كَانَ ذَلِكَ لَكُمْ. وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ كَفَتْكُمُوهُ الْاَحْيَاءُ وَلَمْ يَبْدُو شَيْئًا مِنْ اَمْرِهِ. فَقَالَ النَّجْدِيُّ: مَا هَذَا بِرَاْيٍ. اَمَا سَمِعْتُمْ حَلَاوَةَ مَنْطِقِهِ. وَاَخْذَهُ بِالْقُلُوبِ. فَمَا آمَنُ لَوْ وَقَعَ فِي حَيٍّ مِنَ الْاَحْيَاءِ فَاسْتَقَادَ اَهْوَاءَهُمْ. اَنْ يَسِيرَ بِهِمْ اِلَيْكُمْ حَتَّى يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ.

میں اکٹھے ہوئے اور وہ تدبیر کرنے کا ارادہ کیا جو وہ رکھتے تھے' وہاں اُن کے اکابرین اور معززین اکٹھے ہوئے' ابلیس اُن کے پاس سراقہ بن جعشم مدلجی کی شکل میں آیا جس کا تعلق کنانہ قریش سے تھا' اُس کا ظاہری حلیہ نجد سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کا سا تھا' اُس نے جسم پر چادر لی ہوئی تھی' جب اُن لوگوں نے اُسے دیکھا تو دریافت کیا: تم کون ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: میں اہلِ نجد سے تعلق رکھنے والا ایک بوڑھا ہوں' مجھے اس بات کی اطلاع ملی ہے کہ تم ان صاحب کے معاملہ میں اکٹھے ہوئے ہو تو میں بھی یہاں موجود رہنا چاہ رہا تھا تا کہ تم میری رائے بھی حاصل کر سکو۔ عتبہ نے بات چیت کا آغاز کرتے ہوئے یہ کہا: میرا یہ خیال ہے کہ تم انہیں اپنے ہاں سے جانے دو! عربوں کے دیگر قبائل خود ہی ان پر قابو پالیں گے اور اگر یہ کامیاب ہو گئے تو یہ تمہاری کامیابی ہو گی اور اگر وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کامیاب نہ ہوئے تو عربوں کے دیگر قبائل تمہاری جگہ ان سے نمٹ لیں گے اور ان کا معاملہ پھیل نہیں سکے گا۔ نجدی نے کہا: یہ کوئی اچھی رائے نہیں ہے' کیا تم نے اُن کی گفتگو کی حلاوت نہیں سنی ہے' وہ دلوں کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں' اس بات کا امکان موجود ہے کہ عربوں کے کسی قبیلہ میں اُن کی تعلیم نے گھر کر لیا تو وہ اُن لوگوں کو اپنا پیروکار بنا لیں گے اور اُنہیں ساتھ لے کر تمہاری طرف آ جائیں گے اور تمہاری جماعت کو متفرق کر دیں گے (یعنی تمہاری حکومت ختم کر دیں گے)۔

قَالَ آخَرُ: اَرَى اَنْ يُوثَقَ، وَيُحْبَسَ حَتَّى يَجِيئَهُ اَجَلُهُ وَهُوَ فِي حَبْسِهِ. قَالَ النَّجْدِيُّ: لَيْسَ هَذَا بِرَاْيٍ. اَمَا عَلِمْتُمْ اَنَّ

ایک اور شخص بولا: میرا یہ خیال ہے کہ انہیں باندھ کر قید کر دیا جائے اور اُس وقت تک یہ قید رہیں جب تک اُس قید کے دوران انہیں موت نہیں آ جاتی۔ نجدی نے کہا: یہ بھی کوئی رائے نہیں ہے' کیا

Marfat.com

لَهُ حَامَةً وَاَهْلَ بَيْتٍ لَا يَرْضَوْنَ بِذَلِكَ، فَيَقَعُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ، فَيَكُونُ فِي ذَلِكَ تَوْهِينٌ لِاَمْرِكُمْ، وَتَفْرِيقٌ لِجَمَاعَتِكُمْ، قَالَ اَبُو جَهْلٍ: اِنِّي لَاَرَى رَاْيًا لَئِنْ اَخَذْتُهُ فَهُوَ الرَّاْيُ، قَالُوا: وَمَا هُوَ يَا اَبَا الْحَكَمِ؟ قَالَ: يُؤْخَذُ مِنْ هَذِهِ الْاَحْيَاءِ الْخَمْسَةِ اَحْيَاءِ قُرَيْشٍ مِنْ كُلِّ حَيٍّ رَجُلٌ شَابٌّ، فَيُعْطَى كُلُّ رَجُلٍ سَيْفًا فَيَاْتُونَهُ فِي مَضْجَعِهِ الَّذِي يَبِيتُ فِيهِ، فَيَضْرِبُونَهُ ضَرْبَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَلَا يَقْدِرُ اَهْلُ بَيْتِهِ عَلَى اَنْ يَقْتُلُوا هَؤُلَاءِ، فَيَتَفَرَّقُ دَمُهُ فِي الْقَبَائِلِ، وَيَكُونُ دِيَةً، فَقَالَ النَّجْدِيُّ: لِلّٰهِ دَرُّهُ اَصَابَ الرَّاْيَ، ثُمَّ قَالَ النَّجْدِيُّ: وَهُوَ اِبْلِيسُ، لَعَنَهُ اللّٰهُ:

الرَّاْيُ رَاْيَانِ، رَاْيٌ لَيْسَ يَعْرِفُهُ هَادٍ وَرَاْيٌ كَصَدْرِ السَّيْفِ مَعْرُوفُ

يَكُونُ اَوَّلُهُ يَسْرِي لِآخِرِهِ يَوْمًا، وَآخِرُهُ مَجْدٌ وَتَشْرِيفُ

فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَاَخْبَرَهُ، فَاَتَى اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِصْفَ النَّهَارِ، فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ اُن کے حامی بھی موجود ہیں اور اُن کے خاندان کے افراد بھی موجود ہیں' وہ لوگ اس بات سے راضی نہیں ہوں گے پھر تم لوگوں کے درمیان لڑائی شروع ہو جائے گی اور تمہارا معاملہ کمزور ہو جائے گا اور تمہارا اتفاق انتشار کا شکار ہو جائے گا۔ ابوجہل نے کہا: میری یہ رائے ہے کہ اگر تم اسے اختیار کرلو تو یہی ٹھیک رہے گی۔ اُن لوگوں نے دریافت کیا: ابوالحکم! وہ کیا ہے؟ ابوجہل نے کہا: ان تمام قبائل میں سے پانچ افراد کو لیا جائے' قریش کی ہر شاخ میں سے ایک نوجوان ہو' اُن میں سے ہر ایک کو تلوار دی جائے' وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جہاں سوئے ہوئے ہوں وہ لوگ وہاں جائیں اور اُن پر یکبارگی حملہ کر دیں' اُن کے گھر میں موجود افراد ان سب (قاتل) لوگوں کو قتل بھی نہیں کر سکیں گے اور اُن کا خون مختلف قبائل کے ذمہ ہو جائے گا اور اس طرح دیت دینی پڑے گی۔ نجدی نے کہا: کیا کہنے! یہ صحیح رائے ہے۔ پھر نجدی نے کہا جو اصل میں ابلیس تھا' اللہ کی اُس پر لعنت ہو!

''رائے دو قسم کی ہوتی ہے' ایک وہ رائے جس کو ہدایت والا اچھا نہیں سمجھتا اور ایک وہ رائے جو تلوار کے سینے کی طرح جانی پہچانی ہوتی ہے۔

اس کا ابتدائی حصہ ایک دن اس کے آخر تک لے جاتا ہے اور آخری حصہ بزرگی اور شرف ہوتا ہے''۔

حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا' نصف النہار کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے اور اُنہیں صورتِ حال کے بارے میں بتایا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

عَنْهُ فَاَصَابَهُمْ حِينَ خَرَجُوا مِنْ دَارِ النَّدْوَةِ فَمَاشَى اِبْلِيسَ لَعَنَهُ اللهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: اَصْحَابِي فِي هَذَا الْوَادِي قَالَ: اَيْ عَدُوَّ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اَظْهَرَ دِينَهُ وَخَذَلَكَ، فَخَفِيَ عَلَيْهِ، هَذَا آخِرُ الْحَدِيثِ

وہاں سے نکل کر اُن لوگوں کی طرف گئے' وہ اُن کے پاس اُس وقت پہنچے جب وہ لوگ دارالندوہ سے نکل رہے تھے' ابلیس بھی چل کر جانے لگا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جارہے ہو؟ اُس نے کہا: میرے ساتھی اس نشیبی حصہ میں موجود ہیں (اُن کے پاس جا رہا ہوں)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے دشمن! ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جس نے اپنے دین کو غالب کیا اور تمہیں رسوائی کا شکار کیا۔ تو وہ اُن کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ یہ حدیث کا آخری حصہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو۔

1203- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ هَاجَرَ وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَعْرِفُ الطَّرِيقَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُهَا، قَالَ: فَيَمُرُّ بِالْقَوْمِ فَيَقُولُونَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الْفَتَى اَمَامَكَ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: هَذَا يَهْدِينِي السَّبِيلَ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ نَزَلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ راستہ کو جانتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا پتا نہیں تھا' ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا تو اُن لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوبکر! یہ صاحب جو تمہارے آگے بیٹھے ہوئے ہیں' یہ کون ہیں؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ راستہ کے بارے میں میری رہنمائی کرنے والے ہیں۔ جب یہ لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے اور انہوں نے پتھریلی زمین پر پڑاؤ کیا تو انہوں نے انصار کی طرف

1203- رواہ أحمد 122/3 والحاکم 12/3.

Marfat.com

بِالْحَرَّةِ، وَاَرْسَلَا اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَاءُوهُ، فَقَالُوا: قَوْمًا آمِنِينَ مُطَاعِينَ

قَالَ اَنَسٌ: فَوَاللهِ مَا رَاَيْتُ يَوْمًا اَضْوَاَ وَلَا اَنْوَرَ وَلَا اَحْسَنَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا رَاَيْتُ يَوْمًا اَظْلَمَ وَلَا اَقْبَحَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیغام بھیجا' وہ ان کے پاس آئے اور اُنہوں نے کہا: ہم ایسے لوگ ہیں جو حفاظت کرنے والے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اُس دن سے زیادہ چمکدار' نورانی اور خوبصورت دن اور کوئی نہیں دیکھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہجرت کرکے) ہمارے ہاں تشریف لائے تھے اور میں نے اُس دن سے زیادہ تاریک اور بُرا دن اور کوئی نہیں دیکھا جس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

باب: تمام صحابہ کرام کی فضیلت کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ فَضْلِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ مَا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ، وَاَنَا اَذْكُرُ فَضْلَ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ، وَغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے مہاجرین اور انصار کی فضیلت کے بارے میں وہ روایات ذکر کی ہیں جو اس وقت میرے ذہن میں تھیں' اب میں تمام صحابہ کی فضیلت ذکر کروں گا جن کا تعلق مہاجرین اور انصار اور دیگر صحابہ کرام سے ہے' اللہ تعالیٰ ان (تمام) حضرات سے راضی ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول

1204- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

اِنَّ اللهَ تَعَالَى نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، وَبَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ قُلُوبَ اَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ

''اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں پر نظر کی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا تو اُنہیں اپنی ذات کیلئے منتخب کیا اور اُنہیں اپنی رسالت کے ہمراہ مبعوث کیا' پھر اُس نے تمام بندوں کے دلوں پر نظر کی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کے بعد اُن کے اصحاب کے دلوں کو سب سے زیادہ بہتر پایا تو اُنہیں اپنے نبی کا وزیر بنایا جو اُس کے دین کے حوالے سے لڑائی کرتے تھے۔

1205- وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اہلِ ایمان جس چیز کو اچھا سمجھیں؟

1206- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْاُشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ،

''اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دل پر نظر کی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا تو اُنہیں اپنی ذات کیلئے منتخب کیا اور اُنہیں اپنی رسالت کے ہمراہ

1206- انظر: 1203.

Marfat.com

وَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوبَ اَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ، فَمَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّئٌ

مبعوث کیا' پھر اُس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کے بعد تمام بندوں کے دلوں پر نظر کی تو اُن کے اصحاب کے دلوں کو تمام بندوں کے دلوں سے زیادہ بہتر پایا تو اُنہیں اُس نے نبی کا وزیر بنا دیا جو اُس کے دین کے حوالے سے لڑائی کرتے ہیں تو اہلِ ایمان جس چیز کو اچھا سمجھتے ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہوگی اور اہلِ ایمان جس چیز کو بُرا سمجھتے ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بُری ہوگی۔

کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟

1207- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: اَنَا وَمَنْ مَعِي، ثُمَّ الَّذِينَ عَلَى الْاَثَرِ، ثُمَّ الَّذِينَ عَلَى الْاَثَرِ ثُمَّ كَانَّهُ رَفَضَ مَنْ بَقِيَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور میرے ساتھ والے اور پھر اُس کے بعد والے' پھر اُس کے بعد والے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بعد والوں کا انکار کیا۔

اُمت کا بہترین زمانہ کون سا ہے؟

1208- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1207- رواہ أحمد 297/2۔
1208- رواہ مسلم: 2534 وبنحوہ رواہ البخاری: 3650۔

Marfat.com

الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

ثُمَّ اللهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا؟

''میری اُمت میں سب سے بہتر زمانہ وہ ہے جس میں' میں مبعوث ہوا ہوں' پھر اُن کے بعد والوں کا زمانہ ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسرے کا ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔

1209- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُو بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

وَاللهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری اُمت میں سب سے بہتر وہ زمانہ ہے جن لوگوں کے درمیان میں مبعوث کیا گیا' پھر اُن کے بعد والا زمانہ ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسرے طبقہ کا ذکر کیا تھا یا نہیں کیا تھا۔

1210- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شقیق بن سلمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: کون سے لوگ زیادہ بہتر ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے زمانہ کے

1209- رواہ مسلم: 2534 وانظر السابق۔

Marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

پھر اُن کے بعد والے پھر اُن کے بعد والے۔

1211- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابراہیم نے عبیدہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

''لوگوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اُن کے بعد والوں کا ہے پھر اُن کے بعد والوں کا ہے''۔

اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1212- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

''لوگوں میں سب سے بہتر میرے زمانے کے (لوگ) ہیں' پھر اُن کے بعد والے ہیں' پھر اُن کے بعد والے ہیں''۔

صحابہ کرام کا انتخاب

1213- وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1211- رواہ البخاری:6429،ومسلم:2533۔

1212- انظر السابق۔

Marfat.com

بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَارَ اَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ، اِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَاخْتَارَ لِي مِنْ اَصْحَابِي اَرْبَعَةً، اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ اَصْحَابِي، وَفِي اَصْحَابِي كُلِّهِمْ خَيْرٌ، وَاخْتَارَ اُمَّتِي عَلَى سَائِرِ الْاُمَمِ، وَاخْتَارَ مِنْ اُمَّتِي اَرْبَعَةَ قُرُونٍ بَعْدَ اَصْحَابِي، الْقَرْنُ الْاَوَّلُ وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ تَتْرَى وَالرَّابِعُ فَذًّا

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو تمام جہانوں میں سے منتخب کیا ہے البتہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا معاملہ مختلف ہے اور پھر میرے اصحاب میں سے اُس نے چار افراد منتخب کیے ہیں: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی اور انہیں میرے اصحاب میں سب سے بہتر بنایا ہے' ویسے میرے تمام اصحاب میں بھلائی پائی جاتی ہے' اُس نے میری اُمت کو تمام اُمتوں میں سے منتخب کیا ہے اور میرے اصحاب کے بعد میری اُمت میں سے چار زمانوں کو منتخب قرار دیا ہے' پہلا زمانہ' دوسرا زمانہ' تیسرا زمانہ' (یہ تینوں زمانے) پے در پے ہوں گے اور چوتھا زمانہ الگ ہوگا''۔

1214- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ اُمَّتِي عَلَى

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو تمام اُمتوں پر منتخب کیا

Marfat.com

جَمِيعِ الْاُمَمِ، وَاخْتَارَ مِنْ اُمَّتِي اَصْحَابِي عَلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ سِوَى النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَاخْتَارَ لِي مِنْ اَصْحَابِي اَرْبَعَةً اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ اَصْحَابِي، وَفِي اَصْحَابِي كُلِّهِمْ خَيْرٌ، وَاخْتَارَ مِنْ اُمَّتِي اَرْبَعَةَ قُرُونٍ بَعْدَ اَصْحَابِي، الْقَرْنُ الْاَوَّلُ وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ تَتْرَى وَالْقَرْنُ الرَّابِعُ فَذًّا

ہے اور میری اُمت میں سے میرے اصحاب کو تمام جہانوں پر منتخب کیا ہے' البتہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا معاملہ مختلف ہے' اُس نے میرے اصحاب کو میرے لیے منتخب کیا: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی' اُس نے اُنہیں میرے اصحاب میں سے سب سے بہتر بنایا ہے ویسے میرے تمام اصحاب میں بھلائی پائی جاتی ہے' اُس نے میری اُمت میں سے میرے اصحاب کے بعد چار زمانوں کو منتخب قرار دیا ہے: پہلا زمانہ' دوسرا زمانہ' تیسرا زمانہ (یہ تینوں زمانے) یکے بعد دیگرے ہوں گے اور چوتھا زمانہ الگ ہوگا''۔

صحابہ کرام کی فضیلت

1215- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر کئی مرتبہ آسمان کی طرف اُٹھاتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

النُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي، فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي، فَاِذَا ذَهَبَ

''ستارے آسمان کے امین ہیں' جب ستارے رخصت ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ چیز آجائے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے اصحاب کا امین ہوں' جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ چیز آجائے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے

1215- رواہ مسلم: 2531، وأحمد 399/4.

Marfat.com

اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

اور میرے اصحاب میری اُمت کے امین ہیں' جب میرے اصحاب رخصت ہو جائیں گے تو میری اُمت پر وہ چیز آ جائے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے''۔

1216- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: صَلَّيْنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

النُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي، فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي، فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

''ستارے آسمان کے امین ہیں جب ستارے رخصت ہو جائیں گے تو اُس پر وہ چیز آ جائے گی جس کا اُس سے وعدہ کیا گیا ہے' میں اپنے اصحاب کا امین ہوں جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے اصحاب کے سامنے وہ چیز آئے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے' میرے اصحاب میری اُمت کے امین ہیں جب میرے اصحاب رخصت ہو جائیں گے تو میری اُمت پر وہ صورتِ حال آ جائے گی جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے''۔

کھانے میں نمک کی مثال

1217- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1216- انظر السابق۔

1217- رواه البزار: 2021، وأبو يعلى: 2762، وخرجه الألباني في الضعيفة: 1762۔

Marfat.com

بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنْبَانَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: اَنْبَانَا اِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ مَثَلَ اَصْحَابِي فِي اُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ

قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اُمت میں میرے اصحاب کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے کہ کھانا نمک کے بغیر ٹھیک نہیں ہوتا''۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: ہمارا نمک تو رخصت ہو گیا تو اب ہم کیسے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

1218- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ قَالَ: اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام عبدالرزاق نے معمر کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مَثَلُ اَصْحَابِي فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ

قَالَ: يَقُولُ الْحَسَنُ: هَيْهَاتَ ذَهَبَ مِلْحُ الْقَوْمِ

''لوگوں کے درمیان میرے اصحاب کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے''۔

راوی کہتے ہیں: حسن بصری نے فرمایا: افسوس ہے کہ لوگوں کا نمک رخصت ہو گیا۔

صحابہ کرام کی اہمیت

1219- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1218- انظر التخریج السابق.

Marfat.com

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْتَغَى الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِي، كَمَا تُبْتَغَى الضَّالَّةُ لَا تُوجَدُ

''قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک میرے اصحاب میں سے کسی فرد کو یوں تلاش نہیں کیا جائے گا جس طرح اُس گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے جو نہ مل رہی ہو''۔

صحابہ کرام کا وسیلہ

1220- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيَسْتَفْتِحُونَ بِهِ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَيَطْلُبُونَهُ فَلَا يَجِدُونَهُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ رَاَى اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَيَطْلُبُونَهُ فَلَا يَجِدُونَهُ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ رَاَى اَحَدًا رَاَى اَحَدًا مِنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب کوئی لشکر (جنگ میں حصہ لینے کیلئے) نکلے گا تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ایک فرد ہے؟ تو جواب دیا جائے گا: جی ہاں! پھر وہ لوگ اُس کے وسیلہ سے فتح کے حصول کے طلبگار ہوں گے اور اُن لوگوں کو فتح نصیب ہو جائے گی' پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک لشکر نکلے گا اور دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ہے؟ لوگ اُسے تلاش کریں گے لیکن اُسے نہیں پائیں گے۔ تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کی زیارت کی ہو؟

1220- رواہ البخاری:897 ومسلم:2532.

Marfat.com

اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَلَا يَجِدُونَهُ. فَلَوْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِي مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَاَتَوْهُ

لوگ اُسے تلاش کریں گے' وہ انہیں نہیں ملے گا تو کہا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی ایسے (تابعی) شخص کی زیارت کی ہو جس نو کسی صحابی کی زیارت کی ہوئی ہو؟ میرے اصحاب سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص سمندر کے پار بھی ہوتو وہ لوگ اُس کے پاس بھی چلے جائیں گے''۔

صحابہ کرام کی خصوصیات

1221- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الْحَسَنِ فِي مَجْلِسٍ، فَذَكَرَ كَلَامًا، وَذَكَرَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اُولَئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ كَانُوا اَبَرَّ هَذِهِ الْاُمَّةِ قُلُوبًا، وَاَعْمَقَهَا عِلْمًا، وَاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ، وَاِقَامَةِ دِينِهِ، فَتَشَبَّهُوا بِاَخْلَاقِهِمْ وَطَرَائِقِهِمْ، فَاِنَّهُمْ كَانُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ عَلَى الْهَدْيِ الْمُسْتَقِيمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن ابوقیس نے عبدربہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم حسن بصری کے پاس ایک محفل میں موجود تھے' اُنہوں نے ایک کلام کا ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ حضرات' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب تھے جو اس اُمت میں دلی اعتبار سے سب سے زیادہ نیک تھے' علم کے اعتبار سے سب سے زیادہ گہرائی والے تھے' سب سے کم تکلف کرنے والے تھے' یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی ہونے کیلئے منتخب کیا اور اپنے دین کو قائم کرنے کیلئے منتخب کیا' تو تم اُن کے اخلاق اور اُن کے طریقوں سے مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرو کیونکہ ربِ کعبہ کی قسم! وہ لوگ صحیح ہدایت پر گامزن تھے''۔

''خیر اُمت'' کون ہیں؟

1222- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:
{كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ}
[آل عمران: 110]
قَالَ: هُمُ الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''تم لوگ سب سے زیادہ بہتر اُمت ہو جسے لوگوں کیلئے نکالا گیا ہے''۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

اللہ تعالیٰ کے محب اور محبوب کون ہیں؟

1223- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ
أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ:
حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا
أَبُو مَوْدُودٍ بَحْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ
الْحَسَنَ، قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ
{فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ
وَيُحِبُّونَهُ} [المائدة: 54]
قَالَ: وَاللهِ مَا هِيَ لِأَهْلِ حَرُورَاءَ،
وَلَكِنَّهَا لِأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَأَصْحَابِهِمَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
ابومودود بحر بن موسیٰ بیان کرتے ہیں:
میں نے حسن بصری کو سنا' اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:
''عنقریب اللہ تعالیٰ اُس قوم کو لے آئے گا کہ وہ اُن سے محبت رکھتا ہوگا اور وہ لوگ اُس سے محبت رکھتے ہوں گے''۔
حسن بصری نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ خارجیوں کے بارے میں نہیں ہے بلکہ یہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور اُن کے ساتھیوں کے بارے میں ہے۔

فضیل بن عیاض اور عبداللہ بن مبارک کا قول

1224- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ
أَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ
الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُولُ: حُبُّ أَصْحَابِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُخْرٌ أَدَّخِرُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
عبدالصمد بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے فضیل بن عیاض کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے محبت رکھنا ایک ذخیرہ ہے جسے میں سنبھال کر رکھوں گا' پھر اُنہوں نے کہا:

Marfat.com

ثُمَّ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ تَرَحَّمَ عَلَى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّمَا يَحْسُنُ هَذَا كُلُّهُ بِحُبِّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَسَمِعْتُ فُضَيْلًا يَقُولُ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ الصِّدْقُ وَحُبُّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْجُو اَنْ يَنْجُوَ وَيَسْلَمَ

اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے! جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کیلئے دعائے رحمت کرتا ہے' وہ یہ سب اچھے کام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے محبت رکھنے کی وجہ سے کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے فضیل بن عیاض کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: دو چیزیں ہیں جو کسی شخص میں موجود ہوں گی تو مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ نجات پالے گا اور سلامت رہے گا: سچائی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے محبت رکھنا۔

چند صحابہ کرام کی انفرادی خصوصیات

1225- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ سَلْمٍ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ اَرْحَمَ هَذِهِ الْاُمَّةِ بِهَا اَبُو بَكْرٍ، وَاَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَفْرَضَهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَاَصْدَقَهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَاَمِينُ هَذِهِ الْاُمَّةِ اَبُو عُبَيْدِ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ وِعَاءٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَلْمَانُ عِلْمٌ لَا

''اس اُمت کیلئے اس اُمت میں سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہے' اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں سب سے زیادہ طاقتور عمر ہے' علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے' عدالتی فیصلوں کا سب سے بڑا عالم علی بن ابوطالب ہے' حیاء کے اعتبار سے سب سے سچا عثمان بن عفان ہے' اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے' اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا حافظ اُبی بن کعب ہے اور ابوہریرہ علم کا برتن ہے' سلمان ایک ایسا علم ہے جس تک نہیں پہنچا جا سکتا' معاذ بن

1225- رواہ ابن حبان 74/16، والحاکم 477/3، والترمذی: 3790، وابن ماجہ: 154، وأحمد 281/3، وأبو یعلیٰ 141/10.

Marfat.com

يُدْرَكُ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَلَالِ اللهِ وَحَرَامِهِ، وَمَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا اَقَلَّتِ الْبَطْحَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ اَصْدَقَ مِنْ اَبِي ذَرٍّ

جبل اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی اور حرام کی ہوئی چیزوں کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے اور ابوذر سے زیادہ سچے کسی فرد پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اُس کا بوجھ اُٹھایا۔

انفرادی خصوصیات سے متعلق ایک اور روایت

1226- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي يَعْنِي: يَعْقُوبَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ اَبُو عَبْدِ اللهِ التَّمِيمِيُّ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: ابْنُ سَلْمٍ الطَّوِيلُ الْمَدَائِنِيُّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَرْحَمَ هَذِهِ الْاُمَّةِ لَهَا اَبُو بَكْرٍ، وَاَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَاَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَفْرَضَهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَمِينَ هَذِهِ الْاُمَّةِ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَلَالِ اللهِ

''اس اُمت کیلئے اس اُمت میں سب سے زیادہ رحیم ابوبکر ہے' اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں سب سے زیادہ طاقتور عمر ہے' حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے' عدالتی فیصلے کرنے کا سب سے بڑا ماہر علی ہے' اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا حافظ اُبی بن کعب ہے' علمِ وراثت کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے' اس اُمت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے اور معاذ بن جبل اللہ تعالیٰ کی حلال قرار دی ہوئی اور حرام قرار دی ہوئی چیزوں کا سب سے زیادہ علم

1226- انظر السابق.

Marfat.com

وَحَرَامِهِ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ وِعَاءٌ مِنَ الْعِلْمِ، وَسَلْمَانُ عِلْمٌ لَا يُدْرَكُ

رکھنے والا ہے' ابوہریرہ علم کا برتن ہے' سلمان ایک ایسا علم ہے جس تک پہنچا نہیں جا سکتا''۔

وَذَكَرَ صِدْقَ اَبِي ذَرٍّ

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے سچا ہونے کا بھی ذکر کیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِنْ غَيْرِ طَرِيقٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَغَيْرِهِمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) ابن صاعد نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمُ

''میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں' تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے تو تم ہدایت پالو گے''۔

قُلْتُ: فَلَوْ فَعَلَ اِنْسَانٌ فِعْلًا كَانَ لَهُ فِيهِ قُدْوَةً بِاَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، وَمَنْ فَعَلَ فِعْلًا يُخَالِفُ فِيهِ الصَّحَابَةَ فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ، مَا اَسْوَاَ حَالَهُ

میں یہ کہتا ہوں: اگر کوئی شخص کوئی کام کرتا ہے اور اُس کام کے بارے میں اُس کے پیشوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ایک صاحب ہوتے ہیں تو وہ شخص سیدھے راستہ پر ہوگا' اور جو شخص کوئی ایسا کام کرتا ہے جس میں صحابہ کرام کا طرزِ عمل مختلف ہو تو ہم اس سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں' اُس شخص کا حال انتہائی بُرا ہے۔

صحابہ کرام' نجوم ہدایت ہیں

1227- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

Marfat.com

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّمَا اَصْحَابِي مِثْلُ النُّجُومِ، فَاَيُّهُمْ اَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے اصحاب کی مثال ستاروں کی مانند ہے' تم ان میں سے جس کے بھی قول کو اختیار کرو گے تم ہدایت حاصل کرلو گے''۔

امام آجری کے اختتامی کلمات

قُلْتُ: فَمِنْ صِفَةِ مَنْ اَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ خَيْرًا، وَسَلَّمَ لَهُ دِينَهُ، وَنَفَعَهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِالْعِلْمِ، الْمَحَبَّةِ لِجَمِيعِ الصَّحَابَةِ، وَلِاَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِاَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالِاقْتِدَاءِ بِهِمْ، وَلَا يَخْرُجُ بِفِعْلٍ وَلَا بِقَوْلٍ عَنْ مَذَاهِبِهِمْ، وَلَا يَرْغَبُ عَنْ طَرِيقَتِهِمْ، وَاِذَا اخْتَلَفُوا فِي بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَلَالٌ وَقَالَ الْآخَرُ: حَرَامٌ نَظَرَ: اَيُّ الْقَوْلَيْنِ اَشْبَهُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَاَلَ الْعُلَمَاءَ عَنْ ذَلِكَ اِذَا قَصُرَ عِلْمُهُ، فَاَخَذَ بِهِ وَلَمْ يَخْرُجْ عَنْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ، وَسَاَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ السَّلَامَةَ، وَتَرَحَّمَ عَلَى الْجَمِيعِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ اَسْتَعِينُ

میں یہ کہتا ہوں: جس شخص کا یہ عالم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا ہو اور اُس کیلئے اُس کے دین کو سلامت رکھا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُسے علم کے ذریعہ نفع عطا کیا ہو (تو اُس کا عالم یہ ہونا چاہیے کہ) وہ تمام صحابہ کرام' تمام اہلِ بیت رسول سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواجِ مطہرات سے محبت رکھے' اُن کی پیروی کرے اور فعل یا قول کے اعتبار سے اُن کے مسالک سے باہر نہ نکلے اور اُن کے طریقہ سے منہ نہ پھیرے' جب اُن حضرات کا کسی مسئلہ کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو بعض کا کہنا ہو کہ یہ حلال ہے' اور بعض حضرات کا یہ کہنا ہو کہ یہ حرام ہے' تو پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اُن دونوں اقوال میں سے' کون سا قول اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کی سنت کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اور اگر اُس شخص کا اپنا علم کم ہو تو اس بارے میں وہ علماء سے دریافت کرے اور اُن کے قول کو اختیار کرلے' البتہ اُن صحابہ کرام کے قول سے باہر نہ جائے اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگتا رہے اور تمام صحابہ کرام کیلئے رحمت کے کلمات کہے (یا دعائے رحمت کرتا رہے)۔

Marfat.com

بَابُ ذِكْرِ الشَّهَادَةِ لِلْعَشَرَةِ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ عَقَلَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَانَهُ عَنْ مَذَاهِبِ الرَّافِضَةِ وَالنَّاصِبَةِ، اَنْ يَشْهَدَ لِمَنْ شَهِدَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ اِذْ كَانَ عَلَى حِرَاءَ فَتَزَلْزَلَ بِهِ الْجَبَلُ، وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَتَمَامُ سَائِرِ الْعَشَرَةِ فَقَالَ لَهُ: اسْكُنْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ وَكَذَا كَانُوا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ ضَمِنَ اللهُ لَهُمْ فِي كِتَابِهِ اَنَّهُ لَا يُخْزِيهِمْ، وَاَنَّهُ يُتِمُّ لَهُمْ نُورَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَغْفِرُ لَهُمْ، وَاَخْبَرَ اَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ، وَاَنَّهُ اَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا، فَرَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَنَفَعَنَا بِحُبِّهِمْ، وَبِحُبِّ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِحُبِّ اَزْوَاجِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

باب: دس افراد کیلئے جنت کی گواہی کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہر وہ مسلمان جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُسے رافضیت اور ناصبیت کے مسالک سے بچایا ہو' اُس پر یہ لازم ہے کہ وہ اُن حضرات کیلئے جنت کی گواہی دے جن کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی گواہی دی ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے اور وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم موجود تھے اور عشرۂ مبشرہ سے تعلق رکھنے والے دیگر تمام حضرات موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا تھا: تم ساکن رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے اور ان حضرات کا معاملہ اُسی طرح ہوا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا تھا' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور تمام صحابہ کرام سے بھی راضی ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس بات کے ضمانتی ہونے کو بیان کیا ہے کہ وہ اُنہیں رسوائی کا شکار نہیں کرے گا اور قیامت کے دن اُن کے نور کو مکمل کرے گا اور اُن کی مغفرت کر دے گا' اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ ان حضرات سے راضی ہوا ہے اور یہ حضرات اُس سے راضی ہیں اور اُس نے ان لوگوں کیلئے ایسی جنت تعمیر کی ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں' یہ لوگ اُس میں ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ہمیں ان سے محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت کی محبت اور آپ کی ازواج کی محبت کے

Marfat.com

ذریعہ نفع عطا کرے' اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

عشرہ مبشرہ کے اسماء

1228- اَنبَانَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَوْنٍ الْمَسْعُودِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَشَرِيكٌ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: اِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ عَلَى حِرَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دس لوگ جنت میں جائیں گے' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے' حضرت ابوبکر تھے' حضرت عمر تھے' حضرت عثمان تھے' حضرت علی تھے' حضرت طلحہ تھے' حضرت زبیر تھے' حضرت سعد بن ابی وقاص تھے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تھے' حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تھے''۔

1229- وَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبداللہ نامی راوی' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

1229- رواه أبو داؤد: 4648، والترمذي: 3758، وأحمد 1/189، والحاكم: 316، وخرجه الألباني في الصحيحة: 419.

Marfat.com

يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى حِرَاءَ وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ حِرَاءَ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ قَالَ: قُلْتُ: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: اَنَا

میں نو افراد کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دے دوں تو میں سچ کہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ افراد کون ہیں؟ اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ حراء پہاڑ پر موجود تھے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حراء! تم اپنی جگہ پر رہو تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: دسواں فرد کون ہے؟ تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں۔

1230- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ عَلَى حِرَاءَ، وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت زبیر بن عوام' حضرت طلحہ بن عبیداللہ' حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل

1230- رواه أحمد 59/1.

Marfat.com

الْعَوَّامِ، وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُنْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ فَسَكَنَ الْجَبَلُ

رضی اللہ عنہم موجود تھے' وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حراء! تم ساکن رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ تو وہ پہاڑ پُرسکون ہو گیا۔

1231- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ النَّضْرِ الْخَزَّازِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءَ، فَتَزَلْزَلَ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَابْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے' وہ حرکت کرنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ثابت رہو! تم پر ایک نبی' ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ اُس وقت اُس پہاڑ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت ابن عوف' حضرت سعد اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلِكُلِّ حَدِيثٍ مِنْ هَذِهِ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ نَكْتَفِي مِنْهَا بِمَا ذَكَرْنَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) ان میں سے ہر ایک روایت کے کئی طرق ہیں' ہم ان میں سے اُن روایات پر اکتفاء کرتے ہیں جو ہم نے ذکر کر دی ہیں۔

1232- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

Marfat.com

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْعَبْدِيِّ قَالَ: قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْكُوفَةَ فَدَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَهُوَ اَمِيرٌ، فَاَوْسَعَ لَهُ اِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنِّي سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْتَنِي قَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ: فَقَالَ: اَنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: اِنِّي لَسْتُ عَنْكَ اَسْاَلُ، قَدْ عَرَفْتُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ: فَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَعُمَرُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا سَمَّيْتَهُ قَالَ: اَنَا يَعْنِي: سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ

1233- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن حارث عبدی بیان کرتے ہیں:

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے' وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے جو وہاں کے گورنر تھے' تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلو میں اُن کیلئے جگہ زیادہ کی اور یہ بتایا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سنا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارش کی: میری یہ خواہش ہے کہ کاش! میں نے کسی جنتی کو دیکھا ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنتی ہوں! تو اُنہوں نے عرض کی: میں نے آپ سے آپ کے بارے میں نہیں دریافت کیا' یہ تو مجھے پتا ہے کہ آپ اہلِ جنت میں سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اہلِ جنت میں سے ہوں' تم اہلِ جنت میں سے ہو' عمر اہلِ جنت میں سے ہے' عثمان اہلِ جنت میں سے ہے' علی اہلِ جنت میں سے ہے' طلحہ اہلِ جنت میں سے ہے' زبیر اہلِ جنت میں سے ہے' سعد اہلِ جنت میں سے ہے' عبدالرحمٰن اہلِ جنت میں سے ہے۔ (پھر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا نام لے سکتا ہوں! حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اُس کا نام بیان کریں! تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں! (یعنی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بھی اہلِ جنت میں سے ہیں)۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن حارث عبدی بیان کرتے ہیں:

Marfat.com

بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ الْعَبْدِيِّ قَالَ: قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ الْكُوفَةَ فَدَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الْفِرْيَابِيِّ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کوفہ آئے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے'..... اُس کے بعد راوی نے فریابی کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

1234- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1235- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ح

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ (یہ روایت آگے آ رہی ہے)

1236- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ

''ابوبکر جنت میں جائے گا' عمر جنت میں جائے گا' عثمان جنت میں جائے گا' علی جنت میں جائے گا' طلحہ جنت میں جائے گا'

1234- رواه الترمذي: 3748، وأحمد 193/1، وخرجه الألباني في صحيح الترمذي: 2946.

Marfat.com

فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

عبدالرحمٰن جنت میں جائے گا' سعد جنت میں جائے گا' سعید بن زید جنت میں جائے گا اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں جائے گا''۔

بَابُ ذِكْرِ خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَنَفَعَنَا بِمَحَبَّتِهِمْ

باب: حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور ان کی محبت کے ذریعہ ہمیں نفع عطا کرے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ بَيَانُهَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَيَانٌ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَيَانٌ مِنْ قَوْلِ التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَلَا يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ عَقَلَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَشُكَّ فِي هَذَا.

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کا بیان' اللہ کی کتاب میں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے اقوال میں موجود ہے اور اُن کی احسان کے ہمراہ پیروی کرنے والے تابعین کے اقوال میں بھی موجود ہے۔ کسی مسلمان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل نصیب ہوئی ہو کہ وہ اس معاملہ میں شک کرے۔

فَأَمَّا دَلِيلُ الْقُرْآنِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ:

{وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ

جہاں تک قرآن کی دلیل کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے' اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ زمین میں انہیں نائب مقرر کیا ہے جس طرح اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو نائب بنایا تھا اور اُن کیلئے اُن کے دین کو مستحکم کر دے گا جس دین کے حوالے

Marfat.com

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا} [النور: 55]

سے وہ اُن کیلئے راضی ہوا ہے اور اُن کے خوف کے بعد وہ اُنہیں امن نصیب کرے گا' وہ لوگ میری عبادت کرتے ہیں' وہ کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتے ہیں''۔

امام آجری کے تمہیدی کلمات

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَقَدْ وَاللّٰهِ اَنْجَزَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ لَهُمْ مَا وَعَدَهُمْ بِهِ، جَعَلَهُمُ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَكَّنَهُمْ فِي الْبِلَادِ، وَفَتَحُوا الْفُتُوحَ، وَغَنِمُوا الْاَمْوَالَ، وَسَبَوْا ذَرَارِيَّ الْكُفَّارِ، وَاَسْلَمَ فِي خِلَافَتِهِمْ خَلْقٌ كَثِيرٌ، وَقَاتَلُوا مَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ حَتَّى اَجْلَوْهُمْ، وَرَجَعَ بَعْضُهُمْ، كَذَلِكَ فَعَلَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ سَيْفُهُ فِيهِمْ سَيْفَ حَقٍّ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَكَذَلِكَ الْخَلِيفَةُ الرَّابِعُ وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ سَيْفُهُ فِي الْخَوَارِجِ سَيْفَ حَقٍّ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، فَاَعَزَّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ دِينَهُ بِخِلَافَتِهِمْ، وَاَذَلَّ الْاَعْدَاءَ، وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ، وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، وَسَنُّوا لِلْمُسْلِمِينَ السُّنَنَ الشَّرِيفَةَ، وَكَانُوا بَرَكَةً عَلَى جَمِيعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ ان کیلئے پورا کیا اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ بنایا' انہیں زمین میں حکومت عطا کی' انہیں فتوحات عطا کیں' انہیں مالِ غنیمت حاصل ہوا' انہوں نے کافروں کی اولاد کو قیدی بنایا' ان کے عہد خلافت میں بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا جو لوگ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے' ان حضرات نے اُن کے ساتھ جنگیں کیں جن میں سے بعض لوگ واپس اسلام کی طرف آ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا' اُن لوگوں کے درمیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تلوار حق کی تلوار تھی جو قیامت کا دن قائم ہونے تک (حق شمار ہوتی) رہے گی۔ اسی طرح چوتھے خلیفہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں' خارجیوں کے بارے میں اُن کی تلوار حق کی تلوار تھی جو قیامت قائم ہونے تک (حق شمار ہوتی) رہے گی' تو اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کی خلافت کے ذریعہ اپنے دین کو غلبہ عطا کیا' اپنے دشمنوں کو ذلت سے دوچار کیا' اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو گیا خواہ مشرکین کو یہ بات اچھی نہ لگتی ہو۔ ان حضرات نے مسلمانوں کیلئے عمدہ طریقے ایجاد کیے اور یہ سب حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اُمت کیلئے جس کا تعلق اہلِ سنت والجماعت سے ہے' (یہ سب حضرات) اُن سب (اہل سنت) کیلئے برکت ہیں۔

Marfat.com

وَاَمَّا مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّهُ رَوَى سَفِينَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً

ثُمَّ قَالَ: اَمْسَكَ اَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرُ عَشْرًا، وَعُثْمَانُ ثِنْتَا عَشْرَةَ، وَعَلِيٌّ سِتًّا، وَكَذَا وُلُّوهَا.

جہاں تک اُن احادیث کا تعلق ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے تو اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خلافت تیس سال تک رہے گی''۔

پھر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حکومت کے دو سال ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دس سال ہیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ سال ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چھ سال ہیں' یہ حضرات اتنے عرصہ کیلئے حکمران رہے۔

وَكَذَا رَوَى اَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبِيهًا بِهَذَا، وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حکمرانوں کا تعلق قریش سے ہوگا''۔

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کا مرکز خلفاء کی سنت اختیار کرنا لازم ہے' تم مضبوطی سے اُسے تھام کے رکھو''۔

وَسَنَذْكُرُ السُّنَنَ وَالْآثَارَ فِي ذَلِكَ

اب ہم اس بارے میں سنن اور آثار ذکر کریں گے۔

خلافت تیس سال رہے گی

1237- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَمَّادُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

1237- رواه أحمد 22/5، وأبو داؤد: 4646، والترمذي: 2227، وخرجه الألباني في الصحيحة: 459.

Marfat.com

بُنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً

ثُمَّ قَالَ: اَمْسِكْ، خِلَافَةُ اَبِي بَكْرٍ سَنَتَانِ، وَعُمَرَ عَشْرٌ، وَعُثْمَانَ ثِنْتَا عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ سِتٌّ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خلافت تیس سال رہے گی''۔

پھر اُنہوں نے (یعنی حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے' یا کسی اور راوی نے) یہ بات بیان کی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال رہی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال رہی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ سال رہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چھ سال رہی۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: قُلْتُ لِحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ: سَفِينَةُ الْقَائِلُ: اَمْسِكْ قَالَ: نَعَمْ

علی بن جعد بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ سے دریافت کیا: خلافت کی مدت بیان کرنے والے صاحب حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

1238- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا: اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَفِينَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْخِلَافَةُ فِي اُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً

فَحَسَبْنَا فَوَجَدْنَا اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جمہان بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری اُمت میں خلافت تیس سال رہے گی''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ہم نے حساب لگایا تو ہم نے یہ پایا کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم (کے مجموعی اَدوار تیس سال کے ہیں)۔

1238- انظر السابق.

Marfat.com

1239- وَاَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْجَوْزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْخِلَافَةُ فِي اُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً

قَالَ: فَعَدُّوا ذَلِكَ فَوَجَدُوهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلِحَدِيثِ سَفِينَةَ طُرُقٌ جَمَاعَةٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خلافت میری اُمت میں تیس سال رہے گی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے اسے شمار کیا تو اسے ایسا پایا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے کئی طرق ہیں۔

1240- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ ابْنُ اَبِي دَاوُدَ: وَلَمْ نَكْتُبْهُ اِلَّا عَنْهُ، وَكَانَ اَبِي يَسْاَلُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: وَفَدْنَا مَعَ زِيَادٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ لِاَبِي: يَا اَبَا بَكْرَةَ حَدِّثْنَا بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر عبداللہ بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن حسن مقسمی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' امام ابوداؤد کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ روایت صرف ان صاحب کے حوالے سے نوٹ کی ہے' میرے والد نے ان کے بارے میں تحقیق کی تھی' وہ بیان کرتے ہیں: حجاج بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ زیاد کے ساتھ ایک وفد کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب اُن کے ہاں گئے تو اُنہوں نے میرے والد سے کہا: اے ابوبکرہ! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی سنی ہو۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

1239- انظر: 1237.

1240- رواه أحمد 44/5، وأبو داؤد: 3635.

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا

خلفاء راشدین کے بارے میں پیشگوئی

1241- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

لَيَكُونَنَّ مِنْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، لَا يَلْبَثُ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا، وَصَاحِبُ رَحَا دَارَةِ الْعَرَبِ يَعِيشُ حَمِيدًا، وَيَمُوتُ شَهِيدًا فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ: وَأَنْتَ يَسْأَلُكَ النَّاسُ أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصًا كَسَاكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَئِنْ خَلَعْتَهُ لَمْ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ

''خلافت تیس سال رہے گی پھر بادشاہی ہوگی''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب تمہارے درمیان بارہ خلفاء ہوں گے' ابوبکر صدیق میرے بعد تھوڑے عرصہ کیلئے خلیفہ رہے گا' پھر اُس کے بعد چکی والا شخص ہوگا جس کا ٹھکانہ عرب ہوگا وہ قابلِ تعریف زندگی بسر کرے گا اور شہید ہونے کے طور پر انتقال کرے گا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر بن خطاب۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگ تم سے یہ مطالبہ کریں گے کہ تم اُس قمیص کو اُتار دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہنائی ہے' اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اگر تم نے اُسے اُتار دیا تو تم اُس

1241- الحديث ضعفه الألباني في تخريج أحاديث السنة: 1152.

Marfat.com

فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ: مَا لَنَا وَلِهَذَا. اِنَّمَا جَلَسْنَا لِتُذَكِّرَنَا قَالَ: فَقَالَ: اَمَا لَوْ تَرَكْتَنِي لَاَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ فِيهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا.

وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہیں ہوتا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا:) ہمارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ ہم تو اس لیے بیٹھے ہیں تا کہ آپ ہمیں وعظ و نصیحت کریں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم مجھے ایسے ہی رہنے دیتے تو میں تمہیں ایک ایک کر کے اُن تمام حضرات کے بارے میں بتاتا جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

1242- وَاَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ شُفَيٍّ الْاَصْبَحِيِّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

يَكُونُ خَلْفِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، اَبُو بَكْرٍ لَا يَلْبَثُ خَلْفِي اِلَّا قَلِيلًا، وَصَاحِبُ رَحَا دَارِهِ الْعَرَبُ يَعِيشُ حَمِيدًا، وَيَمُوتُ شَهِيدًا قَالُوا: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، اِنْ كَسَاكَ اللهُ قَمِيصًا، فَاَرَادَكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شفی اصبحی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے' ابوبکر میرے بعد تھوڑا عرصہ رہے گا' پھر چکی والا شخص ہوگا جس کا ٹھکانہ عرب ہوگا وہ قابلِ تعریف زندگی گزارے گا اور شہید ہونے کے طور پر انتقال کرے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر بن خطاب۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص

Marfat.com

النَّاسُ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ خَلَعْتَهُ، لَا تُرَحْ رِيحَ الْجَنَّةِ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ

پہنائے گا اور لوگ اُسے اُتارنے کا ارادہ کریں گے تو تم اُسے نہ اُتارنا' اُسے ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم نے اُسے اُتارا تو تم اُس وقت تک جنت کی خوشبو نہ سونگھو گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہیں ہو جاتا''۔

دیگر حکمرانوں پر تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ وَلِيَ الْخِلَافَةَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ خَلْقٌ كَثِيرٌ فَمِنْهُمْ مَنْ عَدَلَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَصَّرَ فِيمَا يَجِبُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَأَسْرَفَ، وَقَدْ وَرَدَ الْجَمِيعُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ، وَقَدْ أَمَرَنَا نَحْنُ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لَهُمْ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَبِالصَّلَاةِ خَلْفَهُمْ، وَبِالْجِهَادِ مَعَهُمْ، وَبِالْحَجِّ مَعَهُمْ، مَعَ الْبَرِّ مِنْهُمْ وَالْفَاجِرِ، وَالْعَدْلِ مِنْهُمْ وَالْجَائِرِ، وَلَا نَخْرُجُ عَلَيْهِمْ، وَالصَّبْرِ حَتَّى يُفَرِّجَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے بعد بہت سے لوگ خلیفہ بنے' اُن میں سے کسی نے عدل سے کام لیا تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا اور کسی نے اللہ تعالیٰ کے لازم کردہ احکام میں کوتاہی کی اور زیادتی کی تو یہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے' اُس نے ہمیں اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے جبکہ کوئی معصیت کی بات نہ ہو اور اُن کے پیچھے نماز ادا کرنے کا اور اُن کے ساتھ جہاد کرنے کا اور اُن کے ساتھ حج کرنے کا اور اُن کے نیک اور گناہگار فرد کے ساتھ رہنے کا اور عادل اور ظالم کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے' ہم اُن کے خلاف خروج نہیں کریں گے اور صبر سے کام لیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کشادگی عطا کر دے۔

قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا تَقُولُ فِي أُمَرَائِنَا هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: مَا عَسَى أَنْ أَقُولَ فِيهِمْ، هُمْ لِحَجِّنَا، وَهُمْ لِغَزْوِنَا، وَهُمْ لِقَسْمِ فَيْئِنَا، وَهُمْ لِإِقَامَةِ حُدُودِنَا، وَاللهِ إِنَّ طَاعَتَهُمْ لَغَيْظٌ، وَإِنَّ

ایک شخص نے حسن بصری سے کہا: اے ابوسعید! ہمارے ان حکمرانوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حسن بصری نے کہا: میں ان کے بارے میں رائے بیان کر دیتا ہوں' یہ ہمارے حج کیلئے ہیں' ہمارے جنگ کرنے کیلئے ہیں' ہمارے درمیان مالِ غنیمت تقسیم کرنے کیلئے ہیں' ہمارے درمیان حدود قائم کرنے کیلئے ہیں' اللہ

Marfat.com

فُرْقَتَهُمْ لَكُفْرٌ، وَمَا يُصْلِحُ اللهُ بِهِمْ أَكْثَرُ مِمَّا يُفْسِدُ

کی قسم! ان کی پیروی کرنا غیظ ہے اور ان سے علیحدگی کفر ہے' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ جو بہتریاں عطا کرتا ہے وہ اُس سے زیادہ ہیں اور جو ان سے خرابیاں سامنے آتی ہیں۔

وَقِيلَ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّ خَارِجِيًّا خَرَجَ بِالْحَرِيبَةِ، فَقَالَ: الْمِسْكِينُ رَأَى مُنْكَرًا فَأَنْكَرَهُ، فَوَقَعَ فِيمَا هُوَ أَنْكَرُ مِنْهُ

حسن بصری سے یہ کہا گیا: اے ابوسعید! حریبہ کے مقام پر ایک خارجی شخص نے بغاوت کی ہے' تو اُنہوں نے کہا: ایک مسکین شخص نے ایک منکر چیز دیکھی تو اُس کا انکار کیا اور ایک ایسی صورتِ حال کا شکار ہو گیا جو اُس سے زیادہ منکر ہے۔

بَابُ بَيَانِ خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّهُ لَمْ يَخْتَلِفْ مَنْ شَمَلَهُ الْإِسْلَامُ وَأَذَاقَهُ اللهُ الْكَرِيمُ طَعْمَ الْإِيمَانِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ خَلِيفَةً بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَا يَجُوزُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَقُولَ غَيْرَ هَذَا، وَذَلِكَ لِدَلَائِلَ خَصَّهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِهَا، وَخَصَّهُ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ، وَأَمَرَ بِهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ جو شخص اسلام کا پیروکار ہو اور جسے اللہ تعالیٰ نے ایمان کا ذائقہ چکھایا ہو' وہ اس بارے میں اختلاف نہیں کرے گا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں' کسی مسلمان کیلئے اس کے علاوہ موقف اختیار کرنا جائز نہیں ہے اور یہ چیز دلائل کے ذریعہ ثابت ہے' اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت کے حوالے سے خصوصیت عطا کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خصوصیت عطا کی اور اپنی وفات کے بعد بھی اُن کے بارے میں حکم دیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خصوصیات

مِنْهَا: أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ

ان باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ

Marfat.com

الرِّجَالِ، وَاَوَّلُ مَنْ صَدَّقَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَحِبَهُ وَاَحْسَنَ الصُّحْبَةَ، وَاَنْفَقَ عَلَيْهِ مَالَهُ، وَصَاحَبَهُ فِي الْغَارِ، وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَعَاتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ، فَاِنَّهُ اَخْرَجَهُ مِنَ الْمُعَاتَبَةِ، وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ} [التوبة: 40] الْآيَةَ،

عنہ مردوں میں اسلام قبول کرنے والے پہلے فرد ہیں' یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے اور اچھے طریقہ سے ساتھ رہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنا مال خرچ کیا' وہ غار میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی تھے' اُن پر سکینت نازل ہوئی' اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تمام مخلوق پر عتاب کیا صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نہیں کیا' اُنہیں اُس عتاب سے باہر نکال دیا۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور اگر تم اس (رسول) کی مدد نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی اس وقت بھی مدد کی جب کفر کرنے والوں نے اُسے (مکہ سے) نکال دیا تھا' وہ دو میں ایک تھے جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

وَالصَّابِرُ مَعَهُ بِمَكَّةَ فِي كُلِّ شِدَّةٍ، وَرَفِيقُهُ فِي الْهِجْرَةِ، وَمَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُمْكِنْهُ الْخُرُوجُ اِلَى الصَّلَاةِ فَاَمَرَ اَنْ يَتَقَدَّمَ اَبُو بَكْرٍ، فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، وَلَا يَتَقَدَّمَ غَيْرُهُ، وَصَلَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ،

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ میں ہر شدت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبر کرتے رہے' وہ ہجرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنے شدید بیمار ہوئے کہ آپ نماز پڑھانے کیلئے تشریف نہیں لے جا سکتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کرنے کا حکم دیا' اُنہوں نے لوگوں کو نمازیں پڑھائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو آگے نہیں کیا' بلکہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔

وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: اِنْ اَبْطَأْتُ فَقَدِّمْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنوعمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے کیلئے تشریف لے کر گئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر میں آنے میں تاخیر کر دوں تو تم ابوبکر کو

Marfat.com

بِالنَّاسِ

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبُو بَكْرٍ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي بَكْرٍ وَهُمَا فِي الْغَارِ وَقَدْ عَلِمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اِنَّمَا حُزْنُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِشْفَاقُهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟

فَكُلُّ هَذِهِ الْخِصَالُ الشَّرِيفَةُ الْكَرِيمَةُ دَلَّتْ عَلَى اَنَّهُ الْخَلِيفَةُ بَعْدَهُ. لَا يَشُكُّ فِي هَذَا مُؤْمِنٌ

آگے کر دینا وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے گا۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے ساتھ اور مال کے اعتبار سے میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے''۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا' جب یہ دونوں حضرات غار میں موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات جانتے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تمام تر پریشانی اور اندیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو۔

تو جن صاحب میں یہ تمام معزز خصوصیات پائی جاتی ہوں تو یہ خصوصیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ ہوگا' کوئی مؤمن اس بات کا انکار نہیں کر سکتا۔

بعد از وصال کے بارے میں تلقین

وَاَمَّا مَا كَانَ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَاِنَّهُ رَوَاهُ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ. اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ تُعَرِّضُ بِالْمَوْتِ فَقَالَ لَهَا: اِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَاْتِي اَبَا بَكْرٍ

جہاں تک وفات کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن کو نامزد کرنے کا تعلق ہے تو اس کی دلیل وہ روایت ہے جو جبیر بن مطعم نے نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے کسی معاملہ کے بارے میں آپ کے ساتھ بات چیت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے ہدایت کی کہ وہ دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے (کہ جب میں دوبارہ آؤں) اور آپ کو نہ پاؤں۔ اُس کی مراد یہ تھی کہ اگر (اُس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو چکا ہو تو کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

ثُمَّ بَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ مَعْرِفَةً مِنْهُمْ بِحَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَفَضْلِهِ، وَبَايَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَهُوَ أَوَّلُ مَنْ بَايَعَهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

پھر مہاجرین اور انصار نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور اُن حضرات کو اس بات کی معرفت حاصل تھی کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حق ہے اور اُن کو یہ فضیلت حاصل ہے۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بھی اُن کی بیعت کی تھی اور بنو ہاشم میں سے اُن کی بیعت کرنے والے پہلے فرد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

وَرَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ مَا قُتِلَ: اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا؟ فَقَالَ: مَا أَسْتَخْلِفُ، وَلَكِنْ إِنْ يُرِدِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَيْرًا يَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى خَيْرِهِمْ

امام شعبی نے شقیق بن سلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا (اور وہ زخمی ہو گئے) تو اُن سے کہا گیا کہ آپ کسی کو ہم پر اپنا نائب مقرر کر دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی کو اپنا نائب مقرر نہیں کروں گا' اگر اللہ تعالیٰ اس اُمت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ رکھے گا تو اُن لوگوں کو اُن میں سے سب سے بہتر شخص پر جمع کر دے گا جس طرح اُس نے اپنے نبی کے بعد اُن لوگوں کو اُن لوگوں میں سے سب سے بہتر شخص (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر جمع کر دیا تھا۔

وَرُوِيَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَامَ بَعْدَمَا بُويِعَ لَهُ وَبَايَعَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَأَصْحَابُهُ قَامَ ثَلَاثًا يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَقَلْتُكُمْ بِيعَتَكُمْ، هَلْ مِنْ كَارِهٍ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَوَائِلِ النَّاسِ فَيَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

یہ روایت بھی منقول ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو گئی تو وہ اس کے بعد کھڑے ہوئے' اُس وقت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی اُن کی بیعت کر چکے تھے اور اُن کے ساتھی بھی بیعت کر چکے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین مرتبہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے لوگو! کیا میں تمہاری بیعت کو واپس کر دوں' کیا کوئی شخص اس کو ناپسند کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگوں میں آگے بیٹھے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَنْ ذَا الَّذِی يُؤَخِّرُكَ؟ وَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی حَدِيثٍ طَوِيلٍ. وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْكَوَّا. وَقَيْسُ بْنُ عُبَادٍ. وَقَدْ سَاَلَاهُ بَعْدَ رُجُوعِهِ مِنْ قِتَالِ الْجَمَلِ فَقَالَا: هَلْ مَعَكَ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنْ يَكُونَ عِنْدِی عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَا وَاللّٰهِ. وَلَوْ كَانَ عِنْدِی عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَا تَرَكْتُ اَخَا تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ وَلَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِهِ. وَلَوْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا بِيَدِی هٰذِهِ. وَلٰكِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. نَبِیُّ رَحْمَةٍ لَمْ يَمُتْ فَجْاَةً. وَلَمْ يُقْتَلْ قَتْلًا. مَرِضَ لَيَالِیَ وَاَيَّامًا. وَاَيَّامًا وَلَيَالِیَ. يَاْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ. فَيَقُولُ: مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ وَهُوَ يَرَى مَكَانِی. فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرْنَا فِی اَمْرِنَا فَاِذَا الصَّلَاةُ عَضُدُ الْاِسْلَامِ وَقِوَامُ الدِّينِ. فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِیَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا. فَوَلَّيْنَا الْاَمْرَ اَبَا بَكْرٍ. فَاَقَامَ اَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَظْهُرِنَا. الْكَلِمَةُ جَامِعَةٌ. وَالْاَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ. وَلَا

اور بولے: اللہ کی قسم! جی نہیں! ہم نہ تو آپ کو یہ واپس کرنے دیں گے اور نہ ہی آپ سے واپسی کا مطالبہ کریں گے' اللہ کے رسول نے آپ کو مقدم قرار دیا تھا تو کون آپ کو پیچھے کر سکتا ہے؟ اُس کے بعد ایک طویل روایت ہے جس میں یہ بات مذکور ہے کہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں [illegible] عبداللہ بن کوا اور قیس بن عباد' حضرت علی رضی اللہ [illegible] خدمت میں حاضر ہوئے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگِ جمل کے بعد واپس آ رہے تھے' اُن دونوں حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آپ کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کوئی عہد تھا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کسی عہد کے موجود ہونے کا تعلق ہے تو اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے' اگر میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کوئی عہد ہوتا تو تیم بن مرّہ سے تعلق رکھنے والا فرد (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) یا خطاب کے صاحبزادے ان میں سے کسی کو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر نہ بیٹھنے دیتا' اگرچہ ان کا مقابلہ کرنے والا میں اکیلا فرد ہوتا' لیکن تمہارے نبی' نبی رحمت تھے' اُن کا انتقال اچانک نہیں ہوا تھا اور نہ ہی وہ شہید ہوئے تھے' وہ کچھ عرصہ بیمار رہے تھے' اس دوران ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کیلئے کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے' (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنو ساتھیوں سے فرمایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے مرتبہ و مقام کا پتا تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا اور ہم نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو پتا چلا کہ نماز اسلام کا بنیادی رکن اور دین کی بنیاد ہے' تو ہم اپنی

Marfat.com

شَهِدَ اَحَدٌ مِنَّا عَلَى اَحَدٍ بِالشِّرْكِ، وَلَا يَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ، فَكُنْتُ وَاللّٰهِ آخُذُ اِذَا اَعْطَانِي، وَاَغْزُو اِذَا اَغْزَانِي، وَاَضْرِبُ بِيَدِي هَذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ اَبَا بَكْرِ الْوَفَاةُ وَلَّاهَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دنیا کیلئے اُس فرد کے حوالے سے راضی ہو گئے جس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کیلئے راضی تھے' تو ہم نے حکومت کی ذمہ داری حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان ایسے کلمہ کو ظاہر کیا جو جامع تھا اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو ایک ہی تھا' اس کے بارے میں ہم میں سے دو آدمیوں کی رائے بھی مختلف نہیں تھی اور نہ ہی ہم میں سے کوئی ایک کسی دوسرے کے بارے میں شرک کا گواہ تھا اور نہ ہی برأت اُن سے لاتعلق ہوئی تھی' اللہ کی قسم! جب اُنہوں (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے مجھے کوئی ادائیگی کی تو میں نے اُسے حاصل کیا' جب اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں جانے کیلئے کہا تو میں اُس جنگ میں گیا' میں نے اُن کی موجودگی میں لوگوں پر حدود جاری کیں' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: ثُمَّ ذَكَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ وَمِنْ شَرَفِهِ وَبَيْعَتِهِ لَهُ وَرِضَاهُ بِذَلِكَ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لَهُ، وَسَنَذْكُرُ مَا قَالَهُ فِي الْجَمِيعِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَصَدَقَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' اُن کی فضیلت کا' اُن کے شرف کا' اُن کی بیعت کرنے اور اپنی رضامندی کا اور اُن کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کا ذکر کیا' اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کچھ بھی بیان کیا تھا وہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بالکل سچ کہا تھا۔

وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَصَلَّى

حسن بصری سے یہ روایت منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کیا تھا تاکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حالانکہ

Marfat.com

بِالنَّاسِ، وَقَدْ رَاَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ اَرَادَ اَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مرتبہ و مقام سے واقف تھے اور میں وہاں غیر موجود نہیں تھا اور بیمار بھی نہیں تھا' اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر دیتے' تو ہم اپنی دنیا کیلئے اُس فرد کے حوالے سے راضی ہوئے' جس فرد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کیلئے راضی تھے۔

عبد خیر کی روایت

وَرَوَى عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ يَقُولُ: قَبَضَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ: فَاَثْنَى عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُنَّتِهِ، ثُمَّ قُبِضَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى خَيْرِ مَا قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ اَحَدًا، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَّتِهِمَا، ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ اَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، وَبَعْدَ اَبِي بَكْرٍ، وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَنَّى اَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، يَعْنِي سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَضْلِ، وَثَنَّى اَبُو بَكْرٍ بِعْدَهُ

عبد خیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح جس عالم میں قبض کی' وہ اُن میں سب سے بہتر صورت تھی جو کسی بھی نبی کی روح کے قبض کے وقت ہوتی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اس کی تعریف کی اور پھر بیان کیا: اُس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ اور آپ کی سنت کے مطابق عمل کیا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو وہ بہترین حالت میں ہوا' جس میں اللہ تعالیٰ نے کسی کی بھی روح کو قبض کرنا تھا' وہ اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر فرد تھے' پھر اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اُنہوں نے اُن دونوں صاحبان کے طریقہ اور سنت کے مطابق عمل کیا اور اُن کا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ جو کسی کا بہترین حالت میں ہو سکتا ہے اور وہ اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر فرد تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے تشریف لے گئے' اُس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے' اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے' یعنی فضیلت کے اعتبار سے نبی

Marfat.com

بِالْفَضْلِ. وَثَلَّثَ عُمَرُ بِالْفَضْلِ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبقت حاصل ہے' آپ کے بعد فضیلت کے اعتبار سے دوسرا مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد فضیلت کے اعتبار سے تیسرا مقام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: هَذَا كُلُّهُ مَعَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِي فَضْلِ اَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا، وَسَنَذْكُرُ فَضْلَهُمَا مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا يُقِرُّ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهِ اَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُسْخِنُ بِهِ اَعْيُنَ الْمُنَافِقِينَ، وَيُذِلُّ نَفْسَ كُلِّ رَافِضِيٍّ وَنَاصِبِيٍّ قَدْ خَطَى بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَسَلَكَ بِهِمَا طُرُقَ الشَّيْطَانِ فَاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمْ، فَهُمْ فِي غَيِّهِمْ يَتَرَدَّدُونَ، وَعَنْ طَرِيقِ الرَّشَادِ مُتَنَكِّبُونَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہ تمام روایات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے بارے میں ہیں اور ہماری بیان کی ہوئی بات پر دلالت کرتی ہیں۔ اب ہم دونوں حضرات کی فضیلت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وہ اقوال ذکر کریں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی آنکھوں کو ٹھنڈک دے گا اور منافقین کی آنکھوں کو گرم کر دے گا اور وہ ہر رافضی اور ناصبی کے نفس کو ذلیل کر دے گا جو حق کے راستہ سے ہٹ گئے ہیں اور یہ دونوں شیطان کے راستہ پر چلتے ہیں' شیطان انہیں گھیرے میں لے چکا ہے اور یہ لوگ گمراہی میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور انہوں نے ہدایت کے راستہ سے منہ موڑ لیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاَخْبَارِ الَّتِي دَلَّتْ عَلَى مَا قُلْنَا

باب: اُن روایات کا تذکرہ جو ہماری بیان کی ہوئی بات پر دلالت کرتی ہیں

1243- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی چیز کے حوالے سے آپ کے ساتھ بات چیت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس عورت کو یہ ہدایت کی کہ وہ دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ!

1243- رواہ البخاری:3659 ومسلم:2386۔

Marfat.com

قَالَ: اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ؟ كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ فَقَالَ: اِنْ لَمْ تَجِدِينِي اْتِي اَبَا بَكْرٍ

اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں آپ کو (دوسری مرتبہ آنے پر) نہ پاؤں۔ اُس عورت کی مراد یہ تھی کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوگیا (تو مجھے کیا کرنا ہوگا)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

حضرت ابوبکر کے پاس آنے کی ہدایت

1244- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ: اِنْ جِئْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ اَجِدْكَ؟ تُعَرِّضُ بِالْمَوْتِ فَقَالَ لَهَا: اِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَاْتِي اَبَا بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں:

اُن کے والد حضرت جبیر بن معظم رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی معاملہ کے بارے میں بات چیت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے کوئی حکم دیا' اُس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں۔ اُس خاتون کی مراد موت تھی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

1245- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو تُمَيْلَةَ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن عمر بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے اللہ کے خلیفہ! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا خلیفہ نہیں

1244- انظر السابق.

Marfat.com

قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِاَبِی بَکْرٍ: یَا خَلِیفَةَ اللّٰهِ قَالَ: لَسْتُ بِخَلِیفَةِ اللّٰهِ، وَلَکِنِّی خَلِیفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ہوں بلکہ میں اللہ کے رسول کا خلیفہ ہوں۔

خلیفۂ رسول کا خطاب

1246- وَاَنْبَاَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ الْبَغَوِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِی جَدِّی قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِی زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِی نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ قَالَ: قِیلَ لِاَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: یَا خَلِیفَةَ اللّٰهِ قَالَ: اَنَا خَلِیفَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا رَاضٍ بِذَلِكَ یَعْنِی فَکَرِهَ اَنْ یُقَالَ: یَا خَلِیفَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نافع بن عمر نے ابن ابوملیکہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے اللہ کے خلیفہ! تو اُنہوں نے فرمایا: میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ ہوں اور میں اس بات پر راضی ہوں۔ یعنی اُنہوں نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا کہ یہ کہا جائے: اے اللہ کے خلیفہ!

امام جعفر صادق کی نقل کردہ روایت

1247- وَاَنْبَاَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَیْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَیْثَمَةَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ الطَّائِفِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّیَّارِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَلِیَنَا اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَیْرُ خَلِیفَةٍ اَرْحَمُهُ بِنَا وَاَحْنَاهُ عَلَیْنَا

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے نگران بنے اور وہ بہترین خلیفہ تھے، وہ ہم پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور ہم پر سب سے زیادہ مہربان تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

1248- حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی دَاوُدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

Marfat.com

قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مَنْصُورٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ يَعْنِي: ابْنَ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَاَبِي حُبَابٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا قَالَ: مَا اَسْتَخْلِفُ، وَلَكِنْ اِنْ يُرِدِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذِهِ الْاُمَّةِ خَيْرًا يَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِهِمْ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ کسی کو ہم پر خلیفہ مقرر کر دیں؟ اُنہوں نے فرمایا: میں کیوں خلیفہ مقرر کروں' اگر اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا تو اُن لوگوں کو' اُن لوگوں کے سب سے بہتر فرد پر جمع کر دے گا جس طرح اُن لوگوں کو اُن کے نبی کے بعد اُن لوگوں کے سب سے بہتر فرد پر جمع کر دیا تھا۔

1249- وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَاوِرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ فَقَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عمرو بن سفیان بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے جنگِ جمل کے موقع پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ الْاِمَارَةَ لَمْ يَعْهَدْ اِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا عَهْدًا فَنَتَّبِعَ اَمْرَهُ، وَلَكِنَّا رَاَيْنَاهَا مِنْ تِلْقَاءِ اَنْفُسِنَا، اسْتَخْلَفَ اَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ فَاَقَامَ وَاسْتَقَامَ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ فَاَقَامَ وَاسْتَقَامَ

امابعد! جہاں تک حکومت کا معاملہ ہے تو اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھ کوئی عہد نہیں لیا تھا کہ جس میں ہم آپ کے حکم کی پیروی کرتے' ہم نے اس کے بارے میں اپنی رائے پیش کی تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو وہ ٹھیک رہے اور اُنہوں نے درستگی کو اختیار کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو وہ بھی ٹھیک رہے اور اُنہوں نے درستگی کو اختیار کیا۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تائید

1250- وَحَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ. عَنْ اَبِيهِ. عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ. قَالَ: قَامَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَمَا بُويِعَ لَهُ وَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَصْحَابُهُ قَامَ ثَلَاثًا يَقُولُ: اَيُّهَا النَّاسُ. قَدْ اَقَلْتُكُمْ بِيعَتَكُمْ هَلْ مِنْ كَارِهٍ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَوَائِلَ النَّاسِ يَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ. وَلَا نَسْتَقِيلُكَ قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجحاف بیان کرتے ہیں:

بیعت ہو جانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں نے بیعت کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! میں تمہاری بیعت تمہیں واپس کر دیتا ہوں' کیا کوئی شخص ایسا ہے جو ناپسند کرتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ جو لوگوں کے آگے بیٹھے ہوئے تھے' وہ کھڑے ہوئے اور بولے: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہم آپ کو بیعت واپس نہیں کرنے دیں گے' ورنہ ہی بیعت واپس کرنے کیلئے کہیں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو مقدم قرار دیا تھا تو پھر کون آپ کو مؤخر کر سکتا ہے؟

1251- اَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اِدْرِيسَ تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْجَحَّافِ قَالَ: احْتَجَبَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّاسِ ثَلَاثًا يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ فَيَقُولُ: قَدْ اَقَلْتُكُمْ بَيْعَتِي فَبَايِعُوا مَنْ شِئْتُمْ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ.

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوجحاف بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین دن لوگوں کے سامنے نہیں آئے' وہ روزانہ لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھتے تھے اور فرماتے تھے: میں اپنی بیعت تمہیں واپس کر دیتا ہوں' تم لوگ جس کی چاہو بیعت کر لو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہم نہ تو آپ کو بیعت واپس کرنے دیں گے اور نہ ہی آپ سے بیعت واپس کرنے کا مطالبہ کریں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو مقدم کیا تھا تو کون ہے جو آپ کو

Marfat.com

وَلَا نَسْتَقِيلُكَ قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ

مؤخر کردے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خراجِ تحسین

1252- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ: وَافَقْنَا مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ ذَاتَ يَوْمٍ طِيبَ نَفْسٍ وَمِزَاحًا فَقُلْنَا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا عَنْ اَصْحَابِكَ. قَالَ: كُلُّ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِي قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ اَصْحَابِكَ خَاصَّةً، قَالَ: مَا كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبٌ اِلَّا كَانَ لِي صَاحِبًا قُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ اَبِي بَكْرٍ قَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صِدِّيقًا عَلَى لِسَانِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَعَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَهُ لِدِينِنَا فَرَضِينَاهُ لِدُنْيَانَا۔۔۔۔ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نزال بن سبرہ ہلالی بیان کرتے ہیں:

ایک دن ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ان کا مزاج بہت خوشگوار تھا' ہم نے کہا: اے امیرالمؤمنین! آپ اپنے ساتھیوں کے بارے میں ہمیں بتایئے۔ اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں اپنے خاص ساتھیوں کے بارے میں بتایئے۔ اُنہوں نے فرمایا: جو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھی ہے وہ میرا بھی ساتھی ہے۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے! تو اُنہوں نے فرمایا: وہ ایک ایسے شخص ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کی زبانی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی' ''صدیق'' رکھا ہے' وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ تھے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کیلئے اُن سے راضی ہوئے تو ہم اپنی دنیا کیلئے اُن سے راضی ہو گئے..... اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

Marfat.com

حقیقتِ حال کی وضاحت

1253- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَقَدْ رَاَى مَكَانِي، وَمَا كُنْتُ غَائِبًا وَلَا مَرِيضًا، وَلَوْ اَرَادَ اَنْ يُقَدِّمَنِي لَقَدَّمَنِي، فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حسن بصری بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کیلئے آگے کیا تھا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری حیثیت کا پتا تھا' میں غیر موجود بھی نہیں تھا' بیمار بھی نہیں تھا' اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے آگے کرنا چاہتے تو مجھے آگے کر دیتے' اس لیے ہم اپنی دنیا کیلئے اُس شخص سے راضی ہوئے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کے حوالے سے راضی تھے۔

حضرت علی کے بارے میں تفصیلی روایت

1254- وَحَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْكَوَّا، وَقَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَمَا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ الْجَمَلِ فَقَالَا لَهُ: اَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هَذَا الَّذِي سِرْتَ: رَاْيًا رَاَيْتَهُ حِينَ تَفَرَّقَتِ الْاُمَّةُ، وَاخْتَلَفَتِ الدَّعْوَةُ، اِنَّكَ اَحَقُّ النَّاسِ بِهَذَا الْاَمْرِ، فَاِنْ كَانَ رَاْيًا

حسن بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن کوا اور قیس بن عباد' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ جنگ جمل ختم ہونے کے بعد کی بات ہے' ان دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں اپنی اس روانگی کے بارے میں بتایئے کہ کیا یہ آپ کی ذاتی رائے ہے جو اُس وقت سامنے آئی جب اُمت میں اختلاف ہو گیا اور دعوت دینے والے مختلف ہو گئے' آپ اس معاملہ کے بارے میں سب سے زیادہ حق رکھتے ہیں' اگر یہ آپ کی ذاتی رائے ہے تو ہم آپ کی رائے کو قبول کرتے ہیں اور اگر اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے کوئی عہد لیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے آپ قابلِ اعتماد اور امین ہیں' جو بھی

Marfat.com

رَاَيْتَهُ اَجَبْنَاكَ فِي رَاْيِكَ، وَاِنْ كَانَ عَهْدًا عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْتَ الْمَوْثُوقُ الْمَاْمُونُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا تُحَدِّثُ عَنْهُ، قَالَ: فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَانَ الْقَوْمُ اِذَا تَكَلَّمُوا تَشَهَّدُوا، قَالَ: فَقَالَ: اَمَّا اَنْ يَكُونَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللهِ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ اَخَا تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَلَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِهِ، وَلَوْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا يَدِي هَذِهِ، وَلَكِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ رَحْمَةٍ، لَمْ يَمُتْ فَجَاءَةً، وَلَمْ يُقْتَلْ قَتْلًا، مَرِضَ لَيَالِيَ وَاَيَّامًا، وَاَيَّامًا وَلَيَالِيَ، فَيَاْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَيَقُولُ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، وَهُوَ يَرَى مَكَانِي، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَظَرْنَا فِي اَمْرِنَا، فَاِذَا الصَّلَاةُ عَضُدُ الْاِسْلَامِ وَقِوَامُ الدِّينِ فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا فَوَلَّيْنَا الْاَمْرَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَاَقَامَ اَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، الْكَلِمَةُ جَامِعَةٌ،

آپ اُن کے حوالے سے بیان کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب وہ کوئی بات چیت کرتے تھے تو پہلے کلمۂ شہادت پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کسی عہد کے ہونے کا تعلق ہے تو ایسا نہیں ہے' اللہ کی قسم! اگر میرے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کوئی عہد ہوتا تو میں تیم بن مرہ سے تعلق رکھنے والے فرد (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)' یا خطاب کے صاحبزادے (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر کبھی نہ رہنے دیتا' خواہ میرے پاس صرف میرے اپنے ہاتھ ہوتے' لیکن تمہارے نبی' نبی رحمت تھے' آپ کا انتقال اچانک نہیں ہوا تھا اور نہ آپ کو قتل کیا گیا' آپ کچھ عرصہ بیمار رہے تھے' اس دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو نماز کیلئے اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے' (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری حیثیت کو جانتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اور ہم نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو (یہ بات سامنے آئی کہ) نماز' اسلام کو مضبوط کرنے والی چیز اور دین کا ستون ہے تو ہم اپنی دنیا کیلئے اُس فرد کے حوالے سے راضی ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس سے ہمارے دین کے حوالے سے راضی تھے' تو ہم نے حکومت کا نگران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بنا دیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان جامع کلمہ کو برقرار رکھا' لوگوں کے درمیان اتفاق رہا' اس حوالے سے دو آدمیوں کی رائے بھی ایک دوسرے

Marfat.com

وَالْاَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ، وَلَا يَشْهَدُ اَحَدٌ مِنَّا عَلَى اَحَدٍ بِالشِّرْكِ، وَلَا نَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ. فَكُنْتُ وَاللّٰهِ آخُذُ اِذَا اَعْطَانِي، وَاَغْزُو اِذَا اَغْزَانِي، وَاَضْرِبُ بِيَدِي هٰذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَلَمَّا حَضَرَتْ اَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ وَلَّاهَا عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَاَقَامَ عُمَرُ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، الْكَلِمَةُ جَامِعَةٌ وَالْاَمْرُ وَاحِدٌ لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ مِنَّا اثْنَانِ، وَلَا يَشْهَدُ اَحَدٌ مِنَّا عَلَى اَحَدٍ بِالشِّرْكِ، وَلَا نَقْطَعُ مِنْهُ الْبَرَاءَةَ. فَكُنْتُ وَاللّٰهِ آخُذُ اِذَا اَعْطَانِي، وَاَغْزُوا اِذَا اَغْزَانِي، وَاَضْرِبُ بِيَدِي هٰذِهِ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْوَفَاةُ ظَنَّ اَنَّهُ اِنْ يَسْتَخْلِفْ خَلِيفَةً فَيَعْمَلُ ذٰلِكَ الْخَلِيفَةُ بِخَطِيئَةٍ اِلَّا لَحِقَتْ عُمَرَ فِي قَبْرِهِ، فَاَخْرَجَ مِنْهَا وَلَدَهُ وَاَهْلَ بَيْتِهِ، وَجَعَلَهَا فِي سِتَّةِ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: هَلْ لَكُمْ اَنْ اَدَعَ نَصِيبِي مِنْهَا عَلَى اَنْ اَخْتَارَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَاَخَذَ مِيثَاقَنَا عَلَى اَنْ نَسْمَعَ وَنُطِيعَ لِمَنْ وَلَّاهُ اَمْرَنَا، فَضَرَبَ بِيَدِهِ يَدَ عُثْمَانَ فَبَايَعَهُ فَنَظَرْتُ فِي اَمْرِي، فَاِذَا طَاعَتِي قَدْ سَبَقَتْ بَيْعَتِي، وَاِذَا الْمِيثَاقُ فِي

سے مختلف نہیں تھی' ہم میں سے کوئی ایک شخص کسی دوسرے کو مشرک قرار نہیں دیتا تھا' ہم نے اُن سے لاتعلقی اختیار نہیں کی' اللہ کی قسم! جب بھی اُنہوں نے مجھے کچھ دیا میں نے وہ وصول کیا' جب بھی اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں جانے کیلئے کہا' میں جنگ میں گیا' میں نے اُن کی موجودگی میں اپنے ہاتھوں کے ذریعہ لوگوں کو حدود کی سزا دی' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکومت کا نگران مقرر کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان جامع کلمہ کو قائم کیا' معاملہ ایک رہا' اس کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان اختلاف نہیں ہوا' ہم میں سے کوئی ایک کسی دوسرے کے بارے میں شرک کی گواہی نہیں دیتا تھا اور ہم نے اُن سے لاتعلقی اختیار نہیں کی' اللہ کی قسم! جب بھی اُنہوں نے مجھے کچھ دیا تو میں نے وہ حاصل کیا اور جب اُنہوں نے مجھے کسی جنگ میں بھیجا' میں اُس جنگ میں شریک ہوا' اُن کے سامنے میں نے لوگوں پر اپنے ان ہاتھوں کے ذریعہ حدود قائم کیں' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے یہ سوچا کہ اگر وہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیتے ہیں اور وہ خلیفہ کوئی کوتاہی کرے گا تو اس کا نتیجہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی قبر میں بھگتنا پڑے گا تو اُنہوں نے حکومت کے معاملہ سے اپنی اولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو باہر نکال دیا اور اس معاملہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے چھ افراد کے درمیان مقرر کیا جن میں سے ایک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے' اُنہوں نے کہا: کیا تم لوگ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ میں اس حکومت میں سے اپنا حصہ ترک کر دیتا ہوں اس شرط پر کہ میں اللہ کیلئے اور اُس کے رسول

Marfat.com

عُنُقِي لِعُثْمَانَ فَاتَّبَعْتُ عُثْمَانَ رَحِمَهُ اللهُ لِطَاعَتِهِ حَتَّى اَدَّيْتُ لَهُ حَقَّهُ

کیلئے کسی چیز کو اختیار کروں گا اور پھر اُنہوں نے یہ پختہ عہد لیا کہ ہم اُس کی اطاعت وفرمانبرداری کریں گے جو حکومت کا نگران بنے گا' پھر اُنہوں نے اپنا ہاتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے دیا اور اُن کی بیعت کر لی' میں نے اپنے معاملہ کا جائزہ لیا تو میری اطاعت' میری بیعت یہیں تھی اور یہ عہد میری گردن پر تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیلئے تھا تو میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اُن کی پیروی کی اور اُن کے حق کو ادا کیا۔

1255- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ التُّسْتَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ، اَيُّمَا رَجُلٍ نَدِمَ عَلَى بَيْعَتِي لَمَّا قَامَ عَلَى رِجْلَيْهِ قَالَ: فَاَكَبَّ النَّاسُ كَاَنَّمَا صُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ السُّخْنُ قَالَ: فَقَامَ اِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَمَعَهُ السَّيْفُ، فَدَنَا مِنْهُ حَتَّى وَضَعَ رِجْلًا عَلَى عَتَبَةِ الْمِنْبَرِ وَالْاُخْرَى عَلَى الْحَصْبَا فَقَالَ: وَاللهِ لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ قَدَّمَكَ رَسُولُ اللهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنے اساتذہ کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں:

جب لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تو وہ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے' اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی نصیحت کرتا ہوں' جو شخص میری بیعت کے حوالے سے ندامت کا شکار ہے وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے اپنے سر یوں جھکا لیے جس طرح اُن کے سروں پر گرم پانی ڈال دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُن کے سامنے کھڑے ہوئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تلوار بھی تھی' وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قریب ہوئے یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنا ایک پاؤں منبر کی سیڑھی پر رکھا اور دوسرا زمین پر رکھا اور بولے: اللہ کی قسم! نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت واپس کرنے دیں گے اور نہ ہی آپ سے اس کی واپسی کا مطالبہ کریں گے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو مقدم کیا ہے تو کون آپ کو مؤخر کر سکتا ہے؟

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ ذَا الَّذِي يُؤَخِّرُكَ

حضرت علی کا شیخین کو خراجِ تحسین

1256- وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ الْفِلَسْطِينِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِنَ الشِّيعَةِ يَتَنَاوَلُونَ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَيَنْتَقِصُونَهُمَا، فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِكَ يَذْكُرُونَ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ بِغَيْرِ الَّذِي هُمَا فِيهِ مِنَ الْاُمَّةِ اَهْلٌ، وَلَوْلَا اَنَّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّكَ تُضْمِرُ لَهُمَا مِثْلَ مَا اَعْلَنُوا مَا اجْتَرَءُوا عَلَى ذَلِكَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَعُوذُ بِاللهِ، اَعُوذُ بِاللهِ اَنْ اُضْمِرَ لَهُمَا اِلَّا الَّذِي اَتَمَنَّى عَلَيْهِ الْمُضِيَّ، لَعَنَ اللهُ مَنْ اَضْمَرَ لَهُمَا اِلَّا الْحَسَنَ الْجَمِيلَ، اَخَوَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَاحِبَاهُ وَوَزِيرَاهُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ قَامَ دَامِعَ الْعَيْنِ يَبْكِي قَابِضًا عَلَى يَدِي حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَعِدَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں:

میرا گزر شیعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس سے ہوا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تنقید کر رہے تھے اور اُن کی تنقیص کر رہے تھے' میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میرا گزر آپ کے کچھ اصحاب کے پاس سے ہوا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر اس حوالے سے کر رہے تھے کہ جو کرنا مناسب نہیں تھا' اگر اُن لوگوں کا یہ گمان نہ ہوتا کہ وہ جس چیز کو اعلانیہ کر رہے ہیں' آپ اُن دونوں حضرات کے حوالے سے پوشیدہ طور پر وہی جذبات رکھتے ہیں تو اُن لوگوں کو ایسا کرنے کی جرأت نہیں ہونی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اُن دونوں حضرات کے حوالے سے کوئی چیز پوشیدہ رکھوں' صرف وہی چیز ہے جو میں نے آرزو کی تھی جو گزرے وقت کی بات ہے' اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے جو اُن دونوں کے حوالے سے کوئی چیز پوشیدہ رکھے' البتہ اچھی سوچ ہو سکتی ہے' یہ دونوں حضرات' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی تھے' آپ کے ساتھی تھے' آپ کے وزیر تھے' ان دونوں حضرات پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور

Marfat.com

الْمِنْبَرَ، وَجَلَسَ عَلَيْهِ مُتَمَكِّنًا قَابِضًا عَلَى لِحْيَتِهِ يَنْظُرُ فِيهَا، وَهِيَ بَيْضَاءُ، حَتَّى اجْتَمَعَ لَهُ النَّاسُ، ثُمَّ قَامَ فَتَشَهَّدَ بِخُطْبَةٍ مُوجَزَةٍ بَلِيغَةٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ سَيِّدَيْ قُرَيْشٍ وَأَبَوَيِ الْمُسْلِمِينَ بِمَا أَنَا عَنْهُ مُتَنَزِّهٌ، وَعَمَّا قَالُوا عَنْهُ بَرِيءٌ، وَعَلَى مَا قَالُوا مُعَاقِبٌ، أَمَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، لَا يُحِبُّهُمَا إِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَلَا يُبْغِضُهُمَا إِلَّا فَاجِرٌ رَدِيءٌ، صَحِبَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ يَأْمُرَانِ وَيَنْهَيَانِ وَيَقْضِيَانِ وَيُعَاقِبَانِ، فَمَا يُجَاوِزَانِ فِيمَا يَصْنَعَانِ رَأْيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرَى مِثْلَ رَأْيِهِمَا رَأْيًا، وَلَا يُحِبُّ كَحُبِّهِمَا أَحَدًا، مَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَنْهُمَا رَاضٍ، وَالْمُؤْمِنُونَ عَنْهُمَا رَاضُونَ، أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى صَلَاةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَصَلَّى بِهِمْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَبَضَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاخْتَارَ لَهُ مَا عِنْدَهُ، وَوَلَّاهُ

اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' وہ مسجد میں داخل ہوئے' وہ منبر پر چڑھے اور منبر پر جم کر بیٹھ گئے' اُنہوں نے اپنی داڑھی اپنی مٹھی میں پکڑی ہوئی تھی اور اُس کا جائزہ لے رہے تھے' اُس میں کچھ بال سفید تھے' اُنہوں نے مختصر اور بلیغ خطبے کے الفاظ مین تشہد کے کلمات پڑھے اور پھر بولے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے! کہ وہ قریش کے دو سرداروں اور مسلمانوں کے دو بڑوں کے حوالے سے ایسا تذکرہ کرتے ہیں جس سے میں لاتعلق ہوں اور ایسے لوگ جو کہتے ہیں میں اُس سے بری الذمہ ہوں اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اُس بات پر میں اُنہیں سزا دوں گا' اُس ذات کی قسم جس نے دانہ کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے' ان دونوں حضرات کے ساتھ کوئی پرہیزگار مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی گناہگار گندا شخص ہی ان سے بغض رکھے گا اور یہ دونوں سچائی اور وفا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے' یہ دونوں حضرات حکم دیتے رہے' منع کرتے رہے' فیصلہ کرتے رہے' سزا دیتے رہے' انہوں نے جو کچھ بھی کیا اُس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے تجاوز نہیں کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی وہی رائے ہوتی تھی جو ان دونوں حضرات کی رائے ہوتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح ان دونوں صاحبان سے محبت رکھتے تھے اُس طرح کسی اور سے محبت نہیں رکھتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دنیا سے) رخصت ہوئے تو آپ ان دونوں حضرات سے راضی تھے اور اہلِ ایمان بھی ان دونوں حضرات سے راضی تھے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اہلِ ایمان کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سات دن تک لوگوں کو نماز پڑھائی تھی' جب

Marfat.com

الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ، وَفَوَّضُوا الزَّكَاةَ اِلَيْهِ لِاَنَّهُمَا مَقْرُونَتَانِ، ثُمَّ اَعْطَوْهُ الْبَيْعَةَ طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ، اَنَا اَوَّلُ مَنْ سَنَّ ذَلِكَ لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ لِذَلِكَ كَارِهٌ يَوَدُّ اَحَدًا مِنَّا كَفَاهُ ذَلِكَ، وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ مَنْ بَقِيَ، وَاَرْاَفَهُ رَاْفَةً، وَاَحْسَنَهُ وَرَعًا، وَاَقْدَمَهُ سِنًّا وَاِسْلَامًا، شَبَّهَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيكَائِيلَ رَاْفَةً وَرَحْمَةً، وَبِاِبْرَاهِيمَ عَفْوًا وَوَقَارًا، فَسَارَ فِينَا سِيرَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى مَضَى عَلَى اَجَلِهِ ذَلِكَ، ثُمَّ وَلَّى الْاَمْرَ بَعْدَهُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ وَاسْتَاْمَرَ الْمُسْلِمِينَ فِي هَذَا فَمِنْهُمْ مَنْ رَضِيَ بِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ، وَكُنْتُ فِيمَنْ رَضِيَ فَلَمْ يُفَارِقِ الدُّنْيَا حَتَّى رَضِيَ بِهِ مَنْ كَانَ كَرِهَهُ، فَاَقَامَ الْاَمْرَ عَلَى مِنْهَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِهِ، يَتْبَعُ آثَارَهُمَا كَاتِّبَاعِ الْفَصِيلِ اَثَرَ اُمِّهِ، وَكَانَ وَاللهِ رَفِيقًا رَحِيمًا بِالضُّعَفَاءِ، وَلِلْمُؤْمِنِينَ عَوْنًا، وَنَاصِرًا لِلْمَظْلُومِينَ عَلَى الظَّالِمِينَ، لَا تَاْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، ثُمَّ ضَرَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِهِ، وَجَعَلَ الصِّدْقَ مِنْ شَاْنِهِ حَتَّى كُنَّا نَظُنُّ اَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ، فَاَعَزَّ اللهُ بِاِسْلَامِهِ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دے دی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اُس چیز کو اختیار کیا جو اُس کی بارگاہ میں ہے اور اہلِ ایمان نے اُنہیں حکومت کا منصب دے دیا اور زکوٰۃ کا معاملہ اُن کے سپرد کیا کیونکہ یہ دونوں حکم ملے ہوئے ہیں تو پھر لوگوں نے اپنی بیعت بھی اُنہیں دے دی' انہوں نے اپنی دلی خوشی کے ساتھ ایسا کیا' زبردستی ایسا نہیں کیا' بنوعبدالمطلب میں سے میں وہ پہلا فرد تھا جس نے ایسا کیا حالانکہ وہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) اس چیز کو ناپسند کرتے تھے' اُن کی یہ خواہش تھی کہ ہم میں سے کوئی اور یہ منصب سنبھال لے حالانکہ اللہ کی قسم! باقی رہ جانے والوں میں وہ سب سے بہتر تھے' سب سے زیادہ مہربان تھے' سب سے زیادہ پرہیزگار تھے' اپنی عمر اور اسلام کے حوالے سے سب سے مقدم تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں مہربانی اور رحمت کے حوالے سے حضرت میکائیل علیہ السلام اور معاف کرنے اور وقار کے اعتبار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقۂ کار کے مطابق ہمارے درمیان طریقۂ کار اختیار کیا یہاں تک کہ جب اُن کا آخری وقت قریب آیا تو اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے خلیفہ بنے' اُنہوں نے اس بارے میں مسلمانوں کی مرضی معلوم کی تھی تو اُن میں سے کچھ لوگ اس بات پر راضی تھے اور کچھ اس کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن میں اُن لوگوں میں سے تھا جو اس بات سے راضی تھے (کہ اگلا خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہونا چاہیے) اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے تو جو شخص اُن کی حکومت کو ناپسند کرتا تھا وہ بھی اُن سے راضی تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ اور آپ کے ساتھی کے طریقہ کے

Marfat.com

الْاِسْلَامَ، وَجَعَلَ هِجْرَتَهُ لِلدِّينِ قِوَامًا. وَاَلْقَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي قُلُوبِ الْمُنَافِقِينَ الرَّهْبَةَ، وَفِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ الْمَحَبَّةَ. شَبَّهَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَظًّا غَلِيظًا عَلَى الْاَعْدَاءِ، وَبِنُوحٍ حَنَقًا مُغْتَاظًا عَلَى الْكُفَّارِ، الضَّرَّاءُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ آثَرُ عِنْدَهُ مِنَ السَّرَّاءِ عَلَى مَعْصِيَةِ اللهِ، فَمَنْ لَكُمْ بِمِثْلِهِمَا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا، وَرَزَقَنَا الْمُضِيَّ عَلَى اَثَرِهِمَا وَالْحُبَّ لَهُمَا، فَمَنْ لَكُمْ بِمِثْلِهِمَا فَاِنَّهُ لَا يُبْلَغُ مَبْلَغُهُمَا اِلَّا بِاتِّبَاعِ اَثَرِهِمَا، وَالْحُبِّ لَهُمَا، فَمَنْ اَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُمَا، وَمَنْ لَمْ يُحِبَّهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِي، وَاَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ فِي اَمْرِهِمَا لَعَاقَبْتُ عَلَى هَذَا اَشَدَّ الْعُقُوبَةِ، وَلَكِنَّهُ لَا يَنْبَغِي اَنْ اُعَاقِبَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ. اَلَا فَمَنْ اُتِيتُ بِهِ يَقُولُ هَذَا بَعْدَ الْيَوْمِ فَاِنَّ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي. اَلَا وَاِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، ثُمَّ اللهُ اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ اَيْنَ هُوَ. اَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَيَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ

مطابق حکومت کے نظام کو چلایا' وہ ان دونوں حضرات کی یوں پیروی کرتے رہے جس طرح چھوٹا بچہ اپنی ماں کی پیروی کرتا ہے' اللہ کی قسم! وہ مہربان تھے' کمزوروں پر رحم کرنے والے تھے' اہلِ ایمان کے مددگار تھے' ظالموں کے خلاف مظلوموں کی مدد کرنے والے تھے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ پھر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو اُن کی زبان پر جاری کر دیا تھا اور سچائی کو اُن کی شان بنا دیا تھا یہاں تک کہ ہم لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ فرشتہ اُن کی زبانی کلام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اسلام قبول کرنے کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کیا' اُن کی ہجرت کو دین کیلئے مضبوطی کا باعث بنایا' اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں میں اُن کا خوف ڈال دیا تھا اور اہلِ ایمان کے دلوں میں اُن کی محبت ڈال دی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنوں کے خلاف سختی اور شدت کے حوالے سے اُنہیں حضرت جبریل علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا اور کفار پر غیظ وغضب اور سختی کے اظہار کے حوالے سے اُنہیں حضرت نوح علیہ السلام کے مشابہ قرار دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہوئے' تنگی کا شکار ہونا اُن کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی معصیت کے حوالے سے خوشحالی کا شکار ہونے سے زیادہ قابلِ ترجیح تھا' تو تم لوگوں میں سے کون ان دونوں حضرات کی مانند ہے! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان دونوں پر نازل ہوں' اللہ تعالیٰ ان دونوں کے نقش قدم کی پیروی ہمیں نصیب کرے اور ان دونوں کی محبت ہمیں نصیب کرے' تم میں سے کون ان دونوں کی مانند ہو سکتا ہے! کیونکہ ان کے طریقہ تک تبھی پہنچا جا سکتا ہے جب ان کے قدموں کے نشان کی پیروی کی جائے اور ان سے محبت رکھی جائے' جو شخص مجھ سے

Marfat.com

(یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) محبت رکھتا ہے اُسے ان دونوں حضرات سے محبت رکھنی چاہیے' جو شخص ان سے محبت نہیں رکھتا وہ گویا مجھ سے بھی بغض رکھتا ہے اور میں ایسے شخص سے لاتعلق ہوں' اگر ان دونوں حضرات کے معاملہ کے بارے میں' میں پہلے بیان کر چکا ہوتا تو میں ایسی صورت میں شدید ترین سزا دیتا' لیکن جس معاملہ کے بارے میں' میں نے پہلے آگاہ نہیں کیا' اُس کے بارے میں سزا دینا مناسب نہیں ہے' خبردار! آج کے دن کے بعد میرے پاس اگر کوئی ایسا شخص لایا گیا جو (ان حضرات کی شان میں گستاخی کرتا ہو) تو ایسے شخص کو جھوٹا الزام لگانے والے کی مانند سزا دی جائے گی' خبردار! اس اُمت میں اس اُمت کے نبی کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں' پھر اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون زیادہ بہتر ہے' میں نے یہ اپنی بات کہہ دی ہے' اللہ تعالیٰ میری اور تم لوگوں کی مغفرت کرے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَنَذْكُرُ فِي هَذَا الْبَابِ قِصَّةَ وَفَاةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قُبِضَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَسُجِّيَ عَلَيْهِ ارْتَجَّتِ الْمَدِينَةُ بِالْبُكَاءِ كَيَوْمِ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَاكِيًا مُسْرِعًا مُسْتَرْجِعًا وَهُوَ يَقُولُ: الْيَوْمَ انْقَطَعَتْ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ. حَتَّى وَقَفَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ اَبُو بَكْرٍ، وَاَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُسَجًّى فَقَالَ: رَحِمَكَ اللّٰهُ اَبَا

(امام آجری فرماتے ہیں:) اس باب میں ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا قصہ ذکر کریں گے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور اُنہیں (کفن میں) ڈھانپ دیا گیا تو مدینہ منورہ میں اُسی طرح شدید آہ و بکا گونجنے لگی' جس طرح اُس دن تھی جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے تیزی کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے آئے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: آج نبوت کی خلافت ختم ہو گئی۔ وہ آ کر اُس دروازہ کے پاس ٹھہر گئے جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی میت موجود تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کپڑے کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ

Marfat.com

بَكْرٍ كُنْتَ اِلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنِيسَهُ وَمُسْتَرَاحَهُ وَثِقَتَهُ وَمَوْضِعَ سِرِّهِ وَمُشَاوَرَتِهِ، وَكُنْتَ اَوَّلَ الْقَوْمِ اِسْلَامًا، وَاَخْلَصَهُمْ اِيمَانًا، وَاَشَدَّهُمْ يَقِينًا، وَاَخْوَفَهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَاَعْظَمَهُمْ غَنَاءً فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاَحْوَطَهُمْ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَحْدَبَهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَاَيْمَنَهُمْ عَلَى اَصْحَابِهِ، وَاَحْسَنَهُمْ صُحْبَةً، وَاَكْثَرَهُمْ مَنَاقِبَ، وَاَفْضَلَهُمْ سَوَابِقَ، وَاَرْفَعَهُمْ دَرَجَةً، وَاَقْرَبَهُمْ وَسِيلَةً، وَاَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَسَمْتًا وَرَحْمَةً وَفَضْلًا، اَشْرَفَهُمْ مَنْزِلَةً، وَاَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ وَاَوْثَقَهُمْ عِنْدَهُ، فَجَزَاكَ اللهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَعَنْ رَسُولِهِ خَيْرًا، كُنْتَ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ، صَدَّقْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَذَّبَهُ النَّاسُ فَسَمَّاكَ اللهُ فِي تَنْزِيلِهِ صِدِّيقًا فَقَالَ فِي كِتَابِهِ:

پر رحم کرے! آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ فرد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راحت کے حصول کا باعث' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قابلِ اعتماد' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رازدار اور مشاورت کرنے والے فرد تھے' آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا' ایمان کے اعتبار سے سب سے خالص تھے' یقین کے اعتبار سے سب سے مضبوط تھے' اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ خوب رکھنے والے تھے' اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں خوشحالی کے حوالے سے سب سے عظمت والے تھے' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے سب سے زیادہ ساتھ دینے والے تھے' اسلام کے سب سے زیادہ خیرخواہ تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر سب سے زیادہ اچھائی کرنے والے تھے' صحبت کے اعتبار سے اُن میں سب سے عمدہ تھے' سب سے زیادہ مناقب والے تھے' سبقت والے اُمور کے حوالے سے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے تھے' درجہ کے اعتبار سے سب سے بلند تھے' وسیلہ کے اعتبار سے سب سے قریبی تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چال ڈھال' رحمت اور فضل کے حوالے سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے' سب سے زیادہ مقام اور سب سے زیادہ معزز تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ اعتماد تھے' اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو اسلام کی طرف سے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جزائے خیر عطا کرے! آپ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سماعت اور بصارت کی طرح تھے' آپ رضی اللہ عنہ نے اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کا نام صدیق رکھتے ہوئے' اُس نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:

Marfat.com

{وَالَّذِی جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ}
[الزمر: 33]

اَبُو بَكْرٍ وَآسَيْتَهُ حِينَ بَخِلُوا، وَاَقَمْتَ مَعَهُ عِنْدَ الْمَكَارِهِ حِينَ عَنْهُ قَعَدُوا، وَصَحِبْتَهُ فِي الشِّدَّةِ اَكْرَمَ الصُّحْبَةِ، وَصَاحَبْتَهُ فِي الْغَارِ، وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ، وَرَفِيقُهُ فِي الْهِجْرَةِ وَخَلَفْتَهُ فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي اُمَّتِهِ اَحْسَنَ الْخِلَافَةِ حِينَ ارْتَدَّ النَّاسُ فَقُمْتَ بِالْاَمْرِ مَا لَمْ يَقُمْ بِهِ خَلِيفَةُ نَبِيٍّ، فَنَهَضْتَ حِينَ وَهَنَ اَصْحَابُهُ، وَبَرَزْتَ حِينَ اسْتَكَانُوا، وَقَوِيتَ حِينَ ضَعُفُوا، وَلَزِمْتَ مِنْهَاجَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنْتَ خَلِيفَتَهُ حَقًّا، لَمْ تُنَازَعْ وَلَمْ تُصْدَعْ بِزَعْمِ الْمُنَافِقِينَ، وَكَبْتِ الْكَافِرِينَ، وَكُرْهِ الْحَاسِدِينَ، وَفِسْقِ الْفَاسِقِينَ وَغَيْظِ الْبَاغِينَ، وَقُمْتَ بِالْاَمْرِ حِينَ فَشَلُوا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ اِلَى آخِرِهِ، ثُمَّ قَالَ: رَضِينَا عَنِ اللهِ قَضَاهُ، وَسَلَّمْنَا لَهُ اَمْرَهُ، وَاللهِ لَنْ يُصَابَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِكَ اَبَدًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَسَنَذْكُرُهُ بِطُولِهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

''اور وہ شخص جو سچائی لے کر آیا اور جس نے اُس کی تصدیق کی''۔

اس سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' آپ رضی اللہ عنہ نے اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جب لوگوں نے بخل سے کام لیا' ناپسندیدہ صورتِ حال میں جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ گئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑے رہے' شدت میں آپ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے اور اچھے طریقہ سے ساتھ رہے' غار میں آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی رہے' آپ رضی اللہ عنہ پر سکینت نازل ہوئی' ہجرت کے دوران آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیقِ سفر تھے' پھر اللہ کے دین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ فرائض عمدہ طریقہ سے سرانجام دیئے' جب لوگ مرتد ہو گئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے معاملہ کو اس طرح سنبھالا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ سنبھال سکتا ہے' جب لوگ کمزور ہو رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے مضبوطی کا اظہار کیا' جب لوگ چھپ رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے' جب لوگ کمزور تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے قوت کا اظہار کیا' آپ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستہ کو لازم پکڑا اور آپ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی خلیفہ بنے' آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی تنازع نہیں ہوا' آپ رضی اللہ عنہ سے کوئی اختلاف نہیں کیا گیا' اگرچہ منافقین کا کوئی بھی گمان ہو' کافروں کا جو بھی خیال ہو' حسد کرنے والوں کو جتنا بھی بُرا ہو اور فاسقوں میں جو بھی خرابی ہے اور باغیوں میں جتنا بھی غصہ ہو' جب

Marfat.com

معاملات خراب ہو رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے معاملات کو سنبھالا۔ اُس کے بعد راوی نے آخر تک پوری روایت ذکر کی ہے' پھر اُنہوں نے یہ الفاظ کہے: ہم اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں اور اُس کا معاملہ اُس کے سپرد کرتے ہیں' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسلمانوں کو آپ رضی اللہ عنہ (کے انتقال جیسی) کسی مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' ہم اس روایت کو طویل مکمل روایت کے طور پر کسی اور مقام پر ذکر کریں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: مَنْ يَقُولُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، غَيْرَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ بَيْعَتِهِ لَهُ وَرِضَاهُ بِذَلِكَ، وَمَعُونَتِهِ لَهُ وَذِكْرِ فَضْلِهِ فَقَدِ افْتَرَى عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَنَحَلَهُ اِلَى مَا قَدْ بَرَّاَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ مِنْ مَذَاهِبِ الرَّافِضَةِ الَّذِينَ قَدْ خَطِئَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ الرَّشَادِ، فَاِنْ قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ رُوِيَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ لَمْ يُبَايِعْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اِلَّا بَعْدَ اَشْهُرٍ، ثُمَّ بَايَعَهُ قِيلَ لَهُ: اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَعْلَى قَدْرًا، وَاَصْوَبَ رَاْيًا مِمَّا تَنْحَلُهُ اِلَيْهِ الرَّافِضَةُ. وَذَلِكَ اَنَّ الَّذِي يَنْحَلُ هَذَا اِلَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے حوالے سے جو شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف اُس کے برعکس بات منسوب کرتا ہے جو ہم ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کی بیعت بھی کی تھی اور اُس بیعت سے راضی بھی تھے' اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ساتھ بھی دیا اور اُن کی فضیلت کا بھی ذکر کیا۔ (تو جو شخص اس کے برعکس بیان کرتا ہے) وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے اور اُن کی نسبت ایک ایسی چیز کی طرف کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں لاتعلق رکھا ہے یہ رافضیوں کا مسلک ہے جو ہدایت کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں' اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ بات منقول ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک مہینہ تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی اُس کے بعد اُن کی بیعت کی تھی' تو اُس سے یہ کہا جائے گا کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عقل نصیب ہوئی تھی اُس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس سے زیادہ بلند مرتبہ کے

Marfat.com

اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيْهِ فِيهِ اَشْيَاءُ لَوْ عَقَلَ مَا يَقُولُ كَانَ سُكُوتُهُ اَوْلَى بِهِ مِنَ الِاحْتِجَاجِ بِهِ. بَلْ مَا يُعْرَفُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، غَيْرَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ مِنَ الرِّضَا وَالتَّسْلِيمِ بِخِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَذَا اَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْخِلَافَةِ وَالْفَضْلِ

مالک ہیں اور زیادہ درست رائے رکھتے ہیں اُس چیز کے مقابلہ میں جو رائے رافضیوں نے اُن کی طرف منسوب کی ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا شخص امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف جو چیز منسوب کرتا ہے اس میں ایسے پہلو پائے جاتے ہیں کہ اگر اُسے اپنی کہی ہوئی بات کی سمجھ ہوتی تو اُس کیلئے اس سے استدلال کرنے کی بہ نسبت خاموش رہنا زیادہ مناسب ہوتا' بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معروف بات اس کے برعکس ہے جس کا ہم ذکر بھی کر چکے ہیں کہ وہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے رضامندی اور اُسے تسلیم کرنا تھا' اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں خلافت اور فضیلت کے حوالے سے گواہی دی ہے۔ (جیسا کہ درجِ ذیل روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے)

حضرت جعفر طیار کے صاحبزادے کا بیان

1257- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

وَلِيَنَا اَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَخَيْرُ خَلِيفَةٍ اَرْحَمُهُ بِنَا وَاَحْنَاهُ عَلَيْنَا

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''حضرت ابوبکر ہمارے حکمران بن گئے اور وہ بہترین خلیفہ تھے جو ہمارے لیے سب سے زیادہ رحم دل اور ہم پر سب سے زیادہ زیادہ مہربان تھے''۔

Marfat.com

امام آجری کی اختتامی بحث

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً، وَقَى اللهُ شَرَّهَا قِيلَ لَهُ: إِنْ كُنْتَ مِمَّنْ يَعْقِلُ فَاعْلَمْ أَنَّ هَذَا مَدْحٌ لِبَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلَيْسَ هُوَ ذَمًّا لَهَا يَا جَاهِلُ. فَإِنْ قَالَ: كَيْفَ؟ قِيلَ لَهُ: لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدُفِنَ اجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَمَضَى إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَمَعَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَخَشِيَ أَنْ يُحْدِثُوا شَيْئًا لَا يُسْتَدْرَكُ سَرِيعًا فَكَلَّمَهُمْ بِمَا يَحْسُنُ، وَيَجْمُلُ مِنَ الْكَلَامِ، وَوَعَظَهُمْ فَقَالَ مِنْهُمْ قَائِلٌ: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تو یہ کہا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوگئی تھی۔ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: اگر تم ایسے فرد ہوتے جس میں کوئی عقل ہوتی تو تم یہ بات جان لیتے کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تعریف ہے' یہ اُس کی مذمت نہیں ہے' اے ناواقف شخص! اگر وہ کہے کہ وہ کیسے؟ تو اُس سے یہ کہا جائے گا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کر دیا گیا تو انصار سقیفہ بنوساعدہ میں اکٹھے ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن حضرات کے پاس تشریف لے کر گئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے' اُنہیں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ ایسی صورتِ حال پیدا نہ کر دیں جس کا جلد سدِ باب نہ ہو سکے تو اُنہوں نے ان حضرات کے ساتھ عمدہ کلام کیا' بہترین گفتگو کی' اُنہیں وعظ ونصیحت کی تو اُن میں سے کسی شخص نے یہ کہہ دیا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَلَوْ تَمَّ هَذَا لَكَانَ فِيهِ بَلَاءٌ عَظِيمٌ، وَاخْتِلَافُ الْكَلِمَةِ؛ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَا خَلِيفَتَيْنِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ، فَقَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِتَوْفِيقِ اللهِ الْكَرِيمِ لَهُ فَقَالَ: لَأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مُدَّ يَدَكَ أُبَايِعْكَ، فَمَدَّ يَدَهُ فَبَايَعَهُ،

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر یہ بات مکمل ہوتی تو اس میں بہت بڑی آزمائش موجود ہوتی تھی' معاملہ میں اختلاف آ جانا تھا کیونکہ یہ بات درست نہیں ہے کہ ایک ہی وقت میں دو خلفاء ہوں تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: مجھے آگے کر کے میری گردن اُڑا دی جائے یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں ایسی قوم کا امیر بن جاؤں جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ پھر اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے تا کہ

Marfat.com

فَعَلِمَتِ الْاَنْصَارُ وَجَمِيعُ الْمُهَاجِرِينَ اَنَّ الْحَقَّ فِيمَا فَعَلَهُ عُمَرُ فَبَايَعَهُ الْجَمِيعُ طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ لَمْ يَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَبَايَعَهُ، وَجَاءَ الزُّبَيْرُ فَبَايَعَهُ، وَجَاءَ بَنُو هَاشِمٍ فَبَايَعُوهُ، فَقُولُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَتْ بَيْعَةُ اَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً يَعْنِي: افْتُلِتَتْ مِنْ اَنْ يَكُونَ لِلشَّيْطَانِ فِيهَا نَصِيبٌ، لَمْ يُسْفَكْ فِيهَا دَمٌ، وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَهَذَا مَدْحٌ لَهَا لَيْسَ بِذَمٍّ يَا مَنْ يَطْلُبُ الْفِتْنَةَ اعْقِلْ اِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ

میں آپ کی بیعت کرلوں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی' تو انصار اور تمام مہاجرین کو اس بات کا علم حاصل ہو گیا کہ اس بارے میں حق وہی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے' تو ان سب حضرات نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اپنی رضامندی کے ساتھ' کسی زبردستی کے بغیر کی اور اس بارے میں اُن میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور اُنہوں نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اُنہوں نے بھی اُن کی بیعت کی' بنوہاشم آئے اُنہوں نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک تھی' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس بات سے بچی ہوئی تھی کہ شیطان کا بھی اُس میں کوئی حصہ ہو کیونکہ اس بیعت کے حوالے سے کوئی خون نہیں بہایا گیا' اس بیعت کے بارے میں لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوا' تو یہ چیز اُن کی بیعت کی تعریف ہے اُس کی مذمت نہیں ہے' اے وہ شخص جو فتنہ کے طلبگار ہو! اگر تم عقل رکھتے ہو تو بات کو سمجھ جاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال

1258- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ النَّسَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُشْرِفُ بْنُ سَعِيدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ اَبُو سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سقیفہ بنوساعدہ کے دن انصار نے اُس کلام کی طرف رجوع کیا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا' (اُنہوں نے یہ کہا

Marfat.com

بُنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رُجُوعُ الْاَنْصَارِ يَوْمَ سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ بِكَلَامٍ قَالَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَاَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ اَنْ يَتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ؟ قَالُوا: كُلُّنَا لَا تَطِيبُ نَفْسُهُ نَحْنُ نَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

تھا:) کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا تھا تا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں! اُن لوگوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم میں سے کون اس بات کا خواہش مند ہوگا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ جائے! تو اُن لوگوں نے کہا: ہم میں سے کوئی بھی اس بات کا خواہش مند نہیں ہوگا اور ہم اس بات سے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اور اُس کا سچ ثابت ہونا

1259- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ الضَّرِيرُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ: ائْتِنِي بِكَتِفٍ حَتَّى اَكْتُبَ لِاَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ بَعْدِي قَالَتْ: فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ اَنْ يُخْتَلَفَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم میرے پاس (اونٹ کے) کندھے (کی ہڈی) لے کر آؤ تا کہ میں ابوبکر کے بارے میں ایک ایسی تحریر لکھوا دوں کہ جس کی وجہ سے میرے بعد اُس کے حوالے سے کوئی اختلاف نہ ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان ابوبکر کے بارے میں اختلاف نہیں کریں گے۔

1259- رواہ مسلم: 2387 وأحمد 106/6.

Marfat.com

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: كَانَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اخْتَلَفَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ تَتَابَعَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَبَنُو هَاشِمٍ عَلَى بَيْعَتِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى رَغْمِ اَنْفِ كُلِّ رَافِضِيٍّ مَقْمُوعٍ ذَلِيلٍ. قَدْ بَرَّاَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مَذْهَبِ السُّوءِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) پھر ویسا ہی ہوا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہوا' مہاجرین' انصار' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور بنو ہاشم نے یکے بعد دیگرے اُن کی بیعت کر لی اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے' خواہ ہر رافضی کی ناک خاک آلود ہو! اُس کا قلع قمع ہو اور وہ ذلیل ہو' اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو اس بُرے مسلک سے لاتعلق رکھا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خِلَافَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِينَ

باب: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ اُن سے اور تمام صحابہ سے راضی ہو!

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَكَانَ اَحَقَّ النَّاسِ بِالْخِلَافَةِ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ فِيهِ مِنَ الْاَحْوَالِ الشَّرِيفَةِ الْكَرِيمَةِ وَالدَّلِيلِ عَلَى ذَلِكَ اَنَّهُ لَمَّا عَلِمَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْضِعَ عُمَرَ مِنَ الْاِسْلَامِ وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَعَزَّ بِهِ الْاِسْلَامَ وَعَلِمَ مَوْضِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلِمَ قَدْرَ مَا خَصَّهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهِ مِنَ الْفَضَائِلِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کے سب سے زیادہ حقدار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں بہت سی معزز اور عمدہ خوبیاں اکٹھی کر دی تھیں' اس کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مرتبہ و مقام کا اندازہ تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کیا اور اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مرتبہ کا بھی پتا تھا اور اُنہیں اس بات کا بھی علم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں خاص طور پر بہت سے فضائل عطا کیے ہیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے بارے میں اپنے پروردگار سے

Marfat.com

فَنَاصَحَ اَبُو بَكْرٍ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاسْتَخْلَفَ عَلَيْهِمْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَعَلِمَ اَنَّ اللهَ مُسَائِلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَمَا اَلَى جُهْدًا فِي النَّصِيحَةِ لِلْمُسْلِمِينَ. وَلَقَدْ عَارَضَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ لَهُ: اُذَكِّرُكَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ فَاِنَّكَ قَدِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى النَّاسِ رَجُلًا فَظًّا غَلِيظًا. وَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَائِلُكَ. فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَجْلِسُونِي. فَاَجْلَسُوهُ فَقَالَ: اَتُفَرِّقُونِي اِلَّا بِاللهِ؟ فَاِنِّي اَقُولُ لَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اِذَا لَقِيتُهُ: اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ اَهْلِكَ

خیر خواہی چاہی اور اُن لوگوں پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا' وہ یہ بات جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے اس بارے میں حساب لے گا تو اُنہوں نے مسلمانوں کی خیر خواہی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اس حوالے سے اعتراض کیا اور اُن سے یہ کہا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں اور آخرت کی یاد دلاتا ہوں' آپ لوگوں پر ایک ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کر رہے ہیں جو سخت مزاج ہیں' اللہ تعالیٰ آپ سے اس بارے میں حساب لے گا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ! لوگوں نے اُنہیں بٹھایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ کے حوالے سے ڈرا رہے ہو! میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب حاضر ہوؤں گا تو اُس کی بارگاہ میں عرض کروں گا: میں نے اُن لوگوں پر تیرے سب سے بہتر فرد کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

حضرت عمر کی چند خصوصیات کی طرف اشارہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَصَدَقَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي: اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سچ کہا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے کیوں نہ ہوں! جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بعد اِن دو افراد کی پیروی کرنا! ابوبکر اور عمر''۔

Marfat.com

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطَبِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر کلام کرتی ہے۔

وَقَالَ اَيْضًا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ عُمَرَ عَبْدٌ نَاصَحَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَنَصَحَهُ. زَوَّجَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ ابْنَتَهُ اُمَّ كُلْثُومٍ بِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَقُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهِيَ عِنْدَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حضرت عمر ایک ایسے بندے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ نے خیر خواہی حاصل کرنا چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں خیر خواہی عطا کی۔ اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم کی شادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تھی' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَبَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَنَّى اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَثَلَّثَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِي سَبَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَضْلِ، وَثَنَّى اَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ بِالْفَضْلِ، وَثَلَّثَ عُمَرُ بَعْدَهُمَا بِالْفَضْلِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبقت لے گئے اور حضرت ابوبکر دوسرے درجہ پر آئے اور حضرت عمر تیسرے درجہ پر آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ فضیلت کے اعتبار سے سب سے آگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں' اُن کے بعد دوسرے درجہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ان دونوں حضرات کے بعد فضیلت کے اعتبار سے تیسرے مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: اِنْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا كَانَ اِسْلَامُ عُمَرَ عِزًّا، وَكَانَتْ هِجْرَتُهُ نَصْرًا، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ رَحْمَةً، وَاللّٰهِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى اَسْلَمَ عُمَرُ، وَاِنِّي لَاَحْسَبُ اَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ فَاِذَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا: اب ہم میں سے نصف لوگ باقی رہ گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا غلبہ تھا' اُن کی ہجرت مدد تھی' اُن کی خلافت رحمت تھی' اللہ کی قسم! ہم لوگ اُس وقت تک کھلے عام نماز ادا نہیں کر سکتے تھے جس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا اور میں یہ گمان کرتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کے

Marfat.com

ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ

درمیان ایک فرشتہ ہے جو اُنہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے' جب نیک لوگوں کا ذکر ہوگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر اُن میں پہلے ہوگا۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: اِنْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے یہ کہا: اب ہم میں سے نصف لوگ رہ گئے ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لَقَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَاءِ الْيَوْمَ بِاِسْلَامِ عُمَرَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آسمان والے آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر خوشیاں منا رہے ہیں۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ اِمَّا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَاِمَّا بِاَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:
''اے اللہ! ان دو افراد میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اُس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما' یا عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام''۔

فَسَبَقَتِ الدَّعْوَةُ فِي عُمَرَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ يُحِبُّهُ

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ دعا قبول ہوگئی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرتا تھا۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور اُس کے دل پر جاری کیا ہے''۔

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْاُمَمِ مُحَدِّثُونَ فَاِنْ يَكُنْ فِي اُمَّتِي اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:
''پہلی اُمتوں میں محدث ہوتے تھے' اگر میری اُمت میں کوئی ایسا فرد ہوا' تو وہ عمر بن خطاب ہوگا''۔

وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جِبْرِيلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات

Marfat.com

عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَقْرِئْ عُمَرَ السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُ اَنَّ غَضَبَهُ عِزٌّ، وَرِضَاهُ عَدْلٌ

منقول ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیں اور اُنہیں یہ بتادیں کہ اُن کا غصہ غلبہ ہے اور اُن کی رضامندی عدل ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَلِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا يَكْثُرُ ذِكْرُهَا، وَسَنَذْكُرُهَا فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں اور بھی ایسے فضائل پائے جاتے ہیں جن کا ذکر زیادہ ہو جائے گا' ہم اُنہیں کسی اور مقام پر ذکر کریں گے۔

ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ خَطَبَ النَّاسَ بِالْكُوفَةِ فِي خِلَافَتِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ لَمْ يُكْرِهْهُ اَحَدٌ عَلَى قَوْلِهِ، وَلَمْ تَاْخُذْهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ فَقَالَ:

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان بھی ہے' اُنہوں نے اپنے عہد خلافت میں کوفہ میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے' کوفہ کے منبر پر یہ بات بیان کی تھی' اُس وقت اُنہیں یہ کہنے پر کسی نے مجبور نہیں کرنا تھا لیکن اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کی اور یہ ارشاد فرمایا:

اِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ

''بے شک اس اُمت میں اس کے نبی کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں''۔

وَرَوَى هَذَا عَنْهُ جَمِيعُ اَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِمَّنْ مِثْلُهُمْ يَصْدُقُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اُن تمام ساتھیوں نے نقل کی ہے کہ اُن جیسے افراد کی بات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں تصدیق کی جائے گی۔

وَرَوَى عَنْهُ ابْنُهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَبِهَذِهِ الْاَحْوَالِ الشَّرِيفَةِ وَغَيْرِهَا اسْتَخْلَفَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَرَضِيَ بِهِ جَمِيعُ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ، وَجَمِيعُ الْمُؤْمِنِينَ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ذَلِكَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' تو ان خصوصیات اور ان کے علاوہ دیگر خصوصیات کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) اپنا جانشین مقرر کیا تھا' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو اور تمام صحابہ سے اور اُن کے بعد آنے والے تابعین سے اور قیامت قائم ہونے تک تمام اہلِ

Marfat.com

ایمان سے راضی ہو' تو اس حوالے سے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔

1260- اَنْبَاَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، فِيمَا اَعْلَمُ قَالَ: كَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصِيَّةَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَذِهِ اِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ: حَتَّى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا اَنْ يُسَمِّيَ الرَّجُلَ اَخَذَتْ اَبَا بَكْرٍ غَشْيَةٌ قَالَ: وَفَرِقَ عُثْمَانُ اَنْ يَمُوتَ وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا، وَعَرَفَ اَنَّهُ لَا يَعْدُو عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَكَتَبَ فِي الصَّحِيفَةِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ طَوَاهَا فَاَفَاقَ اَبُو بَكْرٍ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ اَحَدًا قَالَ: فَرَغْتُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَنْ سَمَّيْتَ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: رَحِمَكَ اللّٰهُ وَجَزَاكَ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ لَوْ تَوَلَّيْتَهَا لَرَاَيْتُكَ لَهَا اَهْلًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت تحریر کی تھی اور وہ وصیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد والے خلیفہ کے بارے میں تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پوری وصیت تحریر ہوگئی' صرف اگلے خلیفہ کا نام ذکر کرنا تھا' اسی دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خلیفہ کا نام لیے بغیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی ذکر کریں گے تو اُنہوں نے اُس صحیفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تحریر کر کے اُسے لپیٹ دیا' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو اُنہیں اس بات کا پتا تھا کہ ابھی تو اُنہوں نے کسی کا نام نہیں لیا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے پورا لکھ لیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے کس کا نام لکھا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب کا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تمہیں جزائے خیر عطا کرے! اللہ کی قسم! اگر تم خلافت کے نگران بنتے تو تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم ہی اس کے اہل ہوتے۔

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نامزدگی

1261- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ دَخَلَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حِينَ اشْتَدَّ وَجَعُهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ: قَدِ اسْتَخْلَفَ عَلَى النَّاسِ رَجُلًا فَظًّا غَلِيظًا، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَتُفَرِّقُونِي بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَاِنِّي اَقُولُ لِلَّهِ تَعَالَى: اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ اَهْلِكَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب اُن کی وہ بیماری شدید ہو چکی تھی جس بیماری کے دوران اُن کا انتقال ہوا۔ اُن صاحب نے عرض کی: آپ نے لوگوں پر ایک ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے جو سخت مزاج والے اور شدت والے فرد ہیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ کے نام پر ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو! میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے تیرے بہترین بندہ کو اُن لوگوں پر خلیفہ مقرر کیا تھا۔

حضرت ابوبکر کی نامزد خلیفہ کو نصیحت

1262- اَنْبَاَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي: ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْوَفَاةُ بَعَثَ اِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِيَسْتَخْلِفَهُ، فَكَانَ مِمَّا قَالَ لَهُ: اِنِّي مُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ اِنْ حَفِظْتَهَا اِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقًّا عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ لَا يَقْبَلُهُ فِي النَّهَارِ، وَحَقًّا فِي النَّهَارِ لَا يَقْبَلُهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زبید یامی بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تا کہ اُنہیں اپنا خلیفہ مقرر کریں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو کچھ کہا تھا اُس میں یہ بات بھی تھی: میں تمہیں ایک وصیت کرنے لگا ہوں' تم نے اُسے یاد رکھنا ہے' وہ یہ کہ رات میں تم پر اللہ تعالیٰ کا ایک حق ہے اور اُس حق کو وہ دن میں قبول نہیں کرے گا اور ایک حق دن میں ہے اُس حق کو وہ رات میں قبول نہیں کرے گا' وہ

Marfat.com

فِي اللَّيْلِ، وَإِنَّهُ لَا يَقْبَلُ نَافِلَةً حَتَّى تُؤَدَّى الْفَرِيضَةُ، وَإِنَّهَا ثَقُلَتْ مَوَازِينُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمُ الْحَقَّ فِي الدُّنْيَا، وَثُقْلُهُ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لَا يُوضَعُ فِيهِ إِلَّا الْحَقُّ أَنْ يَكُونَ ثَقِيلًا، وَإِنَّمَا خَفَّتْ مَوَازِينُ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمُ الْبَاطِلَ، وَخِفَّتُهُ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لَا يُوضَعُ فِيهِ إِلَّا الْبَاطِلُ أَنْ يَكُونَ خَفِيفًا ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ وَصِيَّتِهِ: فَإِنْ حَفِظْتَ قَوْلِي هَذَا لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ، وَلَابُدَّ لَكَ مِنْهُ، وَإِنْ ضَيَّعْتَ قَوْلِي لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَبْغَضَ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ، وَلَابُدَّ لَكَ مِنْهُ وَلَنْ تُعْجِزَهُ

نوافل اُس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک تم فرض ادا نہیں کرو گے' قیامت کے دن جن بھی لوگوں کے میزان بھاری ہوں گے تو وہ اس وجہ سے بھاری ہوں گے کیونکہ اُنہوں نے دنیا میں حق کی پیروی کی ہوگی اور میزان اس بات کا حقدار ہے کہ اُس میں جب بھی حق کو رکھا جائے تو وہ بھاری ہو جائے اور قیامت کے دن جن لوگوں کے پلڑے ہلکے ہوں گے اُن کے پلڑے اس لیے ہلکے ہوں گے کیونکہ اُنہوں نے (دنیا میں) باطل کی پیروی کی ہوگی' تو میزان اس بات کا حقدار ہے کہ جب اُس میں باطل کو رکھا جائے تو اُس کا پلڑا ہلکا ہو۔ پھر اُنہوں نے اپنی وصیت کے آخر میں یہ بات ارشاد فرمائی: اگر تم نے میری اس بات کی حفاظت کی تو کوئی بھی غیر موجود چیز تمہارے نزدیک موت سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوگی اور ایسا کرنا تمہارے لیے ضروری ہے لیکن اگر تم نے میری اس بات کو ضائع کر دیا تو کوئی بھی غیر موجود چیز تمہارے نزدیک موت سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہوگی اور ایسا ہونا ضروری بھی ہے لیکن تم اُس سے بچ نہیں سکو گے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: لَقَدْ حَفِظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَصِيَّةَ اللهِ وَوَصِيَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَصِيَّةَ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللهِ فِي نَفْسِهِ وَفِي رَعِيَّتِهِ بِالْحَقِّ الَّذِي أُمِرَ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا زَاهِدًا فِيهَا وَرَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، لَمْ تَأْخُذْهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ لَا يَشُكُّ فِي هَذَا مُؤْمِنٌ ذَاقَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُس وصیت کا بھی ہمیشہ خیال رکھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کی تھی اور جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ نے اُنہیں کی تھی جو اُن کی ذات کے بارے میں تھی اور اُن کی رعایا کے بارے میں تھی' اُس کا صحیح طور پر خیال رکھا جس کی اُنہیں ہدایت کی گئی تھی یہاں تک کہ جب وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے اور آخرت کی طرف راغب ہونے والے تھے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی اُنہوں نے پرواہ نہیں کی' اس چیز کے بارے میں کوئی بھی ایسا مؤمن

Marfat.com

شک کا شکار نہیں ہوگا جس نے ایمان کی حلاوت کا ذائقہ چکھا ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

1263- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا''۔

حق کا حضرت عمر کے دل اور زبان پر جاری ہونا

1264- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جُعِلَ الْحَقُّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حق کو عمر کے دل اور اُس کی زبان پر رکھ دیا گیا ہے''۔

سکینت کا حضرت عمر کی زبانی کلام کرنا

1265- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: (امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1263- رواه أحمد 154/4، والترمذي: 3687، والحاكم 85/3.

1264- خرجه الألباني في صحيح الجامع: 1736.

Marfat.com

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر گفتگو کرتی ہے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خراجِ تحسین

1266- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّالَحِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: مَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى بَيْنَكُمْ ثُمَّ قَالَ:

رَحِمَكَ اللهُ ابْنَ الْخَطَّابِ اِنْ كُنْتَ بِذَاتِ اللهِ لَعَلِيمًا. وَاِنْ كَانَ اللهُ فِي صَدْرِكَ لَعَظِيمًا. وَاِنْ كُنْتَ لَتَخْشَى اللهَ فِي النَّاسِ، وَلَا تَخْشَى النَّاسَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. كُنْتَ جَوَادًا بِالْحَقِّ، بَخِيلًا بِالْبَاطِلِ، خَمِيصًا مِنَ الدُّنْيَا، بَطِينًا مِنَ الْآخِرَةِ. لَمْ تَكُنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جن کی میت کو کپڑے میں ڈھانپ دیا گیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کے بارے میں مجھے یہ بات پسند ہو کہ میں اُس جیسے فرد کے نامۂ اعمال کو ساتھ لے کر اللہ کی بارگاہ میں جاؤں جیسا کہ یہ صاحب ہیں جنہیں تمہارے درمیان کپڑے میں ڈھانپ دیا گیا ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے خطاب کے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم رکھنے والے تھے اور آپ کے سینے میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس تھا' آپ لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں لوگوں سے نہیں ڈرتے تھے' حق کے بارے میں سخی تھے' باطل کے بارے میں بخیل تھے' دنیا کے حوالے سے بھوکے تھے اور آخرت کے حوالے سے سیر

Marfat.com

عَيَّابًا، وَلَا مَدَّاحًا

تھے' آپ عیب جوئی نہیں کرتے تھے اور فضول تعریف نہیں کرتے تھے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا خراجِ تحسین

1267- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِزْقِ اللهِ الْكَلْوَذَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ اِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِزًّا، وَكَانَتْ هِجْرَتُهُ نَصْرًا، وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ رَحْمَةً، وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُصَلِّيَ ظَاهِرِينَ حَتَّى اَسْلَمَ عُمَرُ، وَاِنِّي لَاَحْسَبُ اَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْ عُمَرَ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ، فَاِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا غلبہ کا باعث تھا' اُن کی ہجرت مدد کا باعث تھی' اُن کی خلافت رحمت تھی' اللہ کی قسم! ہم کھلے عام نماز ادا کرنے کی اُس وقت تک استطاعت نہیں رکھ سکے تھے جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کر لیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو اُن کی سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے' جب نیک لوگوں کا ذکر ہوگا تو اُن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خصوصی طور پر ذکر ہوگا''۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَلِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الْفَضَائِلِ عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ وَعِنْدَ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مَا سَنَذْكُرُهُ فِي مَوْضِعِهِ اِنْ شَاءَ اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور بھی بہت سے فضائل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک' تمام صحابہ کے نزدیک ہیں' جن کا ذکر ہم اُن کے مخصوص مقام پر کریں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

Marfat.com

بَابُ ذِكْرُ خِلَافَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَتَيَقَّنَ اَنَّهُ الْمَوْتُ كَانَ مِنْ حُسْنِ تَوْفِيقِ اللّٰهِ الْكَرِيمِ لَهُ، وَنَصِيحَتِهِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي رَعِيَّتِهِ، وَحُسْنِ النَّظَرِ لَهُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا، اَنَّهُ جَعَلَ الْاَمْرَ بَعْدَهُ شُورَى بَيْنَ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَقَدْ شَهِدَ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، وَاَخْرَجَ وَلَدَهُ مِنَ الْخِلَافَةِ وَمِنَ الْمَشُورَةِ، وَقَالَ لَهُمْ: مَنِ اخْتَرْتُمْ مِنْكُمْ اَنْ يَكُونَ خَلِيفَةً فَهُوَ خَلِيفَةٌ

وَهُمْ سِتَّةٌ عُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَجَزَاهُمْ عَنِ الْاُمَّةِ خَيْرًا، فَمَا قَصَّرُوا فِي الِاجْتِهَادِ، فَرَضِيَ الْقَوْمُ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَبَايَعَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَسَائِرُ الصَّحَابَةِ، لَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ وَاحِدٌ

باب: امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اُن سے اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے اور اُنہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب وہ مرنے والے ہیں تو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بہترین توفیق کے تحت اور اپنی رعایا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی کے حوالے سے اور اُن کے معاملہ میں اچھی طرح غور وفکر کرنے کے بعد اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کا معاملہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے باہمی مشورہ پر چھوڑ دیا جو ایسے افراد تھے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ ان حضرات سے راضی تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات کے بارے میں جنت کی گواہی دی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو خلافت اور مشورے سے الگ کر دیا تھا' آپ رضی اللہ عنہ نے اُن حضرات سے فرمایا تھا: تم لوگ اپنے میں سے جس کے خلیفہ ہونے کو اختیار کرو گے وہ خلیفہ ہوگا۔

یہ چھ حضرات تھے: حضرت عثمان غنی' حضرت علی' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت سعد' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم' اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اُمت کی طرف سے جزائے خیر عطا کرے' ان حضرات نے اپنی بھرپور کوشش میں کوئی کمی نہیں کی' آخرکار یہ حضرات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر راضی ہو گئے' تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور دیگر تمام صحابہ کرام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ ان حضرات میں سے کسی نے بھی اس

Marfat.com

مِنْهُمْ لِعِلْمِهِمْ بِفَضْلِهِ، وَقَدِيمِ اِسْلَامِهِ، وَمَحَبَّتِهِ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، وَبَذْلِهِ لِمَالِهِ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، وَلِفَضْلِ عِلْمِهِ وَلِعَظِيمِ قَدْرِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِكْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ، لَا يَشُكُّ فِي ذَلِكَ مُؤْمِنٌ عَاقِلٌ، وَاِنَّمَا يَشُكُّ فِي ذَلِكَ جَاهِلٌ شَقِيٌّ قَدْ خُطِئَ بِهِ عَنْ سَبِيلِ الرَّشَادِ، وَلَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ، وَحُرِمَ التَّوْفِيقَ

حوالے سے اختلاف نہیں کیا کیونکہ یہ حضرات اُن کی فضیلت سے واقف تھے' اُن کے اسلام میں قدیم ہونے سے' اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اُن کی محبت سے واقف تھے' اُنہوں نے اپنا مال اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے خرچ کیا تھا اُس سے واقف تھے' اُن کے علم کے حوالے سے اُن کی فضیلت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اُن کی قدرومنزلت کی عظمت کے حوالے سے واقف تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح اُن کی عزت افزائی کرتے تھے' اس بارے میں کسی بھی عقلمند مؤمن کو شک نہیں ہوسکتا' اس بارے میں کسی جاہل اور بدنصیب شخص کو ہی شک ہوگا جو ہدایت کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہوگا' شیطان جس کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہوگا اور جو توفیق سے محروم ہوگا۔

حضرت عثمان غنی کے بعض مناقب

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاذْكُرْ مِنْ بَعْضِ مَنَاقِبِهِ، مَا اِذَا سَمِعَهَا مَنْ جَهِلَ فَضْلَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَجَعَ عَنْ مَذْهَبِهِ الْخَطَإِ اِلَى الصَّوَابِ،

اگر کوئی شخص یہ کہے: تم اُن کے کچھ مناقب ذکر کرو! تا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے ناواقف شخص جب اُن (مناقب) کو سنے تو اپنے غلط مسلک کو چھوڑ کر صحیح بات کی طرف آ جائے۔

قِيلَ لَهُ: اَوَّلُ مَنَاقِبِهِ تَصْدِيقُهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِسْلَامُهُ، وَتَزْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ ابْنَتَيْهِ، وَلَمْ يُزَوِّجْهُ اِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ، رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى اَوْحَى اِلَيَّ اَنْ اُزَوِّجَ

تو اُس شخص سے یہ کہا جائے گا: اُن کے مناقب میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور اسلام قبول کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی اُن کے ساتھ کی اور یہ شادی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان سے نازل ہونے والی وحی کے نتیجہ میں کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی کہ میں اپنی بیٹی

Marfat.com

كَرِيمَتَيَّ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: زَوَّجَهُ اَوَّلًا رُقَيَّةَ، فَلَمَّا مَاتَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا عُثْمَانُ، هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُخْبِرُنِي اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَدْ زَوَّجَكَ اُمَّ كُلْثُومٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ، وَعَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا.

وَرَوَى اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَةِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: اَلَا اَبُو اَيِّمٍ، اَلَا اَخُو اَيِّمٍ يُزَوِّجُهَا عُثْمَانَ، فَلَوْ كَانَ لِي عَشْرٌ لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ، وَمَا زَوَّجْتُهُ اِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ

کی شادی عثمان کے ساتھ کردوں''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کروائی تھی جب اُن کا انتقال ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عثمان! یہ جبریل مجھے یہ بتارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُم کلثوم کے ساتھ تمہاری شادی کردی ہے جو رقیہ کے مہر کی مانند مہر کے عوض میں ہے اور اس شرط پر ہے کہ اس کے ساتھ بھی اُس کی مانند اچھا سلوک کروگے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دوسری صاحبزادی (یعنی سیدہ اُم کلثوم) کی قبر پر کھڑے ہوئے تھے' یہ وہ دوسری صاحبزادی ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ بنی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُرشاد فرمایا: کیا کسی بیوہ عورت کا باپ یا کسی بیوہ عورت کا بھائی ایسا نہیں ہے جو اُس عورت کی شادی عثمان کے ساتھ کردے' اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے اُن کی شادی عثمان کے ساتھ کردیتا اور میں نے اُس کے ساتھ شادی صرف آسمان کی وحی کے حکم کے تحت کی تھی۔

ذوالنورین ہونا' صرف حضرت عثمان کی خصوصیت

ثُمَّ اعْلَمُوا، رَحِمَكُمُ اللهُ، اَنَّهُ اِنَّمَا يُسَمَّى عُثْمَانُ ذَا النُّورَيْنِ، لِاَنَّهُ لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ ابْنَتَيْ نَبِيٍّ فِي التَّزْوِيجِ وَاحِدَةً بَعْدَ الْاُخْرَى مِنْ لَدُنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اِلَّا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلِذَلِكَ سُمِّيَ ذَا النُّورَيْنِ، فَهَذِهِ اَحَدُ مَنَاقِبِهِ

پھر آپ لوگ یہ بات بھی جان لیں! اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر رحم کرے! کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ''ذوالنورین'' کا نام دیا گیا تھا کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد کسی بھی نبی کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے کسی شخص کے نکاح میں نہیں آئیں' یہ خصوصیت صرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی تھی اور اسی وجہ سے اُن کا نام ''ذوالنورین'' رکھا گیا تھا' تو یہ اُن کے مناقب میں سے ایک بات

Marfat.com

الشَّرِيفَةِ،

تھی۔

غزوۂ تبوک میں ساز وسامان فراہم کرنا

وَمِنْهَا اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَفِي كُمِّهِ اَلْفُ دِينَارٍ فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلَّى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ: فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانُ مَا فَعَلَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ اَبَدًا

اُن میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے پاس ایک ہزار دینار تھے جو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیئے اور پھر وہ واپس تشریف لے گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنا دستِ مبارک اپنی جھولی میں ڈالتے تھے اور اُن دیناروں کو اُلٹتے پلٹتے تھے اور یہ ارشاد فرما رہے تھے: ''آج کے بعد اگر عثمان اور کوئی کام نہ بھی کرے تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہے''۔

وَقَالَ قَتَادَةُ: اِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَهَّزَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ تِسْعَمِائَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا وَسَبْعِينَ فَرَسًا

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر نوسو تیس اونٹ اور ستّر گھوڑے فراہم کیے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ: حَمَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى تِسْعِمِائَةِ بَعِيرٍ وَاَرْبَعِينَ بَعِيرًا، ثُمَّ جَاءَ بِسِتِّينَ فَرَسًا فَاَتَمَّ بِهَا الْاَلْفَ

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نوسو چالیس اونٹ دیئے تھے اور ساٹھ گھوڑے دیئے تھے' یوں ایک ہزار کی تعداد مکمل ہوگئی۔

بئر رومہ خرید کر وقف کرنا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ، فَيَجْعَلُهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:
''کون شخص بئر رومہ خرید کر اُسے مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کردے گا تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کی مغفرت کرے گا''۔

Marfat.com

فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. ثُمَّ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَاَجْرُهَا لَكَ

تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اُسے خرید لیا تھا' اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پانی حاصل کرنے کیلئے وقف کر دو' اس کا اجر تمہیں ملے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رفیق ہونا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہے''۔

فرشتوں کا حیاء کرنا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَسْتَحْيِي مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک فرشتے عثمان بن عفان سے حیاء کرتے ہیں''۔

بے شمار لوگوں کی شفاعت کرنا

وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''قیامت کے دن عثمان بن عفان' ربیعہ اور مضر قبیلہ کے (افراد جتنی تعداد) کی شفاعت کرے گا''۔

شہادت کے بارے میں پیشگوئی

ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ بِفِتَنٍ كَائِنَةٍ تَكُونُ بَعْدَهُ. وَاَخْبَرَ اَنَّ عُثْمَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَرِيءٌ مِنْهَا وَاَخْبَرَ اَنَّهُ يُقْتَلُ مَظْلُومًا. وَاَمَرَهُ بِالصَّبْرِ. فَصَبَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. حَتَّى قُتِلَ مَظْلُومًا

پھر یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن فتنوں کے بارے میں بھی خبر دی تھی جو آپ کے بعد رونما ہوں گے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی خبر دی تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُس سے لاتعلق ہوں گے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مظلوم ہونے کے طور پر قتل کر دیا جائے گا' آپ نے اُنہیں صبر

Marfat.com

وَقَدِ اجْتَهَدَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمُ اَصْحَابِهِ فِي نُصْرَتِهِ. فَمَنَعَهُمْ وَقَالَ: اَنْتُمْ فِي حِلٍّ مِنْ بَيْعَتِي. وَاِنِّي لَاَرْجُو اَنْ اَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ سَالِمًا مَظْلُومًا

کرنے کی ہدایت کی تھی' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صبر سے کام لیا یہاں تک کہ مظلوم ہونے کے طور پر قتل ہو گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے کی' اُن کی مدد کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو منع کر دیا اور فرمایا: میں تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دوں گا' مجھے یہ توقع ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب حاضر ہوؤں گا تو سلامتی والا ہوں گا اور مظلوم ہوؤں گا۔

ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھنا

وَكَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهُ بِرَكْعَةٍ يَخْتِمُ فِيهَا الْقُرْآنَ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے اور بعض اوقات ایک ہی رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔

وَمَنَاقِبُهُ كَثِيرَةٌ شَرِيفَةٌ عِنْدَ مَنْ يَعْقِلُ مِمَّنْ نَفَعَهُ اللهُ الْكَرِيمُ بِالْعِلْمِ. سَنَذْكُرُهَا اِنْ شَاءَ اللهُ فِي مَوْضِعِهَا

اُن کے مناقب بہت سے ہیں اور معزز ہیں' اُس شخص کے نزدیک' جس کو عقل حاصل ہو اور جسے اللہ تعالیٰ نے علم کے ذریعہ نفع عطا کیا ہو' ہم اُن کے مناقب کا تذکرہ اُن کے مخصوص مقام پر کریں گے۔

حضرت عثمان کی دو خصوصیات

1268- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلَّا هَاتَانِ الْخَصْلَتَانِ كَفَتَاهُ: جَمْعُهُ الْمُصْحَفَ، وَبَذْلُهُ دَمَهُ دُونَ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں:

اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں صرف یہ دو خصوصیات ہوتیں تو یہ دونوں ہی اُن کیلئے کافی تھیں' ایک یہ کہ اُنہوں نے قرآن مجید کو مصحف کی شکل میں جمع کیا اور ایک یہ کہ اُنہوں نے مسلمانوں کا خون نہ بہایا اور اپنا خون بہنے دیا۔

Marfat.com

وَرُوِیَ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ حُذَیْفَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ سَارُوا اِلَیْهِ. وَاللّٰهِ لَیَقْتُلُنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: فَاَیْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِی الْجَنَّةِ. قَالَ: قُلْتُ: فَاَیْنَ قَتَلَتُهُ؟ قَالَ: فِی النَّارِ وَاللّٰهِ

جندب بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ لوگ ضرور اُنہیں شہید کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہاں ہوں گے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جنت میں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تو جن لوگوں نے اُنہیں شہید کیا ہوگا وہ کہاں ہوں گے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! وہ جہنم میں ہوں گے۔

حضرت عثمان کے قاتلین کا انجام

1269- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ الْبَغَوِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ الْحِمَّانِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ لَهِیعَةَ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ اَبِی حَبِیبٍ قَالَ: بَلَغَنِی اَنَّ عَامَّةَ الرَّكْبِ، الَّذِی سَارُوا اِلَی عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُّوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ لوگ جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے کیلئے گئے تھے اُن میں سے زیادہ تر لوگ بعد میں جنون کا شکار ہو گئے تھے۔

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَكَانَ الْجُنُونُ لَهُمْ قَلِیلًا

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: جنون کی سزا اُن کیلئے کم ہے۔

صحابہ کا حضرت عثمان کی شہادت پر غم وغصہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَلَقَدْ اَنْكَرَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْكَارًا شَدِیدًا، وَبَكَوْا عَلَیْهِ، وَرَثَوْهُ. اَوَّلُهُمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا شدت سے انکار کیا تھا' وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے انتقال پر روئے تھے' اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتقال پر مرثیے کہے تھے ان میں سب

Marfat.com

عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْقَى عَنْ رَاْسِهِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ، وَنَادَى ثَلَاثًا: اللّٰهُمَّ، اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ دَمِ ابْنِ عَفَّانَ، اللّٰهُمَّ لَا اَرْضَى قَتْلَهُ، وَلَا آمُرُ بِهِ.

سے پہلے فرد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں' اُنہوں نے اپنے سر سے سیاہ عمامہ اُتار دیا تھا اور تین مرتبہ بلند آواز میں پکار کر کہا تھا: اے اللہ! میں ابن عفان کے خون سے تیرے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں' اے اللہ! میں اُن کے قتل سے راضی نہیں ہوں اور نہ ہی میں نے اُس کا حکم دیا۔

وَبَكَى عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ بُكَاءً شَدِيدًا، وَرَثَاهُ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ، وَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، وَحُذَيْفَةُ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَهُمْ اَعْنِي الَّذِينَ سَارُوا اِلَيْهِ فَقَتَلُوهُ: لَوْ اَنَّ اُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا اَنْ يَنْقَضَّ.

اسی طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ روئے تھے' حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے اُن کا مرثیہ کہا تھا' حضرت عبداللہ بن سلام' حضرت حذیفہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم نے اس کا انکار کرتے ہوئے اُن لوگوں سے' جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کیلئے گئے تھے' اُن سے یہ کہا تھا: تم نے حضرت عثمان کے ساتھ جو کچھ کیا ہے' اگر اس وجہ سے اُحد پہاڑ ٹوٹ جاتا تو وہ اس کا حقدار تھا کہ ٹوٹ جاتا۔

وَحُمِلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ دَارِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَرِيحًا.

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر سے زخمی حالت میں اُٹھا کر لایا گیا تھا۔

وَاَمَّا ذِكْرُنَا قِصَّةَ مَا جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْاَمْرَ اِلَى مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، حَتَّى اخْتَارُوا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَلِيفَةً لِلْمُسْلِمِينَ

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم نے جو یہ بات ذکر کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاملہ اُن صحابہ کرام کے سپرد کر دیا تھا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے تو یہ وہ حضرات ہیں جن کے بارے میں جنت کی گواہی دی گئی ہے اور ان حضرات نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کیلئے خلیفہ کے طور پر منتخب کیا تھا۔

حضرت عثمان کی بیعت کا واقعہ

1270- فَحَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

Marfat.com

بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمَوْتُ أَمَرَ السِّتَّةَ النَّفَرَ بِالشُّورَى، وَكَانَ طَلْحَةُ غَائِبًا، وَأَمَرَ صُهَيْبًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثَلَاثًا حَتَّى يَسْتَقِيمَ أَمْرُهُمْ عَلَى رَجُلٍ، قَالَ عُمَرُ: إِنِ اسْتَقَامَ أَمْرُكُمْ قَبْلَ أَنْ يَقْدِمَ طَلْحَةُ فَأَمْضُوهُ عَلَى مَا اسْتَقَامَ أَمْرُكُمْ عَلَيْهِ، وَإِنْ قَدِمَ طَلْحَةُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَقِيمَ أَمْرُكُمْ فَأَدْنُوهُ مِنْكُمْ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا وَكَانُوا خَمْسَةً، فَإِذَا أَمْرُهُمْ لَا يَسْتَقِيمُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللهُ: إِنَّكُمْ لَا تَسْتَقِيمُونَ عَلَى أَمْرٍ وَأَنْتُمْ خَمْسَةٌ.. فَلْيُعَادِ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ، وَأَنَا عَدِيدُ الْغَائِبِ ، فَتَعَادَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ، فَوَلَّى الزُّبَيْرُ أَمْرَهُ عَلِيًّا، وَتَعَادَ عُثْمَانُ وَسَعْدٌ، فَوَلَّى سَعْدٌ أَمْرَهُ عُثْمَانَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِلزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ: وَلَّيْتُمَا أَمْرَكُمَا عَلِيًّا وَعُثْمَانَ، فَاعْتَزِلَا، وَخَلَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ، فَقَالَ عَبْدُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

خیثمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے چھ افراد کی مجلس شوریٰ کا حکم دیا' اُس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہیں تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ تین دن تک لوگوں کو نماز پڑھاتے رہیں تا کہ اس دوران مجلس شوریٰ کے ارکان کسی ایک پر متفق ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر طلحہ کے آنے سے پہلے آپ لوگ کسی ایک معاملہ پر متفق ہو گئے تو جس پر آپ کا اتفاق ہوگا' آپ اُس کو جاری کر دیں اور اگر آپ کے کسی معاملہ پر متفق ہونے سے پہلے طلحہ آ گئے تو اُنہیں بھی ساتھ شامل کر لیں کیونکہ وہ بھی مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک فرد ہیں۔ جب یہ حضرات اکٹھے ہوئے تو یہ پانچ افراد تھے اور ان کے درمیان ابھی کوئی چیز طے نہیں ہوئی تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ پانچ افراد ہیں' آپ کسی ایک چیز کو طے نہیں کر سکتے' اس لیے ہونا یہ چاہیے کہ آپ میں سے ایک شخص کسی ایک کے حق میں دستبردار ہو جائے' میں غیر موجود فرد (یعنی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ) کے حق میں دستبردار ہوتا ہوں' حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما میں سے حضرت زبیر نے اپنا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور حضرت عثمان اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما میں سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا' تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ دونوں نے اپنا حق حضرت علی اور حضرت عثمان

Marfat.com

الرَّحْمَنِ لِعَلِيٍّ وَعُثْمَانَ: اَنْتُمَا بَنُو عَبْدِ مَنَافٍ. فَاخْتَارَا: اِمَّا اَنْ تَتَبَرَّءَا مِنَ الْاِمْرَةِ. فَاُوَلِّيَكُمَا الْاَمْرَ. فَتَخْتَارَا لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا. وَاِمَّا اَنْ تُوَلِّيَانِي ذٰلِكَ وَاَبْرَاُ مِنَ الْاِمْرَةِ. فَوَلَّيَاهُ ذٰلِكَ. فَدَعَا رَبَّهُ سَاعَةً. وَرَفَعَ يَدَيْهِ. ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: اللّٰهُ عَلَيْكَ رَاعٍ اِنْ اَنَا بَايَعْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ فِي اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَتَتَّقِيَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ اَنَا لَمْ اُبَايِعْكَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ لِمَنْ بَايَعْتُ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَعَمْ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اللّٰهُ عَلَيْكَ رَاعٍ اِنْ اَنَا بَايَعْتُ غَيْرَكَ. لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ. قَالَ عُثْمَانُ: نَعَمْ. ثُمَّ صَفَّقَ عَلَى يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

کے نام کر دیا ہے' تو آپ دونوں الگ ہو جائیں۔ اب حضرت عبدالرحمن' حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم رہ گئے' حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ دونوں کا تعلق عبدمناف کی اولاد سے ہے' تو آپ دونوں کو اس بارے میں اختیار ہے کہ یا تو آپ میں سے کوئی ایک حکومت کے معاملہ سے لاتعلقی اختیار کر لے' میں آپ دونوں کے حق میں دستبردار ہو جاتا ہوں' آپ دونوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کیلئے کسی ایک فرد کا انتخاب کر لیں' یا پھر یہ ہے کہ آپ دونوں یہ حق مجھے دے دیں اور میں حکومت کے معاملہ سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں۔ تو ان دونوں حضرات نے یہ حق اُن کے سپرد کر دیا تو وہ ایک گھڑی تک اپنے پروردگار سے دعا کرتے رہے' اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: آپ کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اگر میں نے آپ کی بیعت کر لی تو آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے بارے میں انصاف سے کام لیں گے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں گے اور اگر میں نے آپ کی بیعت نہ کی تو آپ اُس شخص کی اطاعت وفرمانبرداری کریں گے جس کی میں بیعت کر لوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! پھر اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولے: اللہ تعالیٰ آپ کا نگران ہو! اگر میں نے آپ کی بجائے دوسرے صاحب کی اطاعت کر لی تو آپ نے اطاعت وفرمانبرداری سے کام لینا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

Marfat.com

1271- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدْ جَعَلْتُ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِي اِلَى هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ: عُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعْدٍ وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرِ، فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا مِنْهُمْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

معدان بن ابوطلحہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میرے بعد معاملہ ان چھ افراد کے سپرد ہو گا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان حضرات سے راضی تھے: عثمان' علی' عبدالرحمن' سعد' طلحہ اور زبیر' ان میں سے جو شخص خلیفہ منتخب ہو گا وہی خلیفہ شمار ہو گا۔

حضرت عثمان کے انتخاب پر ابن مسعود کا تبصرہ

1272- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ: مَا خَطَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ خُطْبَةً اِلَّا شَهِدْتُهَا، فَشَهِدْتُهُ حِينَ نُعِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَذَكَرَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: اَمَّرْنَا خَيْرَ مَنْ بَقِيَ وَلَمْ نَاْلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نزال بن سبرہ ہلالی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو بھی خطبہ دیا' میں اُس میں موجود رہا' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع کے بارے میں اُنہوں نے خطبہ دیا تو میں اُس میں بھی موجود تھا' اُنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی: اب ہمارا معاملہ اُس کے سپرد ہو گیا ہے جو باقی رہ جانے والوں میں سب سے بہتر ہیں اور ہم نے اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

1271- مسلم: 567.

Marfat.com

1273- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ: حِينَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ يَقُولُ: اَمَّرْنَا خَيْرَ مَنْ بَقِيَ وَلَمْ نَأْلُوا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ منتخب ہونے کے وقت یہ فرماتے ہوئے سنا: ہمارا معاملہ باقی رہ جانے والوں میں سے سب سے بہتر فرد کے پاس چلا گیا ہے اور ہم نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

1274- اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الْحِنَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَنَعَى اِلَيْنَا عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ اَرَ يَوْمًا اَكْثَرَ بَاكِيًا حَزِينًا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ اَنِّي اَعْلَمُ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُحِبُّ كَلْبًا لَاَحْبَبْتُهُ، وَاِنَّا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْمَعْنَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ، فَلَمْ نَأْلُوا عَنْ خَيْرِنَا وَاَفْضَلِنَا ذَا فَوْقٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابووائل بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اُنہوں نے ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر دی تو میں نے اُس دن سے زیادہ رونے والے اور اُس دن سے زیادہ غمگین افراد کبھی نہیں دیکھے' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے یہ بات پتا ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کتے سے محبت کرتے ہیں تو میں اُس کتے سے بھی محبت رکھوں گا' ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے اتفاق کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے' تو ہم نے اپنے میں سے سب سے بہتر اور سب سے زیادہ فضیلت والے اور فوقیت والے فرد کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

Marfat.com

بَابُ ذِكْرِ خِلَافَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبَةِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحَدٌ اَحَقَّ بِالْخِلَافَةِ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ الْفَضَائِلِ الَّتِي خَصَّهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهَا، وَمَا شَرَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنَ السَّوَابِقِ الشَّرِيفَةِ، وَعَظِيمِ الْقَدْرِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَعِنْدَ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ،

باب: امیر المؤمنین حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کی پاکیزہ ذریت سے راضی ہو!

(امام آجری فرماتے ہیں:) آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ حقدار اور کوئی نہیں تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو مختلف قسم کے فضائل کے حوالے سے عزت عطا کی تھی جو بطورِ خاص اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیے تھے' اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے آپ کو شرف عطا کیا تھا جس میں کئی نمایاں پہلو ہیں' آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ' اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' رسول کے صحابہ اور اہلِ ایمان کے نزدیک عظیم مرتبہ حاصل تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

قَدْ جُمِعَ لَهُ الشَّرَفُ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ، لَيْسَ مِنْ خَصْلَةٍ شَرِيفَةٍ اِلَّا وَقَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا: ابْنُ عَمِّ الرَّسُولِ، وَاَخُو النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزَوْجُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَيْحَانَتَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ مُحِبًّا، وَفَارِسُ الْعَرَبِ وَمُفَرِّجُ

ہر اعتبار سے فضیلت آپ میں جمع ہو گئی تھی' ہر شرف والی فضیلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص کیا تھا' آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں' حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلشن کے پھول ہیں' اُن کے والد ہیں اور ایک ایسے فرد ہیں جن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت رکھتے تھے' آپ رضی اللہ عنہ عربوں کے شاہسوار ہیں' پریشانی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دینے والے ہیں۔

Marfat.com

الْكَرْبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آیتِ مباہلہ کی نسبت سے فضیلت

وَاَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ بِالْمُبَاهَلَةِ لِاَهْلِ الْكِتَابِ لَمَّا دَعَوهُ اِلَى الْمُبَاهَلَةِ. فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ}

فَاَبْنَاؤُنَا وَاَبْنَاؤُكُمْ: فَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَنِسَاؤُنَا وَنِسَاؤُكُمْ: فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاَنْفُسُنَا وَاَنْفُسُكُمْ: عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اہلِ کتاب کے ساتھ مباہلہ کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں مباہلہ کی دعوت جن الفاظ میں دی اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''تم فرمادو! تم آگے آؤ تا کہ ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو بلائیں''۔

تو یہاں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے) بیٹوں کی جگہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما تھے' خواتین کی جگہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ہیں اور ہم اپنے آپ اور تم اپنے آپ کی جگہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔

غزوۂ خیبر کا واقعہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ

ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَدَفَعَ اِلَيْهِ الرَّايَةَ. وَذَلِكَ يَوْمَ خَيْبَرَ؛ فَفَتَحَ اللهُ الْكَرِيمُ عَلَى يَدَيْهِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ ارشاد فرمایا تھا:

''کل میں جھنڈا اُس شخص کو دوں گا' جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہیں''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوا کر وہ جھنڈا اُن کے سپرد کیا تھا' یہ غزوۂ خیبر کے موقع کی بات ہے' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح نصیب کی تھی۔

Marfat.com

وَاَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُحِبٌّ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَہُ مُحِبَّانِ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے فرد ہیں اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے والے ہیں۔

چار افراد سے محبت کا حکم

وَرَوَی بُرَیْدَۃُ الْاَسْلَمِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَمَرَنِی رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ اَرْبَعَۃٍ، وَاَخْبَرَنِی اَنَّہُ یُحِبُّھُمْ اِنَّكَ یَا عَلِیُّ مِنْھُمْ، اِنَّكَ یَا عَلِیُّ مِنْھُمْ. اِنَّكَ یَا عَلِیُّ مِنْھُمْ ثَلَاثًا.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے پروردگار نے مجھے چار افراد سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور اُس نے مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے' اے علی! تم اُن میں سے ایک ہو' اے علی! تم اُن میں سے ایک ہو' اے علی! تم اُن میں سے ایک ہو''۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان

وَسُئِلَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَتْ: مَا رَاَیْتُ رَجُلًا قَطُّ کَانَ اَحَبَّ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ، وَلَا امْرَاَۃً اَحَبَّ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَاَتِہِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو اُن سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ہو اور نہ ہی کوئی ایسی خاتون دیکھی ہے جو اُن کی اہلیہ (یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب ہو۔

امام جعفر صادق کی روایت

وَرُوِیَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہِ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَتَی

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت جبریل

Marfat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ اَنْ تُحِبَّ عَلِيًّا وَتُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ عَلِيًّا

علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے:

''اے حضرت محمد! بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو یہ حکم دیتا ہے کہ آپ علی سے محبت رکھیں اور جو علی سے محبت رکھتا ہے اُس سے بھی محبت رکھیں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت

وَرَوَى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَيْرٍ جَبَلِيٍّ. فَقَالَ: اللّٰهُمَّ. ائْتِنِي بِرَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ. فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ يَقْرَعُ الْبَابَ. فَقَالَ اَنَسٌ: اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُولٌ. ثُمَّ اَتَى الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ. فَقَالَ: يَا اَنَسُ. اُدْخِلْهُ. فَقَدْ عَنِيتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اِلَيَّ! اللّٰهُمَّ اِلَيَّ!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک پہاڑی پرندہ (بھنا ہوا) پیش کیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لے آ' جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔ تو اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹا دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصروف ہیں' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسری مرتبہ' پھر تیسری مرتبہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس! اُسے اندر لے آؤ! کیونکہ میں نے اُسی کو مراد لیا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میری طرف! اے اللہ! میری طرف۔

حضرت علی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَذَلِكَ لَمَّا خَلَّفَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى الْمَدِينَةِ. فَقَالَ قَوْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ كَلَامًا لَمْ يُحْسِنْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا خَلَّفْتُكَ عَلَى اَهْلِي فَهَلَّا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) ارشاد فرمایا ہے: تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس وقت ارشاد فرمائی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ مدینہ منورہ کا نگران مقرر کیا تھا تو منافقین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے ایسا کلام کیا تھا جو اچھا نہیں

Marfat.com

مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے اہلِ خانہ پر اپنا نائب مقرر کر کے جا رہا ہوں' کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی' البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان: ''من کنت مولاہ''

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:
''جس کا میں مولا ہوں' علی بھی اُس کا مولا ہے''۔

اہلِ ایمان کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ

''تمہارے ساتھ صرف مؤمن ہی محبت رکھے گا اور تمہارے ساتھ صرف کوئی منافق ہی بغض رکھے گا''۔

حضرت علی کو ایذاء پہنچانے کی مذمت

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:
''جس نے علی کو اذیت پہنچائی اُس نے مجھے اذیت پہنچائی''۔

حضرت جابر کا بیان

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِينَا مَعْشَرُ الْاَنْصَارِ اِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ یعنی انصار سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے درمیان اُس شخص کو منافق سمجھتے تھے جو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو ناپسند کرتا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنے کی مذمت

وَرُوِيَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْحُبُلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لِي: اَيُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟

ابوعبداللہ حبلی بیان کرتے ہیں: میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم لوگوں کے درمیان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہا جاتا ہے۔ میں نے کہا:

Marfat.com

فَقُلْتُ: مُعَاذَ اللهِ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي

اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علی کو بُرا کہتا ہے وہ مجھے بُرا کہتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی کو بھائی بنانا

وَلَمَّا آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهِ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَاضِرٌ لَمْ يُؤَاخِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا اَخَّرْتُكَ اِلَّا لِنَفْسِي. فَاَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى. غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. وَاَنْتَ اَخِي وَوَارِثِي

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں کسی کا بھائی قرار نہیں دیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں نے تمہیں صرف اپنی ذات کیلئے مؤخر کیا تھا' تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی' البتہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے' تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو۔

حضرت علی دنیا و آخرت میں سردار ہیں

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَمَّا زَوَّجَهَا لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا وَسَيِّدًا فِي الْآخِرَةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی کی تھی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا:

''میں نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی ہے جو دنیا میں بھی سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہوگا''۔

حضرت ابوسعید خدری کی روایت

وَرَوَى اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ. فَخَرَجَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم کچھ مہاجرین اور انصار' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا

Marfat.com

عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: خِيَارُكُمُ الْمُوفُونَ الْمُطَيِّبُونَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْخَفِيَّ التَّقِيَّ قَالَ وَمَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَقُّ مَعَ ذَا اَلْحَقُّ مَعَ ذَا

میں تم لوگوں کو تمہارے بہترین افراد کے بارے میں نہ بتاؤں! ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو عہد کو پورا کرتے ہیں اور پاکیزگی اختیار کرتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ پوشیدہ رہنے والے پرہیزگار شخص کو پسند کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق اس کے ساتھ ہے' حق اس کے ساتھ ہے۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمَنَاقِبُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَفَضَائِلُهُ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصَى. وَلَقَدْ اَكْرَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقِتَالِ الْخَوَارِجِ. وَجَعَلَ سَيْفَهُ فِيهِمْ. وَقِتَالَهُ لَهُمْ سَيْفَ حَقٍّ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل اور اُن کے مناقب شمار سے زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ شرف بھی عطا کیا کہ آپ نے خوارج کے ساتھ جنگ کی' آپ کی تلوار نے اُن کا قلع قمع کیا اور اُن کے ساتھ جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار' حق کی تلوار تھی جو قیامت قائم ہونے تک (حق کی تلوار) رہے گی۔

فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَبَرَّاَهُ اللهُ مِنْ قَتْلِهِ وَاَفْضَتِ الْخِلَافَةُ اِلَيْهِ كَمَا رَوَى سَفِينَةُ وَاَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کے قتل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لاتعلقی کا اظہار کیا اور پھر خلافت کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا جیسا کہ حضرت سفینہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

اَلْخِلَافَةُ بَعْدِي ثَلَاثُونَ سَنَةً

''میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی''۔

فَلَمَّا مَضَى اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْخَلِيفَةَ الرَّابِعَ. فَاجْتَمَعَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ

جب حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم رخصت ہو گئے تو اب حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ بنے' مدینہ منورہ میں سب لوگ اُن کے پاس اکٹھے ہوئے تو اُنہوں نے خلیفہ

Marfat.com

اِلَيْهِ. فَاَبَى عَلَيْهِمْ. فَلَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَالَ: فَاِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلَكِنْ اَخْرُجُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يُبَايِعَنِي بَايَعَنِي، فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ

بننے سے انکار کر دیا لیکن لوگ مسلسل اصرار کرتے رہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میری بیعت پوشیدہ طور پر نہیں ہوگی بلکہ میں نکل کر مسجد میں جاتا ہوں' جو شخص میری بیعت کرنا چاہے وہ وہاں آ کر میری بیعت کر لے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لے گئے اور وہاں لوگوں نے اُن کی بیعت کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا واقعہ

1275- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْاَثْرَمُ قَالَ: قَالَ لِي اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: اُكْتُبْ هَذَا الْحَدِيثَ، فَاِنَّهُ حَدِيثٌ حَسَنٌ فِي خِلَافَةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَحْصُورٌ قَالَ: فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ السَّاعَةَ قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَخَذْتُ بِوَسَطِهِ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ، فَقَالَ: خَلِّ، لَا اُمَّ لَكَ قَالَ: فَاَتَى عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الدَّارَ، وَقَدْ قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَتَى دَارَهُ فَدَخَلَهَا وَاَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا جا چکا تھا' ایک آدمی اُن کے پاس آیا اور بولا: امیر المؤمنین کو ابھی شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اُسی وقت کھڑے ہوئے' میں نے اُنہیں پکڑ لیا کیونکہ مجھے اُن کے حوالے سے اندیشہ تھا (کہ باغی اُنہیں بھی نقصان نہ پہنچائیں)۔ تو اُنہوں نے فرمایا: چھوڑ دو! تمہاری ماں نہ رہے! راوی کہتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اُس گھر میں تشریف لائے جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر چلے گئے' گھر کے اندر داخل ہوئے اور اُنہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ لوگ اُن کے گھر آئے اور اُن کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے۔ پھر وہ لوگ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے اور لوگوں کیلئے کسی خلیفہ کی موجودگی ضروری ہے اور ہمارے علم کے مطابق آپ سے زیادہ اس کا حقدار اور کوئی نہیں ہے۔ تو حضرت علی

Marfat.com

فَاَتَاهُ النَّاسُ فَضَرَبُوا عَلَيْهِ الْبَابَ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالُوا: اِنَّ عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ، وَلَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيفَةٍ، وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا تَزِيدُونَ، فَاِنِّي اَكُونُ لَكُمْ وَزِيرًا خَيْرٌ مِنْ اَمِيرٍ قَالُوا: لَا، وَاللهِ مَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَحَقَّ بِهَا مِنْكَ. قَالَ: فَاِنْ اَبَيْتُمْ عَلَيَّ فَاِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلَكِنْ اَخْرُجُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يُبَايِعَنِي بَايِعَنِي. قَالَ: فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ زیادہ باتیں نہ کرو! میں تمہارے لیے وزیر بن کے رہوں' یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں امیر بن جاؤں۔ لوگوں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہمارے علم کے مطابق کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس بارے میں آپ سے زیادہ حق رکھتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اصرار کرتے ہو تو میری بیعت پوشیدہ طور پر نہیں ہوگی بلکہ میں نکل کر مسجد میں جاتا ہوں جو شخص میری بیعت کرنا چاہے وہ میری بیعت کر لے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ مسجد تشریف لے گئے اور لوگوں نے اُن کی بیعت کی۔

1276- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ .ـ . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: فَهَذَا مَذْهَبُنَا فِي عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ الْخَلِيفَةُ الرَّابِعُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً

(امام آجری فرماتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہمارا یہ مسلک ہے کہ وہ چوتھے خلیفہ ہیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خلافت تیس سال رہے گی''۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَاِنْ وَلَّيْتُمُوهَا اَبَا بَكْرٍ فَزَاهِدٌ فِي

''اگر تم لوگ ابوبکر کو خلیفہ بنا دیتے ہو تو وہ دنیا سے بے رغبتی

Marfat.com

الدُّنْيَا، رَاغِبٌ فِي الْآخِرَةِ، وَاِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عُمَرَ فَقَوِيٌّ اَمِينٌ، لَا تَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَاِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عَلِيًّا فَهَادٍ مَهْدِيٌّ، يُقِيمُكُمْ عَلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ۔

کرنے والا اور آخرت کی طرف رغبت رکھنے والا ہوگا' اگر تم عمر کو اس کا نگران مقرر کرتے ہو تو وہ طاقتور اور امین ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گا' اور اگر تم علی کو اس کا نگران بنا دیتے ہو تو وہ ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز ہے' وہ تمہیں سیدھے راستہ پر برقرار رکھے گا''۔

امام آجری کی وضاحت

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: كَمَا قَالَ حُذَيْفَةُ: لَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُنْذُ نَشَأَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَنْ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، ثُمَّ بَايَعَ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، فَلَمَّا قُبِضَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَايَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَكَانَ مَعَهُ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَايَعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ مَعَهُ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ظُلْمًا بَرَّاهُ اللهُ مِنْ قَتْلِهِ، وَكَانَ قَتْلُهُ عِنْدَهُ ظُلْمًا مُبِينًا، ثُمَّ وَلِيَ الْخِلَافَةَ بَعْدَهُمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ، مُتَّبِعًا لِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَّبِعًا لِسُنَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اسی طرح ہوا جس طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنی نشوونما سے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال فرمانے تک حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل سیدھے راستہ پر گامزن رہے' پھر انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور سیدھے راستہ پر رہے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور اُن کے ساتھ بھی سیدھے راستہ پر رہے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور وہ اُن کے ساتھ بھی سیدھے راستہ پر رہے' جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلم کے طور پر قتل کر دیا گیا تو اُنہوں نے اُن کے قتل سے لاتعلقی کا اظہار کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل ایک واضح ظلم تھا۔ ان حضرات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو الحمدللہ! وہ پھر سیدھے راستہ پر رہے' وہ اللہ کی کتاب کی پیروی کرتے رہے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں کی اتباع کرتے رہے' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اتباع کرتے رہے' اُنہوں نے ان حضرات کے طریقہ پر کوئی تبدیلی' کوئی تغیر نہیں کیا' وہ دنیا سے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مُتَّبِعًا لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لَمْ يُغَيِّرْ مِنْ سُنَّتِهِمْ. وَلَمْ يُبَدِّلْ. زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ. مُتَوَاضِعًا فِي نَفْسِهِ. رَفِيعًا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا. لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ وَاَخْزَاهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

بے رغبت رہے اور آخرت کی طرف راغب رہے' اپنی ذات کے بارے میں تواضع کا اظہار کرتے رہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور اہلِ ایمان کے نزدیک بلند مرتبہ رکھتے تھے یہاں تک کہ اُنہیں شہید کر دیا گیا' اللہ تعالیٰ اُن کے قاتل پر لعنت کرے اور اُسے دنیا اور آخرت میں رسوائی کا شکار کرے۔

1277- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَطَعَ قَمِيصًا سُنْبُلَانِيًّا، فَاَتَى بِهِ فَلَبِسَهُ، فَكَانَّهُ جَاوَزَ كُمَّاهُ اَصَابِعَهُ، فَقَطَعَ مَا جَاوَزَ الْاَصَابِعَ مِنَ الْكُمَّيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ہارون بن مسلم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے ایک قمیص بنوائی جو سنبلانی تھی' جب وہ اُن کے پاس آئی اور اُنہوں نے اُسے پہنا تو اُس کی آستینیں انگلیوں سے آگے جا رہی تھیں تو انگلیوں سے آگے کا آستین کا جو حصہ تھا وہ اُنہوں نے کٹوا دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے رغبتی

1278- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَعْطَى النَّاسَ فِي عَامٍ وَاحِدٍ ثَلَاثَ عَطِيَّاتٍ قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْهِ خَرَاجُ اَصْبَهَانَ، فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اغْدُوا

ہارون بن مسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک ہی سال میں تین مرتبہ لوگوں کو عطیات دیے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُن کے پاس اصبہان کا خراج آیا تو اُنہوں نے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے چوتھے عطیہ کو لینے کیلئے آجاؤ اور اُسے حاصل کر لو' اللہ کی قسم! میں تمہارے لیے خازن نہیں ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ سارا مال اُن کے درمیان تقسیم کیا پھر بیت المال کے

Marfat.com

اِلَى الْعَطَاءِ الرَّابِعِ فَخُذُوهُ. فَاِنِّي وَاللهِ مَا اَنَا لَكُمْ بِخَازِنٍ، فَقَسَمَهُ فِيهِمْ. ثُمَّ اَمَرَ بَيْتَ الْمَالِ فَكُسِحَ وَنُضِحَ. فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ:

يَا دُنْيَا، غُرِّي غَيْرِي

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی احتیاط

1279- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ الْعَبْدُ الصَّالِحُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَبْدِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي يَوْمِ عِيدٍ اَضْحَى اَوْ فِطْرٍ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا خَزِيرَةً، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ قَرَّبْتَ اِلَيْنَا مِنْ هَذَا الْوَزِّ وَالْبَطِّ، فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَكْثَرَ الْخَيْرَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

لَا يَحِلُّ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا قَصْعَتَانِ: قَصْعَةٌ يَاْكُلُ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهِ،

بارے میں حکم دیا تو وہاں جھاڑو دے کر پانی چھڑک دیا گیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس میں دو رکعت نماز ادا کی اور پھر ارشاد فرمایا:

''اے دنیا! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ کا شکار کرنا''۔

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد بن زریر غافقی بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک دن حاضر ہوئے' وہ عیدالاضحیٰ یا شاید عیدالفطر کا دن تھا' اُنہوں نے ہمارے سامنے خزیرہ رکھا' میں نے کہا: اے امیرالمؤمنین! اگر آپ ہمارے سامنے خشک گوشت وغیرہ رکھتے تو زیادہ مناسب تھا کیونکہ اب تو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ بھلائی عطا کر دی ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خلیفہ کیلئے مسلمانوں کے مال میں سے صرف دو پیالے جائز ہیں' ایک پیالہ وہ جسے وہ اور اُس کے اہلِ خانہ کھائیں اور ایک پیالہ وہ

1279- رواہ أحمد 78/1 وخرجه الألبانی فی الصحیحة: 362.

Marfat.com

وَقَضِيَّةٌ لِاَصْحَابِهِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ خِلَافَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْخَلِيفَةِ الرَّابِعِ مَا فِيهِ الْكِفَايَةُ لِمَنْ عَقَلَ؛ لِيُزِيدَ الْمُؤْمِنِينَ مَحَبَّةً لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي لَا يُحِبُّهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُ اِلَّا مُنَافِقٌ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جسے اُس کے ساتھی (یعنی مہمان) کھائیں''۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں یہ چیز ذکر کر دی ہے کہ وہ چوتھے خلیفۂ راشد ہیں اور اس بارے میں وہ کچھ ذکر کر دیا ہے جو اُس شخص کیلئے کفایت کرتا ہے جسے سمجھ بوجھ حاصل ہو' اس کا مقصد یہ ہے تا کہ اہلِ ایمان کے دلوں میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی محبت زیادہ ہو جائے' وہ ایک ایسے فرد ہیں کہ جن کے ساتھ صرف کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی اُن سے بغض رکھے گا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد

1280- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَيَحْيَى بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

زر بن حبیش' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی روایت

1281- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

1280- رواہ مسلم: 78، والترمذی: 3736، والنسائی 115/8، وعزاہ الھیثمی فی المجمع 133/9 للطبرانی.

Marfat.com

مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ، عَنْ اَبِي دَاوُدَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلَى جَنْبِهِ، اِذْ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْاٰيَةَ:

{اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ، وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ} [النمل: 62]

قَالَ: فَارْتَعَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَمْسَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَرَاْتَ هَذِهِ الْاٰيَةَ، فَخَشِيتُ اَنْ اُبْتَلَى بِهَا، فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِي، فَاَصَابَنِي مَا رَاَيْتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ: جَاءَنِي جَعْفَرٌ الطَّيَالِسِيُّ فَسَاَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں موجود تھے' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''کون ہے جو پریشان حال کی دعا کو قبول کرتا ہے' جب وہ اُس سے دعا کرتا ہے اور پریشانی کو ختم کر دیتا ہے' اُس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کپکپی طاری ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں پکڑا اور فرمایا: اے علی! تمہیں کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ابھی آپ نے یہ آیت تلاوت کی تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں اُس آزمائش کا شکار نہ ہو جاؤں تو میں اپنے آپ پر قابو نہ پاسکا اور میری وہ حالت ہوئی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن تک کوئی مؤمن ہی تم سے محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

ابن مخلد بیان کرتے ہیں: ابوبکر محمد بن خلف نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: جعفر طیالسی میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے مجھ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

Marfat.com

محمد بن حنفیہ کا بیان

1282- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْدَلٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو، مَوْلَى بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

{سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا}

[مريم: 96]

قَالَ: لَا تَلْقَى مُؤْمِنًا اِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَهْلِ بَيْتِهِ

آخِرُ ذِكْرِ خِلَافَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَمَذْهَبُنَا اَنَّا نَقُولُ فِي الْخِلَافَةِ وَالتَّفْضِيلِ بِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ هَذَا طَرِيقُ اَهْلِ الْعِلْمِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن حنفیہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب رحمٰن اُن کیلئے محبت پیدا کر دے گا''۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم جس بھی مؤمن سے ملو گے اُس کے دل میں حضرت علی بن ابوطالب اور اُن کے اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی محبت موجود ہو گی۔

یہ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے حوالے سے آخری ذکر تھا۔

(امام آجری فرماتے ہیں:) ہمارا مسلک یہ ہے کہ ہم خلافت اور فضیلت کے بارے میں یہ کہتے ہیں: یہ پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ہے، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم کو حاصل ہے، اہلِ علم کا یہی طریقہ ہے۔

امام شافعی و امام احمد کا فتویٰ

1283- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ: فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیع بن سلیمان بیان کرتے ہیں:

Marfat.com

الْخِلَافَةِ وَالتَّفْضِيلِ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

میں نے امام شافعی کو خلافت اور فضیلت کے حوالے سے یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ عنہم کو حاصل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهٰذَا قَوْلُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: فَقَدْ اَثْبَتُّ مِنْ بَيَانِ خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا اِذَا نَظَرَ فِيهَا الْمُؤْمِنُ سَرَّهُ. وَزَادَهُ مَحَبَّةً لِلْجَمِيعِ. وَاِذَا نَظَرَ فِيهَا رَافِضِيٌّ خَبِيثٌ اَوْ نَاصِبِيٌّ ذَلِيلٌ مُهِينٌ. اَسْخَنَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِذٰلِكَ اَعْيُنَهُمَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ لِاَنَّهُمَا خَالَفَا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ. وَمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ واتَّبَعَا غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) میں نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کو بیان کرنے میں اُس چیز کو برقرار رکھا ہے کہ جب کوئی مؤمن اس کا جائزہ لے گا تو اُس کو خوشی ہوگی اور ان تمام حضرات کے ساتھ اُس کی محبت زیادہ ہوگی اور جب کوئی خبیث رافضی' یا ذلیل کمتر ناصبی اس کو دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دنیا اور آخرت میں اُس کی آنکھوں کو گرم کرے گا کیونکہ یہ دونوں قسم کے لوگ' کتاب وسنت کے برخلاف رائے رکھتے ہیں اور صحابہ کرام کے طریقہ سے برخلاف رائے رکھتے ہیں اور اہلِ ایمان کے طریقہ کے علاوہ کی پیروی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

{وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ. نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا} [النساء: 115].

''اور جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرتا ہے اور اہلِ ایمان کے راستہ کے علاوہ (دوسرے راستہ) کی پیروی کرتا ہے تو ہم اُسے اُسی طرف پھیر دیں گے جس طرف اُس نے رُخ کیا ہے اور اُسے جہنم میں پہنچا دیں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے''۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ. عُضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر میری سنت کی پیروی کرنا اور ہدایت دینے والے اور ہدایت کا مرکز خلفاء کے طریقہ کی پیروی کرنا لازم ہے' تم اسے مضبوطی سے تھام کے رکھنا''۔

Marfat.com

فَهُمْ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَمَنِ اتَّبَعَهُمْ بِاِحْسَانٍ

(تو یہ خلفاءِ راشدین) حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے احسان کے ہمراہ ان کی پیروی کی۔

بَابُ ذِكْرِ تَثْبِيتِ مَحَبَّةِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مِنْ عَلَامَةِ مَنْ اَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ خَيْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَصِحَّةِ اِيمَانِهِمْ مَحَبَّتُهُمْ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ كَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اہلِ ایمان کے دلوں میں حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی محبت کا پختہ ہونا

(امام آجری فرماتے ہیں:) اہلِ ایمان میں سے جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کرلیا ہو تو اُن کے ایمان کے صحیح ہونے کے ہمراہ ایک علامت یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتے ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

چار حضرات سے محبت

1284- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ زَنْجُوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ النُّعْمَانِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ هَؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ اِلَّا فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ

''ان چار افراد کی محبت صرف کسی مؤمن کے دل میں اکٹھی ہو گی: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی''۔

1284- رواه أبو نعيم في الحلية 203/5.

Marfat.com

1285- وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ النُّعْمَانِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ هَؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ اِلَّا فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

''ان چار افراد کی محبت کسی مؤمن کے دل میں ہی اکٹھی ہوگی: ابوبکر' عمر' عثمان اور علی''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان

1286- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْاَشْنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالُوا: اِنَّ حُبَّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ وَكَذَبُوا، قَدْ جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبَّهُمَا بِحَمْدِ اللهِ فِي قُلُوبِنَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حمید طویل بیان کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی محبت کسی مؤمن کے دل میں اکٹھی نہیں ہوسکتی' یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے الحمد للہ! ان دونوں حضرات کی محبت ہمارے دلوں میں اکٹھی کی ہے۔

1287- وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالُوا: اِنَّ حُبَّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حمید بیان کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی محبت کسی مؤمن کے

Marfat.com

يَجْتَمِعُ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ، وَكَذَبُوا، قَدِ اجْتَمَعَ حُبُّهُمَا بِحَمْدِ اللهِ فِي قُلُوبِنَا

دل میں اکٹھی نہیں ہوسکتی' یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں' الحمدللہ! ان دونوں حضرات کی محبت ہمارے دلوں میں اکٹھی ہوئی ہے۔

ابوشہاب کا قول

1288- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا شِهَابٍ، يَقُولُ: لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ إِلَّا فِي قُلُوبِ أَتْقِيَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوشہاب بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی محبت صرف اس اُمت کے پرہیزگار لوگوں کے دلوں میں اکٹھی ہوسکتی ہے۔

میمون بن مہران کا قول

1289- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ قَالَ: كَانَ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ: لَا يَسَعُنَا أَنْ نَسْتَغْفِرَ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَأَنَا أَقُولُ غَفَرَ اللهُ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

میمون بن مہران فرماتے ہیں:

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ ہم حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کیلئے دعائے مغفرت کریں' جبکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کی مغفرت کرے۔

1290- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الْعَبَّادَانِيُّ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن مقاتل عبادانی نے بعض اہلِ علم کے حوالے سے' حماد بن سلمہ کے حوالے سے' ایوب سختیانی سے یہ روایت نقل کی ہے۔

Marfat.com

ایوب سختیانی کا قول

1291- قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ أَوْضَحَ السَّبِيلَ، وَمَنْ أَحَبَّ عُثْمَانَ فَقَدِ اسْتَنَارَ بِنُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى، وَمَنْ أَحْسَنَ الْقَوْلَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ

وَقَالَ ابْنُ حَبِيبٍ: وَمَنْ قَالَ الْحُسْنَى فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

محمد بن مقاتل بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد کو حماد بن سلمہ کے حوالے سے' ایوب سختیانی کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا: جو شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ دین کو مضبوط کرتا ہے' جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ راستہ کو واضح کرتا ہے' جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے روشنی حاصل کرتا ہے اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ مضبوط رسّی کو تھام لیتا ہے' جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہے وہ منافقت سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

ابن حبیب کہتے ہیں: جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں اچھے الفاظ استعمال کرتا ہے وہ منافقت سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید کی آیت کی تفسیر

1292- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ}

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوصالح نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم لوگ ایمان لے آؤ جس طرح لوگ ایمان لائے''۔

Marfat.com

[البقرة: 13]

قَالَ: اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہاں لوگوں سے مراد حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

اَنْشَدَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الطَّيِّبِ لِبَعْضِهِمْ:

ابوبکر بن ابوطیب نے ہمیں ان حضرات کے بارے میں یہ اشعار سنائے تھے:

اِنِّي رَضِيتُ عَلِيًّا قُدْوَةً عَلَمًا
كَمَا رَضِيتُ عَتِيقًا صَاحِبَ الْغَارِ
وَقَدْ رَضِيتُ اَبَا حَفْصٍ وَشِيعَتَهُ
وَمَا رَضِيتُ بِقَتْلِ الشَّيْخِ فِي الدَّارِ
كُلُّ الصَّحَابَةِ عِنْدِي قُدْوَةٌ عِلْمٍ
فَهَلْ عَلَيَّ بِهَذَا الْقَوْلِ مِنْ عَارِ
اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي لَا اُحِبُّهُمُ
اِلَّا لِوَجْهِكَ فَاعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ

''میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم میں پیشوا ہونے پر راضی ہوں (یعنی اُس پر یقین رکھتا ہوں) جس طرح میں حضرت عتیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں جو غار کے ساتھی ہیں اور میں حضرت ابوحفص (یعنی حضرت عمر) رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں سے بھی راضی ہوں اور میں ایک بزرگ کے گھر میں قتل (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت) سے راضی نہیں ہوں' تمام صحابہ میرے نزدیک علم کے پیشوا ہیں' تو کیا میرے نزدیک یہ عقیدہ رکھنے میں کوئی عار کی بات ہے' (اے اللہ!) اگر تُو یہ جانتا ہے کہ میں ان حضرات سے صرف تیری رضا کیلئے محبت رکھتا ہوں تو تُو مجھے آگ سے آزادی نصیب کر دے''۔

بَابُ ذِكْرِ اتِّبَاعِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ لِسُنَنِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. وَنَفَعَنَا بِحُبِّ الْجَمِيعِ

باب: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا اپنے عہد خلافت کے دوران حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے طریقوں کی پیروی کرنے کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو اور ہمیں ان سب کی محبت کے ذریعہ نفع عطا کرے!

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ:

(امام آجری فرماتے ہیں:) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا حضرت

Marfat.com

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَهَلْ غَيْرُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي خِلَافَتِهِ شَيْئًا مِمَّا سَنَّهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ؟

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے دوران کسی ایسی چیز کو تبدیل کیا تھا جسے حضرت ابوبکر یا حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے مقرر کیا تھا؟

ایک سوال کا جواب

قِيلَ لَهُ: مَعَاذَ اللّٰهِ. بَلْ كَانَ لَهُمْ مُتَّبِعًا. وَسَيُذْكَرُ مِنْ ذَلِكَ مَا لَا يَخْفَى ذِكْرُهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ مِمَّنْ سَلَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مَذْهَبِ الرَّافِضَةِ وَالنَّاصِبَةِ، وَلَزِمَ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ. مِنْ ذَلِكَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ لَمَّا وَلِيَ الْخِلَافَةَ اَجْرَى اَمْرَ فَدَكَ، وَقَبِلَ مِنْ اَبِي بَكْرٍ مَا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

تو اُس سے یہ کہا جائے گا: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے! بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو ان حضرات کی پیروی کرنے والے فرد تھے۔ عنقریب اس حوالے سے یہ بات ذکر ہوگی جس کا ذکر علماء کے نزدیک مخفی نہیں ہے' وہ علماء جنہیں اللہ تعالیٰ نے رافضی اور ناصبی مسلک سے سلامتی عطا کی ہے اور جو سیدھے راستہ پر گامزن ہیں۔ اُن میں سی ایک بات یہ ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو اُنہوں نے باغِ فدک کے معاملہ کو اُسی طرح برقرار رکھا جیسے وہ پہلے تھا اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو قبول کیا کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا:

لَا نُوَرَّثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً،

''ہم (یعنی انبیاء کرام) کسی کو وارث نہیں بناتے' ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے''۔

اَعْنِي اَبَا بَكْرٍ الْقَائِلَ. فَلَمَّا اَفْضَتِ الْخِلَافَةُ اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَجْرَاهُ عَلَى مَا اَجْرَاهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ عِنْدَهُ اَنَّ الْحَقَّ فِيمَا فَعَلَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَوْ كَانَ الْحَقُّ عِنْدَهُ فِي غَيْرِ مَا فَعَلَهُ اَبُو بَكْرٍ لَرَدَّهُ، وَلَمْ يَاْخُذْهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، خِلَافُ مَا قَالَتْهُ الرَّافِضَةُ الْاَنْجَاسُ، وَهَذَا

میرا مطلب یہ ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس بیان کو قبول کیا تھا۔ جب خلافت کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا تو اُنہوں نے باغِ فدک کو اُسی طرح برقرار رکھا جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے برقرار رکھا تھا تو گویا اُن کے نزدیک اُس باغ کے بارے میں حق طریقہ وہی تھا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا تھا' اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اختیار کیے ہوئے طریقہ کی بجائے حق اُن کے نزدیک کچھ اور ہوتا تو وہ اس

Marfat.com

مَشْهُورٌ لَا يُمْكِنُ اَحَدٌ اَنْ يَقُولَ غَيْرَ هَذَا،

کو مسترد کر دیتے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے' اور یہ چیز اُس کے خلاف ہے جو رافضیوں نے بیان کی ہے۔ یہ بات مشہور ہے' کسی بھی شخص کیلئے یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کے برعکس رائے رکھے۔

فَاَمَّا مَا سَنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يُغَيِّرْهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاتَّبَعَهُ عَلَى ذٰلِكَ

جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ جو طریقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شروع کیا تھا' اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تبدیل نہیں کیا اور اُس کی پیروی کی (تو اُس کی دلیل درجِ ذیل روایات ہیں:)

اہلِ نجران کا واقعہ

1293/1294- فَحَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جِنَادٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَالِحٍ الْمُرَادِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى الْعَصْرَ فَصُفَّ لَهُ اَهْلُ نَجْرَانَ صَفَّيْنِ، فَلَمَّا صَلَّى اَوْ مَا رَجُلٌ مِنْهُمْ فَاَخْرَجَ كِتَابًا فَنَاوَلَهُ اِيَّاهُ، فَلَمَّا قَرَاَهُ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: يَا اَهْلَ نَجْرَانَ، اَوْ يَا اَصْحَابِي، هٰذَا وَاللّٰهِ خَطِّي بِيَدِي وَاِمْلَاءُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَعْطِنَا مَا فِيهِ، قَالَ: وَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: اِنْ كَانَ رَادًّا عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا مَا فَالْيَوْمُ يُرَدُّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: لَسْتُ بَرَّادٍّ عَلَى عُمَرَ الْيَوْمَ شَيْئًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبد خیر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے عصر کی نماز ادا کی تو اہلِ نجران نے اُن کے پیچھے دو صفیں بنالیں' جب اُنہوں نے نماز ادا کر لی تو اُن میں سے ایک شخص نے اشارہ کیا تو دوسرے شخص نے ایک تحریر نکال کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پکڑائی' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے پڑھا تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' پھر اُنہوں نے اپنا سر اُٹھا کر اُن لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے اہلِ نجران! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے میرے ساتھیو! اللہ کی قسم! یہ میرے ہاتھ کی تحریر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی املاء کروائی ہوئی تحریر ہے۔ اُن لوگوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! پھر اس میں جو مذکور ہے آپ وہ ہمیں عطا کریں۔ راوی کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گیا' میں نے سوچا کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی

Marfat.com

صَنَعَهُ. اِنَّ عُمَرَ كَانَ رَجُلًا رَشِيدَ الْاَمْرِ، وَاِنَّ عُمَرَ اَخَذَ مِنْكُمْ خَيْرًا مِمَّا اَعْطَاكُمْ، وَلَمْ يُجْرِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا اَخَذَ مِنْكُمْ لِنَفْسِهِ، اِنَّمَا اَجْرَاهُ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ

چیز کو مسترد کرنا ہوا تو وہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو مسترد کر دیں گے' لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسی کسی چیز کو کالعدم قرار نہیں دیتا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی ہو' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جو معاملہ کے بارے میں رہنمائی کے مالک تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تم سے جو حاصل کیا وہ اُس سے زیادہ بہتر ہے جو اُنہوں نے تمہیں عطا کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تم سے جو کچھ لیا تھا اُسے اپنی ذات کیلئے استعمال نہیں کیا اُنہوں نے اُسے مسلمانوں کی جماعت کیلئے استعمال کیا تھا۔

1295- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الشَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سالم بن ابوالجعد کے حوالے سے منقول ہے۔

1296- وَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كِتَابُكَ بِيَدِكَ، وَشَفَاعَتُكَ بِلِسَانِكَ، اَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ اَرْضِنَا فَارْدُدْنَا اِلَيْهَا، فَقَالَ: وَيْحَكُمْ، اِنَّ عُمَرَ كَانَ رَجُلًا رَشِيدَ الْاَمْرِ، فَلَا اُغَيِّرُ شَيْئًا صَنَعَهُ عُمَرُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: اہلِ نجران' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے امیر المؤمنین! آپ اپنے ہاتھ کے ذریعہ تحریر کر سکتے ہیں اور اپنی زبان کے ذریعہ سفارش کر سکتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ہمارے علاقوں سے نکال دیا تھا تو آپ ہمیں وہاں واپس بھجوا دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جنہیں رہنمائی نصیب ہوئی تھی' میں ایسی کسی چیز کو تبدیل نہیں کروں گا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی ہو۔

قَالَ الْاَعْمَشُ: وَكَانُوا يَقُولُونَ: لَوْ كَانَ

اعمش بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر حضرت علی رضی

Marfat.com

فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ عَلَيْهِ لَاغْتَنَمَ

اللہ عنہ کے دل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف کچھ جذبات ہوتے' تو وہ اس موقع کو غنیمت سمجھتے۔

1297- هَذِهِ وَاَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ اَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں:

اہلِ نجران' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے..... اُس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے جو حسبِ سابق ہے۔

1298- وَاَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قَالَ اَبُو عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْكُوفَةَ: مَا قَدِمْتُ لِاَحِلَّ عُقْدَةً عَقَدَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ جب کوفہ تشریف لائے تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: میں یہاں کسی ایسی گرہ کو کھولنے کیلئے نہیں آیا ہوں جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باندھا ہو۔

روافض کا ردّ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: هَذَا رَدٌّ عَلَى الرَّافِضَةِ الَّذِينَ خُطِئَ بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ، وَاَسْخَنَ اللهُ تَعَالَى اَعْيُنَهُمْ. وَنَسَبُوا عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلَى مَا قَدْ بَرَّاَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا يَنْحِلُونَهُ اِلَيْهِ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَوْ عَلِمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو یہ چیز رافضیوں کی تردید کرتی ہے جو حق کے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھوں کو گرم کر دیا ہے' اُنہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی طرف ایسی چیزیں منسوب کی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں لاتعلق رکھا تھا' یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کچھ چیزیں منسوب کرتے

Marfat.com

عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ الْحَقَّ فِي غَيْرِ مَا حَكَمَ بِهِ اَبُو بَكْرٍ لَرَدَّهُ، وَلَمْ يَأْخُذْهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَلَكِنْ عَلِمَ اَنَّ الْحَقَّ هُوَ الَّذِي فَعَلَهُ اَبُو بَكْرٍ، فَاَجْرَاهُ عَلَى مَا فَعَلَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَكَذَا فَعَلَ عُمَرُ فِي اَهْلِ نَجْرَانَ، وَكَذَا لَمَّا سَنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَجَمَعَ النَّاسَ عَلَيْهِ، اَحْيَا بِذَلِكَ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّاهَا الصَّحَابَةُ فِي جَمِيعِ الْبُلْدَانِ، وَصَلَّاهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمَّا اَفْضَتِ الْخِلَافَةُ اِلَيْهِ، صَلَّاهَا وَاَمَرَ بِالصَّلَاةِ، وَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: نَوَّرَ اللهُ قَبْرَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، كَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَنَا وَقَالَ: اَنَا اَشَرْتُ عَلَى عُمَرَ بِذَلِكَ،

وَهَذَا رَدٌّ عَلَى الرَّافِضَةِ الَّذِينَ لَا يَرَوْنَ صَلَاتَهَا، خِلَافًا عَلَى عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَعَلَى جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ

ہیں' اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ پتا ہوتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو فیصلہ دیا ہے حق اُس کے خلاف ہے تو وہ اُس فیصلہ کو مسترد کر دیتے اور اس بارے میں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے' لیکن وہ یہ بات جانتے تھے کہ حق وہی ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے' تو اُنہوں نے اُسے اُسی طرح برقرار رکھا جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ نجران کے بارے میں جو کیا تھا اُس کا معاملہ بھی یوں ہے' اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمضان کے مہینہ میں قیام (یعنی نمازِ تراویح) کے طریقہ کا آغاز کیا تھا اور لوگوں کو اس پر جمع کیا تھا' اس کے ذریعہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا احیاء کیا تھا تو تمام علاقوں میں صحابہ کرام یہ نماز ادا کرتے رہے اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی یہ نماز ادا کرتے رہے' جب وہ خلیفہ بنے تو اُنہوں نے یہ نماز ادا کی اور اس نماز کی ادائیگی کا حکم دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں رحمت کے کلمات کہے اور ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن کرے جس طرح آپ نے ہماری مساجد کو روشن کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا تھا۔

تو یہ روایت بھی رافضیوں کی تردید کرتی ہے' جو اس نماز کو درست نہیں سمجھتے ہیں' وہ (یعنی روافض) اس بارے میں حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی رضی اللہ عنہم' بلکہ تمام مسلمانوں کے برخلاف موقف رکھتے ہیں۔

Marfat.com

نمازِ تراویح کے بارے میں مشورہ

1299- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ، بِبَابِ الشَّامِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَاَنَا حَرَّضْتُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ، وَرَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، اَخْبَرْتُهُ اَنَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَظِيرَةً؛ يُقَالُ لَهَا: حَظِيرَةُ الْقُدُسِ، فِيهَا قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمُ: الرُّوحُ، فَاِذَا جَاءَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اسْتَاْذَنُوا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي النُّزُولِ اِلَى الدُّنْيَا، فَلَا يَمُرُّونَ بِاَحَدٍ يُصَلِّي، اَوْ يَسْتَقْبِلُونَهُ فِي طَرِيقٍ اِلَّا اَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ بَرَكَةٌ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اِذَنْ، وَاللهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ، نَعْرِضُ النَّاسَ لِلْبَرَكَةِ، فَاَمَرَهُمْ بِالْقِيَامِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

اصبغ بن نباتہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی ترغیب دی تھی کہ رمضان کے مہینہ میں نوافل ادا کیے جائیں' میں نے اُنہیں بتایا کہ ساتویں آسمان کے اوپر ایک حظیرہ ہے جس کا نام حظیرۃ القدس ہے' اُس میں ایک قوم ہے جس کا نام الروح ہے' جب شبِ قدر آتی ہے تو وہ قوم اپنے پروردگار سے دنیا کی طرف نازل ہونے کی اجازت مانگتی ہے' وہ جس بھی شخص کے پاس سے گزرتے ہیں جو نماز ادا کر رہا ہو یا جس بھی شخص کو راستہ میں ملتے ہیں تو اُس شخص کو اُن سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: اے ابوالحسن! اللہ کی قسم! ایسی صورت میں تو ہم لوگوں کو ضرور برکت کیلئے پیش کریں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نوافل ادا کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

1300- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ السَّرَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں رمضان میں نمازِ

Marfat.com

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: اَمَّنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: وَمَرَّ بِبَعْضِ مَسَاجِدِ اَهْلِ الْكُوفَةِ، وَهُمْ يُصَلُّونَ الْقِيَامَ فَقَالَ:

نَوَّرَ اللهُ قَبْرَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ كَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَنَا

تراویح پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُن کا گزر اہلِ کوفہ کی کسی مسجد کے پاس سے ہوا' وہ لوگ اُس وقت نمازِ تراویح ادا کر رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے خطاب کے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن کرے جس طرح آپ نے ہماری مساجد کو روشن کیا ہے''۔

نمازِ تراویح کا حکم دینا

1301- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ الْعَتَكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ يَعْنِي ابْنَ مَرْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي الْحَسْنَاءِ، اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَمَرَ رَجُلًا اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوالحسناء بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو پانچ ترویحوں میں بیس رکعت (نمازِ تراویح) پڑھائے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: وَهَكَذَا بَايَعَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي جَمْعِهِ الْمُصْحَفَ، وَصَوَّبَ رَاْيَهُ فِي جَمْعِهِ، وَقَالَ: اَوَّلُ مَنْ جَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَنْكَرَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ

(امام آجری فرماتے ہیں:) اسی طرح حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جو قرآنِ مجید کو جمع کرنے کے حوالے سے تھی' اُنہوں نے قرآن کو جمع کرنے کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے کو درست قرار دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: سب سے پہلے قرآن کو حضرت ابوبکر صدیق نے جمع کیا تھا۔ اسی طرح حضرت علی

Marfat.com

اللّٰهُ وَجْهَهُ عَلَى طَوَائِفَ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ مِمَّنْ عَابَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِجَمْعِهِ لِلْمُصْحَفِ. فَاَنْكَرَ عَلَيْهِمْ اِنْكَارًا شَدِيدًا خِلَافَ مَا قَالَتْهُ الرَّافِضَةُ

بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ ایسے لوگوں کا انکار کیا تھا جنہوں نے قرآنِ مجید جمع کرنے کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تھی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کا شدت کے ساتھ انکار کیا تھا اور یہ چیز اُس چیز کے برخلاف ہے' جو رافضیوں نے بیان کی ہے۔

قرآن کو مصحف کی شکل میں جمع کرنا

1302- حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدخیر بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ

''قرآنِ مجید کے بارے میں سب سے زیادہ اجر حضرت ابوبکر کو حاصل ہوگا کیونکہ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے قرآنِ مجید کو مصحف کی شکل میں جمع کیا''۔

1303- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عبدخیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ، هُوَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ

''اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر پر رحم کرے! وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے قرآن کو دو لوحوں کے درمیان میں (یعنی مصحف کی شکل میں) جمع کیا''۔

Marfat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جمع قرآن

1304- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَيْفٍ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَخِي هَنَّادِ بْنِ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ الْاُسَيِّدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ جَرْوَلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ:

اَيُّهَا النَّاسُ؛ اللهَ اللهَ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَوْلَكُمْ: خَرَّاقُ الْمَصَاحِفِ، فَوَاللهِ مَا خَرَقَهَا اِلَّا عَنْ مِلَاءٍ مِنَّا اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَنَا فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْقِرَاءَةِ الَّتِي قَدِ اخْتَلَفَ فِيهَا النَّاسُ، يَلْقَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَيَقُولُ: قِرَاءَتِي خَيْرٌ مِنْ قِرَاءَتِكَ، وَقِرَاءَتِي اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَتِكَ، وَهَذَا شَبِيهٌ بِالْكُفْرِ، فَقُلْنَا: مَا الرَّاْيُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: اَرَى اَنْ اَجْمَعَ النَّاسَ عَلَى مُصْحَفٍ وَاحِدٍ، فَاِنَّكُمْ اِنِ اخْتَلَفْتُمَ الْيَوْمَ كَانَ مَنْ بَعْدَكُمْ اَشَدَّ اخْتِلَافًا،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ جعفی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے لوگو! اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلو اختیار کرنے سے بچو اور یہ کہنے سے بچو کہ مصحف کو پھاڑ دیا جائے' اللہ کی قسم! اس کو ہمارے مقابلہ میں پھاڑا جائے گا' یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے مقابلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمع کیا اور اُنہوں نے کہا: اس قرأت کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے جس کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے؟ ایک شخص دوسرے سے ملتا ہے اور کہتا ہے: میری قرأت' تمہاری قرأت سے زیادہ بہتر ہے' یا میری قرأت' تمہاری قرأت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے' تو یہ چیز کفر کے مشابہ ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! پھر اس بارے میں رائے کیا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں لوگوں کو ایک مصحف پر اکٹھا

Marfat.com

فَقُلْنَا: فَنِعْمَ مَا رَاَيْتَ. فَاَرْسَلَ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ. فَقَالَ: يَكْتُبُ اَحَدُكُمَا وَيُمْلِ الْآخَرُ. فَاِذَا اخْتَلَفْتُمَا فِي شَيْءٍ فَارْفَعَاهُ اِلَيَّ. فَكَتَبَ اَحَدُهُمَا وَاَمْلَى الْآخَرُ. فَمَا اخْتَلَفَا فِي شَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا فِي حَرْفٍ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ. فَقَالَ اَحَدُهُمَا: التَّابُوتُ. وَقَالَ الْآخَرُ: التَّابُوهُ. فَرَفَعَاهُ اِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: التَّابُوتُ.

کردوں کیونکہ اگر تم نے آج اس بارے میں اختلاف کیا تو تمہارے بعد یہ اختلاف اور زیادہ شدید ہو جائے گا۔ تو ہم نے کہا: ٹھیک ہے! جو آپ سمجھتے ہیں وہ درست ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا اور فرمایا: تم دونوں میں سے ایک تحریر کرے گا اور دوسرا املاء کروائے گا' جب دونوں کے درمیان کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو تو وہ مقدمہ میرے سامنے پیش کرنا۔ تو اُن دونوں میں سے ایک تحریر کرتا تھا اور دوسرا املاء کرواتا تھا' ان حضرات کے درمیان اللہ کی کتاب کے بارے میں کسی چیز میں اختلاف نہیں ہوا' صرف سورۃ البقرہ میں موجود ایک حرف کے بارے میں اختلاف ہوا' اُن میں سے ایک صاحب کا کہنا تھا کہ یہ لفظ تابوت ہے' جبکہ دوسرے کا کہنا ہے: یہ تابوہ ہے' ان دونوں حضرات نے اپنا مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ لفظ تابوت ہے۔

قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْ وُلِّيتُ مِثْلَ الَّذِي وَلِيَ لَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِي صَنَعَ

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے' اگر اُس وقت میں خلیفہ ہوتا تو میں بھی اُسی طرح کرتا جس طرح اُنہوں نے کیا تھا۔

قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ لِسُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ: اللهَ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ. لَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؟ قَالَ: اللهِ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ. لَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

راوی بیان کرتے ہیں: تو حاضرین نے سوید بن غفلہ سے دریافت کیا: اُس اللہ کی قسم ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! کیا آپ نے خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو سوید بن غفلہ نے جواب دیا: اُس اللہ کی قسم ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبانی خود یہ بات سنی ہے۔

Marfat.com

1305- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قَادِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

لَوْ وُلِّيتُ لَفَعَلْتُ الَّذِي فَعَلَ عُثْمَانُ، يَعْنِي فِي الْمَصَاحِفِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''اگر میں خلیفہ ہوتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا تھا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ قرآنِ مجید کے بارے میں ویسا ہی کرتا۔

امام آجری کا تبصرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: وَمِنْ اَصَحِّ الدَّلَائِلِ وَاَوْضَحِ الْحُجَجِ عَلَى كُلِّ رَافِضِيٍّ مُخَالِفٍ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ لَمْ يَزَلْ يَقْرَاُ بِمَا فِي مُصْحَفِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلَمْ يُغَيِّرْ مِنْهُ حَرْفًا وَاحِدًا، وَلَا قَدَّمَ حَرْفًا عَلَى حَرْفٍ وَلَا اَخَّرَ، وَلَا زَادَ فِيهِ وَلَا نَقَصَ، وَلَا قَالَ: اِنَّ عُثْمَانَ فَعَلَ فِي هَذَا الْمُصْحَفِ شَيْئًا لِي اَنْ اَفْعَلَ غَيْرَهُ، مَا يُحْفَظُ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْ هَذَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَهَكَذَا وَلَدُهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَمْ

(امام آجری فرماتے ہیں:) تو صحیح ترین دلائل اور واضح ترین حجتوں کے ذریعہ ہر رافضی کے خلاف یہ بات واضح ہو جاتی ہے جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مسلک کے برخلاف رائے رکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل اُس مصحف کی تلاوت کرتے رہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیار کروایا تھا' اُنہوں نے اُس میں سے ایک حرف کو بھی تبدیل نہیں کیا' ایک حرف کو بھی دوسرے سے پہلے نہیں کیا' دوسرے کے بعد نہیں کیا' اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا' کوئی کمی نہیں کی' یا اُنہوں نے یہ نہیں کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس مصحف میں ایک ایسا کام کیا ہے کہ اگر میرے پاس اختیار ہوتا تو میں اُس کے برخلاف کرتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس بارے میں کوئی بھی چیز مستند طور پر منقول نہیں

Marfat.com

يَزَالُوا يَقْرَءُونَ بِمَا فِي مُصْحَفِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَتَّى فَارَقُوا الدُّنْيَا. وَهَكَذَا اَصْحَابُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَزَالُوا يُقْرِئُونَ الْمُسْلِمِينَ بِمَا فِي مُصْحَفِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. لَا يَجُوزُ لِقَائِلٍ اَنْ يَقُولَ غَيْرَ هَذَا. مَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا فَقَدْ كَذَبَ. وَاَتَى بِخِلَافِ مَا عَلَيْهِ اَهْلُ الْاِسْلَامِ.

ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولادِ امجاد بھی مسلسل اُسی قرآن کی تلاوت کرتے رہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تیار کیا ہوا مصحف تھا یہاں تک کہ یہ حضرات دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد بھی مسلمانوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تیار کردہ مصحف کے مطابق قرآن کی تعلیم دیتے رہے' کسی بھی شخص کیلئے اس کے برخلاف رائے رکھنا درست نہیں ہے' جو شخص ایسا کہے گا وہ جھوٹ بولے گا اور اُس چیز کے برخلاف رائے رکھے گا جس پر اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: مُرَادُنَا مِنْ هَذَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَزَلْ مُتَّبِعًا لِمَا سَنَّهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. مُتَّبِعًا لَهُمْ. يَكْرَهُ مَا كَرِهُوا. وَيُحِبُّ مَا اَحَبُّوا. حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ شَهِيدًا. الَّذِي لَا يُحِبُّهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَلَا يُبْغِضُهُ اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ

(امام آجری فرماتے ہیں:) یہاں ہماری مراد یہ تھی کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ مسلسل اُس چیز کی پیروی کرتے رہے جس طریقہ کا آغاز حضرت ابوبکر' یا حضرت عمر' یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے کیا تھا' یہ اُن حضرات کی پیروی کرتے رہے اور اُس چیز کو ناپسند کرتے رہے جسے اُن حضرات نے ناپسند کیا تھا اور اُس چیز کو پسند کرتے رہے جسے اُن حضرات نے پسند کیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید ہونے کے طور پر وفات دے دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جن کے ساتھ کوئی پرہیزگار مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی بدنصیب منافق ہی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھے گا۔

بَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا تذکرہ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللهُ: اَلْمَحْمُودُ اللهَ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَصَلَّى اللهُ عَلَى

(امام آجری فرماتے ہیں:) لائقِ تعریف ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام نازل کرے جو نبی

Marfat.com

مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. اعْلَمُوا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ أَنَّهُ قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِفَضَائِلِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَلِفَضَائِلِ الْعَشَرَةِ، أَوَّلُهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَضَائِلُ عَلَى الِانْفِرَادِ نَذْكُرُهَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى، وَلِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَضَائِلُ اجْتَمَعَا فِيهَا، نَذْكُرُ فَضْلَهُمَا جَمِيعًا، وَلِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَضَائِلُ خَصَّهُ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِهَا، نَذْكُرُهَا إِنَّ شَاءَ اللّٰهُ عَلَى حَسَبِ مَا تَأَدَّى إِلَيْنَا وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ

ہیں اور اُن کی آل پر بھی نازل کرے! آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم کرے! کہ ہم نے اس سے پہلے مہاجرین اور انصار اور عشرہ مبشرہ کے فضائل ذکر کیے ہیں جن میں سب سے پہلے فرد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کچھ انفرادی فضائل ہیں جن کو ہم ذکر کریں گے' اگر اللہ نے چاہا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے کچھ فضائل ایسے ہیں جو ان دونوں میں پائے جاتے ہیں' تو ہم ان دونوں حضرات کی فضیلت کا ذکر کریں گے' پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اُن فضائل کا ذکر کریں گے جو خاص اللہ تعالیٰ نے اُنہیں عطا کیے تھے' اگر اللہ نے چاہا۔ یہ اُس کے مطابق ہو گا جو ہمیں سہولت میسر ہو گی' باقی اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرنے والا ہے۔

بَابُ تَصْدِيقِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ أَوَّلُ النَّاسِ إِسْلَامًا

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنا اور آپ رضی اللہ عنہ کا سب سے پہلے اسلام قبول کرنا

1306- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُغْرٍ الدَّوْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَنْ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے! کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر نہیں سنا ہے:

Marfat.com

عَنْهُ:

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِي ثِقَةٍ
فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَفْضَلَهَا
اِلَّا النَّبِيَّ وَاَوْلَاهَا بِمَا حَمَلَا
وَالثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُودَ شِيمَتُهُ
وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

''جب تم کسی قابلِ اعتماد بھائی کے حوالہ سے کسی غم کو یاد کرو تو اپنے بھائی ابوبکر کو اُن کے طرزِ عمل کے حوالہ سے یاد رکھنا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ باقی سب مخلوق میں سب سے بہتر' سب سے زیادہ پرہیزگار' سب سے زیادہ فضیلت والے اور اس حیثیت کے سب سے زیادہ لائق فرد ہیں' وہ دوسرے اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) پیچھے چلنے والے ہیں جن کا طور طریقہ قابلِ تعریف ہے اور لوگوں میں وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی''۔

سبقتِ اسلام

1307- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُغْرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ؟ قَالَ: اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
امام شعبی بیان کرتے ہیں:
میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر نہیں سنا ہے:

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِي ثِقَةٍ
فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَعْدَلَهَا
بَعْدَ النَّبِيِّ وَاَوْلَاهَا بِمَا حَمَلَا
الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ

''جب تم کسی قابلِ اعتماد بھائی کے حوالہ سے کسی غم کو یاد کرو تو اپنے بھائی ابوبکر کو اُن کے طرزِ عمل کے حوالہ سے یاد رکھنا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ باقی سب مخلوق میں سب سے بہتر' سب سے زیادہ پرہیزگار' سب سے زیادہ فضیلت والے اور اس حیثیت کے سب سے زیادہ لائق فرد ہیں' وہ دوسرے اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) پیچھے چلنے والے ہیں جن

Marfat.com

وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

کا ساتھ (یا موجودگی) قابلِ تعریف ہے اور لوگوں میں وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی"۔

1308- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ اَمْلَاهُ عَلَيَّ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ. عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا؟ اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس بارے میں سب سے زیادہ حق رکھنے والا نہیں ہوں' کیا میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا فرد نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں۔

حضرت ابوبکر کا لوگوں سے سوال

1309- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ. عَنْ شُعْبَةَ. عَنِ الْجُرَيْرِيِّ. عَنْ اَبِي نَضْرَةَ. عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا؟ اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس بارے میں سب سے زیادہ حق رکھنے والا نہیں ہوں! کیا میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں! کیا میں فلاں خصوصیت کا مالک نہیں ہوں۔

Marfat.com

حضرت زید کا بیان اور ابراہیم نخعی کا تبصرہ

1310- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ الْمُطَرِّزُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَبِنْدَارٌ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ، فَاَنْكَرَهُ وَقَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سب سے پہلے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم کے سامنے کیا تو اُنہوں نے اس کا انکار کیا اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

1311- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ يَقُولُ: اَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوحمزہ انصاری بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے والے فرد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ فَاَنْكَرَهُ، وَقَالَ: اَبُو بَكْرٍ

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر ابراہیم سے کیا تو اُنہوں نے اس کا انکار کیا اور بولے: وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

Marfat.com

1312- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَيْضًا؛ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي يَعْنِي اَحْمَدَ بْنَ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
مغیرہ نے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے:
سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

1313- وَحَدَّثَنَا قَاسِمُ الْمُطَرِّزُ اَيْضًا؛ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَبُو بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
مغیرہ نے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد ہیں۔

اکابر اہلِ علم کا موقف

1314- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُونَ قَالَ: اَدْرَكْتُ مَشْيَخَتَنَا وَمَنْ نَاْخُذُ عَنْهُ، مِنْهُمْ: رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَخْشَنِيُّ يَقُولُونَ: اَبُو بَكْرٍ اَوَّلُ الرِّجَالِ اِسْلَامًا

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
یوسف بن یعقوب ماجشون بیان کرتے ہیں:
میں نے اپنے مشائخ اور جن حضرات سے ہم نے استفادہ کیا ہے' اُن کو اس بات کا قائل پایا ہے' اُن میں ربیعہ بن ابوعبدالرحمن' محمد بن منکدر' عثمان بن محمد اخشنی شامل ہیں' یہ حضرات فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے فرد ہیں۔

1315- وَحَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مَشْيَخَتَنَا اَهْلَ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)
یوسف بن یعقوب بیان کرتے ہیں:
میں نے اپنے اساتذہ کو جو علمِ فقہ کے ماہرین ہیں' اُنہیں یہ

Marfat.com

الْفِقْهِ مِنْهُمْ: سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَرَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَخْشَنِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ يَذْكُرُونَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ

بیان کرتے ہوئے سنا ہے' اُن حضرات میں سعد بن ابی ابراہیم' صالح بن کیسان' ربیعہ بن ابوعبدالرحمن' عثمان بن محمد اخشنی اور دیگر حضرات شامل ہیں' ان سب حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے پہلے فرد ہیں۔

ابتداء میں اسلام قبول کرنے والے افراد

1316- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَظْهَرَ اِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، وَاُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَصُهَيْبٌ، وَالْمِقْدَادُ، وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

سب سے پہلے سات افراد نے اپنے اسلام کا اظہار کیا تھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمار' اُن کی والدہ سیدہ سمیہ' حضرت صہیب' حضرت مقداد اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم۔

1317- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ اَوَّلُ مَنْ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے سات افراد نے اسلام کا اظہار کیا تھا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمار' اُن کی والدہ سیدہ سمیہ'

1316- رواہ ابن ماجہ:150 والحاکم:284/3.

1317- انظر السابق.

Marfat.com

أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ سَبْعَةٌ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعَمَّارٌ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ، وَصُهَيْبٌ، وَبِلَالٌ، وَالْمِقْدَادُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

حضرت صہیب' حضرت بلال اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم' اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

حضرت ابوبکر کا حضرت علی وزبیر سے مکالمہ

1318- حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَدْ عَلِمْتَ أَنِّي كُنْتُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَبْلَكَ قَالَ: صَدَقْتَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَمَدَّ يَدَهُ فَبَايَعَهُ، فَلَمَّا جَاءَ الزُّبَيْرُ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي كُنْتُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَبْلَكَ؟ قَالَ: فَمَدَّ يَدَهُ فَبَايَعَهُ

ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ اس معاملہ میں' میں آپ سے پہلے ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ نے سچ کہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی' جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُن سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ میں اس معاملہ میں آپ سے پہلے ہوں (یعنی میں نے آپ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا)۔ راوی کہتے ہیں: تو اُنہوں نے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔

''صدیق'' کے لقب کی وجہ تسمیہ

1319- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد جلدی سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بولے: یہ آپ کے آقا ہیں' اُن کا یہ کہنا ہے کہ اُنہیں گزشتہ رات بیت المقدس

Marfat.com

حَدِيثِهِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: سَعَى رِجَالٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوا: هَذَا صَاحِبُكَ. يَزْعُمُ اَنَّهُ قَدْ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ لَيْلَتِهِ. فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَوَ قَالَ ذَاكَ ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَاَنَا اَشْهَدُ اِنْ كَانَ قَالَ ذَاكَ لَقَدْ صَدَقَ قَالُوا: تُصَدِّقُهُ بِاَنَّهُ جَاءَ اِلَى الشَّامِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَرَجَعَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ. قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَعَمْ اُصَدِّقُهُ بِاَبْعَدَ مِنْ ذَلِكَ. اُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً. فَلِذَلِكَ سُمِّيَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

تک سیر کروائی گئی اور پھر اُسی رات میں یہ واپس بھی آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر اُنہوں نے یہ بات کہی ہے تو اُنہوں نے سچ کہا ہوگا۔ اُن لوگوں نے کہا: کیا آپ اُن کی اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ وہ ایک ہی رات میں شام چلے بھی گئے اور صبح ہونے سے پہلے وہاں سے واپس بھی آ گئے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں تو اس سے بھی زیادہ بعید باتوں کے حوالے سے اُن کی تصدیق کرتا ہوں' میں تو صبح وشام آسمانوں سے آنے والی خبروں کے حوالے سے اُنہیں سچا قرار دیتا ہوں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) تو اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ''صدیق'' کا نام دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک انصاری کو تنبیہ

1320- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَبَيْنَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْضُ الْمُعَاتَبَةِ، فَاعْتَذَرَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے درمیان لڑائی ہوگئی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کے سامنے معذرت پیش کی تو اُس نے معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت غصہ آیا' جب شام ہوئی تو وہ صاحب آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے منہ موڑ لیا' وہ صاحب اُٹھے اور بائیں طرف آ کر بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر

1320- رواہ البخاری:4640بنحوہ.

Marfat.com

اللهُ عَنْهُ اِلَيْهِ، فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجْدُهُ، فَلَمَّا رَاَى الرَّجُلُ فَجَلَسَ اِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ فَجَلَسَ عَنْ شِمَالِهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اِنِّي قَدْ اَرَى اَنَّكَ تُعْرِضُ عَنِّي، وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لِشَيْءٍ بَلَغَكَ عَنِّي اَوْ لِسُخْطٍ فِي نَفْسِكَ عَلَيَّ، فَمَا خَيْرُ دُنْيَايَ وَاَنْتَ تُعْرِضُ عَنِّي، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَحْيَا فِي الدُّنْيَا سَاعَةً وَاَنْتَ سَاخِطٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ الَّذِي ابْتَدَاكَ اَبُو بَكْرٍ فَاَبَيْتَ اَنْ تَقْبَلَ مِنْهُ، اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي اِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ وَقَالَ صَاحِبِي: صَدَقْتَ ثُمَّ قَالَ: هَلْ اَنْتُمْ تَارِكِيَّ وَصَاحِبِي؟ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكِيَّ وَصَاحِبِي؟ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكِيَّ وَصَاحِبِي؟

اُن سے منہ موڑ لیا' پھر وہ صاحب کھڑے ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اُن سے منہ موڑ لیا' اُن صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجھ سے منہ موڑ رہے ہیں اور مجھے اندازہ ہے کہ آپ ایسا کسی ایسی وجہ سے کر رہے ہوں گے جو آپ کو میرے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہوگی' یا آپ کو مجھ سے کسی بات پر ناراضگی ہوگی' تو میرے پاس دنیا میں کیا بھلائی باقی رہ جائے گی کہ اگر آپ مجھ سے منہ موڑ لیں' اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ میں دنیا میں ایک گھڑی بھی زندہ نہ رہوں جبکہ آپ مجھ سے ناراض ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہی وہ شخص ہو کہ ابوبکر نے تمہارے سامنے معذرت کی تھی اور تم نے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا' اللہ تعالیٰ نے مجھے تم سب لوگوں کی طرف مبعوث کیا تھا تو تم سب لوگوں نے پہلے یہ کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں اور میرے ساتھی (یعنی حضرت ابوبکر) نے یہ کہا کہ آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ مجھے اور میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے! کیا تم مجھے اور میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے! کیا تم مجھے اور میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے۔

بَابُ ذِكْرِ مُوَاسَاةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَاَهْلِهِ

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اپنی جان' مال اور اہلِ خانہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دینا

1321- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1321- رواہ الحمیدی: 250، وعزاہ الھیثمی فی المجمع 51/9۔

Marfat.com

مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَا نَفَعَنَا مَالٌ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کسی بھی مال نے ہمیں اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے ہمیں نفع دیا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحسین

1322- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا نَفَعَنَا مَالٌ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی بھی مال نے ہمیں اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے ہمیں نفع دیا ہے''۔

1323- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1322- انظر السابق.

1323- رواه أحمد 253/2، والنسائي: 8110، وابن ماجه: 94.

Marfat.com

مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ اَبِي بَكْرٍ

"کسی بھی مال نے مجھے اُتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے نفع دیا ہے"۔

قَالَ: فَبَكَى اَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: هَلْ اَنَا وَمَالِي اِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اور میرا مال' آپ ہی کی ملکیت ہے۔

1324- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَالْمُخَرِّمِيُّ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ اَبِي بَكْرٍ

"کسی بھی مال نے مجھے اُتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے نفع دیا ہے"۔

قَالَ: فَبَكَى اَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: هَلْ اَنَا وَمَالِي اِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اور میرا مال' آپ ہی کیلئے ہیں۔

1325- اَنْبَاَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ النَّطَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَرْطَاةُ اَبُو حَاتِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

1324- انظر السابق.

Marfat.com

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا اَحَدٌ اَعْظَمُ عِنْدِی يَدًا مِنْ اَبِی بَكْرٍ، وَاسَانِی بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَاَنْكَحَنِی ابْنَتِهِ

''اور کسی نے بھی' ابوبکر سے زیادہ اچھا سلوک میرے ساتھ نہیں کیا' اُس نے اپنی جان اور مال کے حوالے سے میرا ساتھ دیا اور اپنی بیٹی کے ساتھ میرا نکاح کروایا''۔

حضرت ابوبکر کے مخصوص دروازے کو کھلا رکھنا

1326- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، اَنَّ اَبْوَابًا، كَانَتْ مُفَتَّحَةً فِی مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَسُدَّتْ غَيْرَ بَابِ اَبِی بَكْرٍ فَقَالُوا: اَمَرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبْوَابِنَا فَسُدَّتْ غَيْرَ بَابِ اَبِی بَكْرٍ خَلِيلِهِ، فَبَلَغَهُ فَقَامَ فِيهِمْ، فَقَالَ: اَتَقُولُونَ: سَدَّ اَبْوَابَنَا وَتَرَكَ بَابَ خَلِيلِهِ. فَلَوْ كَانَ لِی مِنْكُمْ خَلِيلٌ كَانَ هُوَ خَلِيلِی، وَلَكِنِّی خَلِيلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوا لِی صَاحِبِی؟ فَقَدْ وَاسَانِی بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَقَالَ لِی: صَدَقَ وَقُلْتُمْ: كَذَبَ

جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے کئی دروازے کھلے ہوتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے تحت اُنہیں بند کر دیا گیا صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آمد والا مخصوص دروازہ بند نہیں کیا گیا۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول نے ہمارے دروازوں کے بارے میں حکم دیا کہ اُنہیں بند کر دیا جائے اور حضرت ابوبکر کے دروازہ کے بارے میں یہ حکم نہیں دیا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست ہیں۔ جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ کہتے ہو کہ ہمارے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خلیل کے دروازہ کو ترک کر دیا ہے' اگر تم میں سے کوئی شخص میرا خلیل ہوتا تو اُسی نے میرا خلیل ہونا تھا لیکن میں اللہ کا خلیل ہوں' کیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو چھوڑ نہیں سکتے ہو' اُس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ میرا بھرپور ساتھ دیا' اُس نے اُس وقت مجھے یہ کہا کہ یہ سچ کہہ رہے ہیں جب تم نے یہ کہا تھا کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں۔

1327- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1327- رواہ البخاری:466، ومسلم:2382.

Marfat.com

حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَزَرِيُّ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ:

اِنَّ آمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ خَلَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِي بَكْرٍ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اپنے ساتھ اور مال کے اعتبار سے میرے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے' اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو خلیل بنالیتا' البتہ اسلام کی دوستی اور محبت کا حکم مختلف ہے' مسجد میں موجود ہر دروازہ کو بند کر دیا گیا صرف ابوبکر والے دروازے (کو بند نہ کیا جائے)''۔

1328- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ عَبْدًا مِنْ عَبَّادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فَبَكَى اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلِمَ اَنَّهُ يُرِيدُ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دنیا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے درمیان اختیار دیا گیا تو اُس بندہ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو اختیار کرلیا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے' اُنہیں یہ پتا چل گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی ذات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

سُدُّوا الْاَبْوَابَ الشَّوَارِعَ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا بَابَ اَبِي بَكْرٍ. فَاِنِّي لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَفْضَلَ عِنْدِي يَدًا فِي الصُّحْبَةِ مِنْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

''مسجد کے باہر کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر دو صرف ابوبکر کا دروازہ بند نہ کرنا کیونکہ مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اپنے ساتھ کے حوالے سے میرے ساتھ ابوبکر سے زیادہ اچھا سلوک کیا ہو''۔

قرآن کی آیت کی وضاحت

1329- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

قَالَ: عَلَى اَبِي بَكْرٍ؛ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزَلِ السَّكِينَةُ مَعَهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سعید بن جبیر' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی''۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں: یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نازل کی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تو ہر وقت سکینت موجود ہوتی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ مَعَهُ فِي الْغَارِ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَوَقَفُوا عَلَى الْغَارِ حَزَنَ اَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

{لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں تھے' اُس وقت مشرکین آئے تھے اور غار کے کنارے پر کھڑے ہو گئے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مشرکین کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پریشان ہو گئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''تم غمگین نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے' تو اللہ

Marfat.com

سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]
عَلَى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی''۔
یہاں مراد یہی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سکینت نازل کی۔

بَابُ ذِكْرِ قَضَاءِ اَبِي بَكْرٍ دَيْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِدَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرض ادا کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدے پورے کیے تھے

1330- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا . فَلَمْ يَقْدِمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ اَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنِي قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: فَجِئْتُ اَبَا بَكْرٍ. فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ قَدِمَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ؛ اَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا قَالَ جَابِرٌ: فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَاَلْتُهُ فَلَمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا' اتنا دوں گا' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین مرتبہ تمہیں اتنا دوں گا لیکن بحرین سے مال آنے سے پہلے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا جب وہ مال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا تو اُس نے یہ اعلان کیا: جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض دینا ہو' یا جس کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو وہ میرے پاس آ جائے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا دوں گا' یعنی تین مرتبہ دوں گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے وہ مانگا لیکن اُنہوں نے مجھے نہیں دیا' پھر میں اُن کے پاس آیا لیکن اُنہوں نے مجھے نہیں دیا' پھر میں اُن کے پاس آیا لیکن اُنہوں نے مجھے نہیں دیا۔ میں نے اُن سے کہا: میں آپ کے پاس آیا ہوں اور آپ نے مجھے

1330- رواہ البخاری:2598 ومسلم:2314۔

Marfat.com

يُعْطِنِي، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ اَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي، فَاِمَّا اَنْ تُعْطِيَنِي وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ: اَقُلْتَ: تَبْخَلُ عَنِّي؟ وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ؟ قَالَهَا ثَلَاثًا. مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اُعْطِيَكَ

نہیں دیا' یا تو آپ مجھے ادائیگی کر دیں' یا پھر یہ ہے کہ آپ میرے حوالے سے بخل سے کام لے رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ آپ میرے حوالے سے بخل سے کام لے رہے ہیں! بخل سے زیادہ بُری بیماری اور کون سی ہو سکتی ہے۔ یہ بات اُنہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور پھر بولے: میں نے پہلی مرتبہ تمہیں نہیں دیا تھا لیکن میں یہ ارادہ رکھتا تھا کہ میں وہ تمہیں ضرور دوں گا۔

حضرت جابر کا واقعہ

1331- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: حَثَيْتُ حَثْيَةً، فَقَالَ لِي اَبُو بَكْرٍ: عِدَّهَا، فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ، فَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ دونوں لپ بھر لیے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم انہیں شمار کرو! میں نے اُنہیں شمار کیا تو وہ پانچ سو (درہم یا دینار) تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کی مانند دو مرتبہ اور لے لو۔

1332- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ،

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا:

اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا۔ تو بحرین کا مال آنے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا' جب

1331- رواہ البخاری: 4383، ومسلم: 2314.

1332- انظر السابق.

Marfat.com

لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ. حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ.ـ. فَذَكَرَ مِثْلَهُ

بحرین کا مال آیا..... (اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق روایت ذکر کی ہے۔

1333- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ. اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ. فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا . فَبَسَطَ يَدَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ جَابِرٌ: فَعَدَّ فِي يَدَيَّ خَمْسَمِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تو علاء بن حضرمی کی طرف سے کچھ مال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض دینا ہو' یا جس کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اتنا اور اتنا اور اتنا دیں گے۔ اُنہوں نے اپنا ہاتھ تین مرتبہ پھیلا کر یہ بات بیان کی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو اُنہوں نے میرے دونوں ہاتھوں میں پانچ سو' پھر پانچ سو اور پھر پانچ سو (درہم یا دینار) شمار کر کے دیئے۔

1334- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1333- انظر: 1331.

1334- انظر: 1331.

Marfat.com

يُوسُف قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ اَيْضًا يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَزَادَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَدِمَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ، فَاَمَرَ مُنَادِيًا: مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنِي، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ؛ اَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَحَثَى اَبُو بَكْرٍ مَرَّةً، فَقَالَ لِي: عِدَّهَا. فَعَدَدْتُهَا، فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا

(حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا''۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھ پھیلا کر یہ بات ارشاد فرمائی تھی، لیکن بحرین کا مال آنے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا، وہ مال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُنہوں نے منادی کو حکم دیا (کہ وہ یہ اعلان کرے:) جس شخص کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا تھا یا جس شخص کا کوئی قرض دینا تھا وہ میرے پاس آ جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اُٹھا اور میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کے ساتھ مال بھرا اور مجھ سے فرمایا: اسے شمار کرو! میں نے اُسے شمار کیا تو وہ پانچ سو درہم تھے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دو گنا مزید لے لو۔

بَابُ ذِكْرِ قِصَّةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْغَارِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں موجود ہونے کا واقعہ

1335- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1335- رواه أبو نعيم في الحلية 33/1.

Marfat.com

زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ الْعَمِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَعَطَاءُ بْنُ اَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْغَارِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي فَاَدْخُلْ قَبْلَكَ، فَاِنْ كَانَ شَيْءٌ كَانَ بِي، فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَالْتَمَسَ الْغَارَ بِيَدِهِ وَشَقَّ ثَوْبَهُ، فَكُلَّمَا رَاَى جُحْرًا فِي الْغَارِ اَلْقَمَهُ ثَوْبَهُ، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَوْبِهِ اَجْمَعَ، وَبَقِيَ جُحْرٌ مِنْهَا، فَوَضَعَ عَقِبَهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْخُلِ الْغَارَ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اَيْنَ ثَوْبُكَ؟ . فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَبَا بَكْرٍ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَوْحَى اِلَيْهِ اَنِّي قَدِ اسْتَجَبْتُ لَكَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب غار کی رات آئی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے پہلے اندر داخل ہو جاؤں کیونکہ اگر کوئی نقصان پہنچا تو مجھے پہنچے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے' اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ غار میں سوراخ تلاش کیے' اُنہوں نے اپنے کپڑے کو چیر دیا' جب بھی وہ کوئی بل غار میں دیکھتے تھے تو وہاں اپنا کپڑا ٹھونس دیتے تھے یہاں تک کہ اُنہوں نے پورا کپڑا اسی طرح استعمال کر لیا لیکن ایک بل پھر بھی باقی بچ گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑی اُس پر رکھ لی اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ غار کے اندر تشریف لے آئیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لے آئے' اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوبکر! تمہارا کپڑا کہاں ہے؟ تو میں نے جو کیا تھا اُس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک بلند کیا اور دعا کی: اے اللہ! قیامت کے دن ابوبکر کو میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یہ بات وحی کی گئی کہ میں نے تمہاری اس دعا کو قبول کر لیا ہے۔

قَالَ اَنَسٌ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ اَبِي بَكْرٍ كَاَنَّهُ بَيْتُهُ، وَيَصْنَعُ بِمَالِ اَبِي بَكْرٍ كَمَا يَصْنَعُ بِمَالِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر یوں تشریف لے جاتے تھے جیسے وہ آپ کا اپنا گھر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال میں یوں تصرف کرتے تھے جیسے وہ آپ کا اپنا مال ہے۔

Marfat.com

غارِ ثور کا واقعہ

1336- وَحَدَّثَنِي اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ حَبِيبٍ، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ؛ قَالَ لِصَاحِبِهِ اَبِي بَكْرٍ: اَنَائِمٌ اَنْتَ؟ قَالَ: لَا، وَقَدْ رَاَيْتُ صُنْعَكَ وَتَقَلُّبَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا لَكَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، قَالَ: جُحْرٌ رَاَيْتُهُ قَدِ انْهَارَ، فَخَشِيتُ اَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ هَامَّةٌ تُؤْذِيكَ اَوْ تُؤْذِينِي فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَاَيْنَ هُوَ؟ فَاَخْبَرَهُ، فَسَدَّ الْجُحْرَ، وَاَلْقَمَهُ عَقِبَهُ ثُمَّ قَالَ: نَمْ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَكَ اللهُ مِنْ صِدِّيقٍ، صَدَّقْتَنِي حِينَ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ، وَنَصَرْتَنِي حِينَ خَذَلَنِي النَّاسُ، وَآمَنْتَ بِي حِينَ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَآنَسْتَنِي فِي وَحْشَتِي، فَاَيُّ مِنَّةٍ لِاَحَدٍ عَلَيَّ كَمِنَّتِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب وہ رات آئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ہجرت کے سفر کے دوران) غار میں گزاری تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا تم سو گئے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کی حالت اور آپ کی پریشانی کو دیکھ رہا ہوں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ بتایئے کہ کیا کام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک بل دیکھا ہے، مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اُس میں سے کوئی تکلیف دہ چیز نکل کر تمہیں یا مجھے اذیت نہ پہنچا دے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کہاں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ بل بند کر دیا اور اپنی ایڑی وہاں رکھ دی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ سو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! تم ایک ایسے صدیق ہو جس نے اُس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا، تم نے اُس وقت میری مدد کی جب لوگوں نے مجھے رسوائی کا شکار کرنا چاہا، تم اُس وقت مجھ پر ایمان لائے جب لوگوں نے میرا انکار کیا، میری وحشت میں تم نے میرا ساتھ دیا، تو کس کا عمدہ سلوک تمہارے سلوک کی طرح ہو سکتا ہے۔

غارِ ثور میں حضرت ابوبکر کی احتیاط

1337- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

Marfat.com

مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا ذَهَبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَارِ، فَاَرَادَا اَنْ يَدْخُلَا الْغَارَ، فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: كَمَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَضَرَبَ بِرِجْلِهِ فَاَطَارَ الْيَمَامَ يَعْنِي الْحَمَّامَ الطَّوَارِيَّ، وَطَافَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، وَطَافَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَقَالَ: ادْخُلْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَدَخَلَ فَاِذَا فِي الْغَارِ جُحْرٌ، فَاَلْقَمَهُ اَبُو بَكْرٍ عَقِبَهُ مَخَافَةَ اَنْ يَخْرُجَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَغَزَلَتِ الْعَنْكَبُوتُ عَلَى الْغَارِ، وَذَهَبَ الطَّالِبُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، فَمَرُّوا عَلَى الْغَارِ، وَاَشْفَقَ اَبُو بَكْرٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا} [التوبة: 40] وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف گئے اور ان دونوں حضرات نے غار میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے اندر چلے گئے اور بولے: یارسول اللہ! آپ وہیں ٹھہریں۔ اُنہوں نے اپنا پاؤں مار کر وہاں سے جنگلی کبوتروں کو اُڑا دیا اور پورے غار کا چکر لگایا اُنہیں کوئی چیز نظر نہیں آئی' پھر چکر لگایا اُنہیں کوئی چیز نظر نہیں آئی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اندر تشریف لے آئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر آ گئے' اُس وقت غار میں ایک بل موجود تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑی اُس بل کے منہ پر رکھ دی' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُس میں سے کوئی چیز نکل کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف نہ پہنچائے' اُس غار کے منہ پر مکڑی نے جالا بُن دیا' آپ کا پیچھا کرنے والے لوگ ہر جگہ پر گئے' وہ اُس غار کے پاس سے بھی گزرے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اُن لوگوں کے حوالے سے اندیشہ محسوس ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غمگین نہ ہو! بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ (اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)

سفر ہجرت سے متعلق تفصیلی روایت

1338/1339- وَحَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ

عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات

Marfat.com

هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَاْتِينَا فِيهَا. قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فِدَاءً لَهُ اَبِي وَاُمِّي اِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ لَاَمْرٌ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ، فَاُذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ لِاَبِي بَكْرٍ: اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: الصُّحْبَةُ بِاَبِي اَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ بِاَبِي اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، اِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ قَالَتْ: فَجَهَّزْنَاهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي

بیان کی ہے: دوپہر کے وقت ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ اللہ کے رسول تشریف لا رہے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر ڈھانپا ہوا تھا اور وہ ایک ایسا وقت تھا جس میں عام طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! اگر آپ اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی اہم معاملہ ہو گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اجازت پیش کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر آ گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے پاس موجود افراد کو باہر جانے کیلئے کہہ دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہاں صرف آپ کے اہلِ خانہ ہی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے (مکہ سے) نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں! میں بھی آپ کا ساتھ دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ پر قربان ہوں! آپ ان دو اونٹنیوں میں سے ایک لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ قیمت کے عوض میں ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو ہم نے ان دونوں حضرات کیلئے بہترین ساز و سامان تیار کیا' ہم نے ایک تھیلے میں ان دونوں کے کھانے کا سامان رکھا' سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کو کاٹ کر اُس تھیلے کا منہ باندھ دیا'

Marfat.com

بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَاَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ، فَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ. ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: ثَوْرٌ فَمَكَثَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ، لَقِنٌ، ثَقِفٌ، فَيَدْخُلُهُمْ مِنْ عِنْدِهِمُ السَّحَرَ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ اَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ اِلَّا وَعَاهُ، حَتَّى يَاْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ. وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى اَبِي بَكْرٍ مَنِيحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَثْبُتَانِ فِي رِسْلِهِمَا، حَتَّى يَنْعِقَ بِهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي وَاسْتَاْجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدُّئِلِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خَرِّيتًا، وَالْخِرِّيتُ: الْمَاهِرُ فِي الْهِدَايَةِ، قَدْ غَمَسَ يَدَهُ فِي حِلْفِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَاَمِنَاهُ وَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ. فَاَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ اللَّيَالِي

اسی لیے اُنہیں ذات النطاقین کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک پہاڑ میں موجود غار تک پہنچ گئے' اُس پہاڑ کا نام ثور تھا' یہ دونوں حضرات تین راتوں تک اُس غار میں ٹھہرے رہے۔ عبداللہ بن ابوبکر ان دونوں حضرات کے ساتھ رات گزارتے تھے' وہ ایک نوجوان لڑکے تھے' سمجھدار فرد تھے' وہ سحری کے وقت اُن حضرات کے پاس سے نکلتے تھے اور صبح کے وقت مکہ میں قریش کے ساتھ ہوتے تھے یوں جیسے رات یہیں گزاری ہے' وہ جو بھی کچھ سنتے تھے اُسے یاد رکھتے تھے یہاں تک کہ جب رات کو تاریکی پھیل جاتی تھی تو ان دونوں حضرات کے پاس جا کر اُنہیں اس بارے میں بتا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ ان دونوں حضرات کیلئے بکریاں چراتے تھے اور رات کو جب ایک گھڑی گزر جاتی تھی تو وہ ان دونوں کے پاس بکریاں لا کر انہیں دودھ پیش کرتے تھے۔ یہ دونوں حضرات وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ان راتوں میں سے ہر رات کے وقت اندھیرے میں عامر بن فہیرہ ان حضرات کے پاس آجایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنو دئل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو راستہ بتانے والے کے طور پر اپنے ساتھ لیا۔ (راوی کہتے ہیں:) لفظ خریت سے مراد راستہ بتانے کا ماہر شخص ہے۔ اُس شخص نے عاص بن وائل کے ساتھ حلف میں اپنا ہاتھ ڈبویا ہوا تھا اور وہ کفارِ قریش کے دین پر تھا' ان دونوں حضرات نے اُسے امین بنایا اور اپنی سواریاں اُس کے سپرد کر دیں اور اُس کے ساتھ یہ وعدہ لیا کہ تین راتیں گزرنے کے بعد وہ غارِ ثور آ جائے گا' تو تیسری رات کی صبح وہ اُن دونوں حضرات کی سواریاں لے کر اُن کے پاس آیا۔ یہ

Marfat.com

الثَّلَاثِ. فَارْتَحَلَ. فَانْطَلَقَ مَعَهُمْ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَعَ اَبِي بَكْرٍ وَالدَّلِيلِ. وَاَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ اِذَاخِرَ وَهِيَ طَرِيقُ السَّاحِلِ

حضرات روانہ ہوئے' عامر بن فہیرہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور راستہ بتانے والے اُس شخص کے ہمراہ روانہ ہو گئے' ان حضرات نے آگے بڑھ کر دوسرا راستہ اختیار کیا جو ساحل کا راستہ تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: وَقَدْ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْفِرْيَابِيُّ، مِنْ غَيْرِ طَرِيقٍ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام آجری فرماتے ہیں:) فریابی نے یہ روایت زہری کے علاوہ ایک اور حوالے سے عروہ سے نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُمَا فِي الْغَارِ: مَا ظَنُّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا

باب: جب یہ دونوں حضرات غار میں تھے اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو

1340- حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ؛ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلَى قَدَمَيْهِ؛ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' ہم اُس وقت غار میں موجود تھے' کہ اُن (یعنی مشرکین) میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ اپنے قدموں سے نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اُن دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو۔

دو افراد کے ساتھ' تیسرا اللہ تعالیٰ ہے

1341- وَحَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ:

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند

1340, 1341-رواہ البخاری:3656·ومسلم:2381.

Marfat.com

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ نَظَرَ الْقَوْمُ إِلَيْنَا؛ لَأَبْصَرُونَا تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا

کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' اُس وقت ہم غار میں موجود تھے' کہ یارسول اللہ! اگر ان لوگوں نے ہماری طرف نظر کی تو یہ اپنے قدموں کے نیچے ہمیں دیکھ لیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو۔

1342- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ؛ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ، لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا؟

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی' ہم اُس وقت غار میں موجود تھے' کہ اگر اُن میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھ لیا تو وہ اپنے قدموں کے نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اُن دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا' اللہ تعالیٰ ہو۔

1342- انظر: 1340.

Marfat.com

بَابٌ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان ''تو اللہ تعالیٰ نے اُس پر اپنی سکینت نازل کی''

1343- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

جعفر بن ابومغیرہ نے سعید بن جبیر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی''۔

قَالَ: عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزَلِ السَّكِينَةُ مَعَهُ

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سکینت نازل کی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تو ہر وقت سکینت موجود ہوتی تھی۔

قرآن کی آیت کی وضاحت

1344- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ السَّقَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ} [التوبة: 40]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

حبیب بن ابوثابت نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کیا ہے:

''تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سکینت اُس پر نازل کی''۔

قَالَ: عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَمَّا

حبیب بن ابوثابت کہتے ہیں: یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَتِ السَّكِينَةُ عَلَيْهِ

پر سکینت نازل کی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو ہر وقت سکینت موجود ہوتی تھی۔

بَابُ مَا ذُكِرَ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَاتَبَ جَمِيعَ النَّاسِ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَاِنَّهُ اَخْرَجَهُ مِنَ الْمُعَاتَبَةِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تمام لوگوں پر عتاب کیا تھا صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نہیں کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُس عتاب سے نکال دیا تھا

1345- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

{اِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ} [التوبة: 40]

وَاللهِ لَقَدْ عَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَهْلَ الْاَرْضِ جَمِيعًا اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ربیع بن صبیح، حسن بصری کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر تم اُس کی مدد نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد کی جب کفر کرنے والوں نے اُسے نکال دیا' دو افراد میں سے ایک' جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام اہلِ زمین پر عتاب کیا تھا۔

حضرت ابوبکر پر عتاب نہ ہونا

1346- وَحَدَّثَنَا اَيْضًا ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

امام شعبی بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام اہلِ

Marfat.com

الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَقَدْ عَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى اَهْلِ الْاَرْضِ جَمِيعًا اِلَّا عَلَى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ؛ قَالَ:

{اِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ} [التوبة: 40]

زمین پر عتاب کیا تھا' جب اُس نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اگر تم اُس کی مدد نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد کی' جب کفر کرنے والوں نے اُسے نکال دیا' دو افراد میں سے ایک' جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

1347- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقَاضِي، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْلَى التَّوَّزِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ: عَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا فِي نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ اَبِي بَكْرٍ وَحْدَهُ، فَاِنَّهُ اُخْرِجَ مِنَ الْمُعَاتَبَةِ وَتَلَا قَوْلَهِ عَزَّ وَجَلَّ

{اِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ} [التوبة: 40]

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تمام مسلمانوں پر عتاب کیا' صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نہیں کیا کیونکہ اُس نے اُنہیں اُس عتاب سے نکال دیا۔

پھر سفیان نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم اُس کی مدد نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد کی' جب کفر کرنے والوں نے اُسے نکال دیا' دو افراد میں سے ایک' جب وہ دونوں غار میں تھے''۔

بَابُ ذِكْرِ صَبْرِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحَبَّةً لِلَّهِ تَعَالَى وَلِرَسُولِهِ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبر سے رہنا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی وجہ سے تھا اور وہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے تھے

1348- اَنْبَاَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

عروہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

Marfat.com

الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَأْتِ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا طَرَفَيِ النَّهَارِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ، خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرَكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ، يَا أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ، وَأَعْبُدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ مِثْلُكَ، أَنْتَ تُكْسِبُ الْمُعْدِمَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتُقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَأَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَتَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيُقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ؟ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةَ،

جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے' اپنے والدین کو اسلام پر کاربند دیکھا ہے' روزانہ صبح وشام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے' جب مسلمانوں کو آزمائش کا شکار کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے (مکہ مکرمہ سے) نکلے' جب وہ برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو اُن کی ملاقات ابن دغنہ سے ہوئی جو قارہ قبیلہ کا سردار تھا' اُس نے پوچھا: اے ابوبکر! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میری قوم نے مجھے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے' اب میں یہ چاہتا ہوں کہ زمین میں گھوم پھر کر اپنے پروردگار کی عبادت کروں۔ تو ابن دغنہ نے کہا: آپ نہیں جا سکتے! اور آپ جیسے شخص کو باہر نہیں نکالا جا سکتا کیونکہ آپ ضرورت مند کو کما کر دیتے ہیں' صلہ رحمی کرتے ہیں' بوجھ اُٹھاتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں' حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں' آپ واپس تشریف لے چلیں اور اپنے شہر میں اپنے پروردگار کی عبادت کریں' میں آپ کو پناہ دیتا ہوں۔ ابن دغنہ وہاں سے روانہ ہو کر کفارِ قریش کے پاس آیا' اُس کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ ابن دغنہ نے کہا: ابوبکر جیسے لوگ (اپنا شہر چھوڑ کر) باہر نہیں جا سکتے اور نہ ہی انہیں باہر نکلنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے' کیا تم لوگ ایک ایسے شخص کو باہر نکالنا چاہتے ہو جو ضرورت مند کو کما کر دیتا ہے' صلہ رحمی کرتا ہے' بوجھ برداشت کرتا ہے' مہمان نوازی کرتا ہے' حق کے کاموں میں مدد کرتا ہے۔ تو قریش نے ابن دغنہ کی پناہ کو برقرار رکھا' اُنہوں نے کہا: تم ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرے' وہ اپنے گھر میں جو چاہے کرے' اپنے گھر میں جو چاہے تلاوت کرے لیکن وہ اعلانیہ طور پر تلاوت نہیں کرے گا اور نماز

Marfat.com

فَقَالُوا: مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَيَفْعَلْ فِيهَا مَا يَشَاءُ، وَلْيَقْرَأْ فِيهَا مَا شَاءَ، وَلَا يُعْلِنِ الْقِرَاءَةَ وَلَا الصَّلَاةَ، فَإِنَّا نَخْشَى اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةَ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَلَبِثَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى ذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ بَدَالَهُ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، فَتَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَاَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ، فَاَفْزَعَ ذَلِكَ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَاَرْسَلُوا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةَ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ عَلَى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَاِنَّهُ قَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، وَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَاَعْلَنَ الْقِرَاءَةَ، وَاِنَّا قَدْ خَشِينَا اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا، فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَاِنْ اَبَى فَاَسْاَلُهُ اَنْ يَرُدَّ عَلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَاِنَّا كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا نُقِرُّ لِاَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ، فَاَتَاهُ ابْنُ الدَّغِنَةَ فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلَيْهِ، وَاِمَّا اَنْ تُرْجِعَ اِلَيَّ

نہیں پڑھے گا کیونکہ ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ ایسی صورت میں وہ ہماری خواتین اور بچوں کو آزمائش کا شکار کر دے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُنہیں یہ بات بتائی' جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اُس وقت تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات پر کاربند رہے' پھر اُنہیں مناسب لگا تو اُنہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی' وہ اُس میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ مشرکین کی عورتیں اور اُن کے بچے اُنہیں آ کر دیکھا کرتے تھے اور حیران ہوتے تھے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے' جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو اُن کے آنسو نہیں رُکتے تھے۔ کفارِ قریش اس حوالے سے پریشان ہو گئے' اُنہوں نے ابن دغنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا' جب وہ اُن کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا: ہم نے ابوبکر کو پناہ اس شرط پر دی تھی کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے پروردگار کی عبادت کرے گا لیکن اُس نے اس سے تجاوز کیا ہے اور اُس نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور اعلانیہ طور پر قرأت کرتا ہے' ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہماری خواتین کو آزمائش کا شکار کر دے گا' اگر وہ یہ بات پسند کریں کہ وہ اُس شرط پر اکتفاء کریں تو ٹھیک ہے اور اگر وہ نہیں مانتے تو پھر تم اُن سے کہو کہ وہ تمہاری پناہ تمہیں واپس کر دیں کیونکہ ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ ہم تمہاری پناہ کی خلاف ورزی کریں اور ہم ابوبکر کو اعلانیہ طور پر ایسا کرنے بھی نہیں دے سکتے۔ ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے ابوبکر! تم یہ بات جانتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا بات طے کی تھی' یا تو تم اُسی پر اکتفاء کرو' ورنہ تم مجھے میری پناہ واپس دے دو کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ عرب یہ بات سنیں کہ میں نے کسی

Marfat.com

ذِمَّتِي. فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي عَقْدِ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ. وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ

شخص کے ساتھ کوئی چیز طے کی تھی اور پھر اُس کی خلاف ورزی کی۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اللہ اور اُس کے رسول کی پناہ پر راضی ہوتا ہوں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت مکہ میں موجود تھے۔

1349- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللهُ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتی ہیں:

جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے' میرے والدین دینِ اسلام پر گامزن تھے..... اُس کے بعد راوی نے آخر تک حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت ابوبکر کے بارے میں قرآن کی آیت

1350- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى} [الليل: 20]

قَالَ: نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ آجری بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

''اُس پر کسی نے کوئی احسان نہیں کیا تھا کہ جس کا بدلہ دیا گیا ہو' اُس نے صرف اپنے بلند و برتر پروردگار کی رضا کے حصول کیلئے ایسا کیا ہے اور وہ پروردگار عنقریب راضی ہو جائے گا''۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھیں۔

❖❖❖❖❖

Marfat.com

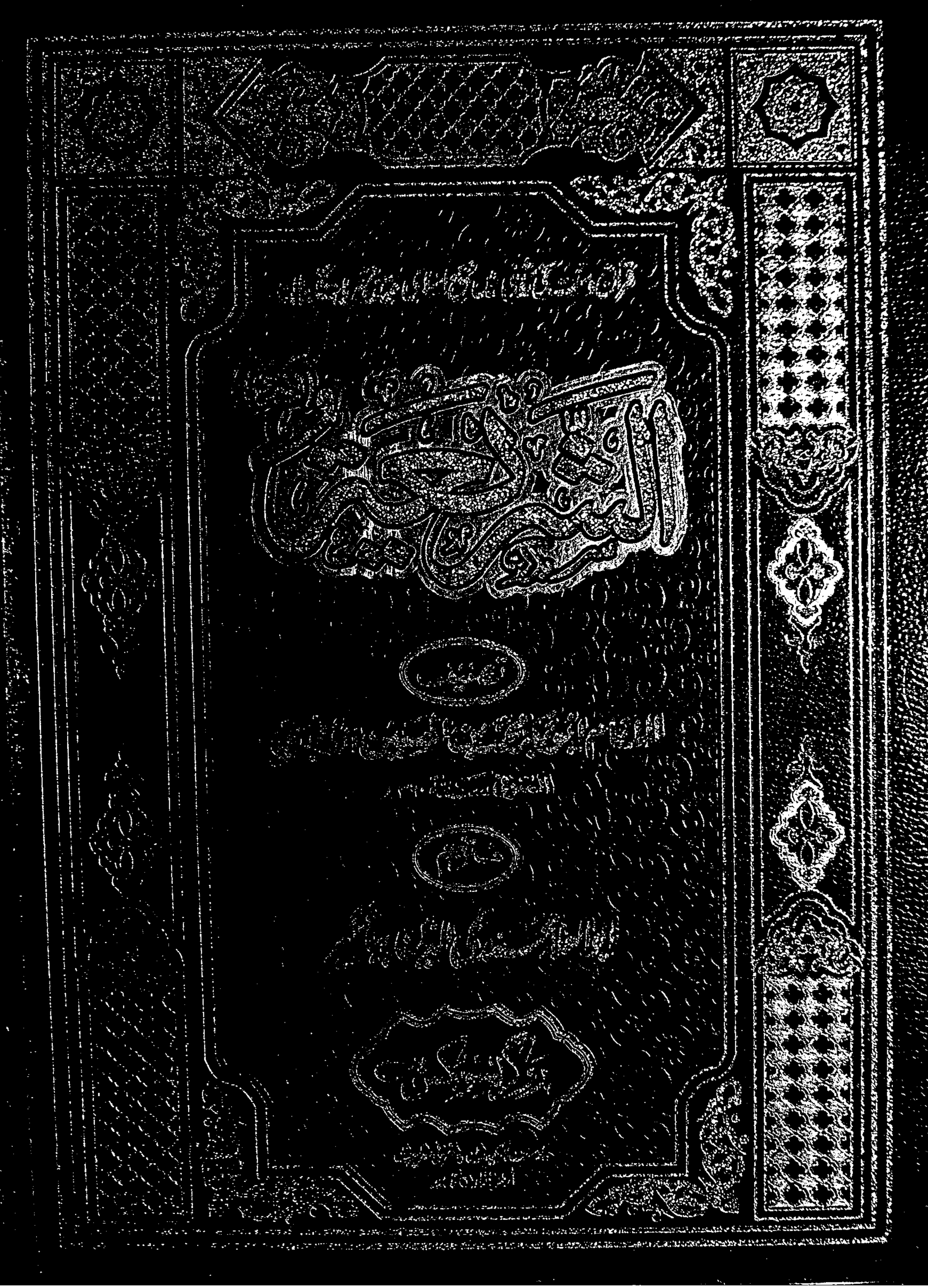

Marfat.com